

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثانی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقت الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ڈیفنڈیشن پبلیکیشنز سروسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر  
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع \_\_\_\_\_ قریشی آرٹ پریس

کتابت \_\_\_\_\_ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ \_\_\_\_\_ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت \_\_\_\_\_ مارچ ۲۰۰۲ء

## پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید رُشد و ہدایت، علم و معرفت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اشد ضروری ہیں جن کے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ قرآن مجید میں آیاتِ محکمات، آیاتِ متشابہات میں قصص ہیں، رموز ہیں، ناسخ و منسوخ ہیں، تو انہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے تفسیر و تفسیر ہے کہ ان کو ان ہی حضرات سے سمجھا جائے جو علمِ لُذنی کے حامل ہیں اور آنحضرت کے تعلیم کردہ ہیں۔ جن کی زبان پر عصمت کا پہرہ ہے جو آبیہ تلمیذ کے مصداق ہیں یعنی چارہرہ معصومین علیہم السلام جن کے گھسے میں قرآن نازل ہوا جو رموز قرآن سے بخوبی واقف ہیں۔

میری اور میرے سب بھائیوں خاص کر عالی جناب سید شمیم الحسن صاحب نقوی (مرحوم) جنہوں نے بسترِ مرگ پر بھی مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ جس طرح تفسیر العتساں دیدہ زہبی میں اپنا مقام آپ رکھتی ہے اسی طرح اصول کافی کب آ رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ بھائی صاحب کا انتقال ۳۰ نومبر ۱۹۸۳ء کو کر و مویل ہسپتال لندن میں ہو گیا اور وہ یہ خواہش لئے ہوئے معصومین علیہم السلام کے جو ارجمت میں تشریف لے گئے۔

میں نے قارئین کی آسانی کے لئے اصول کافی جلد اول کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلا حصہ زیور طباعت سے آناستہ ہو کر ۱۹۸۹ء میں آچکے جو کتاب العقل اور کتاب التوحید پر مشتمل ہے، دوسرا حصہ جس میں کتاب الرسائل، نبوت، خلافت اور امانت ہے آپ کے سامنے ہے تیسرا حصہ کتاب الولادت معصومین سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے حصے میں کتاب الایمان و الکفر ہے، پانچواں حصہ کتاب الدعا اور فضل القرآن اور کتاب العشر پر مشتمل ہو گا اس طرح اصول کافی جس کا ترجمہ والد محترم مفسر قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب قبل نے دو حصوں میں کیا تھا۔ میں نے آپ حضرات کی آسانی کے لئے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ کتاب کے دیکھنے سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس میں کس عنوان کے تحت احادیث ہیں دوسرے یہ کہ کتاب زیادہ ضخیم بھی نہ ہونے پائے۔ انشاء اللہ اگر مدد باری تعالیٰ اور تائید امام عصر شامل حال رہی تو جلد ہی یہ جلدیں مومنین کرام کے سامنے ہوں گی۔ اسی طرح شروع کافی کو بھی مختلف جلدوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

میں اپنی اودا اپنے والد بزرگوار عالی جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قسبہ کی طرف سے ارباب عقل و دانش اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اگر اس ترجمہ میں کسی قسم کی کمی نظر آئے تو اسے نظر انداز فرمائیں کیونکہ دامن بشریت غلطیوں سے پاک نہیں۔

والتوفیقے الہ باللہ

ڈاکٹر سید ندیم الحسن نقوی

بی ایس سی، ایم بی بی ایس

کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ الطیبین الطاهرین

## کتاب الحجت

### اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

- ۱- حجّت خدا کی طرف لوگوں کا مضطر ہونا۔
- ۲- طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
- ۳- رسول و نبی و محدث کا فرق۔
- ۴- بغیر وجود انا مخلوق پر حجّت خدا قائم نہیں ہوتی۔
- ۵- زمین کسی وقت حجّت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
- ۶- اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجّت خدا ہوگا۔
- ۷- معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
- ۸- اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
- ۹- آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
- ۱۰- آئمہ علیہم السلام ہادی خلق ہیں۔
- ۱۱- آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانہ علم الہی ہیں۔
- ۱۲- آئمہ خلفاء اللہ میں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جلتے۔
- ۱۳- آئمہ نور خدا ہیں۔
- ۱۴- آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں۔
- ۱۵- فضیلت امام اور اس کی صفات۔
- ۱۶- آئمہ علیہم السلام ولایۃ امر ہیں اور وہ محمود خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۷- آئمہ علیہم السلام وہ علامات الہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۸- وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۹- آئمہ علیہم السلام۔
- ۲۰- اللہ و رسول نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
- ۲۱- وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۲- خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۳- راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
- ۲۴- جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پزیرا ہے آئمہ ہیں۔
- ۲۵- جن کا خدا نے اصطفایا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
- ۲۶- کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اول جو خدا کی طرف بلائے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلائے ہیں۔
- ۲۷/۲۸- جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۹- متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
- ۳۰- نبی اور آئمہ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

- ۳۱/۳۰۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملامت کے آنے کی جگہ ہیں۔
- ۳۲۔ آئمہ و ارثان علم ہیں۔
- ۳۳۔ آئمہ آنحضرت صلعم اور امام انبیاء و اوصیاء کے جوا آنحضرت سے پہلے ہوتے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
- ۳۴۔ آئمہ تمام کتب سماوی کے عالم ہیں۔
- ۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور پورے قرآن کے عالم ہیں۔
- ۳۶۔ آئمہ اسمائے اعظم الہیہ ہیں۔
- ۳۷۔ آیات و معجزات انبیاء آئمہ کے پاس ہیں
- ۳۸۔ آئمہ رسول کے سلاح و منافع کے مالک ہیں۔
- ۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
- ۴۰۔ ذکر صحیفہ و جعفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ
- ۴۱۔ انا انزلنا فی لیلة القدر کی تفسیر۔
- ۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
- ۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
- ۴۴۔ آئمہ تمام علوم جانتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ انبیاء و مرسلین سے رہا ہے۔
- ۴۵۔ ذکر غیب اور آئمہ۔
- ۴۶۔ آئمہ جب جانا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
- ۴۷۔ آئمہ جانتے ہیں کب مرے گے اور وہ نہیں مرتے مگر اپنے اختیار سے۔
- ۴۸۔ آئمہ علم ماکان و لیکن کو جانتے ہیں اور ان پر
- کوئی شے مخفی نہیں۔
- ۴۹۔ خدا نے جو علم نبی کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرت کو حکم دیا کہ امیر المؤمنین کو تعلیم دیں اور حضرت علی شریکِ علم رسالت تھے۔
- ۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام
- ۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپا یا جلتے تو وہ ہر اھی مبری بات کو بتا دیتے ہیں۔
- ۵۲۔ امر دین کو تفویض رسول اور آئمہ کو۔
- ۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیے۔
- ۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں
- ۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔
- ۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
- ۵۷۔ امام کے جلنے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علم کو
- ۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
- ۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یمران تو دو الاما نات الی الہیاء۔
- ۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
- ۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام جو اللہ ہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
- ۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

- ۶۳- اثبات امامت اعتقاد ہیں۔
- ۶۴- ہر امام کے متعلق نصوص۔
- ۶۵- نص امامت حسن بن علیؑ۔
- ۶۶- نص بر امامت حسین بن علیؑ۔
- ۶۷- نص بر امامت علی بن حسینؑ۔
- ۶۸- نص بر امامت امام محمد باقرؑ۔
- ۶۹- نص بر امامت امام جعفر صادقؑ۔
- ۷۰- نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ۔
- ۷۱- نص بر امامت امام رضاؑ۔
- ۷۲- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۷۳- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۷۴- نص بر امامت امام حسن عسکریؑ۔
- ۷۵- نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام
- ۷۶- ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے حضرت حجت کو دیکھا تھا
- ۷۷- حضرت حجت کا نام لینے کی نہیں
- ۷۸- حالِ نبیت۔
- ۷۹- مسئلہ نبیت۔
- ۸۰- امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
- ۸۱- کراہیت توقیت۔
- ۸۲- خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
- ۸۳- جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدیم و تاخیر مضر
- ہیں۔
- ۸۴- اہل کا درجہ امامت۔
- ۸۵- اس کا بیان جس نے بے معرفت امام عبادت کی۔
- ۸۶- اس کا بیان جو بے معرفت امام مرگیا۔
- ۸۷- حق اہلیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا
- ۸۸- لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
- ۸۹- امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
- ۹۰- حالاتِ آئمہ علیہم السلام
- ۹۱- امام کو امام ہی غسل دیتا ہے۔
- ۹۲- آئمہ کی کیفیت ولادت
- ۹۳- آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
- ۹۴- تسلیم اور فضیلتِ مسلمین
- ۹۵- لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام
- کے پاس آئیں اور معامدین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
- ۹۶- ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے
- ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
- ۹۷- جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
- ۹۸- آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
- ۹۹- علم کی سیرانی خانہ آئی محمد سے ہوتی ہے۔
- ۱۰۰- امر حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
- ۱۰۱- احادیثِ آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
- ۱۰۲- نبی نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
- ۱۰۳- حق امام سے کیا واجب ہے۔
- ۱۰۴- زمین ساری امام کی ہے۔
- ۱۰۵- سیرتِ امامؑ۔
- ۱۰۶- نوادر۔
- ۱۰۷- ولایت کے بارے میں تنزیل۔
- ۱۰۸- روایاتِ آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
- ۱۰۹- معرفت اولیاءِ آئمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پہلا باب

### اضطرار الی الحجۃ

## کتاب الحجۃ

(باب الاضطرار الی الحجۃ)

[ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَمْقُوتَ الْكَلْبَنِيِّ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللهُ : حَدَّثَنَا ]

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَبَائِسِ بِعُمَرَ الْقَعْبِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِلرِّزْدِيِّ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ أَيْنَ أَثَبْتَ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ؟ قَالَ: إِنَّا لَعَنَّا أَثَبْنَا أَنْ لَنَا خَالِقًا صَانِعًا مُتَعَالِيًا عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقَ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّانِعُ حَكِيمًا مُتَعَالِيًا لَمْ يَحْزَنْ أَنْ يُشَاهِدَهُ خَلْقُهُ وَلَا يُلَامِسُوهُ فَيُبَاشِرَهُمْ وَيُبَاشِرُوهُ وَيُحَاجُّهُمْ وَيُحَاجُّوهُ، ثَبَتَ أَنْ لَهُ سَفَرًا فِي خَلْقِهِ؛ يُعْتَرُونَ عَنْهُ إِلَى خَلْقِهِ وَعِبَادِهِ وَيَدُلُّونَهُمْ عَلَى مَا لِيهِمْ وَمَنَافِعِهِ وَمَا بِهِ بَغَاؤُهُمْ وَفِي تَرْكِهِ فَنَاقُؤُهُمْ؛ فَثَبَتَ الْأَمْرُونَ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ فِي خَلْقِهِ وَالْمُعْتَرُونَ عَنْهُ جَلَّ وَعَزَّ وَهُمْ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَصَفَوْتُهُ مِنْ خَلْقِهِ، حُكْمًا: مُؤَدِّبِينَ بِالْحِكْمَةِ مَبْعُوثِينَ بِهَا، غَيْرَ مُشَارِكِينَ لِلشَّائِسِ عَلَى مُشَارَكَتِهِمْ لَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَالنَّزْكِيبِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَجْوَالِهِمْ وَمُؤَيَّدِينَ مِنْ عِنْدِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ بِالْحِكْمَةِ؛ ثُمَّ ثَبَتَ ذَلِكَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَزَمَانٍ وَمَا أَتَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ مِنَ الدَّلَائِلِ وَالْبَرَاهِينِ، لِيَكَيْلًا تَخْلُقُوا أَرْضَ اللهِ مِنْ حُجَّةٍ يَكُونُ مَعَهُ عِلْمٌ يَدُلُّ عَلَى صِدْقِ مَقَالَتِهِ وَجَوَازِعِدَالَتِهِ.

۱۔ ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک زندقہ (دہریہ) نے کہا۔ انہیں بارہ برسین کے آنے کا ثبوت کیسے فرمایا یا جب ہم پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے جو صانع عالم ہے اور ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند و برتر ہے اور یہ صانع حکیم سب پر غالب ہے اور یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا



اور نہ اس کو چھو سکتے اور نہ وہ مخلوق سے ملتا ہے اور نہ مخلوق اس سے ملتی جلتی ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کے کچھ پیغامبر اس کے بندوں کی طرف آئے تاکہ وہ اس کی باتیں بتائیں اور اس کے مصالح اور منافع کو سمجھائیں اور ان چیزوں کو بتائیں جن کے بجالانے میں ان کی بقا اور ترک میں ان کی موت ہو پس وہ ثابت ہوئے خدا کی مخلوق کو امر و نہی کرنے والے اور اس کے احکام کو بتانے والے وہی لوگ انبیاء علیہم السلام ہیں جو اس کے برگزیدہ بندے صاحب حکمت اور ادب آموز ہیں اور راست گفتار اور درست کردار ہیں ان کی اس خصوصیت میں کوئی ان کا شریک نہیں باوجودیکہ وہ یسما خلققت وہ لوگوں کے شریک ہیں اور وہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے مرید یا الحکمہ ہیں۔

یہ بھی ثابت ہے کہ زمانہ کے ہر حصہ میں انبیاء و مرسلین، دلائل و براہین کے ساتھ آتے رہے تاکہ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہ رہے اور ہر حجت کے ساتھ علم ہوتا ہے جو دین ہوتا ہے ان کے راستی گفتار اور صاحب عدل و انصاف ہونے کی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ؛ عَنِ الْقَتَلِبِ بْنِ شَادَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْنَبِيٍّ؛ عَنْ مَشْوَرِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ أَجَلَ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرَفَ بِخَلْقِهِ، بَلِ الْخَلْقُ مُعْرَفُونَ بِاللَّهِ؛ قَالَ: صَدَقْتُ، إِنْ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا، فَقَدْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِدَيْكَ الرَّبَّ رِضًا وَسَخَطًا، وَأَنَّه لَا يُعْرَفُ رِضَاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَجْهِ أَوْ رِسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَجْهُ فَقَدْ صَبَغِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرَّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَنَّ هُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ وَقُلْتُ لِلنَّاسِ: تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: بَلَى قُلْتُ فَحِينَ مَضَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: الْقُرْآنُ فَتَلَطَّرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَابِرُهُ بِهِ الْمُرْجِيُّ وَالْقَدْرِيُّ وَالرِّزْدِيقِيُّ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالُ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقِيَمِهِ، وَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقًّا، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قِيَمَ الْقُرْآنَ (۱) فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَعُمَرُ يَعْلَمُ وَحَدِيثُهُ يَعْلَمُ، قُلْتُ: كَلَّهْ، قَالُوا: لَا، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَقَالُ: إِنَّهُ يَعْرِفُ ذَلِكَ كَلَّهْ إِلَّا عَلِيًّا عليه السلام وَإِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا: لَا أَدْرِي وَقَالَ هَذَا: لَا أَدْرِي وَقَالَ هَذَا: لَا أَدْرِي وَقَالَ هَذَا: أَنَا أَدْرِي، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ قِيَمَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ قَبُو حَقٌّ؛ فَقَالَ: رَجِمَكَ اللَّهُ، .

۲۔ مشہور ابن حارث راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ اجل و اکرم ہے اس سے کہ مخلوق کو اپنی معرفت کرانے بلکہ مخلوق کو چاہیے کہ اللہ کی معرفت حاصل کرے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جو کوئی اتنی بات سمجھے کہ اس کا کوئی رب ہے تو اس کو چاہیے کہ یہ بھی جانتے کہ اس کے لئے رضا اور غصہ بھی ہے پس اس کی رضا مندی اور ناراضی کو نہیں جانا چاہئے

مگر وحی سے یا رسول اللہ سے۔ لہذا جس کے پاس وحی نہیں آئی اسے چاہیے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب مل جائے تو یہ جان لے کہ یہ لوگ حجت خدا ہیں ان کی اطاعت فرض ہے لوگوں نے کہا کہ حجت خدا تو قرآن ہے میں نے کہا قرآن سے تو مرجیہ، قدریہ اور وہ زندقہ جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اپنے مقصد و عقیدہ کے مطابق دلیل لاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر لیتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے ایک حافظ کے ساتھ تاکہ اس کے بارے میں جو کچھ بیان کرے وہ حق ہو میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تمہارے نزدیک محافظ قرآن کون ہے انھوں نے کہا کہ ابن مسعود کہ وہ عالم ہے عمر کہ وہ عالم ہیں مدنیہ کہ وہ سہی عالم ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ سب قرآن کے عالم ہیں انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، میں تو ان کے سوا ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر تو میں عالم قرآن ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ایک کبے میں یہ نہیں جانتا، دو سر کبے میں یہ نہیں جانتا اور علیؑ میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ عالم و محافظ قرآن اور لوگوں پر حجت ہیں۔ رسولؐ کے بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے مطابق بتایا ہے وہ حق ہے یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ:  
 كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَ هِشَامُ بْنُ  
 سَالِمٍ وَ الطَّيَّارُ وَ جَمَاعَةٌ فِيهِمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ هُوَ شَابٌّ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا هِشَامُ! أَلَا  
 تُخْبِرُنِي كَيْفَ صَنَعْتَ بِعَمْرٍو بْنِ عَبِيدٍ؟ وَ كَيْفَ سَأَلْتَهُ؟ فَقَالَ هِشَامُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! إِنِّي أَجَلْتُكَ وَ  
 اسْتَحْبَبْتُكَ وَ لَا يَمَعَلُ لِسَانِي بَيْنَ يَدَيْكَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاغْمَلُوا قَالَ هِشَامُ: بَلَّغَنِي  
 مَا كَانَ فِيهِ عَمْرٍو بْنُ عَبِيدٍ وَ جُلُوسُهُ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ فَقَطَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَ دَخَلْتُ  
 الْبَصْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاتَيْتُ مَسْجِدَ الْبَصْرَةِ فَإِذَا أَنَا بِحَلَقَةٍ كَبِيرَةٍ فِيهَا عَمْرٍو بْنُ عَبِيدٍ وَ عَلَيْهِ شِمْلَةٌ  
 سَوْدَاءُ مُتَرَّرًا بِهَا مِنْ صُوفٍ، وَ شِمْلَةٌ مُرْتَدِّبًا بِهَا وَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ، فَاسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَأَفْرَجُوا  
 لِي؛ ثُمَّ قَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ عَلَى رُكْبَتَيْ، ثُمَّ قُلْتُ: أَيُّهَا الْعَالِمُ! إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ تَأْذَنُ لِي  
 فِي مَسْأَلَةٍ! فَقَالَ لِي: نَعَمْ؛ قُلْتُ لَهُ أَلَكْ عَيْنٌ؟ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا مِنَ السُّؤَالِ وَ شَيْءٍ  
 تَرَاهُ كَيْفَ تَسْأَلُ عَنْهُ؟ قُلْتُ هَكَذَا مَسْأَلَتِي، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ سَلْ وَإِنْ كَانَتْ مَسْأَلَتُكَ حَلَقَةً  
 قُلْتُ: أَجِيبْنِي فِيهَا؛ قَالَ لِي: سَلْ، قُلْتُ: أَلَكْ عَيْنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا تَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ:  
 أَرَى بِهَا الْأَلْوَانَ وَ الْأَشْخَاصَ قُلْتُ: فَالْكُ أَفْ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أَتَمُّ  
 بِهِ الرَّايِحَةَ، قُلْتُ: أَلَكْ فَمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ فَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أَذُوقُ بِهِ اللَّعْمَ، قُلْتُ: فَالْكُ

أَدْنَىٰ ! قَالَ : نَعَمْ ! قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَسْمَعُ بِهَا الصَّوْتِ ! قُلْتُ : أَلَيْكَ قَلْبٌ ، قَالَ : نَعَمْ ! قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أُمِيزُ بِهِ كُلَّمَا وَرَدَ عَلَىٰ هَذِهِ الْجَوَارِحِ وَالْحَوَائِجِ ، قُلْتُ : أَوْلَيْتَنِي فِي هَذِهِ الْجَوَارِحِ غِنَىٰ عَنِ الْقَلْبِ ؟ فَقَالَ : لَا ! قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ وَهِيَ صَاحِبَةٌ سَلِيمَةٌ ؟ قَالَ : يَا بَنِيَّ ! إِنَّ الْجَوَارِحَ إِذَا شَكَّتْ فِي شَيْءٍ شَمَتَتْهُ أَوْ رَأَتْهُ أَوْ ذَاقَتْهُ أَوْ سَمِعَتْهُ رَدَّتْهُ إِلَى الْقَلْبِ فَيَسْتَبِقُنَ الْيَقِينَ وَيَبْطُلُ الشَّكَّ ! قَالَ هِشَامٌ : فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّمَا أَقَامَ اللَّهُ الْقَلْبَ لِشَاكِ الْجَوَارِحِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ! قُلْتُ : لَأُبَدَّ مِنَ الْقَلْبِ وَإِلَّا لَمْ تَسْتَبِقِنِ الْجَوَارِحُ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا مَرْوَانَ فَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمْ يَتْرُكْ جَوَارِحَكَ حَتَّىٰ جَعَلَ لَهَا إِمَامًا يُصَحِّحُ لَهَا الْمَصْحِيحَ وَيَبَيِّنُ لَهَا مَا شَكَّ فِيهِ وَيَتْرُكُ هَذَا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي خَيْرَتِهِمْ وَشَكِّيهِمْ وَاحْتِلَافِهِمْ ! لَا يُبْهِمُ لَهُمْ إِمَامًا يَرُدُّونَ إِلَيْهِ شَكَّهُمْ وَخَيْرَتَهُمْ وَيَقِيمُ لَكَ إِمَامًا لِيَجْوَارِحَكَ تَرُدُّ إِلَيْهِ خَيْرَتَكَ وَشَكَّكَ ! قَالَ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : أَنْتَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ : أَمِنْ جُؤَسَائِهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَنْ أَيْنَ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ : فَأَنْتَ إِذَا هُوَ ثُمَّ صَمَّيْتَنِي إِلَيْهِ وَأَقَمَدْتَنِي فِي مَجْلِسِهِ وَزَالَ عَنِ مَجْلِسِهِ وَمَا نَاطِقَ حَتَّىٰ قُمْتُ ، قَالَ : فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَقَالَ : يَا هِشَامُ مَنْ عَلَّمَكَ هَذَا ؟ قُلْتُ : شَيْءٌ أَخَذْتُهُ مِنْكَ وَاللَّفْتَهُ ، فَقَالَ : هَذَا وَاللَّهِ مَكْتُوبٌ فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک جماعت حاضر تھی جن میں محمد بن اسحاق بن محمد بن نعمان و ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے۔ ہشام بن الحکم ایک جوان آدمی تھے۔ حضرت ابو عبد اللہ (امام) نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمر بن عبید اور تم نے کیا گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا بن رسول اللہ آپ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے جیسا مانع ہے اور آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بجالاؤ۔ ہشام نے کہا مجھے پتہ چلا کہ عمر بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتے تھے اور میرے گھر پر بڑا اتفاق گزرا میں کوفہ سے چلا اور مسجد کے روز بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا۔ میں نے دیکھا ایک بہت بڑا حلقہ جماعت ہے اور عمر بن عبید معتزلی ان میں بیٹھا ہے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اونچی چادر اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں کو ہٹاتا بچھڑاتا آگے بڑھا اور آخر حصہ میں دوڑا تو ہو بیٹھا۔ میں نے کہا: اے عالم میں مرد و سا فرہوں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھو۔ میں نے کہا: تمہارے آنکھ ہے، اس نے کہا بیٹا یہ کیسا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو۔ میں نے کہا میرا سوال ایسا ہی ہے اس نے کہا خیر پوچھو اگر چہ یہ اجماعاً سوال ہے میں نے کہا جیسا بھی ہے آپ جواب دیجئے۔ اس نے کہا بہتر پوچھو، میں نے کہا۔

میں :- آپ کے آنکھ ہے؟

عمر و :- ہے۔

میں :- اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں؟

عمر و :- رنگ اور اجسام کو دیکھنا ہوں۔

میں :- آپ کے ناک بھی ہے؟

عمر و :- ہے۔

میں :- اس سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمر و :- خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں

میں :- آپ کے کان بھی ہیں

عمر و :- ہیں۔

میں :- ان سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمر و :- آواز سنتا ہوں

میں :- آپ کے زبان ہے۔

عمر و :- ہے۔

میں :- اس سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

عمر و :- کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے

میں :- آپ کے دل بھی ہے؟

عمر و :- ہے۔

میں :- یہ کیا کام کرتا ہے؟

عمر و :- جب مجھے حواس کی مدرکات میں شک واقع ہوتا ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔

میں :- تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لئے بنایا ہے۔

عمر و :- بے شک۔

میں :- تو بغیر قلب کے اعضاء کا شک دور نہیں ہو سکتا۔

عمر و :- بے شک۔

میں :- اے ابو مروان، جب خدا نے ان چند حواس کو بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کہ شک

دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک اور اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا  
 کران کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے یہ سن کر وہ سکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا اور پھر  
 میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو، میں نے کہا نہیں، کہا ان کے مصاحبوں میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ اس نے  
 پھر کہا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔  
 اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا فاموش رہا۔ امام یہ سن کر ہنسے اور  
 فرمایا۔ اے ہشام! یہ تمہیں کس نے سکھایا میں نے کہا کہ یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے۔ فرمایا یہی دلیل ابراہیم دوسے  
 کے صحیفوں میں ہے۔

۴ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَمْرٍو ذَكَرَهُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ  
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَوَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ صَاحِبُ كَلَامٍ وَفِيهِ وَفَرَايِضُ  
 وَقَدْ جِئْتُ لِمَنَاظَرَةِ أَمْعَابِكَ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : كَلَامُكَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ مِنْ  
 عِنْدِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ عِنْدِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : فَأَنْتَ إِذَا شَرِيفُ  
 رَسُولِ اللَّهِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَسَمِعْتَ الْوَحْيَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخْبِرُكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَتَجِبُ  
 طَاعَتِكَ كَمَا تَجِبُ طَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : لَا ، فَأَلْتَمَسْتُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا يُونُسُ  
 ابْنُ يَعْقُوبَ ! هَذَا قَدْ خَصَمَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْكَلِمَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا يُونُسُ ! لَوْ كُنْتَ تُحْسِنُ الْكَلَامَ  
 كَلِمَتَهُ ، قَالَ يُونُسُ : - فَيَأْتِيهَا مِنْ حَسْرَةٍ - فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنِ الْكَلَامِ وَ  
 تَقُولُ : وَيَلِ لَأَصْحَابِ الْكَلَامِ يَقُولُونَ : هَذَا يُنْقَادُ وَ هَذَا لَا يُنْقَادُ وَ هَذَا يُسْأَلُ وَ هَذَا لَا يُسْأَلُ وَ هَذَا  
 نَعْفُهُ وَ هَذَا لَا نَعْفُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : إِنَّمَا قُلْتُ ، فَوَيْلٌ لَهُمْ إِنْ تَرَ كَوَامًا أَقُولُ وَ دَهْبًا إِلَى  
 مَا يُرِيدُونَ ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرُجْ إِلَى الْبَابِ فَانظُرْ مَنْ تَرَى مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَادْخُلْهُ : قَالَ :  
 فَادْخَلْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ وَ كَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ ادْخَلْتُ الْأَحْوَلَ وَ كَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ  
 ادْخَلْتُ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ وَ كَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ ادْخَلْتُ قَيْسَ بْنَ الْمَاصِرِ وَ كَانَ عِنْدِي أَحْسَنُهُمْ  
 كَلَامًا ، وَ كَانَ قَدْ تَعَلَّمَ الْكَلَامَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بِنَا الْمَجْلِسُ - وَ كَانَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ الْحَجِّ يَسْتَقِرُّ أَيَّامًا فِي جَبَلٍ فِي طَرَفِ الْحَرَمِ فِي فَازَةٍ لَهُ مَضْرُوبَةٌ - قَالَ  
 فَأَخْرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنْ فَازَتِهِ فَإِذَا هُوَ بِبَعِيرٍ يَحْتَبُ فَقَالَ : هِشَامُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ  
 فَلَمَّا أَنْ هِشَامًا رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ عَقِيلٍ كَانَ شَدِيدَ الْمَحَبَّةِ لَهُ قَالَ : فَوَرَدَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ يَا عَاطِي كَلِمَةٌ، فَكَلِمَةٌ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْأَحْوَالُ، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِمَةٌ، فَنَمَارِقَانِمْ قَالَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لَقَبَيْسِ الْمَاصِرِ: كَلِمَةٌ فَكَلِمَةٌ فَأَقْبَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِثْلًا قَدْ أَصَابَتْ  
 الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِمٌ هَذَا الْعُلَامُ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَا غُلَامُ اسْأَلْنِي فِي  
 إِمَامَةٍ هَذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَتْهُمُ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَا هَذَا أَرَبْتُكَ أَنْظِرْ لِحَلْفِهِ أَمْ خَلْفُهُ لَا تُفْسِمُ  
 فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظِرْ لِحَلْفِهِ؛ قَالَ فَفَعَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَا ذَا؟ قَالَ: أَفَامَ لَهُمْ حُجَّةٌ وَدَلِيلٌ لَا  
 يَشْتَمُونَ أَوْ يَخْتَلِمُونَ، وَيَتَأَلَّمُونَ وَيَقِيمُونَ أَوْدَهُمْ وَيُجِيرُهُمْ بِقَرِيضِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ  
صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعْنَا الْيَوْمَ الْكِتَابَ  
 وَالسُّنَّةَ فِي رَفْعِ الْأَخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فِيمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ الْبَيْتَانِ الشَّامِ  
 فِي مُحَالَفَتِنَا إِيثَاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ:  
 إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذِبٌ وَإِنْ قُلْتُ: إِنْ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْأَخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لَا تَهْمَا  
 يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدْ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ لِمَا يَدْعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذْ الْكِتَابَ وَ  
 السُّنَّةَ، الْآنَ لِي عَلَيْهِ هَذِهِ الْحُجَّةُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلْهُ نَجِدُهُ مَلِيًّا، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَا هَذَا، مَنْ  
 أَنْظِرْ لِلْحَقِّ أَزْبَهُمْ أَوْ أَنْفُسَهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظِرْ لَهُمْ مِنْهُمْ لَا تُفْسِمُ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ  
 مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيَقِيمُ أَوْدَهُمْ وَيُجِيرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم  
 أَوْ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ رَسُولِ اللَّهِ وَالسَّاعَةِ مِنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هَذَا النَّاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ  
 إِلَيْهِ الرِّجَالُ وَيُجِيرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَرِثَاةُ عَنَابٍ عَنِ جَدِّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ  
 أَعْلَمَ ذَلِكَ؟ قَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُنْدِي فَعَلِمْتُ السُّؤَالَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
عليه السلام: يَا شَامِيَّ، أُخْبِرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفْرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرَفُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ:  
 صَدَقْتَ، أَسَلَمْتُ لِي السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللَّهِ السَّاعَةَ، إِنْ الْأِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيْمَانِ وَ  
 عَلِيًّا يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَا كَحُورٍ وَالْإِيْمَانُ عَلِيًّا يُنَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَّكَ وَبِئْسَى الْأَوْصِيَاءُ، ثُمَّ التَفَتَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى حُضْرَانِ،  
 فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَمُضِيبٌ، وَالتَفَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، فَقَالَ: تَرِيدُ الْأَثَرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ  
 التَفَتَ إِلَى الْأَحْوَالِ، فَقَالَ: فَيَسِّرْ رَوْحَ الْإِنْتِكَسْرِ بِإِطْلَاقِ بِنَابِلِ الْإِنِّ، بِنَابِلِكَ أَظْهَرَ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى  
 قَبَيْسِ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنَ الْحَبْرِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَبَعْدَ مَا تَكُونُ مِنْهُ، تَمَرُّجُ

وَهُوَ أَوَّلُ مَا اخْتَطَّتْ إِحْيَيْتَهُ وَلَيْسَ فِيْنَا إِلاَّ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنَّا مِنْهُ، قَالَ: فَوَسَّعَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ  
 قَالَ: نَاصِرُنَا بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَوَيْدِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا حُمْرَانُ! كَلِمَةُ الرَّجُلِ، فَكَلِمَةُ فَظْهَرَتْ عَلَيْهِ حُمْرَانُ، ثُمَّ  
 قَالَ يَا طَاقِي! كَلِمَةُ، فَكَلِمَةُ فَظْهَرَتْ عَلَيْهِ الأَخْوَالُ، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ كَلِمَةُ، فَتَمَارَقَا ثُمَّ قَالَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِقَيْسِ الْمَاصِرِ: كَلِمَةُ فَكَلِمَةُ فَأَقْبَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِثْلًا قَدْ أَصَابَ  
 الشَّامِيَّ فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِمَةُ هَذَا الْغُلَامِ يَعْنِي هِشَامَ بْنَ الْحَكِيمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَا غُلَامُ اسْلُبْنِي فِي  
 إِمَامَةٍ هَذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَتْ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَا هَذَا أَرَبْتَكَ أَنْظُرْ لِخَلْقِهِ أَمْ خَلْفَهُ لِأَنْفُسِهِمْ  
 فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظُرْ لِخَلْقِهِ؛ قَالَ فَعَمَلٌ يَنْظُرُهُ لَهُمْ مَاذَا؟ قَالَ: أَفَأَمَّ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلًا كَيْ لَا  
 يَشْتَدُّنَا أَوْ يَخْتَلِفُوا، وَيَتَأَلَّمُهُمْ وَيُقِيمُ أَوْدَهُمْ وَيُخَيِّرُهُمْ يَقْرِضُ رَبِّيهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ  
صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ هِشَامٌ: فَبَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَقَعْنَا الْيَوْمَ الْكِتَابَ  
 وَالسُّنَّةَ فِي رَفْعِ الأَخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فِيمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ  
 فِي مُخَالَفَتِنَا إِثَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ:  
 إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذِبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الأَخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لِأَنَّ تَهْمًا  
 يَحْتَمِلَانِ الرَّجُوعَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدْ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِمَّا يَدْعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَتَّقِنَا إِذْ نِ الْكِتَابَ وَ  
 السُّنَّةَ، إِلاَّ أَنْ لِي عَلَيْهِ هَذِهِ الْحُجَّةُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلْهُ تَحِجُّهُ مَلِيًّا، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَا هَذَا، مَنْ  
 أَنْظُرْ لِخَلْقِ أَرْبَابِهِمْ أَوْ أَنْفُسِهِمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبِّيهِمْ أَنْظُرْ لَهُمْ مِنْهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ  
 مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوْدَهُمْ وَيُخَيِّرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم  
 أَوْ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ رَسُولِ اللَّهِ وَالسَّاعَةِ مِنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هَذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تَشُدُّ  
 إِلَيْهِ الرِّجَالُ وَيُخَيِّرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ (وَالْأَرْضِ) وَرِثَاةً عَنِ أَبِي عَنْ جَدِّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ  
 أَعْلَمَ ذَلِكَ؟ قَالَ هِشَامٌ: سَلْهُ عَمَّا بَدَأَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُنْدِي فَعَلَيْ الشُّؤَالِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
عليه السلام: يَا شَامِيَّ، أُخَيِّرُكَ كَيْفَ كَانَ سَفْرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرَفُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ:  
 صَدَقْتَ، أَسَلْتُ لِهَذَا السَّاعَةِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الأِسْلَامَ قَبْلَ الأَيْمَانِ وَ  
 عَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَا كَحُونَ وَالأَيْمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةُ أَشْهَدُ أَنْ لا  
 إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَنَّكَ وَصِيٌّ الأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ انْتَقَتَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ،  
 فَقَالَ: تُجْرِي الكَلَامَ عَلَى الأَثَرِ فَتُصِيبُ، وَانْتَقَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ فَقَالَ: تَرِيدُ الأَثَرَ وَلا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ

النَّفْتِ إِلَى الْأَحْوَالِ، فَقَالَ: فَيَسَّاسٌ رَوَّاحٌ تَكْسِرُ بِاطِلًا بِبَاطِلٍ إِلَّا أَنْ بَاطِلُكَ أَظْهَرَ، ثُمَّ انْتَفَتَّ إِلَى  
فَيْسِ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنَ الْخَبْرِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْعَدَ مَا تَكُونُ مِنْهُ، تَمْرُجُ  
الْحَقَّ مَعَ الْبَاطِلِ وَقَلِيلُ الْحَقِّ يَكْفِي عَنْ كَثِيرِ الْبَاطِلِ أَنْتَ وَالْأَحْوَالُ قَفَّازَانِ خَادِقَانِ، قَالَ يُونُسُ:  
فَطَنَنْتُ وَاللَّهِ أَنْتَ يَقُولُ لِهَشَامٍ قَرِيبًا مَعًا قَالَ لَهَا مَآءُ مِائَةٍ قَالَتْ: يَا هِشَامُ! لَا تَكْذُوبَنَّ تَلْوِي رَجُلِيكَ  
إِذَا هَمَمْتَ بِالْأَرْضِ طَرِزَتْ، مِثْلُكَ فَلْيَكَلِّمِ النَّاسَ؛ فَاتَّقِ الرَّزَالَةَ وَالشَّفَاعَةَ مِنْ وَرَائِهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۴۔ یونس بن یعقوب سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک روز حاضر تھا کہ ایک  
شامی آیا اور کہنے لگا میں شام کا رہنے والا ہوں اور علم کلام و فقہ و فرائض کا عالم ہوں اس لئے آیا ہوں کہ آپ کے اصحاب  
سے مناظرہ کروں۔

حضرت نے فرمایا، تیرا کلام رسول کے کلام سے ہو گا یا تیری طرف سے۔ اس نے کہا کچھ رسول کا کلام ہو گا اور کچھ میری  
طرف سے ہو گا۔

حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو رسول اللہ کا شریک بن گیا۔ اس نے کہا نہیں فرمایا کیا تو نے اللہ کی وحی  
سنی ہے جس نے تجھے خبر دی ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا تو کیا تیری اطاعت رسول کی اطاعت کی طرح واجب ہے۔ کہا نہیں۔

حضرت نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے یونس بن یعقوب دیکھو۔ اس نے مکالمہ سے پہلے ہی اپنے کو ملزم بنا لیا۔ پھر  
حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے کلام کو تو نے اچھی طرح سمجھ لیتے تو اس سے کلام کر، پھر فرمایا۔ اے یونس! افسوس ہے اس پر کہ  
تو نے علم کلام کو اچھی طرح حاصل نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ آپ نے چونکہ کلام سے روک دیا ہے اور فرمایا ہے کہ دانتے ہوا ہل کلام پر  
کہ وہ کہتے ہیں کہ یہاں اخفائے دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہاں دلیل ہے یہاں نہیں ہے یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے یہ نہیں  
آتا یعنی مجاہدہ اور مکابہ کرتے ہیں اور قرآن و حدیث سے روگردانی کر کے کچھ کا کچھ کہتے ہیں پس ایسے کلام سے منع کیلئے پھر حضرت  
نے فرمایا۔ دانتے ہوان لوگوں پر جنھوں نے میرے قول کو ترک کیا اور دوسرے لوگوں کی باتوں کو بیان کرنے لگے۔

پھر صحیح سے فرمایا۔ دروازہ پر جاؤ اور دیکھو مشکلیں شیعہ میں سے جو نظر آئے اس کو بلاؤ۔ پس میں نے بلایا حمران بن امین  
کو یہ علم کلام خوب جانتے تھے۔ پھر احوال کو بلایا۔ علم کلام کے یہ سبھی ماہر تھے، پھر شام ابن سالم کو بلایا، یہ بھی علم کلام سے خوب  
واقف تھے۔ پھر ماہر آئے۔ میرے نزدیک بیان سب سے زیادہ قابل تھے کیوں کہ انھوں نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام  
سے حاصل کیا تھا۔

اس کے بعد ہم سب بیٹھ گئے اس ضمن میں یہ بھی کہہ دوں کہ امام علیہ السلام نے قبل حج کچھ دن حرم کے پاس ایک پہاڑ  
کے دامن میں گزارے تھے وہاں آپ کے لئے ایک چھوٹا سا خیمہ نصب کر دیا گیا تھا آپ نے اس میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک  
اونٹ بلبلا تا نظر آیا۔ فرمایا خدا کی قسم یہ ہشام آ رہا ہے۔



ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ہشام اولاد حقیق ابن ابوطالب سے ہیں اور بڑے شدید محنت انان ہیں۔ پس ہشام ابن حکم آگے وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام علیہ السلام نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرو اپنے قلب اور زبان اور ہاتھ سے۔

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو۔ وہ اس پر غالب آگئے پھر فرمایا۔ اے طاقی اب تم بحث کرو، وہ بھی اس پر غالب آئے۔ پھر ہشام بن سالم سے فرمایا۔ اب تم اس کی خبر لو۔ انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی۔ پھر امام علیہ السلام نے قیس یا مکر حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمہ سے پیسے رشامی کو ان کے مقابل کامیابی نہ ہوئی اور اس کو افسطراب لاحق ہوا۔

شامی نے کہا۔ اے لڑکے مجھ سے ان کی امامت میں گفتگو کرو، ہشام کو یہ سن کر غصہ میں آیا اور انتہائی غیظ میں تھر تھر کانپنے لگے اور فرمایا۔ اے شخص یہ بتا۔ تیرا رب مخلوق کی کار سازی زیادہ کرسکتا ہے یا مخلوق خود، شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کار ساز ہے بہ نسبت مخلوق کے۔

ہشام نے کہا۔ خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا۔ اس نے کہا۔ ان کے لئے دین اور حجت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ متفرق نہ ہوں اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور ان کی کج روی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا۔ وہ کون ہے؟ شامی نے کہا۔ رسول اللہؐ پوچھا رسولؐ کے بعد کہا کتاب و سنت، کیا کتاب و سنت نے ہمارے اختلاف کو دور کر دیا۔ شامی نے کہا ضرور، ہشام نے کہا پھر ہمارے تمہارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری مخالفت میں شام سے کیوں آئے ہو۔ یہ سن کر وہ شامی چپ ہو گیا۔ امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں، اس نے کہا۔ کیا بولوں، اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب و سنت اختلاف کو دور کرنے والے ہیں تو یہی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں ہر شخص اپنے حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب و سنت نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم ہوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی۔ اب یہی سوال تو ہشام سے کرتا ہے کہ تو اس کو پورا پلے گا۔ یہ سن کر شامی نے کہا۔ اے ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ سازگار ہے یا بندے خود اپنے لئے۔ ہشام نے کہا۔ ان کا رب ان کے لئے ان سے زیادہ کار ساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی چیز بندوں کے لئے کہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں ان کی کجی دور ہو جائے اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو۔ ہشام نے کہا۔ رسولؐ کے وقت میں بتاؤں یا اب؟ اس نے کہا۔ اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا۔ اب حجت خدا یہ ہیں جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ آکر انہیں سے زمین آسمان کی خبریں معلوم کرتے ہیں یہ اپنے باپ دادا کے علوم کے وارث ہیں اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں، ہشام نے کہا۔ جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر۔ یہ شامی نے کہا تم نے مجھے قائل کر دیا۔ اب مجھے سوال کرنا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی! کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتا دوں۔ سن یہ یہ واقعات تجھے راہ میں پیش آئے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ میں اب اللہ پر اسلام لے آیا۔ کیونکہ اسلام قبل ایمان ہے اسلام

لانے کے بعد میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے، ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ صبی الاوصیاء ہیں پھر حضرت نے حمران سے فرمایا۔ تم نے اپنے کلام کو بنا بر اثر جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب ہوئے کہ آپ کی سند محکمات سے تھی۔ پھر احوال سے فرمایا۔ تم نے قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا۔ لیکن تمہارا باطل زیادہ ظاہر تھا۔ پھر تیس ماہ سے فرمایا۔ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ احادیث رسول سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالفان سے کم یعنی تم نے ان احادیث شیعہ کو پیش کیا۔ جن کو مخالف نہیں مانتا۔ تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا۔ حالانکہ کم حق باطل کثیر غالب آتے ہے تم اور احوال کو دیکھا نہ کہ کائنات پر آنے والے ہو۔ یونس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ ہشام کے بارہ میں بھی کچھ ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ اے ہشام! تم مخالفوں کے فریب میں کبھی نہ آؤ گے اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہو گا۔ جب تم قصد بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر کر لیتے ہو۔ پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش

سے محفوظ رہو گے۔

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ أَبِي هَانِئٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْأَحْوَلُ أَنَّ رَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ السَّعْدِيَّ بَعَثَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا جَعْفَرٍ مَا تَسْأَلُ إِنْ طَرَفَكَ طَارِقٌ وَمَا تَخْرُجُ مَعَهُ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنْ كَانَ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ، حَرَجْتُ مَعَهُ، قَالَ : فَقَالَ لِي : فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ أُجَاهِدَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأَخْرَجَ مَعِي، قَالَ : قُلْتُ : لِمَا أَفْعَلُ جُعِلَتْ فِدَاكَ، قَالَ : فَقَالَ لِي : أُنَزَعُ بِتَفْسِيكَ عَنِّي؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فَإِنْ كَانَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ حُجَّةً فَالْمُخَلِّفُ عَنكَ نَاجٍ وَالْخَارِجُ مَعَكَ هَالِكٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ حُجَّةٌ فِي الْأَرْضِ فَالْمُخَلِّفُ عَنكَ وَالْخَارِجُ مَعَكَ سَوَاءٌ، قَالَ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا جَعْفَرٍ كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ الْخَوَّانِ فَمَلَقَمَنِي الْبُضْعَةَ السَّمِيَّةَ وَبَيَّرَ دَلِيَّ اللَّفْمَةَ الْحَادِثَةَ حَتَّى تَبْرُدَ شَفَقَةً عَلَيَّ وَلَمْ يَشْفُقْ عَلَيَّ مِنْ حَرِّ النَّارِ، إِذَا أَخْبَرَكَ بِالذِّبْنِ وَلَمْ يُخْبِرْ نِي بِهِ؟ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَنْ شَفَقْتَهُ عَلَيْكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ لَمْ يُخْبِرْكَ، خَافَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَقْبَلَهُ فَتَدْخُلَ النَّارَ وَأَخْبَرَنِي أَنَا فَإِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَمْ يَبَالِ أَنْ أَدْخُلَ النَّارَ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَنْتُمْ أَفْضَلُ أَمْ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ : بَلِ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ : يَقُولُ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : « يَا بَنِيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَانِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدَهُ لَمْ يُخْبِرْهُمْ حَتَّى كَانُوا لَا يَكِيدُونَهُ وَلَكِنْ كَتَمَهُمْ ذَلِكَ فَكَذَّ أَبُوكَ كَتَمَكَ لِأَنَّهُ خَافَ عَلَيْكَ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ ذَلِكَ لَتَدْخُدَّ شَيْءٌ صَاحِبِكَ بِالْمَدِينَةِ أَتَى أَقْبَلَ وَأُضْلَبَ بِالْكُنَّاسَةِ وَأَنَّ عِنْدَهُ لَصَحِيفَةٌ فِيهَا قَتْلِي وَ

صَلِّي. فَحَجَّجْتُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَقَالَةِ زَيْدٍ وَمَا قُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ لِي : أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَ لَمْ تَنْزُكْ لَهُ مَسْلَكَاً يَسْلُكُهُ .

۵۔ اہان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے اسول نے کہ زید بن علی بن الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ اس زمانے میں زید چھپے ہوئے تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابو جعفر اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے ساتھ خرخرچ کر دو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے تو میں ان کے ساتھ ضرور خرخرچ کر دوں گا انھوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں اس قوم سے جہاد کرنے نکلوں لہذا تم میرے ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا انھوں نے کہا کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیسی جان ہے (آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے اور اگر روئے زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو تو آپ سے روگردانی کرنے والا اور آپ کے ساتھ خرخرچ کرنے والا دونوں برابر ہیں انھوں نے کہا کہ اے ابو جعفر تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب میں دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا تو میرے پدر بزرگوار میرے منہ میں لٹے دیتے تھے اور عمدہ گوشت کی بوٹیاں مجھے کھلاتے تھے۔

اور گرم لقموں کو چھوٹا کر ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ گرم نہ کھاؤں، یہ شفقت تھی میرے حال پر۔ تو جب کھانے کی گرمی میرے لئے برداشت نہ کرتے تھے تو کیا دوزخ میں جانا برداشت کر لیتے بائیں طور کہ جس امر سے تم کو آگاہ کیا۔ مجھے اس کی خبر نہ دی میرے کہا کہ یہ بھی اسی شفقت کے لحاظ سے تھا جو ان کو آپ پر بھی اس لئے آپ کو خبر نہ دی کہ اگر آپ نے اس کی امامت کو قبول نہ کیا تو نارجہم کا سامنا ہوگا اور مجھے اس لئے آگاہ کیا کہ اگر میں نے اس کی امامت کو قبول کر لیا تو نجات ہو جائے گی اور اگر قبول نہ کر لیا تو انھیں میرے دوزخ میں جلنے کی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر میں نے کہا یہ تو بتلیے آپ افضل ہیں یا انبیا ر انھوں نے کہا انبیا۔ میں نے کہا۔

یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف سے کہا تھا کہ اپنے خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ کوئی چال تمہارے ساتھ چلی جائیں گے فرض ان کو خبر نہ دی تاکہ مکر نہ کریں اور یہ خبر ان سے چھپائے ہی رکھی ایسے ہی آپ کے پدر بزرگوار نے چھپایا کیونکہ ان کو آپ سے خوف تھا۔ انھوں نے کہا۔ جو کچھ تم نے کہا میں اس سے رکنے والا نہیں۔ کیوں کہ تمہارے صاحب امام جعفر صادقؑ نے مدینہ میں لوگوں کو بتایا ہے کہ میں کناسہ میں قتل کیا جاؤں گا اور سولی دیا جاؤں گا ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں میرے قتل ہونے اور سولی دینے جانے کا ذکر ہے اس کے بعد میں نے حج کیا اور امام علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے تو سامنے سے چھپے سے دائیں بائیں اور نیچے ہر طرف سے ان کو گھیرا۔ مگر وہ اپنی راہ نہ چھوڑیں گے۔

## دوسرا باب

### طبقات انبیاء و رسل و ائمتہ

#### «(باب)»

#### (طبقات الأنبياء والرسل والأئمة (ع))

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَدُرِّسَتْ بِنِ  
أَبِي مَنْصُورٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ عَلَى أَرْبَعِ طَبَقَاتٍ: فَنَبِيٌّ مُنْتَبَأٌ فِي  
نَفْسِهِ، لَا يَمْدُودُ غَيْرَهَا وَنَبِيٌّ يَرَى فِي النَّوْمِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتِ وَلَا يُعَايِنُهُ فِي الْبِقِظَةِ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَى أَحَدٍ  
عَلَيْهِ إِمَامٌ مِثْلُ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى لُوطٍ عليهما السلام وَنَبِيٌّ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيُعَايِنُ الْمَلِكَ وَقَدْ  
أُرْسِلَ إِلَى طَائِفَةٍ قَلَّوْا أَوْ كَثُرُوا، كَيُونُسَ قَالَ اللَّهُ لِيُونُسَ: «وَأَرْسَلْنَاكَ إِلَى آلِفٍ أَوْ يَزِيدُونَ»، قَالَ:  
يَزِيدُونَ ثَلَاثِينَ آلْفًا وَعَلَيْهِ إِمَامٌ وَالَّذِي يَرَى فِي نَوْمِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيُعَايِنُ فِي الْبِقِظَةِ وَهُوَ إِمَامٌ  
مِثْلُ أُولِي الْعَرْشِ، وَقَدْ كَانَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام نَبِيًّا وَلَيْسَ بِإِمَامٍ حَتَّى قَالَ اللَّهُ: إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ  
إِمَامًا، قَالَ: وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، فَقَالَ اللَّهُ: لَا يَتَّالِ عَهْدِي الظَّالِمِينَ، مَنْ عَبَدَ صَمًا أَوْ وَثَنًا لَا يَكُونُ  
إِمَامًا.

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و رسل کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی  
غیب سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دوسرے سے اس کی آگاہی کا تعلق نہیں، یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا تیسرے وہ ہے جو خواب میں  
فرشتے کو دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے اور جگتے میں نہیں دیکھتا اور کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہونا  
ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوط پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس  
کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اس کو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف، کم ہو یا زیادہ کی طرف اور وہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار ہیں  
اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتے کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود کمال  
بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام  
بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنایا گا۔ فرمایا اس عہدہ امامت کو ظالم نہ پائیں گے یعنی جس نے بت پرستی  
کی ہوگی وہ امام نہیں ہوگا۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْدًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيًّا وَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ نَبِيًّا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولًا وَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ رَسُولًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلًا وَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَامًا فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا» قَالَ: فَمِنْ عَظَمَتِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «وَمِنْ ذُرِّيَّتِي» قَالَ لِأَيُّهَا الْعَهْدِيُّ الظَّالِمِينَ، قَالَ: لَا يَكُونُ الشَّفَعَةُ إِمَامًا تَقِيًّا.

۲۔ زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل اور خلیل بنانے کے بعد امام بنایا پس جب یہ فضائل جمع ہو گئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں چونکہ نظر ابراہیم میں عظمت امامت تھی لہذا عرض کی اور میری اولاد سے بھی امام بنائے گا فرمایا میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پاسکیں گے یہ قوت انسان امام پر ہرگز کار نہیں ہو سکتا۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَنَعَمِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي تَيْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَهُمْ أُولُو الْعَرْشِ مِنَ الرَّسُلِ وَعَلَيْهِمْ ذَاتُ الرَّحَى (۱) نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں وہی اولوالعزم رسول ہیں، وہی مرکز ہیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی پر تمام انبیاء کی تعلیمات ہیں۔

۴- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي الشَّامِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْدًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيًّا وَأَتَّخَذَهُ رَسُولًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولًا وَأَتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَامًا فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ - وَبَصَّ يَدَهُ - قَالَ لَهُ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا، فَمِنْ عَظَمَتِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَا رَبِّ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، قَالَ: لِأَيُّهَا الْعَهْدِيُّ الظَّالِمِينَ.

۴- جاہر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے)

## تیسرا باب

### نبی و رسول و محدث کا فرق

۳ (باب ۳)

(( الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدِّثِ ))

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكُلُّ رَسُولٍ نَبِيٌّ» مَا الرَّسُولُ وَ مَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: النَّبِيُّ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَالرَّسُولُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى فِي الْمَنَامِ وَيُعَايِنُ الْمَلَكَ. قُلْتُ: الْأَمَامُ مَا مَنَزَلَتْهُ؟ قَالَ: يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ، ثُمَّ تَأْتِيهِ آيَةٌ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدِّثٍ»

۱- زرارة سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آئے کان رسولانیا کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی و رسول میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہر نظر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی میں نے پوچھا امام کی منزلت کیلئے فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں، پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ: كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرَّسُولِ عليه السلام: «جُعِلَتْ فِدَاكَ أَجْرَنِي مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْأَمَامِ؟» قَالَ: فَكَتَبَ أَوْ قَالَ: الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْأَمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنَزَّلُ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ قَرَأَهُ وَيَسْمَعُ كَلَامَهُ وَيُنَزَّلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَرُبَّمَا رَأَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَالنَّبِيِّ وَرُبَّمَا سَمِعَ الْكَلَامَ وَرُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَ لَمْ يَسْمَعْ وَالْأَمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَلَا

یرى الشخص.

۲۔ جن عباس معروفی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پر ندامتوں، کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں، آپ نے جواب میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور ان کا کلام سننے اور اس پر وحی نازل ہوا اور کبھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنِ الْأَخْوَالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنِ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جِبْرَائِيلُ قُبْلًا قِيَّامًا وَيُكَلِّمُهُ فَهَذَا الرَّسُولُ وَأَمَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَنَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَسْبَابِ النَّبُوَّةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى أَنَا جِبْرَائِيلُ عليه السلام مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بِالرَّسَالَةِ وَكَانَ نَحْوَ صلى الله عليه وآله حِينَ جُمِعَ لَهُ النَّبُوَّةُ وَجَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ يَجِيئُهُ بِهَا جِبْرَائِيلُ وَيُكَلِّمُهُ بِهَا قُبْلًا <sup>(۱)</sup> وَمِنْ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النَّبُوَّةُ وَيَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَأْتِيهِ الرُّوحُ وَيُكَلِّمُهُ وَيَحَدِّثُهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي اليَقَظَةِ وَأَمَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدِّثُ فَيَسْمَعُ وَلَا يَرَى وَلَا يَرَى فِي مَنَامِهِ.

۳۔ اخوال سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت کے آئے اور جب محمد مصطفیٰ پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انہوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انہوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْأَشَمِيِّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ»، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هَذِهِ قِرَائِنًا فَمَا الرَّسُولُ وَالنَّبِيُّ وَالْمُحَدَّثُ؟ قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ وَيُكَلِّمُهُ وَالنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَرَبَّمَا أَجْتَمَعَتِ النَّبُوَّةُ وَالرَّسُولُ لَوْ أُجِدَّ الْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَلَا يَرَى

الصُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَى فِي التَّوَمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلِكِ ؟  
قَالَ : يُوقِقُ لِذَلِكَ حَتَّى يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ حَتَمَ اللَّهُ بِكِتَابِكُمْ الْكُتُبَ وَحَتَمَ بِنِسْبَتِكُمْ الْأَنْبِيَاءَ .

۴- راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الحکم کی تلاوت کر کے پوچھا کیا یہ

ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا، رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر و باطن فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور با اوقات نبوت و رسالت شخص خاص و احد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے، فرمایا، تو بنیق الہی وہ جان لیتا ہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتاب میں ختم ہو گئی اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہو گئے

## چوتھا باب

### خدا کی حجّت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب ۴)

( أَنَّ الْحُجَّةَ لِاتَّقَوْمِ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ )

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمِيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيبِيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لِاتَّقَوْمِ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يَعْرِفَ .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجّت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

۲- الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لِاتَّقَوْمِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يَعْرِفَ .

۲- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجّت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

۳- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ



عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لَأَتَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَسَنٍ يُعْرَفُ.

۳۔ امام رضا نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر عزت امام۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِيَانَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

## پانچواں باب

### زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بَابُ ۵)

( أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ )

۱۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْمَلَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيهَا إِمَامٌ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا وَاحِدُهُمَا صَامِتٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا۔ دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ وَسَعْدَانَ بْنِ مُسَامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو إِلَّا وَفِيهَا إِمَامٌ، كَيْفَا إِنْ زَادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّاهُمْ. وَإِنْ نَقَدُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر مردین میں کوئی زیادتی کریں تو وہ رد کر دے اور اگر کسی کو دین تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ نُجَيْمٍ الْمُسَلَّمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا زَالَتِ الْأَرْضُ إِلَّا وَرَبُّهَا الْحَجَّةُ، يَعْرِفُ فَالْحَالِلَ وَالْحَرَامَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کرتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔

۴- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُشْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليهما السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَدْعِ الْأَرْضَ بِغَيْرِ غَالِمٍ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

۵۔ فرمایا امام صادق آل محمد نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرَكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑے۔

۷- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، وَهَشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَمَّنْ يَقُولُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَا تُعْجِزُ الْأَرْضَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ.

۷۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے خداوند تو زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر غالی نہیں چھوڑتا۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

ﷺ قَالَ قَالَ : وَاللَّهِ مَا تَرَكَ اللَّهُ أَرْضًا مُنْذُ قَبَسَ آدَمُ ﷺ إِلَّا لَوْ فِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَلَا تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ نے زمین پر جب سے آدم کا انتقال کیا۔ کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ﷺ : إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ وَأَنَا وَاللَّهُ ذَلِكَ الْحُجَّةُ .

۹۔ خدائے کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور ہم اس کی حجت ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ ، أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ : لَوْ بَقِيَتِ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام زمین باقی نہیں رہتی۔ مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہو ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور دیران ہو جائے گی۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ﷺ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ : لَا، قُلْتُ : فَإِنَّا نَرَوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا لَا تَبْقَى بِغَيْرِ إِمَامٍ إِلَّا أَنْ يَسْحَطَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ أَوْ عَلَى الْعِيَادِ؛ فَقَالَ : لَا، لَا تَبْقَى إِذَا لَسَاخَتْ .

۱۱۔ امام رضا نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادق سے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ أَبِي هُرَاسَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : لَوْ أَنَّ الْإِمَامَ رَفِعَ مِنَ الْأَرْضِ سَاعَةً لَمَاجَتْ بِأَهْلِهَا كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین مع اپنے

اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تھوڑا پھیرا ہوتا ہے

۱۳- الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام هَلْ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِنَّمَا تَرَوْنَهَا لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادَةِ؟ قَالَ: لَا تَبْقَى إِذَا لَسَخَتْ.

۱۳- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بغیر امام کے زمین باقی نہیں رہ سکتی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ رہے گی۔ مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی۔

## چھٹا باب

اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہوں گے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

(باب ۶)

أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رَجُلَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

۱- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

۲- أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعًا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ بَقِيَ اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ عَلَى صَاحِبِهِ.

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى مِثْلَهُ.

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں ایک دوسرے پر حجت ہوگا

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَعْبُودٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامَ لِنَلَا يَخْتَجُّ أَحَدٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَيْهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تا کہ بندہ کی فدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت فدا چھوڑ دیا گیا ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَرِزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيْبَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَوْلَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةَ الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامَ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہیں گے تو ایک ان میں حجت ہوگا۔

## ساتواں باب

### معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

(( بَابُ مَعْرِفَةِ الْأَمَامِ وَالرَّجْعِ إِلَيْهِ ))

۱۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِسْمًا يَعْبُدُ اللَّهُ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَأَمَّا يَعْبُدُهُ هَكَذَا فَالْأَلَا قُلْتُ: جُمِلْتُ فِذَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: تَصَدِّقُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصَدِّقُ

رَسُولِهِ صَلَّى وَ مَوَالَاهُ عَلَيَّ صَلَّى وَالْإِنْتِمَاءُ بِهِ وَ بِأَمْتَةِ الْهُدَى صَلَّى وَالْبِرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . مِنْ عَدُوِّهِمْ هَكَذَا يَعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا یہ عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر ائمہ ہدیٰ کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲۔ الْحَسَنِ ، عَنْ مَعْلَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْرٌ وَاحِدٌ ؛ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ : لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَعْرِفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْأُمَّتَةَ كُلَّهُمْ ؛ إِمَامًا زَمَانِهِ وَيُرَدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ ، ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ يَعْرِفُ الْأَخْرَءَ وَهُوَ يَجْهَلُ الْأَوَّلَ .

۲۔ ابن اذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جانے گا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ زُرَّادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ ؛ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولًا وَحُجَّةً لِلَّهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنْهَا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يَصِدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبَصَدَّقَ رَسُولَهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ؛ يَجِبُ عَلَى أُولَئِكَ حَقٌّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ فُلَانًا وَفُلَانًا؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَلَمْ تَرَى أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَوْفَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ؟ وَاللَّهِ مَا أَوْفَعَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ ، لَا وَاللَّهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا إِلَّا

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۳۔ زراہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اٹھت کی اور نہ ان دونوں کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کسبے واجب ہوئی۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور جو کچھ رسول پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا اہام کیا ہے۔

۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَرَفَ إِمَامَهُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِثْلَ أَهْلِ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ هَكَذَا وَاللَّهُ ضَالٌّ أَلَا.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہم البیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم البیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ أَيْتُوبَ، عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ذَرِيحٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْأُئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِمَامًا ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَامًا، مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَعْرِفَةَ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جَعَلْتُ فِذَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَدَّثْتُكَ لِتَكُونَ مِنَ شُهَدَاءِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

۵۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ سے متعلق پوچھا۔  
 فرمایا حضرت کے بعد امیر المؤمنین امام تھے پھر امام حسن پھر امام حسین پھر علی بن حسین پھر محمد بن علی امام ہوئے۔  
 جس نے انکار کیا، ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار، اس نے رسول کی معرفت سے انکار کیا، میں نے کہا کہ امام محمد  
 باقر علیہ السلام کے بعد آپ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ (اب  
 میرے سوا اور کون ہوگا) یہ اس لئے بیان کیلئے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

عَنْ عَبْدِ وَنِ اصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّى  
 تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُوا حَتَّى تَصَدَّقُوا وَلَا تَصَدَّقُوا حَتَّى تَسْلَمُوا أَبُوَابَا أَرْبَعَةً لَا يَصْلِحُ أَحَدُهَا إِلَّا بِالْآخِرِهَا ،  
 صَلَّى أَحْسَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَمِيمًا بَعِيدًا إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْأَعْمَلَ الصَّالِحَ وَلَا يَقْبَلُ  
 اللَّهُ إِلَّا الْوَفَاءَ ، بِالشَّرْطِ وَالْعَبْرَةِ ، فَمَنْ دَفَى لِدَى عَزَّ وَجَلَّ بِشَرْطٍ وَاسْتَعْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ  
 مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [هَذَا] وَعَدَّهُ . إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْبَرَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَى وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا  
 الْمَسَارَ وَاسْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ فَقَالَ : « وَإِنِّي لَنَعَمَّادٍ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحَاتٍ مَهْتَدِي »  
 وَقَالَ : « إِنَّمَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ، فَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللَّهَ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 هَيَّاتَ هَيَّاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ،  
 إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبَيْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّذَى ، وَصَلَّ اللَّهُ طَاعَةَ  
 وَلِيٍّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَةِ ذِمَّتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وَلَاؤِ الْأَمْرِ لَمْ يَطِيعِ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ  
 إِلَّا قِرَارٌ بِمَا نُزِّلَ مِنَ عَبْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، حُدُّوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالتَّيَسُّوا الْبَيْتَ الَّذِي  
 آتَى اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيَذْكَرْ فِيهَا اسْمُهُ فَإِنَّهُ أَخْبَرَ كُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَا تَلْبَسُهُمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ  
 اللَّهِ وَإِقَامِ السَّلَاةِ وَإِيثَارِ الرَّبِّ ، يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ : إِنَّ اللَّهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ  
 الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَهُمْ مَسَدًّا فِيهِ يَبْدُلُكَ فِي نَدْوِهِ : فَقَالَ : « وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ »  
 نَاهٍ مَنْ حَبَلَ وَأَهْتَدَى مِنَ الْبَصَرِ وَعَقَلَ . إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « فَإِنَّهَا لَنَعَمَّى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ  
 نَعَمَّى الْقُلُوبَ الَّتِي فِي الصُّدُورِ » وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يَبْصُرْ ، وَكَيْفَ يَبْصُرُ مَنْ لَمْ يَنْدَبِرْ ! اسْمَعُوا  
 رَسُولَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ وَأَقْرَبُوا بِمَنْزِلِ مَنْ عِنْدَ اللَّهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَى ، فَإِنَّهُمْ عِلَامَاتُ الْأَمَانَةِ



وَالْقُنَىٰ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنكَرَ رَجُلٌ عَيْسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ بِاللَّيْلِ وَأَقْرَبَ بِمَنْ يُؤَاهُ مِنَ الرَّسُولِ لَمْ يُؤْمِنُوا  
إِقْتَصَبُوا الطَّرِيقَ بِالتَّمَّاسِ الْمَنَارِ وَالتَّمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجْبِ إِلَّا تَارًا تَشْتَكِمَلُوا أَمَرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا  
بِاللَّهِ رَبِّكُمْ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو  
اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا  
بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہو گیا اور بہت حیران (دسرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔  
اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر وہ کو جو شرط و عہد کے ساتھ ہو پس جس نے شرط عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بجالایا  
جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کر لیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور قائم  
کئے اور انکے لئے ہدایت کے منار اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس  
کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے  
پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا انیسویں فرسوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل  
کرنے سے پہلے مر گئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انہوں نے مشرک کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے  
شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ طے کیا۔ خدا  
نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے وایمان امر کی  
اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسول کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ماجاہد النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت  
پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیلے اور جن میں ذکر خدا ہوتا ہے اس  
لئے کہ تم کو خبر دی ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور نہ تجارت اور وہ نماز کو قائم  
کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں خدا نے مخصوص  
کیا اپنے رسولوں کو اپنے امر کئے اور فالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت  
ایسی نہیں ہوتی کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا پو حیران و پریشان ہوا جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہوا جس نے غور کیا اور  
عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دنوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکہ  
ہدایت پلے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کہ سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے ہدایت  
کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریم کا انکار کرے اور

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثار قدرت تلاش کرو تاکہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷- عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: أَبِي اللَّهِ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ إِلَّا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا وَجَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحًا وَجَعَلَ لِكُلِّ شَرْحٍ عِلْمًا وَجَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ أَبًا نَاطِقًا، عَرَفَهُ مِنْ عَرَفَهُ وَجِهَلَهُ مِنْ جِهَلَهُ، ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَتَحَنُّنُهُ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر شرح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب نا طر ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم دے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَقْوَالِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ، فَسَمِعُهُ غَيْرَ مَقْبُولٍ وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ، وَاللَّهُ شَانِيٌّ؛ لِأَعْمَالِهِ وَمَنْ لَهُ كَمِثْلُ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِعَ بِهَا فَجَحَّتْ دَاهِيَةً دَجَائِمَةً يَوْمَئِذٍ؛ فَلَمَّا جَسَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ غَنِمَ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا. فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي مَرْبِضِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ انْتَكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِعَهَا، فَجَحَّتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِعَهَا فَبَصُرَتْ بِغَنِمٍ مَعَ رَاعِيهَا فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِّي بِرَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ فَأَنْتِ نَائِيَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ فَجَحَّتْ دُعْرَةً؛ مُتَحَيِّرَةً، نَائِيَةً، لِارَاعِي لَهَا يُرِيدُهَا إِلَى مَرْعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا؛ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا غَنِمَ الذَّبُّ صَيْعَهَا، فَأَكَلَهَا، وَكَذَلِكَ وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرٌ غَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالًّا نَائِيًّا، وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ بِمِثَّةِ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ أُمَّةَ الْجَوْرِ وَاتَّبَاعَهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمًا إِشْتَدَّتْ بِدِ الرِّيحِ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ وَمَا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے تشریت چاہے اور عبادت میں مشقت اٹھائے اور

اس کا منصوبہ من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور امر دین میں متوجہ ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا۔ پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھکان پر رہی۔ صبح کو جب گلہ بان اپنے گلے کر لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلہ سے اسے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہوئی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ یہاں کیسے آگئی تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیے نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر بھاڑ ڈالا۔ پس لے محمد! در ادوی ایہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوبہ من اللہ نہیں جو ظاہر و عادل ہو ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھر تلے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی تومر اور نفاق کی تومر ہے۔ محمد جان کہ اگر کفر اور انکے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس را کھ کی طرح ہیں جس کو اندھی کا جھونکا اڑا کر لے جلتے جو کچھ انھوں نے کیلئے وہ اس کی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے بس اس کا نام کھلی گمراہی ہے۔

۹- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ مُقَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكَوَاكِزِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كَلَامَ بَسْمَاهُمْ؟» فَقَالَ: نَعْنُ عَلِيُّ الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا بِسْمَاهُمْ وَنَعْنُ الْأَعْرَافُ الَّذِي لَا يُعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَنَعْنُ الْأَعْرَافُ يَعْرِفُنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاهُ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَنَا وَأَنْكَرْنَا، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ شَاءَ لَعَرَفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلَكِنْ جَعَلْنَا أَبْوَابَهُ وَصِرَاطَهُ وَسَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتِي مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنَّا وَلَا يَتَيْنَا أَوْ فَضَلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَاتَّهَمَ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَا كِبُورٌ فَلَا سَوَاءَ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَا سَوَاءَ حَيْثُ دَهَبَ النَّاسُ إِلَى عِيُونٍ كِيدَةٍ يَقْرَعُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَدَهَبَ مَنْ دَهَبَ إِلَيْنَا إِلَى عِيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لِأَنْقَادِهَا وَلَا أَنْقِطَاعِ.

۹- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکواکب امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا روز قیامت صراط پر کرنا ہوگا۔ پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری دلالت سے مدد کیا اور ہمارے غیر کو ہم فیصلت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیں دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جا رہی ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے اور نہ قطع ہونا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُنْجِبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَيْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْحَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْرَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ فَرَأَسَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلًا وَ أَنْتَ يَطْرُقُ السَّمَاءَ أَجْهَلُ مِنْكَ يَطْرُقُ الْأَرْضَ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلًا.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسے البرجمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جانا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ الْحَزَّازِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» فَقَالَ: طَاعَةَ اللَّهِ وَمَعْرِفَةَ الْأَمَامِ.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امام ہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامًا؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَاللَّهِ، قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْكُوفَةِ،

فَقَالَ : حَسْبُكَ إِذَا .

۱۲۔ ابویسیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کوفہ سے نکلنے سے پہلے یہ کیسے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بَرِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَوْ مَنْ كَانَ مِنَّا فَأَحْبَبْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ» فَقَالَ: مِمَّتْ لَا يَعْرِفُ شَيْئًا وَ«نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ»: إِيَّامًا يُؤْتَمُّ بِهِ، «كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا» قَالَ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آ یہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور شرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے۔ کے متعلق فرمایا۔ میرت سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو نہیں پہچانتا اور نور سے مراد امام ہے جس کی افتد کی جائے مشکلات میں۔ اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح پھٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو امام کی معزت نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ وَحُجْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ: أَلَا أَخْبَرَكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ قَرَعِ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ» وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكَبُتَتْ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تَجْزُونَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ؟ قَالَ: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! جُعِلَتْ فِدَاكَ، فَقَالَ: الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَحُبُّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ انْكَارُ الْوَلَايَةِ وَبُغْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ.

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو عبد اللہ علی امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبروں تھے اس آیت کے متعلق جس نے نبی کی خدا کی طرف سے بہتر نیکی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے اس لئے نکلا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حسد سے مراد معرزت ولایت اور ہم اہلبیت کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔

# آٹھواں باب

## فرض اطاعتِ آئمہ علیہم السلام

### (باب فرض طاعةِ الأئمة)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى ، عَنْ حَرَبِ بْنِ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ذُرَّةُ الْأَمْرِ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : «مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا».

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بلندی امر دین اور اس کی شان و شوکت اور اس کی مفتاح اور تمام چیزوں کا دروازہ خدا کی رضا مندی اور معرفت کے بعد امام کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اسے رسول مسلم ہم نے تم کو ان کا نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَوْشَاءِ ، عَنْ أَبِي بِنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْتِي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحَسَنَ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسن امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسین امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علی بن حسین امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا اور محمد بن علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْلَامِ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ بَشِيرِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا وَأَنْتُمْ تَأْتِمُونَنَا بِمَنْ لَا يُعْتَدُّ النَّاسُ بِجَهَالَتِهِ.

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَقْرُوضَةُ .

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو مملکت عظیم دیا، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدِ الْقَمْطَاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْرَكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَالرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و رسولین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَنَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ : « أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ » .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال و قیمت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلَ آيَةِ الْأَوْصِيَاءِ أَنَّ طَاعَتَهُمْ مَقْرُوضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : « أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ » وَ هُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا

وَلَيْتَ كُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۝

۷۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

۸۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فِارِسِيًّا أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ : مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

۹۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْأُئِمَّةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرَى وَاحِدٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام ائمہ امر و اطاعت میں ایک ہی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

۱۰۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الطَّبْرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى رَأْسِ الرِّضَا عليه السلام بِحُرَّاسَانَ وَعِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَفِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَيْسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ ! بَلَّغْنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّا نَزَعْنَا عَنْ النَّاسِ عَيْبِدَ لَنَا ، لَا وَقِرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مَا فَلَنَهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْنَاهُ مِنْ آبَائِنَا قَالَهُ وَلَا بَلَّغْنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِنَا قَالَهُ ؛ وَلَكِنِّي أَقُولُ : النَّاسُ عَيْبِدُوا لَنَا فِي الطَّاعَةِ ، مُوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ ، فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْعَائِبَ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن موسیٰ بھی تھے۔ فرمایا۔ لے اسحاق! مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قربت رسول کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ



وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے سوا ہیں لوگوں کو چاہیے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچادیں

۱۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحَرُ الدِّينِ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا، لَا يَسْعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعَدُّ النَّاسُ بِحِبَالِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِماً وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالًّا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْهَدْيِ الَّذِي أَوْفَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَعْمَلُ اللَّهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

۱۱- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو ہمارے ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہو گا۔ جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے انکار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجب کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَمِيٍّ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُصَيْبِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَنْصَرِبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَنْصَرِبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أَوْلِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيْمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

۱۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ بندوں کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقر نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيٍّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عَرُفَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّاسٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَعْرِضْ عَلَيْكَ دِينِي الَّذِي أَدْبَنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، قَالَ: قَالَ: مَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأُفَرِّقُ بَيْنَ مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِمَامًا وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمُ كُلًّا بِعَدَّةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِذَا عَرَفْتُمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَكُنْ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ عليه السلام إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ

طَاعَتُهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ حَتَّىٰ آتَتْهُي الْأُمْرُ الْإِلَهِيَّةُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ، قَالَ: فَقَالَ: هَذَا دِينُ اللَّهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ.

۱۳- میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدل دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور امتزار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسن امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسین اور ان کے بعد علی بن حسین اور ان کے بعد آپ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا۔ یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

۱۴- ۱۴- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: اَعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَإِتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللَّهُ بِهِ وَطَاعَتُهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ وَمِنْخَاتٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَفْعَةٌ فِيهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ.

۱۳- امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو صحبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرہ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمت خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

۱۵- ۱۵- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شَادَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَكْرَمٌ وَإِنْ أَنْ يُعْرِفَ بِخَلْقِهِ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرِفُونَ بِاللَّهِ، قَالَ: صَدَقْتَ، قُلْتُ: إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا فَقَدْ يَتَّبِعِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِدَاكِ الرَّبَّ رِضًا وَسَخَطًا، وَأَنْتَ لَا يُعْرِفُ رِضَاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَتَّبِعِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرَّسُلَ فَإِذَا قِيَمَهُمْ عَرَفَ أَنَّ هُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ: أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قُلْتُ: فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ؟ قَالُوا: الْقُرْآنُ فَظَنَنْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِدِ الْمَرْجِي وَالْقَدَرِيِّ وَالرَّانِدِيِّ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّىٰ تَغْلِبَ الرِّجَالُ بِخُصُومَتِهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقِيَمِهِ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقًّا، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قِيَمَ الْقُرْآنَ؟ قَالُوا: ابْنُ مَسْعُودٍ

فَدَكَانَ يَعْلَمُ وَعُمَرُ يَعْلَمُ وَحُدَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كَلِمَةٌ قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَحِدْ أَحَدًا يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْلَمُ  
 الْقُرْآنَ كَلِمَةً إِلَّا عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا : لَا أَدْرِي وَقَالَ  
 هَذَا : لَا أَدْرِي وَقَالَ هَذَا لَا أَدْرِي ، وَقَالَ هَذَا : أَنَا أَدْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قَسَمَ الْقُرْآنَ  
 وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَهُ  
 حَقٌّ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيِّ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ  
 حَتَّى تَرَكَ حُجَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ  
 مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : وَأَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ  
 حُجَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ وَأَشْهَدُ  
 عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَكَانَتْ  
 طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ حَتَّى أُقْبِلَهُ ، فَضَحِكَ ، قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ  
 قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّكَ أَنْتَ  
 الْحُجَّةُ وَأَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ ، فَقَالَ : كَتَبَ رَحِمَكَ اللَّهُ ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ أُقْبِلُهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ  
 فَضَحِكَ وَقَالَ : سَلْنِي عَمَّا شِئْتُمْ ، فَلَا نُكْرِكُ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا .

۱۵۔ منصور بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کی ذات اس سے بلند  
 برتر ہے کہ اپنی مخلوق سے پہچانی جائے بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے فرمایا۔ تم نے سچ کہا۔ میں نے کہا جو یہ جان لے کہ  
 اس کا رب ہے اس کو یہ بھی جاننا چاہیے کہ اس کے لئے رضا و غضب ہے اور اس کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر وحی سے یا رسول اللہ  
 سے۔ پس جس کے پاس وحی نہ آئے اس کو چاہیے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب ان سے ملے تو ان کے حجت ہونے کی معرفت  
 حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ حجت تھے اللہ کی  
 طرف سے اس کی مخلوق پر انہوں نے کہا ہے شک، میں نے کہا۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تب کون حجت تھا انہوں نے  
 کہا قرآن میں نے کہا میں نے قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا کہ اسی سے منظرہ میں دلیل لاتے ہیں، مگر یہ بات رید  
 اور لامذہب تک جو قرآن پر ایمان بھی نہیں رکھتا اور اپنی دنیوں سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے  
 مگر اپنے عالم کے ساتھ کہ جو کچھ وہ اس کے بارے میں کہے سچ ہو۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم قرآن کا  
 عالم کون ہے انہوں نے کہا ابن مسعود عالم تھے عمر عالم تھے حذیفہ عالم تھے میں نے کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انہوں  
 نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں نے تو کسی کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے سوائے علی علیہ السلام کے۔ جب تو

میں کوئی مسئلہ الجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ مگر علیؑ کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دنیا سے نہیں گئے جب تک کہ اپنے بعد رسول اللہ کی حجت کو قائم نہیں کر دیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسن بن علیؑ ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسین بن علیؑ کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے بعد علی بن حسینؑ کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے بعد محمد بن علیؑ ابو جعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؑ ہنسے، ہمیں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپؑ کے پدر بزرگوار دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ حجت خدا ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ اپنا سر مبارک بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اب پوچھو، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ طَاعَتُهُمْ مُفْتَرَضَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ » (۱) ، وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ ذَاكِرُونَ » .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا، اوصیاء کی اطاعت فرض ہے فرمایا ہاں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے خدا نے فرمایا ہے تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز تو تمام کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَمَّادِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ أَبْوَابُ الْخَيْرِ ، السَّمْعُ الْمُطِيعُ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَالسَّمْعُ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ وَإِمَامُ الْمُسْلِمِينَ تَمَّتْ حُجَّتُهُ وَاحْتِجَاجُهُ يَوْمَ يَلْقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : « يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ » .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ہدایات کا سننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر روز قیامت حجت نہ ہوگی اور جو سننے والا نافرمان ہے اس کے لئے عذر نہ ہوگا امام مسلمین کا کریگا اپنی حجت کو جب وہ روز قیامت خدا سے ملاقات کرے گا اور خدا سے مانگے روز قیامت ہم ہر گز وہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

## نواں باب

### آئمہ گواہ ہیں خدا کے اس کی مخلوق پر

(باب ۹)

فِي أَنَّ الْأَيْمَةَ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا» قَالَ: نَزَلَتْ فِي أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ عليه السلام خَاصَّةً، فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْهُمْ إِمَامٌ مِمَّا شَهِدُوا عَلَيْهِمْ وَنَحْوَهُ شَهِدُوا عَلَيْنَا.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، روز قیامت ہم ہر گز وہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسول! تم کو بتائیں گے ان سب پر گواہ فرمایا یہ آیت امت محمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا ہم ان پر گواہ ہوں گے اور محمد صلیم ہم پر گواہ ہوں گے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُدَيْنَةَ، عَنْ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسْطَى وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَحُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى خَاصَّةً، «هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هَذَا الْقُرْآنِ، «لِيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا» فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَ صَدَّقْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَذَبَ كَذَّبْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس آیت کے متعلق ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ فرمایا وہ اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اس کی زمین میں اس کی برحق جنتیں ہیں میں نے آیتِ ہدایتِ الہیم کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں خاص طور پر ہم وہی ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس کتاب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تصدیق کی روز قیامت ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

۳۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَالِ قَال: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «دَأْفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيْتِنَا مِنْ رَبِّيهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ وَمِنْهُ» فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الشَّاهِدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَيْتِنَا مِنْ رَبِّيهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیدافن کا انلم کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین رسول اللہ کی رسالت کے گواہ ہیں اور رسول اللہ کی طرف سے ہمیں ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُدَيْبَةَ، عَنْ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ قَال: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا»، قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسْطَى وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ وَحُجَجُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَزْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ» وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ» قَالَ: إِثَانَا عَنِّي وَنَحْنُ الْمُجْتَبُونَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الدِّينِ مِنْ ضَبِقٍ فَالْحَرَجُ أَشَدُّ مِنَ الضَّبِقِ «وَمِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ» إِثَانَا عَنِّي خَاصَّةً وَدَسْمَاكُمْ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُ سَخَّانَا الْمُسْلِمِينَ «مَنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ وَفِي هَذَا «الْقُرْآنِ» لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ، فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ

عَلَى الثَّالِثِ ، فَمَنْ صَدَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَاهُ وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَاهُ

۴- میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ أُمَّةٍ وَسْطًا لِمَنْ أَمَرَ وَسْطًا

ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اور اس کی مخلوق پر اور ہم اللہ کی رحمت ہیں اس کی زمین میں۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے یا ایہا الذین (اے ایمان والو! کوہ کر و اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور راہ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اس نے تم کو جن لیلے ہے فرمایا اس سے مراد ہم ہیں کہ اس نے چنا ہے اور فرمایا اس خدا نے۔ دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھنا۔ پس مسائل میں حرج ہونا۔ دل تنگی سے زیادہ بڑا ہے۔ ملتہ ابیکم ابراہیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سہم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تاکہ رسول ہم پر گواہ ہو اور ہم تم لوگوں پر۔ پس جس نے دنیا میں ہماری تصدیق کی۔ ہم روز قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا۔ ہم اسے جھٹلائیں گے۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَيْسِ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَهَّرَنَا وَعَصَمَنَا وَجَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَجَعَلَنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نَفَارِقُهُ وَلَا يُفَارِقُنَا .

۵- امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیلئے اور معصوم بنالیئے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنالیئے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیلئے اور ہم کو قرآن کے ساتھ، نہ ہم اس سے جدا ہو گئے نہ وہ ہم سے۔

## دسواں باب

### آئمہ علیہم السلام صادی ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْمُهَادَةُ)

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ وَفَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ قَسَالٍ ، سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ « وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » ، فَقَالَ : كُلُّ إِثْمَاعِ هَادٍ لِلْقَرْنِ الَّذِي هُوَ فِيهِمْ

۱۔ آپہ سکل قوم ہادی کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر امام اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے ہادی ہوتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ ابْنِ أُدَيْنَةَ ، عَنْ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ : رَسُلُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الْمُنذِرُ وَ لِكُلِّ زَمَانٍ مَن هَادٍ يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ، ثُمَّ الْهَادُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ عليه السلام ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاجِدًا بَعْدَ وَاجِدٍ .

۲۔ آیت انت منذر و لكل قوم ہادی کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر میں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جو لوگوں کو ماہر الہدی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادی خلق حضرت علی ہیں اور ان کے بعد اوصیاء میں ایک کے بعد دوسرا۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُطَّلِبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : « إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ » فَقَالَ : رَسُلُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الْمُنذِرُ وَ عَلِيُّ الْهَادِي يَا أَبَا عَلِيٍّ هَلْ مِنْ هَادٍ الْيَوْمَ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا ذَالٍ مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا عَلِيٍّ ! لَوْ كَانَتْ إِذَا تَرَلْتَ آيَةً عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَا مَاتَ الْآيَةُ مَاتَ الْكِتَابُ وَ لَكِنَّهُ حَيٌّ يَحْيِي فِيهِمْ بَقِي كَمَا جَرَى فِيهِمْ مَضَى .

۳۔ ابوالسیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادق سے آیت انت منذر و لكل قوم ہادی کے متعلق پوچھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہادی ہیں ابو محمد بتاؤ اس زمانہ میں کبھی کوئی ہادی ہے۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہے۔ فرمایا۔ اے ابو محمد! اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوتی پھر یہ شخص مر جائے (اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو) تو یہ آیت (متشابہ) بھی مر جائے گی اور وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تاویل کرنا یا ان کو ذرا نہ ہوگا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ مَنْشُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَسْلُوكَ وَ تَعَالَى : « إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ



وَلِكَلِّ قَوْمٍ هَادٍ ، فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُنِيدُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي ، أَمَا وَاللَّهِ مَا ذَهَبَتْ مِنَّا وَمَا ذَلَّتْ فِينَا إِلَى السَّاعَةِ .

۴- آیت انت منذر وکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا منذر ڈرانے والے (رسول) ہیں اور ہادی علی ہیں۔ واللہ ہم سے امر ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائے گا۔

## گیارہواں باب

### آئمہ علیہم السلام والیانِ امر اور خازنِ الہی ہیں

نَابُ ۱۱

أَنَّ الْأئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وُلاةُ أَمْرِ اللَّهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِهِ

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَطَّلِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : نَحْنُ وُلاةُ أَمْرِ اللَّهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِ اللَّهِ وَعَيْنُهُ وَوَحْيُ اللَّهِ .

۱- ارادی کہتے ہیں نے امام جعفر علیہ السلام سے سنا ہے والیانِ امر الہی ہیں ہم علوم الہی کا خزانہ ہیں اور مرکز اسرار الہیہ ہیں۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ سُورَةَ بْنِ كَلْبٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : وَاللَّهِ إِنَّا لَخَزَانُ اللَّهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِيهِ ، لِأَعْلَى ذَهَبٍ وَلَا أَعْلَى فِضَّةٍ إِلَّا أَعْلَى عَلِيمِهِ .

۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ واللہ ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں مگر سونے چاندی کے خزانہ نہیں بلکہ علم الہی کے۔

۳- عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، وَنَحْوُ بِنِ خَالِدِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُمِلْتُ فِذَاكَ مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خَزَانُ عِلْمِ اللَّهِ وَنَحْنُ تَرَاحِمَةُ وَوَحْيِ اللَّهِ وَنَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَيَّ مِنْ دُونِ السَّمَاءِ

وَمَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے خزانہ دار ہیں ہم وحی الہی کے ترجمان ہیں ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اور ہیں اور ان پر جو زمین کے اور ہیں۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَعْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَضِيلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ تَرْكِ وَلَايَةِ عَائِي وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَسُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَهُمْ خَزَائِنِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ أَنْبَأَنِي جِبْرِئِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ .

۴- راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا ارجمند بیٹہ تھی مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوگی ان اشقیاء پر جنہوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل نے مجھ ان کے اور ان کے آباء کے نام بتلائے۔

۵- أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! إِنَّ اللَّهَ وَاحِدٌ مُتَّوَحِّدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُتَّفَرِّدٌ بِأَمْرِهِ ، فَخَلَقَ خَلْقًا فَقَدَّرَهُمْ لِذَلِكَ الْأَمْرِ ، فَنَحْنُ هُمْ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! فَنَحْنُ حُجَجُ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ وَخَزَائِنُهُ عَلَى عِلْمِهِ وَالْقَائِمُونَ بِذَلِكَ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے اللہ واحد ہے اور اپنی وحدانیت میں اکیلا ہے اور اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین کو ان کے لئے مقدر کیا۔ اے ابن ابی یعفور ہم اللہ کے بندوں پر اس کی حجتیں ہیں اور اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس علم پر قائم رہنے والے ہیں۔

۶- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَنَحْوِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ التَّمَرِ كَتَيْبِ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيْعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا فَاحْسَنَ خَلْقًا وَصَوَّرَنَا فَاحْسَنَ صَوْرًا وَجَعَلَنَا خَزَائِنَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَلَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَبِعَادَتِنَا عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا نَامَا عَبْدُ اللَّهِ ﷺ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین خلقت کے طور پر پیدا کیا اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنا دیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا۔ ہماری عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

## بارہواں باب

آئمہ خلفا اللہ ہیں زمین پر اور وہ ابواب ہیں جن سے آیا جاتا ہے

(بَابًا أَنْ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ) ۵  
وَأَبْوَابُهَا الَّتِي مِنْهَا يُوتَى

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ خُلَفَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ .

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی زمین پر۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْأَوْصِيَاءُ هُمْ أَبْوَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي يُوتَى مِنْهَا وَلَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِمْ احْتَجَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوصیاء اللہ کے ابواب ہیں جن سے (تو اب کی طرف یا خانہ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر رحمت قائم کی ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ : وَعَدَدَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسَخَلَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخَلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ، قَالَ : هُمْ الْأَئِمَّةُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں کہ وہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا

جس طرح ان سے پہلوں کو فلیند بنا یا تھا۔ فرمایا۔ ان سے مراد آنحضرت ہیں۔

## تیرہواں باب

### آئمہ علیہم السلام نور خدا ہیں

۱۱۰ ((بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نُورُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۱- الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نُجَيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَاللَّهُ الْأَئِمَّةُ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ وَاللَّهُ نُورُ اللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ وَهُمْ وَاللَّهُ نُورُ اللَّهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ يَا أَبَا خَالِدٍ! لِنُورِ الْأَمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ نُورٌ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ، وَهُمْ وَاللَّهُ يُنَوِّرُ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتَظَلَمُ قُلُوبُهُمْ، وَاللَّهُ يَا أَبَا خَالِدٍ! لَا يُحِبُّنَا عَبْدٌ وَيَتَوَلَّانا حَتَّى يُطَهِّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ وَلَا يُطَهِّرَ اللَّهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَيَكُونَ سَلَامًا لَنَا، فَإِذَا كَانَ سَلَامًا لَنَا سَلَّمَ اللَّهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسَابِ وَالْأَمَّةُ مِنْ فِرَاقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَكْبَرِ.

۱۔ ابو خالد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیتہ مناسموا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ لے ابو خالد نور سے مراد نور آئمہ ہیں۔ آل محمد سے قیامت تک ہونے والے اور وہی وہ نور ہیں جو نازل کیا گیا اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان و زمین میں۔ واللہ لے! ابو خالد نور امام قلوب مومنین میں ہے وہ نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور وہ (آئمہ) قلوب مومنین کو منور کر دیتے ہیں اور اللہ ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے چھپاتا ہے ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں واللہ لے ابو خالد ہم سے نہیں محبت کرتا کوئی بندہ اور نہیں دوست رکھتا ہم کو، مگر یہ کہ اللہ اس کے قلب کو پاک کر لے اور پاک نہیں کرتا کسی کے دل کو جب تک وہ ہمیں نہ ملنے اور ہم سے صلح نہ کرے۔ پس جب ہم سے صلح کرتا ہے تو خدا اس کو سخت عذاب سے اور روز قیامت کے خونِ عظیم سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ النَّبَّهَ مِنَ الْأُمَّةِ الَّتِي نَحَدُّوهُ مَكْنُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْأَنْجِيلِ، يَأْمُرُهُمُ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنبَاهُهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَجِدُ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيَحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ - إِلَى قَوْلِهِ - : وَ اتَّبِعُوا النُّورَ  
الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥٠﴾ قَالَ: النُّورُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ [عَلَيٍّ] أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
وَالْأَيْمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آئیہ وہ لوگ جنہوں نے اتباع کیا رسول ربی امی کا جس کا ذکر انہوں نے  
لکھا ہوا توریت و انجیل میں پایا ہے جو ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور بُرائی سے روکتا ہے اور پاک چیزوں کو ان کے لئے  
حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام، اسی قولہ اور انہوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی لوگ  
فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں علی امیر المؤمنین اور آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ  
أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ آتَى اللَّهُ أَهْلَ الْكِتَابِ خَيْرًا كَثِيرًا ، قَالَ : وَمَا ذَلِكَ  
قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ مِنْ قَبْلِهِمْ يَدْعُونَ بِدِينِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ: أُولَئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ  
مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» قَالَ: فَقَالَ: قَدْ آتَى اللَّهُ كَمَا آتَاهُمْ، ثُمَّ تَلَا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ  
وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَجَعَلَ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ» يَعْنِي إِمَامًا تَأْتَمُّونَ بِهِ.

۳۔ ابو جارود سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ نے اہل کتاب کو خیر کثیر دیا ہے  
یہ کیا بات ہے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھنے ہیں  
وہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے تم کو اللہ نے اسی طرح دیا ہے جیسے  
ان کو دیا تھا پھر یہ آیت پڑھی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اس نے رحمت کے دو ٹکڑے تم  
دیتے ہیں اور تمہارے لئے ایک نور قرار دیا ہے کہ تم ان کے سہارے چلو یعنی امام جس کی تم اقتدار کرو۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ وَالْحَسَنِ بْنِ  
مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :  
« فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا » فَقَالَ : يَا أَبَا خَالِدٍ ! النُّورُ وَاللَّهُ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، يَا  
أَبَا خَالِدٍ ! لَنُورِ الْأِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَهُمْ الَّذِينَ يُتَوَرَّونَ  
قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْبِبُ اللَّهُ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ ، فَتُظَلَّمُ قُلُوبُهُمْ وَيَغْشَاهُمْ بَيْهَاتٌ .

۴۔ ابو خالد کلبی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ایمان

لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اتباع کرو اس نور کا جو ہم نے نازل کیا ہے۔ فرمایا۔ لے ابو خالد واللہ نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں لے ابو خالد نور امام ہے قلوب مومنین نور میں اور دن میں چمکنے والے سورج سے زیادہ روشن ہیں وہ آئمہ وہ ہیں جو قلوب مومنین کو روشن کرتے ہیں اور اس کو روک دیتا ہے اللہ جس سے چاہتا ہے پس ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور ان پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنُجَيْبُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فَاطِمَةٌ عَلَيْهَا السَّلَامُ» فِيهَا مِصْبَاحُ الْحَسَنِ الْمِصْبَاحُ فِي رُجَاحَةِ الْحُسَيْنِ الرَّجَاحَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دَرِّيٌّ، فَاطِمَةٌ كَوْكَبٌ دَرِّيٌّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا، «يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةِ مُبَارَكَةٍ» إِبْرَاهِيمَ عليه السلام «رَيْتُونَةَ لِأَشْرَقِيَّةٍ وَلَاغْرَبِيَّةٍ»، لَا يَهُودِيَّةٌ وَلَا نَصْرَانِيَّةٌ «يَكَادِرُ بِهَا يُضِيءُ»، يَكَادِرُ الْعِلْمُ يَتَفَجَّرُ بِهَا «وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ نُورِ عَلِيِّ نُورٍ» إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ «يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ» يَهْدِي اللَّهُ لِلْأئِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ «وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ» قُلْتُ «أَوْ كَطَلْمَاتٍ» قَالَ: الْأَوَّلُ وَصَاحِبُهُ «يَعْنَاهُ مَوْجٌ» الثَّلَاثُ «مِنْ قَوْفِهِ مَوْجٌ ظَلْمَاتٍ» الثَّانِي «بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ» مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ وَفَتَنَ بَنِي أُمِّيَّةَ «إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ» الْمُؤْمِنُ فِي ظِلْمَةٍ فَتَنِيهِمْ «لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا» إِمَامًا مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فَمَالَهُ مِنْ نُورٍ» إِمَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ «يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ» أُمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَسْعَى بَيْنَ يَدَيْ الْمُؤْمِنِينَ وَبِأَيْمَانِهِمْ حَتَّى يَنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنُجَيْبُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ؛ وَنُجَيْبُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ الْعَمْرِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام مِثْلَهُ.

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوة میں مشکوة

رجا فلان سے مراد فاطمہ ہیں اور فیہا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسن ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہے اور شیشہ سے مراد حسین ہیں اور فاطمہ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارک ابراہیم سے تیل اس چراغ کا ذریعہ ہے جو نہ شرتی ہے نہ غرتی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی، اس کا روشن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلتا اور اگرچہ آگ اس نہ کرے تب بھی نور علی نور ہے یعنی امام کے بعد

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اول اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک موہیں ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معاد یہ اور اس کے زمانے کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہرا کے نور سے ہدایت ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

(ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے)

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمِيْدٍ اللَّهِ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّضَيْلِ، عَنِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللَّهُ مَتِّمٌ نُورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللَّهُ مَتِّمٌ الْإِمَامَةِ وَالْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

۶۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آئیہ وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی چھوٹوں سے بجھادیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتا ہے کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والے امامت نور ہے اور ابی قول باری تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

## پتوہ ہواں باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بِسْمِ اللَّهِ أَتَى الْأَيْمَةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَنُجَيْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ

سنان ، عن الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا جَاءَ بِهِ عَلِيُّ عليه السلام أَحَدٌ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ عليه السلام وَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعٍ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ الرَّأْدُ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشَّرْكِ بِاللَّهِ ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ كَذَلِكَ يَجْرِي الْأَيْمَةُ الْهُدَى وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ حُجَّتَهُ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَثِيرًا مَا يَقُولُ : أَنَا قَسِمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَاءِ وَ الْمِيسَمِ أَقْدَأُ فَرَّتْ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحُ وَ الرَّسُلُ بِمِثْلِ مَا أَقْرَأَ وَابِهِ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام وَ لَقَدْ حَمَلْتُ عَلِيًّا مِثْلَ حَمُولَتِهِ وَ هِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام يُدْعَى فَيُكْسَى وَادْعَى فَاكْسَى وَ يُسَنطِقُ وَاسْتَنْطِقُ فَانطِقُ عَلِيٌّ حَدَّ مَنْطِقِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيَ خِصَالًا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، عَلِمْتُ الْمَنَابِيحَ وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابَ وَ فَضَلَ الْخِطَابِ فَلَمْ يَقْنَبِي مَا سَبَقَنِي وَ لَمْ يَعْرَبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي ، ابْتَشِرْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَ اقْدِرْ عَلَيْهِ ، كُلُّ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ مَكْنِي فِيهِ بَعْلِيهِ .

الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ .

۱۔ امام جعفر صادق عليه السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی عليه السلام نے فرمایا ، اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو ، فضیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی عليه السلام کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا اور رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی پر چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی بد کرنا شرمک بالہ ہے امیر المؤمنین عليه السلام علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا۔ تمام آئمہ ہدی کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مضطرب نہ ہوں ، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المؤمنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فساد و فساد کی کبر میں صاحب عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور سرسین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور سوا کیا گیا ہوں



منصب امامت پر جیسے آنحضرت (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جائوں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کریں گے میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں فائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دوستی مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھ اس میں قدرت دی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ حُنَيْنٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرِفِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْأَعْرَجِ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَ سُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدِ عَلِيِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَبْتَدَأَنَا فَقَالَ يَا سُلَيْمَانُ : مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُؤْخَذُ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ يَنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعٍ مَنِ خَلَقَ اللَّهُ ، الْمُعْتَبَرُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعْتَبَرِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَ

الرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشَّرِكِ بِاللَّهِ ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُوتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلَهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ بِغَيْرِهِ هَلَكَ وَ بِذَلِكَ جَرَتْ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاجِدًا وَ بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَزْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَ الْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَا فَسِمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْمَعَا وَ الْمَيْسَمِ وَ لَقَدْ أَقْرَبْتُ لِي جَمِيعَ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحِ بِمِثْلِ مَا أَقْرَبْتُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَ لَقَدْ حَمَلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ سَهِيَ حَمُولَةَ الرَّبِّ وَ إِنِّي مُتَّخِذٌ بِرَسُولِهِ ﷺ يُدْعَى فَيُكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَ أُدْعَى فَاكْسَى وَ اسْتَنْطَقُ فَأَنْطِقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالًا لَمْ يُعْطَ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، عَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَانِي وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابِ وَ فَصَلَ الْخَطَابِ ، فَلَمْ يَفْتَنِي مَا سَبَقَنِي وَ لَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي ، أَبَشِّرُ بِإِذْنِ اللَّهِ وَ أُوَدِّي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ، كُلُّ ذَلِكَ مَكْنَنِي اللَّهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ .

۲۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام

شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیر المؤمنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیے۔ علی کی فضیلت ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیر المؤمنین

کے احکام میں سے کسی حکم پر بھی عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا۔ اس کے رسول کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رد کرنا شرک باللہ ہے اور امیر المؤمنین باب اللہ ہیں نہیں آیا جاتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ جو اس کے خلاف چلا ہلاک ہو گیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا۔ یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت ہالذہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیر المؤمنین نے فرمایا میں جنت و نار کا خدا کی طرف سے تقیم کرنے والا ہوں میں فاروق اکبروں میں صاحب عصا و سلیم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمد کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفیٰ پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہے اور روز قیامت حضرت محمد مصطفیٰ کو بلایا جائے گا۔ پس آپ لباس نبوت پہنے ہوں گے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہوں گا پس میں بھی کلام کروں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے مولوں کا بلایا کا نسب کا اور فصل قضا یا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں مٹھی ہوگی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے فائدہ ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہنچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسْتَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الرَّيَّاحِيُّ ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْجَلَوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فَضَّلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا جَاءَ بِهِ أَحَدٌ بِهِ وَ مَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالْمُتَفَضِّلِ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالرَّادِّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشَّرْكِ بِاللَّهِ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بَابُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَذَلِكَ كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأُمَّةِ عليه السلام وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عُمُدَ الْأِسْلَامِ وَ زَابِطَةَ عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُمْ ، لَا يَهْدِي هَادٍ إِلَّا لِيَهْدَاهُمْ وَ لَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهَدْيِ إِلَّا لِيَتَّقِيهِمْ عَنْ حَقِّهِمْ ، أَمَّا اللَّهُ عَلَى مَا أَمْبَطَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُدْرٍ أَوْ نَدْرٍ وَ الْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ ، يَجْرِي لِأَخْرِهِمْ مِنَ اللَّهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوْلِيهِمْ وَ لَا يَمِيلُ أَحَدٌ إِلَى ذَلِكَ إِلَّا لِيُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ ، لَا يَدْخُلُهَا ذَا حِلٍّ إِلَّا عَالِي حَدِّ قَسَمِي وَ أَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَ الْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي ،

لَا يَتَقَدَّمُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَابْنِي وَإِسَاءُ لِعَلِّي سَبِيلٍ وَاحِدٍ، إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُوُّ بِاسْمِهِ وَ  
لَقَدْ أُعْطِيَتْ السِّيَرَةُ: عِلْمُ الْمَنَائِمِ وَالْبَلَايَا وَالْوَصَايَا وَقَفْصَلُ الْخِطَابِ وَابْنِي لَصَاحِبِ الْكِرَامَاتِ وَدَوْلَةُ  
الدُّوَلِ وَابْنِي لَصَاحِبِ الْعَطَا وَالْوَيْسَمِ وَالذَّابِقَةِ الَّتِي تَكَلِّمُ النَّاسَ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہ اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد مثل ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنا الایسا ہے جیسے خدا اور رسول پر سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسول پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑے علم کو ان کے زمانہ نشوونما کے ساتھ رسول اللہ سے باہر نہیں دیکھا گیا اور وہ ایک یا راستہ تھے کہ جاس پر جلادہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المؤمنین تھے ان کے بعد اور یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تاکہ زمین اپنے ساتھیوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستون اسلام ہیں اور رابطہ الہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی بادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جبکہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول خدا سے اور عذاب الہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی محبت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اول کے لئے ہے اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی مگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہنچانے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لئے تھے حضرت محمد کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جلتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اومیلے انبیاء کا علم، قضا یا فیصل کرنے کا علم اور مسلمانوں کے فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور میں صاحب عصائے امامت ہوں اور شان امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو روز قیامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

## پندرہواں باب

### فضیلت امام اور اس کی صفات

(باب ۱۵)

#### نادِرُ جَامِعٍ فِي فَضْلِ الْإِمَامِ وَ صِفَاتِهِ

۱- أَبُو حَنِيفَةَ الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمُرُّ وَفَاجْتَمَعْنَا فِي الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَدْيِ مَقْدَسٍ مَنَافِدًا رَأَوْا أَمْرَ الْإِمَامَةِ وَذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْلَمْتُهُ حَوْضَ النَّاسِ فِيهِ، فَتَبَسَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ [بْنِ مُسْلِمٍ] اجْهَلِ الْقَوْمَ وَخُذِعُوا عَنْ آرَائِهِمْ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ بَيِّنٍ فِيهِ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَالْحُدُودُ وَالْأَحْكَامُ وَ جَمِيعَ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ كَمَلًا، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: « مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ » وَأَنْزَلَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ وَ هِيَ آخِرُ عُمْرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا » وَ أَمَرَ الْإِمَامَةَ مِنْ تَمَامِ الدِّينِ وَلَمْ يَمُضْ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى بَيَّنَّ لِأُمَّتِهِ مَعَالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلَى قَصْدِ سَبِيلِ الْحَقِّ وَ أَقَامَ لَهُمْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمًا وَ إِمَامًا وَ مَا تَرَكَ [ لَهُمْ ] شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا بَيَّنَّهُ، فَمَنْ رَعَمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِهِ،

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَ مَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُورُ فِيهَا اخْتِيَارَهُمْ؟! إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلٌ قَدْرًا وَ أَعْظَمُ شَأْنًا وَ أَعْلَى مَكَانًا وَ أَمْنَعُ جَانِبًا وَ أَبْعَدُ غَوْرًا مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِعُقُولِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِأَرَائِهِمْ أَوْ يَقْبِمْوهَا بِإِمَامًا بِاخْتِيَارِهِمْ، إِنَّ الْإِمَامَةَ خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ بَعْدَ النَّبِيِّ وَ الْخَلْفَةَ مَرْتَبَةً ثَالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَفَهُ بِهَا وَأَشَادَ بِهَا ذِكْرَهُ فَقَالَ: « إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا » فَقَالَ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُرُورًا بِهَا: « وَ مِنْ دُرِّي يَتِي » قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: « لَأَنْبِيَّ نَبِيَّ الظَّالِمِينَ »

فَأَبْلَغَتْ هَدْيَ الْآيَةِ إِمَامَةً كُلِّ ظَالِمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَصَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ، ثُمَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْ جَعَلَهَا فِي ذُرِّيَّتِهِ أَهْلَ الصَّفْوَةِ وَالطَّهَارَةِ فَقَالَ: «وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكَلَّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ» وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ، فَلَمْ تَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُهَا بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْنَا فَقَرْنَا حَتَّى وَرَّثْنَا اللَّهُ تَعَالَى النَّبِيَّ مُحَمَّدًا ﷺ، فَقَالَ جَلَّ وَتَعَالَى: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ» فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةً فَقَلَدَهَا ﷺ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى رَسْمِ مَا فَرَضَ اللَّهُ، فَصَارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِيَاءَ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللَّهُ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ، يَقُولُهُ تَعَالَى: «وَقَالَ الَّذِينَ آتَوْا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ» فِيهِ فِي وَوَلِدِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِذْ لَانَبِيِّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمِنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هَؤُلَاءِ الْجُهَالُ؟ إِنَّ الْأِمَامَةَ هِيَ مَنَزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِزْتُ الْأَوْصِيَاءِ، إِنَّ الْأِمَامَةَ خِلَافَةُ اللَّهِ وَخِلَافَةُ الرَّسُولِ ﷺ وَمَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مِيرَاتُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ .

إِنَّ الْأِمَامَةَ رِزَامُ الدِّينِ ، وَنِظَامُ الْمُسْلِمِينَ ، وَصَلَاحُ الدُّنْيَا وَعِزُّ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْأِمَامَةَ أَسُّ الْأِسْلَامِ النَّامِي وَفَرْعُهُ السَّامِي ، بِالْأِمَامِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ وَتَوْفِيرُ الْفِيءِ وَالصَّدَقَاتِ وَإِمْضَاءُ الْحُدُودِ وَالْأَحْكَامِ وَمَنْعُ الثُّغُورِ وَالْأَطْرَافِ؛ الْأِمَامُ يُجِلُّ حَالَ اللَّهِ وَيُحَرِّمُ حَرَامَ اللَّهِ وَيُقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ وَيَدْبُ عَنْ دِينِ اللَّهِ وَيَدْعُو إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ .

الْأِمَامُ كَالشَّمْسِ الظَّالِمَةِ الْمُجَلَّمَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ وَهِيَ فِي الْأَفْقِ بِحَيْثُ لَانْتَابَهَا الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارُ ، الْأِمَامُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَالسَّرَاحُ الرَّاهِرُ وَالنُّورُ السَّاطِعُ ، وَالنَّجْمُ الْهَادِي فِي غِيَابِ الدُّجَى وَأَجْوَاثِ الْبُلْدَانِ وَالْفَقَارِ وَلَجَجِ الْبِحَارِ ، الْأِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَاءِ وَالذَّاكُّ عَلَى الْهَدْيِ وَالْمُنْجِي مِنَ الرَّدَى ، الْأِمَامُ الثَّأْرُ عَلَى الْبِغَاغِ ، الْعَادُّ لِمَنْ اصْطَلَى بِهِ وَالذَّلِيلُ فِي الْمَهَالِكِ ، مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ .

الْأِمَامُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَالغَيْثُ الْهَاطِلُ وَالشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَالسَّمَاءُ الظَّلِيلَةُ وَالْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَالْعَيْنُ الْغَزْبِيرَةُ وَالغَدِيرُ وَالرَّوَضَةُ ، الْأِمَامُ الْأَنْبَسُ الرَّفِيقُ وَالْوَالِدُ الشَّفِيقُ وَالْأَخُ الشَّقِيقُ وَالْأُمُّ الْبِرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَمَفْرَعُ الْعِبَادِ فِي السَّدَاهِيَةِ النَّادِي .

الإمام أمين الله في خلفه و حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَخَلِيفَتُهُ فِي بِلَادِهِ وَالدَّاعِي إِلَى اللَّهِ وَالدَّابِّ  
 عَنْ حُرْمِ اللَّهِ، الإِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الدُّنُوبِ وَ الْمَبْرَأُ عَنِ الْعُيُوبِ ، الْمَخْصُوصُ بِالْعِلْمِ ،  
 الْمَوْسُومُ بِالْحِلْمِ ، نِظَامُ الدِّينِ وَ عِزُّ الْمُسْلِمِينَ وَ غَيْظُ الْمُنَافِقِينَ وَ بَوَارُ الْكَافِرِينَ، الإِمَامُ وَاحِدٌ  
 دَهْرُهُ لَا يُدَانِيهِ أَحَدٌ وَلَا يُعَادِلُهُ عَالِمٌ وَلَا يُوْجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَلَا لَهُ مِثْلٌ وَلَا نَظِيرٌ ، مَخْصُوصٌ بِالْفَضْلِ  
 كُلِّهِ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَلَا اكْتِسَابٍ ؛ بَلْ اخْتِصَاصٌ مِنَ الْمُفَضَّلِ الْوَهَّابِ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَبْلُغُ  
 مَعْرِفَةَ الإِمَامِ أَوْ يُمَكِّنُهُ اخْتِيَارَهُ ، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ، صَلَّتِ الْعُقُولُ وَ تَاهَتِ الْحُلُومُ وَ خَارَتِ الْأَلْبَابُ  
 وَ حَسَّتِ الْعُيُُونُ <sup>(١)</sup> وَ تَصَاعَسَرَتِ الْعُظْمَاءُ وَ تَحَيَّرَتِ الْحُكَمَاءُ وَ تَقَاصَرَتِ الْحُلَمَاءُ وَ  
 حَصِرَتِ الْخُطَبَاءُ وَ جَرِهَتِ الْأَلْبَاءُ وَ كَلَّتِ الشُّعْرَاءُ وَ عَجَزَتِ الْأَدْبَاءُ وَ عَيَّيَتِ الْبُلَغَاءُ ، عَنْ وَصْفِ شَأْنٍ مِنْ  
 شَأْنِهِ أَوْ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ وَأَقْرَبَتْ بِالْعَجْزِ وَالتَّقْصِيرِ وَ كَيْفَ يَوْصَفُ بِكُلِّهِ أَوْ يُنْعَتُ بِكُنْيَةٍ أَوْ يُفْهَمُ شَيْءٌ  
 مِنْ أَمْرِهِ أَوْ يُوْجَدُ مَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ وَ يُعْنِي غَنَاهُ ، لَا ، كَيْفَ وَ أَسَى ؟ وَ هُوَ بِحَيْثُ النِّجْمِ مِنْ يَدِ  
 الْمُنَاوِلِينَ وَ وَصَفِ الْوَاصِفِينَ فَأَيُّنَ الْإِخْتِيَارِ مِنْ هَذَا وَ أَيُّنَ الْعُقُولِ عَنْ هَذَا وَ أَيُّنَ يُوْجَدُ مِثْلُ هَذَا ؛  
 أَنْظُرُوا أَنْ ذَلِكَ يُوْجَدُ فِي غَيْرِ آلِ الرَّسُولِ <sup>(٢)</sup> كَذَبْتُمْ وَاللَّهِ أَنْفُسَهُمْ وَ مَنَّتَهُمْ الْبَاطِلُ  
 فَارْتَقُوا مُرْتَقًا مَعْنِيًا دَخَضًا تَزَلُّ عَنْهُ إِلَى الْحَضِيضِ أَقْدَامُهُمْ ، زَامُوا أَقَامَةَ الإِمَامِ بِعُقُولِ حَائِرَةٍ بِأَمْرَةٍ  
 نَاقِصَةٍ وَ آدَاءٍ مُضَلَّةٍ ، فَلَمْ يَزِدُوا وَامِنَهُ إِلَّا بَعْدًا ، [ فَاتْلُوهُ اللَّهُ أَسَى يُؤْفِكُونَ ] وَ لَقَدْ زَامُوا صَعْبًا وَقَالُوا  
 أَفْكَأ وَ سَلُّوا صَالًا بَعِيدًا وَوَفَعُوا فِي الْخَيْرَةِ إِذْ تَرَكُوا الإِمَامَ عَنْ بَصِيرَةٍ « وَ رِيتَنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ  
 أَعْمَالَهُمْ ، فَسَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَ كَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ » رَغِبُوا عَنْ اخْتِيَارِ اللَّهِ وَ اخْتِيَارِ رَسُولِ اللَّهِ <sup>(٣)</sup>  
 وَ أَهْلِ بَيْتِهِ إِلَى اخْتِيَارِهِمْ وَ الْقُرْآنَ يُنَادِيهِمْ : « وَ رَبِّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخَيْرَةُ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ » وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ : « وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخَيْرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ - الْآيَةُ » وَ قَالَ : « مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ؟  
 أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ إِنْ لَكُمْ فِيهِ لَمَّا تَحْسُرُونَ أَمْ لَكُمْ آيَةٌ أَنْ عَلَيْنَا بِالْعَقَّةِ إِلَى يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ إِنْ لَكُمْ لَمَّا تَحْكُمُونَ سَلِّمُوا أَيْسَرُ بِذَلِكَ دَعِينُمْ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ  
 كَانُوا حَادِقِينَ » وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ : « أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبِ أَقْفَالِهَا ؟ أَمْ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى  
 قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ؟ » أَمْ « قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ إِنْ شَرَّ الدَّوَاتِ عِنْدَ اللَّهِ السَّمُّ الْبِئْسَ  
 الدِّينَ لَا يَعْقِلُونَ وَ لَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ » أَمْ « قَالُوا وَسَمِعْنَا

١٨/٦٨  
 ٣/٣٤  
 ٣٢-٣٣  
 ١٤/٣٥  
 ٩/٨٤  
 ٨/٣٣

وَ عَصِيَانًا بَلْ هُوَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيَارِ الْإِمَامِ ١٤  
 وَ الْإِمَامُ عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ وَ رَاحٍ لَا يَنْكُلُ مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهَارَةِ وَ النَّسْكِ وَ الزَّهَادَةِ وَ الْعِلْمِ  
 وَ الْعِبَادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَ نَسْلِ الْمَطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لَامَعْمَرٍ فِيهِ فِي نَسَبٍ وَ لَا يُدَانِيهِ  
 ذُو حَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ فَرِيشٍ وَ الذَّرْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَ الْعَتْرَةِ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ وَ الرَّضَا مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ،  
 شَرَفُ الْأَشْرَافِ وَ الْقَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ، نَامِي الْعِلْمِ كَامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلِعٌ بِالْإِمَامَةِ عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ، مَفْرُوضٌ  
 الطَّاعَةِ، قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ، نَاصِحٌ لِعِبَادِ اللَّهِ، حَافِظٌ لِدِينِ اللَّهِ. إِنْ الْأَنْبِيَاءُ وَ الْأَئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
 عَلَيْهِمْ يُوقِفُهُمُ اللَّهُ وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَ حِكْمِهِ مَا لَا يُؤْتِيهِ غَيْرُهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمَانِ  
 فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «أَقَمَّنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِي، فَمَا لَكُمْ كَيْفَ  
 تَحْكُمُونَ» وَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» وَ قَوْلُهُ فِي  
 طَالُوتَ: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ اللَّهُ يُؤْتِي مَلَكَةً مَنْ يَشَاءُ» وَ اللَّهُ  
 وَاسِعٌ عَلِيمٌ، وَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَ كَانَ  
 فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا» وَ قَالَ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَ عَتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ:  
 «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ  
 آتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا» فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا، وَإِنَّ الْعَبْدَ  
 إِذَا اخْتَارَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِأُمُورِ عِبَادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذَلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ بِتَابِعِ الْحِكْمَةِ وَ الْهَيْمَةِ الْعِلْمِ  
 الْهَامَا فَلَمْ يَمَيَّ بَعْدَهُ بِجَوَابٍ وَ لَا يَجِيرُ فِيهِ عَنِ الصَّوَابِ، فَهُوَ مَنْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوقِفٌ مُسَدِّدٌ، قَدْ  
 آمَنَ مِنَ الْخَطَايَا وَ الزَّلَلِ وَ الْعِنَارِ، يَخُصُّهُ اللَّهُ بِذَلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبَالِغَةَ] عَلَى عِبَادِهِ وَ شَاهِدَهُ  
 عَلَى خَلْقِهِ وَ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَ اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلَى وِتْلِ هَذَا  
 فَيَخْتَارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتَارَهُمْ بِهَذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ؟ تَعَدَّوْا وَ بَيَّنَّتِ اللَّهُ الْحَقَّ وَ نَبَدُوا كِتَابَ اللَّهِ  
 وَ زَاءَ ظُهُورَهُمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ، وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ الْهُدَى وَ الشَّفَاءُ، فَتَبَدُّوْهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ،  
 فَذَمَّهُمُ اللَّهُ وَ مَقْتَنَهُمْ وَ اتَّعَسَهُمْ فَقَالَ جَلَّ وَ تَعَالَى: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ  
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ» وَ قَالَ: «فَتَسَاءَ لَهُمْ وَ أَضَلُّ أَعْمَالُهُمْ» وَ قَالَ: «كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَ  
 عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارًا» وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ  
 وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

٢/٩٣

٢/٣٥

٢/٢٩

٢/٢٤

٢/٥٣

٢/٥

٢/١٤

٢/٥

اربعین العزیز بن مسلم نے بیان کیلئے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم روز جمعہ اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بکثرت ہے اس کا ذکر کیا میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور و فکر کو بتایا۔ حضرت مسکرائے اور فرمایا۔ اے عبدالعزیز یہ قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رلتے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبی کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شے کا بیان ہے اور اس میں حلال و حرام اور حدود و احکام کو بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتلم ہیں اور اس نے فرمایا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا اور امر امامت تمام دین سے ہے اور نہیں رحلت فرمائی۔ حضرت یہاں تک ظاہر کر دیا، اپنی امت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا اور علی علیہ السلام کو ان کے لئے نشان ہدایت اور امام بنایا اور نہیں کسی ایسے امر کو چھوڑا جس کی طرف امت محتلم تھی مگر یہ کہ اس کو بیان کر دیا۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ خدا نے اپنے دین کو بے تمام کے چھوڑ دیا۔ تو اس نے کتاب خدا کو زور دیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔ کیا لوگ قدر امامت اور عمل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر و منزلت بہت اجل و ارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل و مقام بہت بلند ہے۔ اور اپنی طرف غیر کے آنے سے مانع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی راہیں اسکو پا نہیں سکتیں وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔ نبوت اور خلقت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا۔ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنانے کا فرمایا ظالم میرے عہد کو نہ پاسکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوں اور طہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسماعیل و یعقوب عطا کئے۔ جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا اور امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وجہ کی، پس عہد امامت ان کی ذریت میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف چلا، صدیوں تک یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہو گئی پھر یہ عہدہ مخصوص ہوا۔ علی سے ہمارے خدا اس رسم کی بنا پر جو اللہ نے فرض



کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوتے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔

بسیا کرتا ہے یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفیٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث ادویاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسول کی جانشینی ہے اور مقام امیر المؤمنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔

امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔ امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ و صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطرات اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔

امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قلم کر لے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلا تلبس لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری پوری حجت ہے

امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔

امام روشن چاند ہے اور فیاض بار چراغ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگا تا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے فضلات کی تاریکیوں میں، شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتلنے والا۔

امام چشمہ آب شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (سایا بانوں میں) اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جلتی۔ اور مہلکوں میں صحیح راستہ بتلنے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔

امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رد کرنے والا ابر ہے وہ آفتاب و نفاش ہے وہ سایہ نغمن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشادہ زمین ہے وہ آبلے والا چشمہ ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔

امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے، شفیع باپ ہے اور سگ بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک مال اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریاد رس ہے مصائب و آلام میں۔

امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی حجت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور علم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والا ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ و غضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل و کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل و نظیر ہے وہ بغیر کتاب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت نامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہو گئی ہیں اور فہم و ادراک سرگشتہ اور پریشان حدیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں اداک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیقت ثابت ہوئے اور حکما و حیران ہو گئے اور ذی عقل چکر اگئے اور خطیب لوگ عاجز ہو گئے عقول پر جہالت کا پردہ چڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہو گئے اور صاحبان بلاغت عاجز آئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پروا کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ دراصل ایک امام کا مرتبہ شریاستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقول کی رسائی کے بارہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسول کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھران کے قدم پستی کی طرف پھیلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کن خیالات عقلوں سے اور گمراہ کرنے والی راہوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بُعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں بچے جا رہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افراتفراد کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنور میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صحیح راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسول اور اہل بیت رسول سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پیکار پیکار کر کہہ رہا ہے تیرا بچہ کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کر لے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تیس ہے اللہ شکر سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کو طے فرمادیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا۔ تم خود کیسا حکم نہنگتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم دس لینے ہو کیا تمہارا سے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روز قیامت ناسک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسول! تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو لو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرمائیے کیا یہ لوگ آیات قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے ہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سنا تا لیکن اگر وہ سنتے تو البتہ روگردانی کر کے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا۔

معدن قدس و طہارت ہوتا ہے۔

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے۔

صاحب علم و عبادت ہوتا ہے۔

دعائے رسول سے مخصوص ہوتا ہے۔

نسل سیدہ طاہرہ و معصومہ ہوتا ہے۔

اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔

کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے۔

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترت رسول سے ہوتا ہے۔

اور رضی الہی کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

وہ تمام اشرف کا شرف ہوتا ہے۔

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے۔

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ علم سے پُر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔

وہ سیاست الہیہ کا عالم ہوتا ہے

اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔

امر خدا کا قائم کرنے والا ہوتا ہے۔

خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔

دین خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و آئمہ علیہم السلام موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پیروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہو گیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طاہرات کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طاہرات کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا اجلنے والا ہے اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عزت و زریعت کے تعلق فرمایا۔ کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولادِ ابراہیم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملک عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا اہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا سے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ، ایسا امام بنانے پر فتور ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خانہ کعبہ کی۔ انھوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، دس آنجا لیکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انھوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھ لیا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس لئے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو ہدایت خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا

اور فرمایا ہلاکت ہو ان کے لئے، ان کے اعمال امارت گئے اور فدا فرمائے فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے  
خدا نے ہر شکر و جبار کے دل پر مہر لگا دی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمد اور ان کی اولاد پر۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا خَالَ الْأَيْمَةَ عليه السلام وَصِفَاتِهِمْ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْضَحَ بِأَيْمَةِ  
الْهُدَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ وَأَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مَنْهَاجِهِ وَفَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ نَبَايِعِ عَلَيْهِ، فَمَنْ  
عَرَفَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدًا عليه السلام وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَجَدَ طَعْمَ حَلَاوَةِ إِيْمَانِهِ وَعِلْمَ فَضْلِ طَلَاوَةِ إِسْلَامِهِ،  
لَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَصَّبَ الْإِمَامَ عَلِمًا لِحَلْقِهِ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَغَالِمَهُ وَالنَّسَبُ  
اللَّهُ تَاجُ الْوَقَارِ وَغَشَاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ، يُمَدُّ سَبَبٌ إِلَى السَّمَاءِ، لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ وَلَا يُنَالُ  
مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِحُجَّةٍ أَشَابَهُ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ؛ فَهُوَ غَالِمٌ بِمَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَسِنَاتِ  
الدُّجَى وَمُعَمِّمَاتِ السُّنَنِ وَمُشَبِّهَاتِ الْفِتَنِ، فَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَخْتَارُهُمْ لِحَلْقِهِمْ وَوَلَدِ  
الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَضَطِّفُهُمْ لِذَلِكَ وَيَجْتَنِبُهُمْ، وَ يَرْضَى بِهِمْ لِحَلْقِهِمْ وَيَرْضِيهِمْ، كَمَا  
مَضَى مِنْهُمْ إِمَامًا نَصَّبَ لِحَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَامًا عَلِمًا بِبَيْتِنَا وَهَادِيًا نَبِيًّا وَ إِمَامًا قِيمًا وَحُجَّةً عَالِمًا؛  
أَيْمَةٌ مِنَ اللَّهِ، يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ يَدَّعِلُونَ، حُجَّجَ اللَّهُ وَرَعَانُهُ وَرَعَانُهُ عَلَى حَلْقِهِ يَدِينُ بِهِدْيِهِمْ  
الْعِبَادُ وَتَسْتَهْلُ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَ يَنْمُو بِبِرِّ كَتْمِهِمُ النَّوَادِ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَ مَصَابِيحَ لِلظُّلَمِ  
وَمَفَاتِيحَ لِلْكَوَالِمِ وَ دَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ، جَرَتْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَلَى مَحْتَمِمْهَا، فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُنْتَجَبُ  
الْمُرْتَضَى وَالْهَادِي الْمُنْتَجَبِي وَالْقَائِمُ الْمُرْتَجَى، اسْتَطْفَأَ اللَّهُ بِذَلِكَ وَاسْطَنَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الذَّرْحِ حِينَ ذَرَأَهُ  
وَفِي الْبَرِّيَّةِ حِينَ بَرَأَهُ ظَلًّا قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُورًا بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْقَيْبِ عِنْدَهُ  
اخْتَارَهُ يَعْلِمُهُ وَ أَنْتَجَبَهُ لَطْفِهِ، بِقِيَمَةٍ مِنْ آدَمَ عليه السلام وَ خَيْرَةٍ مِنْ دَرِيَّةِ نُوْحٍ عليه السلام وَ مُضْطَفَى مِنْ آلِ  
إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ سَلَالَةَ مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَ صَفْوَةَ مِنْ عَشْرَةِ مُحَمَّدٍ عليه السلام لَمْ يَزَلْ مَرْعِيًّا بِعَيْنِ اللَّهِ يَحْفَظُهُ وَيَكْلُوهُ  
بِسِتْرِهِ، مَطْرُودًا عَنْهُ حَبَائِلُ إِبْلِيسَ وَ جُنُودِهِ، مَذْفُوعًا عَنْهُ وَفُوقَ الْفَوَاسِقِ وَ نُفُوتِ كُلِّ فَاسِقٍ،  
مَضْرُوفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ، مُبْرَأًا مِنَ الْعَاهَاتِ؛ مَحْجُوبًا عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُومًا مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُونًا  
عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، مَعْرُوفًا بِالْحِلْمِ وَالْبِرِّ فِي يَقَاعِهِ، مَنْسُوبًا إِلَى الْعَقَابِ وَالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ عِنْدَ  
أَنْبِيَائِهِ، مُسْتَدًا إِلَيْهِ أَمْرٌ وَالِدِي، صَامِنًا عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِيهِ إِلَى أَنْ  
انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللَّهِ إِلَى مَشِيئَتِهِ وَجَاءَتْ الْإِرَادَةُ مِنَ اللَّهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَ بَلَغَ مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالِدِيهِ

فَمَضَى وَصَارَ أَمْرُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِهِ وَقَلَدَهُ دِينَهُ وَجَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَقِيَمَهُ فِي بِلَادِهِ  
 وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَآنَاهُ عِلْمُهُ وَآبَاءَهُ فَصَلَ بَيَانَهُو اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَأَنْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ آتَنَاهُ فَضَلَ  
 بَيَانِ عِلْمِهِ وَ نَصَبَهُ عِلْمًا لِخَلْقِهِ وَ جَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَ ضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقِسْمَ عَلَى عِبَادِهِ،  
 رَضِيَ اللَّهُ بِهِ إِمَامًا لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَ اسْتَحْفَظَهُ عِلْمَهُ وَ اسْتَخْبَاهُ حِكْمَتَهُ وَ اسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ (۲) وَ  
 أَنْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَ أَحْيَاهُ مَنَاهِجَ سَبِيلِهِ وَ فَرَائِضَهُ وَ حُدُودَهُ؛ فَقَامَ بِالْمَدَلِّ عِنْدَ تَحْتَرِ أَهْلِ الْجَهْلِ  
 وَ تَحْبِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالتُّورِ السَّاطِعِ وَ الشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَ الْبَيَانِ الْأَمِيزِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ،  
 عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الضَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالَمِ إِلَّا لَشَقِي  
 وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا لَأَعْوِيٍّ وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا لَأَجْرِيٍّ عَلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا،

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں آئمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے آئمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمد میں سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی نصیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت فرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تلوخ و قنار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک کھنچا ہوا ہے تاکہ وحی الہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور ذنوبوں کے شہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسین سے منتخب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفیٰ اور اجنبیا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو آئمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی حجتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کی اولاد ان کی برکت سے نمو حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیوں ہیں وہ کلام الہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا و رسول ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الہیہ ہے اور قائم رہنے والی امید گاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنا یا جبکہ عالم ذم میں اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو ہمارت سے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریت نوح سے ہے اور آل ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آل اسماعیل کا خلام ہے اور محمد کا جگر پار ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر نفس کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر رائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے عیبوں سے بڑی رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اول عمر سے علم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصلہ کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امر عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امر عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا پس امام نے صلہ سے اس وقت کام لیا جب صاحبان جہالت جبرت میں تھے اور جھگڑا لوگوں حیران تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراض قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نبی پر تھی اور جو طریقہ ان کے آبار طاہرین و صاف دین کلہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہوگا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خداوند عالم پر جرات کرنے والا۔

## سولہواں باب

آئمہ علیہم السلام والیان امر اور وہ محسود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے

۱۶ (باب)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَوَلَاةُ الْأَمْرِ وَهُمْ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ  
الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱ - الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ  
الْوَشَّاءُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ بُرَيْدِ الْعِجَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ قَوْلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ جَوَابُهُ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ  
أُوتُوا نَصِيحًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ هُؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ  
الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا» يَقُولُونَ لِأَئِمَّةِ الضَّلَالَةِ وَالذُّعَاءِ إِلَى النَّارِ: هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيلًا  
وَأُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَمَا يَبْدَلْهُ نَصِيرًا» أَمْ لَمْ نَصِبْ مِنَ الْمَلِكِ، يَعْنِي الْأِمَامَةَ  
وَالْخِلَافَةَ فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ تَقِيرًا، نَحْنُ النَّاسُ الَّذِينَ عَنِ اللَّهِ وَالْتَقِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسْطِ  
النَّوَاةِ وَأَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ عَلَى مَا آتَانَا  
اللَّهُ مِنَ الْأِمَامَةِ دُونَ خَلْقِ اللَّهِ أَجْمَعِينَ وَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا  
عَظِيمًا، يَقُولُ: جَعَلْنَا مِنْهُمْ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ فَكَيْفَ يَقْرُونَ بِهِ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليهم السلام وَيُنْكِرُونَ فِي  
آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام «فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكُفِيَ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا» إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصَلِّبُهُمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ، إِنَّ اللَّهَ  
كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا

۱۔ برید علی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور

اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں  
دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے بہت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں  
ان لوگوں سے زیادہ راہ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلائے والے، آل محمد



سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے اے رسول! تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے بلکہ یعنی امانت و خلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں۔ امام نے فرمایا: الناس سے مراد ہم ہیں اور فقیر وہ ریشہ ہے جو خرمائی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو دی ہیں فرمایا امام نے اس آیت میں محسودین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امانت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہیں دی۔ پھر فرماتا ہے ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسول اور انبیاء اور آئمہ بنائے۔ پس کیسی عجیب بات ہے کہ ان فضائل کا اولاد ابراہیم میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمد کی فضیلت سے انکار ہے پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے روگردانی کی اور جہنم کے شیطانی کے لئے کافی ہیں جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تاکہ وہ اچھا طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں، بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُضَيْلِ، عَنِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ.

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ ام یحسدون الناس، میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنِ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْوَلٍ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ»؟ فَقَالَ: «النَّبُوءَةُ»؛ قُلْتُ: «الْحِكْمَةُ»؟ قَالَ: «الْفَهْمُ وَالْقَضَاءُ»؛ قُلْتُ: «وَأَتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا»؟ فَقَالَ: «الطَّاعَةُ».

۳۔ حمران بن امین کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور فرمایا کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے فہم اور قضا یا کا فیصلہ کرنا اور اتینا ہم ملکا عظیم سے مراد اطاعت ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنِ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنِ أَبِي الصَّبَّاحِ

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ» فَقَالَ: يَا أَبَا الصَّبَاحِ نَحْنُ وَاللَّهُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ.

۴- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آئیہ امر یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا تو فرمایا واللہ وہ محسود ہیں۔

۴- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا» قَالَ: جَعَلْتُ مِنْهُمْ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ، فَكَيْفَ يَقْرُونَ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَيُنْكِرُونَ فِي آلِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا؟» قَالَ: الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلْتُ فِيهِمْ أئِمَّةً: مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ، فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ.

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ فقد آتینا آل ابراہیم الخ کے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم میں نبی رسول اور امام بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد میں انکار کرتے ہیں اور اس آیت میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنائے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی پس یہی ملک عظیم ہے۔

## سترہواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(باب ۱۷)

أَنَّ الْأَيْقَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْعَلَامَاتُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ

۱- الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي تَالِبٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسَرِّقِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ

الْجَمَّاسُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالتَّجْمِمْ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: التَّجْمِمْ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۱- اس آیت میں فرمایا وہ ستارے ہیں جس سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے تو وہ رسول اور

علامات ہم آئمہ ہیں۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ . عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ الْبَيْهَقِيُّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا عِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ»، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّجْمُ وَالْعَلَامَاتُ [هُمُ] الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۔ اسباط بن سالم راوی ہیں کہ اباعبد اللہ نے فرمایا کہ رسالت اب فرماتے ہیں کہ وہ ستارے اور علامات (جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے) ہم ہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ»، قَالَ: نَحْنُ الْعَلَامَاتُ وَالنَّجْمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ ہم ہیں اور ہم علامات الہیہ ہیں۔

## سترہواں باب الف

آئمہ علیہم السلام وہ علامتا ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(باب ۱۷ الف)

أَنَّ الْآيَاتِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ هُمُ الْأَيْمَةُ (ع)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنِ أُمِّئَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَا تُعْطِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ»، قَالَ: الْآيَاتُ هُمُ الْأَيْمَةُ وَالنُّذُرُ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ دو الفاظ الایات کے متعلق فرمایا۔ آیات سے مراد ہم آئمہ ہیں اور نذُر ڈرانے والے سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں۔

۲- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كَذَّابًا » ، يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آسیہؑ انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی اس سے مراد تمام اوصیاء ہیں

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُسَيْبِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ لَكَ إِذَا شِئْتَ أَنْ الشَّيْءَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ « عَمَّ يَسْأَلُونَ عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِيمِ » ، قَالَ : ذَلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتَ أَخْبِرُكُمْ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ أَخْبِرْكُمْ ثُمَّ قَالَ : الْكَلْبِيُّ أَخْبِرَكَ بِتَفْسِيرِهَا ، قُلْتُ : « عَمَّ يَسْأَلُونَ » ؟ قَالَ : فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ مَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَلَا لِلَّهِ مِنْ نَبَأٍ أَعْظَمُ مِنِّي .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں ، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آیہ عہدیتسار لوں عن النبأ العظيم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں ، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عہدیتسار لوں سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں ۔ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے ۔

## اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض تشریح دیا ہے

• (باب) ۱۸

مَا قَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
مِنَ الْكُفُونِ مَعَ الْأَلَمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَجَلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ » ، قَالَ : إِيَّانَا عَنِّي .

۱۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپہ اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ، قَالَ : الصَّادِقُونَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالصِّدِّيقُونَ بِطَاعَتِهِمْ .

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے پوچھا آپہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اور ان کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيِيَ حَيَاةَ تَشْبِهِ حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمُوتَ مِثْلَةَ مِثْلَةِ الشَّهَدَاءِ وَيَسْكُنَ الْجَنَانَ الَّتِي عَرَسَهَا الرَّحْمَنُ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيًّا وَ لِيُوَالِ وَلِيَّهُ وَ لِيَتَّقِدْ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِزَّتِي حُلُقُوا مِنْ طِبْتِي ، اللَّهُمَّ ارزُقْهُمْ فَهْمِي وَ عَلَمِي وَ وِدْ لِمُخَالِفِي لَهُمْ مِنْ أُمَّتِي ، اللَّهُمَّ لَا تَسْلِمُ شَفَاعَتِي .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنا چاہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنالی ہے اور اس کو چاہے کہ علی کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا علم دے اور واسطے ہوں پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہیں خداوند امیری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَعِيبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وِلَايَةَ عَلِيِّ وَوَالِي أَعْدَاءَهُ وَ أَنْكَرَ فَضْلَهُ وَ فَضْلَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّ فَضْلَكَ فَضْلُهُمْ وَ طَاعَتِكَ طَاعَتُهُمْ وَ حَقِّكَ حَقُّهُمْ وَ مَعْصِيَتِكَ مَعْصِيَتُهُمْ وَ هُمْ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِكَ جَرَى فِيهِمْ رُوحُكَ وَ رُوحُكَ [مَا جَرَى فِيكَ مِنْ رَبِّكَ وَ هُمْ عِزَّتِكَ مِنْ طِبْتِكَ وَ لَحْمِكَ وَ دَمِكَ وَ قَدْ أَجْرَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ وَ هُمْ حُرَّ ابْنِي عَلِيٍّ عَلَمِي

مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدْ اضْطَقَيْتَهُمْ وَانْتَجَبْتَهُمْ وَ اَخْلَصْتَهُمْ وَ اَرْتَضَيْتَهُمْ وَ نَجَيْتَهُمْ وَ وَا لَاهُمْ  
وَ سَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ ، وَ لَقَدْ اَنَا نِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاسْمَائِهِمْ وَ اَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَ اَحْبَائِهِمْ وَ الْمُسْلِمِينَ لِفَضْلِهِمْ .

۴- ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرلتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بے شک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہاری اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہارے بعد جاری ہوئی ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئی تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عمرت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت و خون تیرا گوشت و خون ہے خدانے جاری کیا ان میں تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں۔ میرے لئے، حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصرافار کیا ان کا لقب کیا۔ ان کو خالص بنایا اپنے لئے، ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی۔ ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔ جبرئیل میرے پاس ان کے، آبار کے اور ان کے احباب کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنہوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

۵- عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فِصَالَةَ بْنِ اَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَرَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ اَبَانَ بْنِ تَعْلَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ ارَادَ اَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِثِّي وَ يَدْخُلَ حِجَّةَ عَدْنِ النَّبِيِّ عَزَّهَا اللَّهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَيْتَوَلَّ وَ لَيْتَهُ عِدَّةٌ وَ لَيْسَلَمْ لِلْاَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَانْسَهُمْ عِزَّتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي ، اَعْطَاهُمُ اللَّهُ قُرْبِي وَ عِلْمِي ، اِلَى اللَّهِ اَشْكُو اَمْرِي ، اَلْمُنْكَرِينَ لِفَضْلِهِمْ ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صَلَاتِي وَ اَيْمَنَ اللَّهُ لَيَقْتُلَنَّ ابْنِي لِاَنَّا لَمْ نَلَهُمُ اللَّهُ شَفَاعَتِي .

۵- میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری ہی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری ہی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدانے اپنے ید قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہیے کہ وہ علی کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے۔ بیشک وہ میری عمرت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی امت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انہوں نے میری عمرت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلہ رحم کو ان کے بارے

میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے۔ خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ الْقَهَّارِ ، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَيَمُوتَ مِيتَتِي وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَ بِهَا رَبِّي وَيَتَمَسَّكَ بِقَضَبِ عَرْسِهِ رَبِّي بِبِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَلَا يُعْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى ، فَلَا تَعْلَمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْكِتَابِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ، هَكَذَا - وَصَمَّ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ - وَعَرَّضَهُ مَا بَيْنَ صَنْغَاءَ إِلَى أَهْلَةٍ ، فِيهِ قَدْ حَانَ فِضَّةٌ وَذَهَبٌ عَدَدَا النُّجُومِ .

۶- جابر جعفی نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اور اس شاخ سے تمسک کرے جن کو اللہ نے اپنے پیر قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیے کہ علی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے فلج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنعلے الیہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم سونے چاندی کے پیلے ہوں گے۔

۷- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ قُصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَإِنَّ الرُّوحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَلَاحَ وَالْعَوْنَ وَالنَّجَاحَ وَالْبَرَكَهَ وَالْكَرَامَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمُغَاةَ وَالْيُسْرَ وَالْبُشْرَى وَالرِّضْوَانَ وَالقُرْبَ وَالنَّصْرَ وَالْتِمَكْنَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ تَوَلَّى عَلِيًّا وَأَتَمَّ بِهَوْبَرِيٍّ مِنْ عَدُوِّهِ وَسَلَّمْ لِعَضْلِهِ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَحَقُّ عَلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ ، فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي .

۷- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روح و راحت کی کشادگی اور مدد نجات، اور برکت و کرامت و مغفرت

در گزر تو نگری اور بشارت اور رضائے الہی اور قرب خداوندی و امید اور محبت الہی اس کے لئے ہے جو علی کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے۔ ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔ میرے اوپر فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کروں اور اللہ کیلئے سزا وار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیونکہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

## آنیسواں باب

وہ اہل الذکر آئمہ علیہم السلام ہیں جن سے پوچھنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔

(باب) ۱۹

أَنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَحْرَأَ اللَّهُ الْخَلْقَ بِسُؤَالِهِمْ هُمُ الْأَيَّمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي

جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» [قَالَ] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالذِّكْرُ أَنَا وَالْأَيَّمَةُ أَهْلُ الذِّكْرِ» وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: نَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آئیہ فاسلوا اہل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَّانَ، عَنِ عَمِّهِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «فَأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: «الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْئُولُونَ» قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: «إِيَّانَا عَنَى وَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ».

۲۔ عبدالرحمن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آئیہ فاسلوا اہل الذکر الخ



کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ محمد ذکر میں اور ہم اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے آیہ انہ الذکر لک کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی وہ اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَسَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ؟ فَقَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ، فَأَنْتُمْ الْمَسْئُولُونَ وَنَحْنُ الشَّائِلُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقًّا عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقًّا عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: لَا، ذَاكَ الْبَيْتُ إِنْ شِئْنَا فَعَلْنَا وَإِنْ شِئْنَا لَمْ نَفْعَلْ، أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا میں آپ پر فدا ہوں آیہ فنا سلوا اہل الذکر الخ کے متعلق فرمائیے۔ فرمایا ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے کہا آپ مسؤل ہیں اور ہم سائل، فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا کیا ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ سے سوال کریں۔ فرمایا ضرور کرو۔ میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں۔ فرمایا ہمیں اختیار ہے جس بات کا چاہیں جواب دیں اور جس کا چاہیں نہ دیں کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی۔ یہ ہماری بخشش ہے پس یا تو دے کر احسان کرو یا روک لو جس کا حساب نہ ہو گا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنِ أَبِي بَصِيرٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذِّكْرُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْمَسْئُولُونَ وَهُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ (۵)۔

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک الخ کے متعلق رسول اللہ ذکر ہیں اور اہل بیت علیہم السلام مسؤل ہیں وہی اہل ذکر ہیں۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ حَمَّادٍ، عَنِ رَبِيعٍ، عَنِ فَضِيلٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَ لِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: الذِّكْرُ الْقُرْآنُ وَ نَحْنُ قَوْمُهُ وَ نَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذکر لک کے متعلق ذکر سے مراد قرآن

ہے اور ہم رسول کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ الْوَزْدُ أَخُو الْكُمَيْتِ فَقَالَ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ اخْتَرْتُ لَكَ سَبْعِينَ مَسْأَلَةً مَا تَحْضُرُنِي مِنْهَا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ؛ قَالَ: وَلَا وَاحِدَةٌ يَا وَزْدُ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ حَضَرَنِي مِنْهَا وَاحِدَةٌ، قَالَ: وَمَاهِي؟ قَالَ: قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «فَأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ، قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَيْنَا.

۱۔ ابو بکر خضرمی سے منقول ہے کہ مکہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وزد برادرِ رکیعت حاضر خدمت ہوا اور کھڑے لگائیں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے آپ سے دریافت کرنے کے لئے ستر سترے رکھے تھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں، فرمایا ایک بھی یاد نہیں کیا میں نے کہا ہاں ایسا سزا دیا آیا فرمایا وہ کیل ہے۔ میں نے کہا آئیے فاسلو اہل الذکر فرمایا وہ ہم ہیں۔ میں نے کہا ہمارے لئے دریافت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا آپ کے لئے جواب دینا لازم ہے فرمایا یہ ہماری مرضی پر ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنْ مَنْ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»، أَنَّهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، قَالَ: إِذَا يَدْعُونَكُمْ إِلَى دِينِهِمْ قَالَ: قَالَ يَبْدُوهُ إِلَى صَدْرِهِ: (۱) نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آئیے فاسلو اہل الذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ تم کو اپنے دین کی طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں اہل ذکر اور ہم ہیں مسئولون۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: عَلَى الْأُمَّةِ مِنَ الْفَرَضِ مَا لَيْسَ عَلَى شِبَعَتِهِمْ وَعَلَى شِبَعَتِنَا مَا لَيْسَ عَلَيْنَا، أَمَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْأَلُونَا، قَالَ: «فَأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُونَا وَ لَيْسَ عَلَيْنَا الْجَوَابُ، إِنْ شِئْنَا أَجَبْنَا وَإِنْ شِئْنَا أَمْسَكْنَا.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ پر وہ فرض ہے جو ان کے شیعوں پر نہیں اور ہمارے شیعوں پر وہ فرض ہے جو ہم پر نہیں، خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں فرمایا۔ اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو ان کو سوال کا حکم دیا۔ ہمارے لئے جو اب دینا لازم نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں جو اب دیں چاہیں باز رہیں۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كِتَابًا فَكَتَبَ فِي بَعْضِ مَا كَتَبْتُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»، وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً، فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ»، فَقَدْ فُرِصَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْأَلَةُ، وَ لَمْ يَفْرَضْ عَلَيْكُمْ الْجَوَابُ؟ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُمْ أَتَمَّاتٍ سَبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَ مَنْ أَضَلَّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ» ۝

۹۔ ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا اس میں آئیہ فاسلوا اہل الذکر الخ کے متعلق پوچھا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت اپنے گھروں سے کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ آئے تو ان کو خدا کی آخرت سے ڈرائے۔ لوگوں پر سوال کرنا فرض ہے اور تم پر جو اب دینا فرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اگر وہ تمہارے سر کو قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

## بیسواں باب

قرآن مجید میں آئمہ علیہم السلام کا وصف علم سے کیا گیا ہے

۲۰ (باب)

أَنَّ مَنْ وَصَفَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ بِالْعِلْمِ هُمُ الْإِلَاحَةُ (ع)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ يَتَّبِعْهُ الَّذِينَ»

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّمَا نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ ، وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ عَدُوُّنَا ، وَشِعْرُنَا أُولُو الْأَلْبَابِ .

۱- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آپہ ہلکے بیستویں الذین الخ کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل و فہم ہیں۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ » ، قَالَ : نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَعَدُوُّنَا الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَشِعْرُنَا أُولُو الْأَلْبَابِ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آپہ ہلکے بیستویں الذین الخ کے متعلق ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔

## اکیسواں باب

### راسخون فی العلم آئمہ علیہم السلام ہیں

۱۱ باب ۲۱

(( أَتَّ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ هُمُ الْأَيَّمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ))

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ .

۱- فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم ہیں راسخون فی العلم اور ہم ہیں تاویل قرآن کے جاننے والے

۲- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ » ، فَسَوَّلَ اللَّهُ عليه السلام أَفْضَلَ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ ، قَدْ عَلَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ مَا أَنْزَلَ

عَلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَالتَّوْبِيلِ وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُنزِلَ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَعْلَمْهُ تَأْوِيلَهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ  
يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ ، وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِمْ يَعْلَمُ ، فَأَجَابَهُمُ اللَّهُ يَقُولُ: « يَقُولُونَ :  
آمَنَّا بِهِ كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا » وَ الْقُرْآنُ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ نَاسِخٌ وَ مَنْسُوخٌ ،  
فَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہم السلام نے آپسے وصایا علم تاویل الالہ واللہ والراسخونہ  
فی العلم کے متعلق فرمایا۔ رسول اللہ راسخون فی العلم میں افضل ہیں خداوند تعالیٰ نے ان کو ان تمام چیزوں کا علم دیا تھا جو  
ان پر اقسام تنزیل و تاویل نازل کی تھیں اور خدا نے آنحضرت پر کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاریخ بتادی ہو اور آنحضرت  
کے بعد ان کے اوصیا ان تاویلات کے جاننے والے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے دشیمان اہلبیت، تو عالم آل محمد جب ان  
کو آگاہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور قرآن خاص و عام اور محکم و  
متشابہ اور ناسخ و منسوخ ہے اور راسخون فی العلم اس کو جانتے ہیں

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُعَلَّى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أُوْدَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأُئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے راسخون فی العلم امیر المؤمنین ہیں اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام

## بائیسواں باب

قرآن میں دو اماموں کا ذکر ہے ایک اللہ کی طرف بلانے والے دوسرے جہنم کی طرف

۲۲ (باب)

أَنَّ الْأئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِمَامَانِ : إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَ إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى النَّارِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ  
جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: « يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ » قَالَ  
الْمُسْلِمُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَ لَكِنْ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، يَقُومُونَ فِي

النَّاسِ فَيَكْذِبُونَ وَيُظَلِّمُهُمُ آئِمَّةُ الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ وَأَشْيَاعُهُمْ، فَمَنْ وَالَاهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَصَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَمَعِيَ وَسَيَلْفَانِي، أَلَا وَمَنْ ظَلَمَهُمْ وَكَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا مَعِيَ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيٌّ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اس روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ ملائیں گے تو مسلمانوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا آپ سب لوگوں کے امام نہیں۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں تمام لوگوں کی طرف، اور میرے بعد امام ہوں گے میرے اہل بیت سے، وہ لوگوں کے درمیان رہیں گے پس لوگ ان کو جھٹلائیں گے اور آئمہ کفران پر ظلم کریں گے اور آئمہ ضلالت اور ان کے تابعین بھی ستائیں گے پس وہ لوگ جنہوں نے ان سے محبت کی اور ان کا اتباع کیا اور ان کی تعدیق کی کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور منقریب مجھ سے ملاقات کریں گے اور جنہوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو جھٹلایا وہ مجھ سے نہیں ہیں میں ان سے بری ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَامَانِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا، لَا يَأْمُرُ النَّاسَ بِقَدِّمُونَ أَمْرَ اللَّهِ قَبْلَ أَمْرِهِمْ وَ حُكْمَ اللَّهِ قَبْلَ حُكْمِهِمْ قَالَ: وَ جَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ، يَقْدِمُونَ أَمْرَهُمْ قَبْلَ أَمْرِ اللَّهِ وَ حُكْمَهُمْ قَبْلَ حُكْمِ اللَّهِ وَ يَأْخُذُونَ بِأَهْوَائِهِمْ خِلَافَ مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کتاب خدا میں دو قسم کے اماموں کا ذکر ہے ایک کے متعلق ہے ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم مطابق ہدایت کرتے ہیں نہ لوگوں کے حکم کے مطابق وہ امر خدا کو بندوں کے حکم سے مقدم رکھتے ہیں اور امر خدا کو بندوں کے امر پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسرے گروہ کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان کو امام قرار دیا وہ جہنم کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور ان کے امر کو امر خدا سے مقدم جانتے ہیں اور بندوں کے حکم کو حکم خدا سے زیادہ جانتے ہیں وہ اپنی ان خواہشوں پر عمل کرتے ہیں جو کتاب خدا کے خلاف ہیں۔

## تیسواں باب

ائمہ علیہم السلام کو خداوند تعالیٰ نے علم دیا اور ان کے سینوں میں ثابت رکھا  
(باب) ۲۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ قَدْ أُوتُوا الْعِلْمَ وَأُنْبِتَ فِي صُدُورِهِمْ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» فَأَوْصَابِيهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آیت بے ہوا آیات بينات الخ یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُبَدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت بے ہوا آیات بينات الخ کے متعلق فرمایا کہ ائمہ علیہم السلام ہیں جن کے سینوں میں آیات بينات ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔

۳۔ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ عُمَانَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنِ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي هَذِهِ الْآيَةِ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ»... ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ مَا قَال: بَيْنَ دَفْتِنِي الْمُصْحَفِ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ جُمِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا؟

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت بے ہوا آیات بينات الخ کے متعلق فرمایا کہ اے ابو محمد راوی دو دفتینوں کے درمیان جو مصحف ہے خدا نے کیا کہا ہے میں نے کہا اس آیت سے کون مراد ہیں۔ فرمایا کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعْرِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ خَاصَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آبیہ بکے ہو آیات بیانات میں اور تو العلم سے مراد اس طور پر آئیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» ، قَالَ : هُمْ الْأَيُّمَةُ وَالصَّلَاةُ خَاصَّةٌ .

۵۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آبیہ بکے ہو آیات بیانات کے مصداق کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں خاص کر۔

## چوبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ ہیں جن کا اللہ عزوجل نے اصطفایا اور اپنی کتاب کا وارث بنایا

(باب ۲۴)

فِي آتٍ مَنِ اصْطَفَاهُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَوْزَنَهُمْ سِنَابَهُ هُمُ الْأَيُّمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «هُمُ أَوْزَنَّا الْكِنَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ، فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذِنَ اللَّهُ» ، قَالَ : السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ : الْأَيُّمَةُ ، وَالْمُقْتَصِدُ : الْعَارِفُ لِلْأَيُّمَةِ ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ : الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْأَيُّمَةَ .

۱۔ سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آبیہ بکے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے جن لیا ہے اپنے بندوں میں سے ، پس ان میں بعض ظالم نفسہ ہیں بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ، باذن خدا امام علیہ السلام نے فرمایا۔ سابق بالخیرات امام ہے۔ مقتصد عارف امام اور ظالم نفسہ امام کو نہ پہچاننے والا۔

۲۔ الْحُسَيْنِ ، عَنْ الْمُعَلَّى ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : «هُمُ أَوْزَنَّا الْكِنَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا» ، فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ تَقُولُونَ أَنْتُمْ؟ قُلْتُ : نَقُولُ : إِنَّهَا فِي الْفَاطِمِيَّةِ؟ قَالَ : لَيْسَ حَبْتُ تَذْهَبُ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي



هَذَا مَنْ أَشَارَ بِسَنَفِهِ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى خِلَافِي، فَقُلْتُ: فَأَيُّ شَيْءٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ؟ قَالَ: الجَالِسُ فِي بَيْتِهِ لَا يَعْرِفُ حَقَّ الْأِمَامِ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِحَقِّ الْأِمَامِ، وَالشَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْأِمَامُ.

۲- سلیمان بن خالد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آئیے۔ تم اور ثنا کتاب الخ کے متعلق فرمایا تم (ذریعہ) کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آیت تمام بنی ناطقہ کے لئے ہے۔ فرمایا۔ تمہارا خیال صحیح نہیں، اس میں داخل نہیں وہ اشارہ کیا اپنی تلوار کی طرف یعنی جو تلوار سے جنگ کرے اور لوگوں کو حکم خدا بخوان دے وہ میں نے کہا پھر ظالم نفس کون ہے فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھے اور حق امام کا پہچاننے والا نہ ہو اور مقصد وہ ہے جو حق امام کو پہچانے اور سابق بالخرات امام ہے۔

۳- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ أُوذِنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا، الْآيَةَ» قَالَ: وَقَالَ: «وَلَدُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالشَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْأِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِالْأِمَامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْأِمَامَ.»

۳- راوی نے امام رضا علیہ السلام سے آئیے تم اور ثنا کتاب الخ کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ وہ اولاد فاطمہ علیہما السلام ہیں اور سابق بالخرات امام ہیں اور مقصد وہ ہے جو امام کا عارف اور ظالم نفس وہ جو عارف امام نہیں۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنِ أَبِي وَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ» قَالَ: «هُمْ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.»

۴- راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی اچھی طرح تلاوت کرتے ہیں وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

## پچیسواں باب

### قرآنِ امام کے واسطے سے ہدایت کرتا ہے

(بَابُ آتِ الْقُرْآنِ يَهْدِي لِلْإِمَامِ)

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا

عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ  
أَيْمَانُكُمْ» قَالَ: إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ الْأَيْمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَمِّ عَقْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْمَانَكُمْ

۱۔ ارادوی نے امام علیہ السلام سے پوچھا آئیہ اور ہر ایک کو ہم نے وارث بنایا اس چیز کا جو ماں باپ نے اور  
رشتہ داروں اور جن سے عہد و پیمان ہو گئے ہیں انہوں نے چھوڑا ہے یہ فرمایا اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں انہی  
سے خدائے تمہارے عہدوں کو باندھ لے یعنی بغیر امام اقرار بربیت باری تعالیٰ تم سے ممکن نہ ہوتا جس طرح ترکہ کے لئے نسلی  
تعلق ماں باپ یا عزیزوں سے ہوتا ہے اسی طرح ایمانی تعلقات کی وابستگی کے لئے امام سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُوسَى  
بْنِ أَكْبِيلِ النَّمِيرِيِّ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِن هَذَا الْقُرْآنُ  
يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ» قَالَ: يَهْدِي إِلَى الْأِمَامِ

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آئیہ ان ہذا القرآن الخ کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے  
کیوں کہ بے امام کے تعلق رکھ ہدایت ممکن نہیں۔

## چھبیسواں باب

### آئمہ علیہم السلام نعمت الہیہ ہیں

(باب) ۲۶

أَنَّ النِّعْمَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْأَيْمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَسْطَافِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ  
الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَنْدِيِّ، عَنْ سَعْدِ الْأَشْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا بِالْأَقْوَامِ غَيْرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَدَلُوا عَنْ وَصِيهِ لَا يَتَخَوُّ فَوْنَ أَنْ يَنْزِلَ  
بِهِمُ الْعَذَابُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ  
جَهَنَّمَ» ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَيَّ عِبَادِهِ وَبِنَا يَفُودُ مَنْ فَارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کیا حال ہوگا اس قوم کا جنہوں نے سنت رسول اللہ صلعم کو بدل دیا اور ان کے دمی سے روگردانی کی۔ وہ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں جا اتارا۔ پھر فرمایا۔ اللہ کی نعمت ہے جو اس نے لوگوں پر انعام کی ہے پھر حضرت نے فرمایا روز قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمَّارٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَيَأْتِي آلَآؤِ رَبِّكُمْ مَا تُكَدِّبُونَ» أَيْ النَّبِيِّ أَمْ بِالْوَصِيِّ تُكَدِّبُونَ؟ تَرَلْت فِي «الرَّحْمَنِ» .

۲۔ معلى بن محمد نے بتوسط سفر امام زمانہ سے یا کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آئیہ فبائی آلاء ربکما مکذبان میں جس نعمت کا ذکر کیلئے وہ نبی ہے یا وصی نبی، یہ آیت سورہ رحمن میں ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُحُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْبَرَّازِ قَالَ : تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذِهِ الْآيَةَ : « وَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ » قَالَ : أَتَدْرِي مَا آلَاءُ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : هِيَ أَعْظَمُ نِعْمَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَهِيَ وَلَا يُنْتَا.

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ دیادکر واللہ کی نعمتوں کو فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمت کیلئے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا وہ مخلوق پر نازل کی ہوئی تمام نعمتوں سے بڑی ہے اور وہ ہے ہماری ولایت۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا - الْآيَةَ » قَالَ عَنِي بِهَا قُرَيْشًا فَاطِبَةَ الَّذِينَ عَادُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ نَسَبُوا لَهُ الْحَرْبَ وَ جَحَدُوا وَصِيَّةَ وَصِيَّتِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آئیہ الم ترالی الذین بدلوا النعم کے متعلق پوچھا کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا، فرمایا اس سے مراد تمام قریش ہیں جنہوں نے رسول اللہ سے دشمنی رکھی۔ ان سے جنگ کی اور ان کے دمی کے متعلق وصیت سے انکار کیا۔

## ستائیسواں باب

وہ متوسم جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ علیہم السلام ہیں اور سبیل انہی میں قائم ہے

(باب) ۲۷

أَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ هُمُ الْأَيْمَةُ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّبِيلُ فِيهِمْ مُقِيمٌ

۱۔ اُحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

أَسْبَاطُ بِيَّاعِ السُّرَطِيِّ (۱) قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» وَإِنَّمَا لِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ، قَالَ: فَقَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل بیت سے داخل ہوا۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں، بیشک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبانِ قرآن کے لئے، فرمایا وہ ہم ہیں ایک دائمی راہ پر ہیں جو قیامت تک منقطع نہ ہوگی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَيْتٍ (۲) فَقَالَ لَهُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا تَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ»؟ قَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ فِينَا مُقِيمٌ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا ایک شخص نے اس آیت کے متعلق سوال کیا بے شک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبانِ قرآن کے لئے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے، فرمایا وہ صاحبانِ قرآن ہیں اور ہم ہیں ہے وہ دائمی راستہ۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْقَاضِي بْنِ شَادَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ:

هُمُ الْأَيْمَةُ وَاللَّيْلَةُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ».

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت سے متعلق بے شک اس میں صاحبانِ فراسات کے لئے نشانیاں ہیں کہ اس سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فراسات مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہلِ فراسات کے لئے نشانیاں ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنِ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» فَقَالَ: هُمُ الْأَيْمَةُ «وَأَنَّهَا لِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ» قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنَّا أَبَدًا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک الخ کے متعلق کہ متوسمین سے مراد ائمہ ہیں اور سبیلِ مقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ابدال آباد تک اس راستہ سے الگ نہ ہوگا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنِ جَابِرِ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع فِي قَوْلِهِ تَعَالَى «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَوَسِّمَ وَأَنَا مِنْ بَعْدِهِ وَالْأَيْمَةُ مِنْ دَرِيَّتِي: الْمُتَوَسِّمُونَ وَ فِي نُسَخَةِ أُخْرَى: عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ.

۵۔ جابر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک لآیات للمتوسمین کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ فراسات تھے اور ان کے بعد میں ہوں اور میری ذریت اور ایک دوسرے نسوں میں یہ روایت احمد بن مہران وغیرہ سے نقل کی گئی ہے۔

## اٹھائیسواں باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام پر اعمال کا پیش ہونا

((باب)) ۲۸

عَرَضَ الْأَعْمَالِ عَلَى النَّبِيِّ (ص) وَالْأئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ؛ عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلِّ صَبَاحٍ أَبْرَأُهَا وَفَجَارُهَا فَاحْدَرُهَا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «أَعْمَلُوا فَيَسِّرَ اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولَهُ» وَ سَكَتَ.

۱- امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلعم پر تمام لوگوں کے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد ہر صبح کو پیش کئے جاتے ہیں پس تم اس سے ڈرتے رہو (بد اعمالی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عمل کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے، کہ اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول، یہ فرما کر خاموش ہو گئے یعنی آیت کا آخری لفظ والمؤمنون فرمایا یعنی رسول اور کچھ خاص مؤمن بھی اعمال کو دیکھتے ہیں (مراد آئمہ) کیونکہ اس زمانہ کے لوگ آئمہ کے اعمال کو دیکھنے کے منکر تھے۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِبِيِّ، عَنِ يَمْقُوتِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَعْمَلُوا فَيَسِّرَ اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» قَالَ: هُمْ الْأَئِمَّةُ.

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آئیہ اعمالوا الخ میں مؤمنوں سے کون مراد ہیں فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَانَ بْنِ عَمْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا لَكُمْ تَسْوُونَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ نَسْوُوهُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَى فِيهَا مَعْصِيَةً سَاءَهُ ذَلِكَ فَلَا تَسْوُوا رَسُولَ اللَّهِ وَسُرُّهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ کو آزرہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم کیسے آزرہ کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضور پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جب بڑے اعمال دیکھتے ہیں تو حضرت کو رنج ہوتا ہے پس رسول اللہ کو آزرہ نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

۴۔ عَنِ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الزِّيَّاتِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبَانَ الزِّيَّاتِ وَكَانَ مَكْنَبًا عِنْدَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لِلرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : اذْعُ اللَّهُ لِي وَلَا أَهْلَ بَيْتِي فَقَالَ : أَوْلَسْتُ أَفْعَلُ وَاللَّهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْلَةَ قَالَ : فَاسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » ، قَالَ : هُوَ وَاللَّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے اور میرے گھروالوں کے لئے دعا فرمائیے۔ فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا، تمہارے اعمال ہر شب دروز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی: « عمل کرو پس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسول اور مومنین » پھر فرمایا۔ واللہ اس سے مراد میں علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ السَّامِتِ ، عَنِ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ ذَكَرَ هَذِهِ الْآيَةَ : « فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » ، قَالَ : هُوَ وَاللَّهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آئیہ اعلموا فیسری اللہ علیکم ورسولہ والمؤمنون سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ : قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبْرَارُهَا وَفَجَارُهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اعمال رسول اللہ کے سامنے نیکیوں اور بدوں سب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

## آیتسواں باب

ولایت علی علیہ السلام ہی وہ راستہ ہے جس پر قائم رہنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے

(باب ۲۹)

أَنَّ الطَّرِيقَةَ الَّتِي حُتَّ عَلَيَّ الِاسْتِقَامَةَ عَلَيْهَا وَوَلَايَةَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَظْمُومِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَأَنْ لَوْ اسْتَقَامُوا عَلَيَّ الطَّرِيقَةَ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا» <sup>(۱)</sup> قَالَ: يَعْنِي لَوْ اسْتَقَامُوا عَلَيَّ وَوَلَايَةَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَوَلَدِهِ عليه السلام وَقَبِلُوا طَاعَتَهُمْ فِي أَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ «لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا» يَقُولُ: لَا شَرَبْنَا قُلُوبَهُمْ الْإِيمَانَ، وَالطَّرِيقَةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ.

۱- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آپہ "اگر وہ طریقہ حق پر قائم رہیں گے تو ہم ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے" کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ ولایت علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کے راستہ پر قائم رہیں گے اور ان کی اطاعت قبول کریں گے ان کے امر و نہی میں تو البتہ ہم ان کو (روز قیامت) بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے اس کا مطلب یہ کہ ہم ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیں گے اور طریقہ سے مراد ایمان لانا ہے ولایت امیر المؤمنین اور ان کے اوصیاء علیہم السلام پر۔

۲- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ، عَنْ فَصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: اسْتَقَامُوا عَلَيَّ الْأَيْمَةَ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ،

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آپہ اذینے قالوا ربنا اللہ الخ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے آئمتہ کی امامت پر کیے بعد دیگرے ایمان لانا۔ ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئیدہ کا خوف کرو نہ کھلی باتوں کا غم تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔



## تیسواں باب

آئمہ علیہم السلام معدنِ علمِ شجرِ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

((باب)) ۳۰

أَنَّ الْأَئِمَّةَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ جَمَادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام : مَا يَنْقُمُ النَّاسُ مِنَّا ؟ فَنَحْنُ وَاللَّهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ .

۱۔ ابوالجارود نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجرِ نبوت ہیں علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جلنے کی جگہ ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْتَبِرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا، ہم البیتِ شجرۂ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جلنے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَشَّابِ قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا خَيْثَمَةُ ! نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللَّهِ ، وَ نَحْنُ وَرِيعَةُ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ وَ نَحْنُ حَرَمُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ ، وَ نَحْنُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ عَهْدُ اللَّهِ ، فَمَنْ وَفَى بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَى بِعَهْدِ اللَّهِ ، وَ مَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللَّهِ وَ عَهْدَهُ .

۳۔ خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ اے خیثمہ ہم شجرۂ نبوت ہیں اور بیتِ

رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام برتر الہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقا کے ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

## اکیسواں باب

آئمہ علیہم السلام واثان علم ہیں یکے بعد دیگرے

(باب) ۳۱

أَنَّ الْأئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرِثَةُ الْعِلْمِ، يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضَ الْعِلْمِ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُنَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ عَالِمًا وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَلَنْ يَهْلِكَ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۱- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علی عالم تھے اور یہ علم بطور میراث چلا ان کی نسل میں جب ان میں سے کوئی عالم مرے تو اس کے بعد علم کا دوسرا وارث ہوگا اور جتنا علم خدا نے اسے جا دیا۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى، عَنْ حَرِيزِ بْنِ زُرَّادَةَ وَقُضَيْلِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يَرْقَعْ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام عَالِمٌ هَدِيهِ الْأُمَّةَ وَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ مِثْلَ عَالِمٍ قَطُّ إِلَّا خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِهِ مَنْ عِلِمَ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علم جو آدم لے کر آئے تھے اٹھانہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلتا ہے علی اس امت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتلے تو اس کے فائدان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتے ہیں جس کا علم بھی دیا ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہے اور دے دے۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ وَلَا يَمُوتُ عَالِمٌ

إِلَّا وَ تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علم میراث میں چلتا ہے جب کوئی عالم مرتا ہے تو ویسا ہی عالم جیسا اللہ چاہے اپنے بعد چھوڑتا ہے۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُنَّةَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنْ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يُرْفَعْ وَمَاهَاتٍ غَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَكُ.

۴۔ راوی کہتا ہے ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا، علی انہیسا میں سے ہزار نبیوں کی ماد میں رکھتے تھے جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا اور ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کا علم چلا گیا اور علم میراث میں چلتا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يُرْفَعْ وَمَاهَاتٍ غَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کہ وہ علم جو حضرت آدم کے ساتھ نازل ہوا وہ علم نہ دنیا سے اٹھایا جائے گا نہ ختم ہو گا کہ وہ علم ہی چلا جائے۔

۶۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِمُصُونِ الثَّمَادِ وَ يَدْعُونَ النَّهْرَ الْعَظِيمَ، قِيلَ لَهُ: وَمَا النَّهْرُ الْعَظِيمُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْعِلْمُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ، إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ سُنَنَ النَّبِيِّينَ مِنْ آدَمَ وَ هَلَمْ جَزَأَ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ قَبْلَ لَهُ: وَمَاهَاتِكَ السَّنَنُ؟ قَالَ: عِلْمُ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ وَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَبَّرَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! فَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اسْمَعُوا مَا يَقُولُ! إِنْ اللَّهُ يَفْتَحُ مَسَامِعَ مَنْ يَشَاءُ، إِنِّي حَدِّثُهُ: أَنَّ اللَّهَ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ عِلْمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّهُ جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ يَسْأَلُنِي أَ هُوَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ تری کہ جو ستم ہیں اور نہرِ عظیم کہ چھوڑنے ہیں کسی نے پوچھا نہرِ عظیم کیا ہے

فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انہیں عطا کیا اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لے کر آنحضرت تک جتنے انبیاء گزرے ہیں کسی نے کہا یہ سنن کیا ہیں، فرمایا۔ انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یا بن رسول اللہ آیا امیر المؤمنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء، امام نے فرمایا سنو خدا کیا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیلئے کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفیٰ میں جمع کر دیا تھا اور انہوں نے وہ سب امیر المؤمنین کو تعلیم کر دیا یہی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی علیہ السلام زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء صلعم السلام۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعِلْمَ يَتَوَارَثُ فَلَا يَمُوتُ عَالِمٌ إِلَّا لَأْتَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا۔ جب تک کسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَامَاتٍ عَالِمٌ إِلَّا لَأَوْقَدَ وَرَثَ عِلْمَهُ إِنَّ الْأَرْضَ لَأَتْبِقِي بَعِيرٍ عَالِمٍ.

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اٹھا یا نہیں گیا۔ نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

## بتیسواں باب

ائمہ علیہم السلام آنحضرت صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے وارث ہیں

(باب) ۳۲

أَنَّ الْأَيْمَةَ وَرَثُوا عِلْمَ النَّبِيِّ وَجَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ

کَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا وَآلَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَمِينِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ نَبِيُّكَ كُنَّا أَهْلَ  
 الْبَيْتِ وَرَثَتَهُ ، فَنَحْنُ أُمَّةٌ اللَّهُ فِي أَرْضِهِ ، عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَالْمَنَائِيَا وَ أَسَابِ الْعَرَبِ وَمَوْلِدِ الْأَسْلَامِ  
 وَ إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَ حَقِيقَةِ التَّفَاقُ وَ إِن شِيعَتَنَا لَمَكْتُوبُونَ بِأَسْمَائِهِمْ  
 وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ ، أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ ، يَرُدُّونَ مَوْرِدَنَا وَيَدْخُلُونَ مَدْخَلَنَا ، لَيْسَ عَلَيْنَا مِلَّةُ الْأَسْلَامِ  
 غَيْرُنَا وَغَيْرِهِمْ ، نَحْنُ التَّجْبَاءُ الشَّجَاءُ وَنَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ أَبْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَنَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ  
 فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ وَ نَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللَّهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «شَرَعَ لَكُمْ دِينًا (يَا آلِ مُحَمَّدٍ) مِنْ الدِّينِ مَا وَصَّيَ بِهِ نُوحًا  
 (قَدْ وَصَّيْنَا بِمَا وَصَّيَ بِهِ نُوحًا) وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (يَا مُحَمَّدُ) وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى (فَقَدْ  
 عَلَّمْنَا وَ بَلَّغْنَا عِلْمَ مَا عَلَّمْنَا وَ اسْتَوَدَعْنَا عِلْمَهُمْ ؛ نَحْنُ وَرَثَةُ أَوْلِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ) أَنْ أَقْبِمُوا  
 الدِّينَ (يَا آلِ مُحَمَّدٍ) وَلَا تَنْفَرُوا فِيهِ (وَ كُونُوا عَلَي جَمَاعَةٍ) كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِينَ (مَنْ أَشْرَكَ  
 بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) (إِنَّ اللَّهَ (يَا مُحَمَّدُ) يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ، مَنْ يُجِبِكَ  
 إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

ابو عبد اللہ بن جنید سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تعالیٰ سے اس  
 کی مخلوق پر جب ان کی رُوح قبض کی گئی تو ہم اہل بیت ان کے وارث ہوئے، پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے  
 پاس علم بلا یا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت  
 ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آبا و اجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک ميثاق  
 لکھ ہے وہ داند ہوں گے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہوں گے ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملت اسلام میں ہمارے  
 اور ان کے سوا کوئی نہیں، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولاد انبیاء ہیں، ہم انبائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں  
 کتاب خدا میں، ہم سب سے مقدم واولیٰ ہیں، کتاب خدا میں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک، اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے  
 واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ «و واضح کیا تم پر اے آل محمد اس امر کو جو وہی کہ ہم نے نوح پر یعنی  
 جو نوح کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی، اور اے محمد! ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہ ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیم  
 موسیٰ و عیسیٰ کو کی تھی (پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوا العزم رسولوں کے وارث ہیں) یہ کہ  
 تم دین کو (اے آل محمد!) قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاہق ہے مشرکین پر (جو ولایت  
 علی میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جبکہ بلاتے ہو تم اس کی طرف یعنی ولایت علی کی طرف) اے محمد اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی

طرت اسی کو جبر اللہ کی طرت رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علی کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ هِبَةَ اللَّهِ بَنِي آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيِّ مَضَى إِلَّا لَهُ وَصِيٌّ وَكَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيِّ وَعِشْرِينَ أَلْفِ نَبِيِّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أَوْلَادُ الْعِزْمِ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هِبَةَ اللَّهِ لِمُحَمَّدٍ وَوَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَعِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّدًا وَوَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلَى فَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْرَةٌ أَسَدُ اللَّهِ وَأَسَدُ رَسُولِهِ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَفِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهَذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَجَعَدَ مِيرَاثَنَا وَمَا مَنَعْنَا مِنَ الْكَلَامِ وَآمَانًا الْبَقِيَّةِ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هَذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی حضرت اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولوالعزم تھے۔ نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علی محمد کے ہتھ اللہ تھے اور دارشہلم اور عیسا تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسول خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائمہ عرش پر لکھا تھا، حمزہ شہید فرما ہیں اور اسد رسول ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیر المؤمنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنہوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا یا سننے میں ممانعت کی ہے (در انما لیکہ ہمارے پیش نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ رُزَعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَوَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّدًا وَوَرِثَ سُلَيْمَانَ وَإِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّدًا وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالنَّبُورِ وَتَبْيَانِ مَا فِي الْأَلْوَابِحِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ابراہیم وارث ہوئے محمد مصطفیٰ کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

راوی کتب میں نے کہا۔ علم ہی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شُعَيْبِ الْحَدَّادِ، عَنْ صُرَيْسِ الْكِنَابِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَعِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَ إِنَّ مُحَمَّدًا عليه السلام وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَ إِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّدًا عليه السلام وَ إِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ الْأَوْحَ مُوسَى عليه السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا نَجْمٍ! لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ يَوْمًا بِيَوْمٍ وَ سَاعَةً بِسَاعَةٍ.

۴۔ راوی کتب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاء کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور الواح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئًا إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ مُحَمَّدًا عليه السلام، قَالَ: وَقَدْ أُعْطِيَ مُحَمَّدًا جَمِيعَ مَا أُعْطِيَ الْأَنْبِيَاءَ وَ عِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ: «صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى»، فَلْتُ: جُعِلَتْ قَدَاهِي الْأَوْحَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۵۔ راوی نے صحف ابراہیم و موسیٰ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ الواح (کتاب) تمہیں، آپ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

۶۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ مَا الزَّبُورُ وَ مَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَ اللَّهِ وَ الزَّبُورُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى دَاوُدَ وَ كُلِّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَ نَحْنُ هُمْ.

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے اس پر وفد کتبنا فی الزبور الخ کے متعلق پوچھا تو فرمایا اور ذکر کیا ہے فرمایا۔ ذکر تو خدا کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو داؤد پر نازل ہوئی وہ اہل علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَحْبَبْتُ نَبِيَّكَ وَرَبَّ النَّبِيِّينَ كَلِمَةً قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مِنْ لَدُنْ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟ قَالَ : مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا وَجَّهَ رَأْسَهُ أَغْلَمَ مِنْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ : صَدَقْتَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْدُرُ عَلَى هِدْيَةِ الْمَنَازِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْهُدُودِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : وَمَا لِي لَا أَرَى الْهُدُودَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ، حِينَ فَقَدَهُ فَنَعِصَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : «لَا عَدْبَتَهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَا أَدْبَحَتْهُ أَوْ لِيَأْتِيَنِي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ، وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَبَدَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَ قَدْ كَانَتِ الرِّيْحُ وَالنَّمْلُ وَالْأَنْسُ وَالْحِجْرُ وَالشَّيَاطِينُ [و] الْمَرَدَّةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كَلِمَةٌ بِهِ الْمَوْتَى ، وَقَدْ وَرَّثْنَا نَحْنُ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ مَا تُسَيِّرُ بِهِ الْجِبَالُ وَ تُقَطِّعُ بِهِ الْبُلْدَانَ وَ يُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَ نَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَا آيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللَّهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ اللَّهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ قَالَ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمَنْ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثْنَا هَذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ»

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا، مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک۔ فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمدؐ اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذن خدا مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا پس ہے میں نے کہا سلیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سلیمان نے جبکہ ہدھ کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہدھ کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا۔ اس کو نہ پا کر اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھ کوئی معقول و جبر غائب ہونے کے متعلق، بیان کرے



یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمہ آب تک لے جملے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی تھی جو سیماں کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چوٹیاں، ایشان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا اتر کر ان میں فرمایا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے بولنے لگیں تو وہ یہی کتاب ہے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کارآمدہ نہیں کیا جاتا ہے اذن خدا اور وہ لمس ہیں ان چیزوں سے جس کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے آم لکھا ہے میں رکھ لے خدا فرماتا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب میں نہ ہو پھر فرمایا ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفیٰ کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

## تیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کے پاس وہ تمام کتابیں ہیں جو خدا نے نازل کیں ان سب کی زبانوں کو جانتے ہیں

(باب ۳۳)

أَنَّ الْأئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَهُمْ جَمِيعُ الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا عَلَى اخْتِلَافِ السِّيَرِهَا

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بَرِيئَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ مَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَقِيَ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامُ الْحِكَايَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : لِبَرِيئَةَ يَا بَرِيئَةُ أَكَيْفَ عَلِمْتَ بِكِتَابِكَ؟ قَالَ: أَنَا بِهِ عَالِمٌ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ ثَقَّنْتَ بِتَأْوِيلِهِ؟ قَالَ: مَا أَوْثَقَنِي بِعِلْمِي فِيهِ، قَالَ: فَأَبْتَدَأَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام يَقْرَأُ الْأَنْجِيلَ، فَقَالَ بَرِيئَةُ: إِشْرَاكَ كُنْتُ أَطْلُبُ مِنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً أَوْ مِثْلَكَ، قَالَ: فَأَمَّنَ بَرِيئَةُ وَحَسَنَ إِيمَانَهُ وَأَمَّتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ مَعَهُ، فَدَخَلَ هِشَامٌ وَبَرِيئَةُ وَالْمَرْأَةُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَحَكَى لَهُ هِشَامُ الْكَلَامَ الَّذِي جَرَى بَيْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام وَبَيْنَ بَرِيئَةَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : ذَرِيئَةُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضِ وَاللَّهِ سَمِعْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَرِيئَةُ: أُنْتِ لَكُمْ التَّوْرَةُ وَالْأَنْجِيلُ وَكُتُبُ الْأَنْبِيَاءِ،

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وَرَأَيْتُ مِنْ عِنْدِهِمْ نَقَرُوهَا كَمَا قَرَوُوهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي .

۱۔ ہشام بن المحکم سے حدیث بربرہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے ، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، ہشام نے بربرہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظم نے فرمایا : اے بربرہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا عالم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کرتا ہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا : آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بربرہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بربرہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی : بعض کی اولاد بیض سے ہے۔ بربرہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا فرمایا وہ دراصل تمہیں ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی رحمت فرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ مُقْتَصِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْتُنَا بَابَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْأُذُنَ عَلَيْهِ فَمَسِعْنَاهُ بِتَكْلَامٍ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسَّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَتْ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ حَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَتَيْتُنَاكَ نُرِيدُ الْأُذُنَ عَلَيْكَ فَمَسِعْنَاكَ بِتَكْلَامٍ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسَّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَتْ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ الْيَاسَ النَّبِيَّ وَ كَانَ مِنْ عِبَادِ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسَّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُنَا قَسَا وَلَا جَانَلْنَا أَفْصَحَ لِهَجَّةٍ مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتْرَاكَ مُعَدِّي وَ قَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هُوَ أَحْرِي ، أَتْرَاكَ مُعَدِّي وَ قَدْ عَفَرْتُ لَكَ فِي التَّرَابِ وَجَبِي ، أَتْرَاكَ مُعَدِّي وَ مَدِ اجْتَنَبْتُ لَكَ الْمَعَامِي أَتْرَاكَ مُعَدِّي وَ قَدْ أَشْرَبْتُ لَكَ لَبْلِي ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ اذْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَدِّي بِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِنْ قُلْتُ : لَا اذْفَعْ بِكَ ثُمَّ عَدَّ بَنِي مَاذَا؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ] : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ اذْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَدِّي بِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعَدًا وَفَيْتُ بِهِ

۴۔ مفضل بن عمر سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آئے۔ اذن باریابی چاہتے تھے ناگاہ میں نے حضرت سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا۔ میں نے خیال کیا سریانی ہے پھر حضرت روئے آپ کے گریہ کرنے سے ہم بھی رونے پھر ہمارے پاس ایک لڑکا آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت ملی، ہم داخل ہوئے۔ میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ہم اذن باریابی طلب کر رہے تھے کہ آپ سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا خیال کیا شاید سریانی ہے پھر آپ رونے تو آپ کے رونے سے ہم بھی رونے فرمایا، ہاں میں الیاس نبیؑ کو یاد کر رہا تھا وہ بنی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبی تھے میں نے پوچھا وہ اپنے سجدے میں کیا کہتے تھے۔ حضرت نے سریانی زبان میں بیان فرمایا۔ واللہ میں نے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو اس سے زیادہ اچھے لہجے میں پڑھتے نہیں سنا تھا۔ پھر حضرت نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ فرمایا وہ اپنے سجدوں میں کہتے تھے۔ کیا تو دیکھے گا میرا معذب کیا جانے والا نکم میں گرم دفتول میں تیری محبت میں بیاسا رہا ہوں کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا۔ درآسنا لیکہ میرا چہرہ تیری عبادت میں خاک پر رہا ہے کیا تو مجھے معذب دیکھے گا درآسنا لیکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا، درآسنا لیکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگا ہوں خدا نے وحی کی کہ اپنا سر سجدے سے اٹھا میں تجھے معذب کر دوں گا انھوں نے کہا اگر تو نے کہلے کہ میں عذاب نہ دوں گا تو پھر کیا تو مجھے عذاب دے گا درآسنا لیکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے۔ خدا نے وحی کی کہ اپنا سر اٹھا میں تجھے عذاب نہ دوں گا

**توضیح:** جناب الیاسؑ کو پہلے نفی عذاب سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ وعدہ الہی حال سے ہے نہ کہ مستقبل سے لہذا اطمینان طلب حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اس کی توثیق چاہی، یہ امر منافی عصمت انبیاء نہیں معاذ اللہ انھوں نے اس خیال سے نہیں کہا تھا کہ ان کو وعدہ الہی پر اعتماد نہ تھا بلکہ اپنی بندگی کا خیال کرتے ہوئے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر آئندہ کوئی امر باعث غفلت پیدا ہوا تو ایسا نہ ہو کہ میں مورد عذاب بن جاؤں لہذا میں دوبارہ پھر سوال کر لیتا۔

## چوتیسواں باب

ائمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا ان کے پاس کل قرآن کا علم تھا

(باب) ۳۴

أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا الْاِئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَتَمَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ سَلْمَةً

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن محبوب، عن عمرو بن أبي المقدام، عن

جابر قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: ما ادعى أحد من الناس أنه جمع القرآن كله كما

أَنْزَلَ إِلَّا كَذَابٌ وَمَا جَمَعَهُ وَحَفِظَهُ كَمَا نَزَّلَهُ اللَّهُ تَعَالَى الْإِعْلَیُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ وَالْأُئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ رضی اللہ عنہم.

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سوائے علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ الْمُنْخَلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَدَّعِيَ أَنَّ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ غَيْرَ الْأَوْصِيَاءِ رضی اللہ عنہم!

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے اوصیاء علیہم السلام کے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَتَجْدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْرُزٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ عِلْمِ مَا أَوْتِينَا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَأَحْكَامَهُ وَعِلْمَ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَحَدَثَانِهِ، إِذَا أَرَادَ اللَّهُ يَوْمَ حَيْرًا أَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ لَوْ لَوْ لَمْ يَسْمَعْ لَوْ لَمْ يَسْمَعْ، ثُمَّ أَمْسَكَ هَيْبَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَلَوْ وَجَدْنَا أَوْعِيَةً أَوْ مُسْتَرَا حًا لَقُلْنَا وَاللَّهِ الْمُسْتَعَانُ.

۳۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا کارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں اور اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، پھر امام مال مقام کچھ دیر کے لئے خاموش ہے پھر فرمایا۔ اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر نہ ہو یہ محض اتمام حجت کے لئے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيهِ

إِلَى آخِرِهِ كَأَنَّهُ فِي كَفْيِي فِيهِ خَبْرُ السَّمَاءِ وَخَبْرُ الْأَرْضِ وَخَبْرُ مَا كَانَ وَخَبْرُ مَا هُوَ كَائِنٌ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: فِيهِ تَيَانُ كُلِّ شَيْءٍ ۝

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا میں کتاب اللہ کا ازل سے آخر تک جاننے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْحَشَابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: «فَالَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ» قَالَ: فَقَرَّحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَعِنْدَنَا وَاللَّهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ قال الذی عنده علم من الكتاب کے متعلق پوچھا کیا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ جَمِيعاً عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَدِينَةَ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام «قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ؟» قَالَ: إِيَّانَا عَنِّي وَعَلِيِّ أَوْلَانَا وَأَفْضَلُنَا وَخَيْرُنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آئیہ قل کفی باللہ شہیداً الخ میں عنده علم الكتاب (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بہتر۔

نساء

۶/۵۹

نخل

۱۶/۸۹

نخل

۲۶/۴۰

رعد

۱۱/۴۳

## پہنچتیاواں باب

### آئمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

(باب) ۳۵

مَا أُعْطِيَ الْأَيُّمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ اسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضْلٍ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي سُورِسُ الْوَابِشِيِّ (۴) ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمَ عَلَى  
 ثَلَاثَةِ وَسَبْعِينَ حَرْفًا وَإِنَّمَا كَانَ عِنْدَ آصَفَ مِنْهَا حَرْفٌ وَاحِدٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَخَسَفَ بِالْأَرْضِ مَا بَيْنَهُ وَ  
 بَيْنَ سَرِيرٍ يَلْقَسُ حَتَّى تَأْوَلَ السَّرِيرَ بِيَدِهِ ثُمَّ عَادَتْ الْأَرْضُ كَمَا كَانَتْ أَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَ  
 نَحْنُ عِنْدَنَا مِنَ الْأَسْمِ الْأَعْظَمِ اثْنَانِ وَ سَبْعُونَ حَرْفًا وَ حَرْفٌ وَاحِدٌ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى اسْتَأْذَنَ بِهِ فِي  
 عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الہی کے ۳۷ حروف ہیں آصف برخیا اور  
 سلمان کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تخت بلقیس کے درمیان زمین سمٹ گئی یہاں  
 تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھالیا اور طرفہ العین میں زمین بیسی تھی ویسی ہی ہو گئی ہمارے پاس اسم اعظم کے ۷۲  
 حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم فیہ میں اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت  
 خدا سے ۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ذَكَرِيَّا  
 ابْنِ عِمْرَانَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لَمْ أَحْفَظْ اسْمَهُ  
 قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عليه السلام أُعْطِيَ حَرْفَيْنِ كَانَ يَعْمَلُ بِهِمَا وَأُعْطِيَ  
 مُوسَى أَرْبَعَةَ أَحْرَفٍ وَأُعْطِيَ إِبْرَاهِيمَ ثَمَانِيَةَ أَحْرَفٍ وَأُعْطِيَ نُوحٌ خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفًا وَأُعْطِيَ آدَمُ  
 خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ حَرْفًا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام وَإِنَّ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمَ ثَلَاثَةٌ وَ  
 سَبْعُونَ حَرْفًا ، أُعْطِيَ مُحَمَّدٌ عليه السلام اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ حَرْفًا وَحُجِبَ عَنْهُ حَرْفٌ وَاحِدٌ .

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھاتے تھے اور موسیٰ کو صرف یہ حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ، آدم کو کہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دیئے، خدا کے اسم اعظم میں ۲۳ حرف ہیں ان میں سے آنحضرت کو ۲۷ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

۳- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ حَرْفًا ، كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمُ بِهِ فَاَنْخَرَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَا فَتَنَاولَ عَرْشَ بَلْقَيْسَ حَتَّى صَبَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ ، ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقْلِ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَعِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفًا وَ حَرْفٌ عِنْدَ اللَّهِ ، مُسْتَأْثَرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ .

۳- امام حسن عسکری علیہ السلام کے پد بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۲۳ حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا، زمین ان کے اور شہر صبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا۔ پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۲۷ حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

## پچھتیسواں باب

### آئمہ علیہم السلام انبیاء علیہم السلام کی آیات میں سے ہیں

(باب) ۳۶

مَا عِنْدَ الْأَيَّمَةِ مِنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاشِعٍ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَيْصِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِأَدَمَ عليه السلام فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَإِنَّمَا لَعِينَدَنَا وَإِنَّ عَهْدِي بِهَا أَنَا وَهِيَ حَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتَرَعَتْ مِنْ سَجَرَتِهَا وَإِنَّمَا لَنْتَطِقُ إِذَا اسْتَنْطَقْتُ، أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عليه السلام يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَإِنَّمَا لَتَرُدُّعُ وَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ وَ تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ، إِنَّمَا حَيْثُ

أَقْبَلَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ، يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ (۲) أَحَدِيهُمَا فِي الْأَرْضِ وَالْآخَرَى فِي السَّقْفِ وَبَيْنَهُمَا  
أَرْضَعُونَ ذِرَاعًا تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا .

۱۔ ابو جعفر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا عصائے موسیٰ پچھلے آدم کو ملتا تھا پھر شعیب کو ملا، پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہر اتھا اور اپنی اہل صورت پسندت سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائم کے لئے جہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لگا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بہ الہام الہی اور نکل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اپنی زبان سے نکل جائے گا اسباب فریب کو

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلْوَا حُ مُوسَى عليه السلام عِنْدَنَا وَ عَصَا مُوسَى عِنْدَنَا وَ نَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ الواح موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي سَمِيئَةَ الْخُرَّاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْفَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَ أَرَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادَى مُنَادِيهِ : أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَمَامًا وَلَا شَرَابًا وَ لَا يَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَ هُوَ وَقَرُ بَعِيرٍ ، فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنُ مِنْهُ ، فَمَنْ كَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَ مَنْ كَانَ ظَامِنًا رَوِيَ ، فَهُوَ زَادَهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجْفَ وَ نَظَرَ الْكُوفَةَ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد جب مکہ میں نمود فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا تم میں سے کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے۔ حضرت موسیٰ والا پتھر اٹھالیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کی کے بار کی برابر ہوگا پس جب آپ منزل پر آئیں گے وہاں چشمہ چھوٹ نکلے گا جو کوئی چمکا ہوگا اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا یہی ان کے لئے زاد راہ ہوگا جب تک وہ پشت کو ذر سے نجف میں داخل ہوں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام الْبَغْدَادِيِّ ،



عَنْ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَيَقُولُ هَمِّمَةٌ هَمِّمَةٌ وَ لَيْلَةٌ مُظْلِمَةٌ خَرَجَ عَلَيْكُمْ الْأَمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ وَ فِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَمَّا مَوْسَى عليه السلام

۱۰۷ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المؤمنین علیہ السلام کچھ رات گئے یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہ ایک خفیہ راز ہے تاریک رات میں تمہارا امام کس طرح نکلا ہے کہ وہ قمیص آدم پہنے ہوئے ہے اس کے ہاتھ میں خاتم سلیمان اور عدلے موسیٰ ہے۔

**توضیح:** حضرت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے دشمن پر قابو پانے کی پوری قدرت حاصل ہے بہت آسانی سے میں ان کو زیر کر سکتا ہوں مگر مصلحت دین مجھے اجانت نہیں دیتی۔

۵ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَاجِ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَتَدْرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُونُسَ عليه السلام ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا أَوْقَدَتْ لَهُ النَّارَ أَتَاهُ جِبْرَائِيلُ عليه السلام بِتُؤَمِّنَ نِيَابِ الْجَنَّةِ فَأَلْبَسَهُ إِيَّاهُ ، فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتَ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ وَعَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَعَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ ، فَلَمَّا وُلِدَ يُونُسَ عليه السلام عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضِدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ ، فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُونُسُ بِمِصْرَ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبَ رِيحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ : وَإِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُونُسَ لَوْلَا أَنْ تُقْنِدُونَ ، فَهُوَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، قُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ قَالِي مَنْ صَادَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ : إِلَى أَهْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ وَرَثَ عِلْمًا أَوْ غَيْرَهُ فَقَدَ انْتَهَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام .

۵۔ مفصل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، کہا تم جانتے ہو کہ قمیص یوسف کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبرائیل جنت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرماتے تھے تو انھوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسمان کے گلے میں ڈالا اور اسمان نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کے با دو پر باندھا گیا اس کے بعد جو وقت پیش آیا وہ آیا جب یوسف مصر میں اس تعویذ کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوب اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسف کے کپڑے کی خوشبو نہ سمجھتا ہوں وہی قمیص تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں وہ قمیص پھر

یوسف  
۱۱/۹۳

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

## سینتیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے ہتھیار اور سامان سے ائمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(باب) ۳۷

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ سِلَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنَاعِهِ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ سَعِيدِ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالَ لَهُ: أَفِيكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَ لَهُ: قَدْ أَخْبَرْنَا عَنْكَ النَّفَاتُ إِنَّكَ تَنْفِي وَتُقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَتُسَمِّيهِمْ لَكَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَ تَشْمِيرٍ وَهُمْ مِمَّنْ لَا يَكْتَدِبُ فَعَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ: مَا أَمَرْتُهُمْ بِهَذَا، فَلَمَّا رَأَى الْعَصَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا، فَقَالَ لِي: أَنْتَ عَرَفَ هَذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوفْيَا وَهُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَهُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلعم عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذَبًا لَعَنَهُمَا اللَّهُ وَاللَّهِمَا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بَعِيْبِهِ وَلَا يُوَاحِدُهُ مِنْ عَيْنَيْهِ وَلَا رَأَى أَبُوهُ، اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَأَاهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَ صَادِقِينَ فَمَا عِلْمُهُ فِي مَقْبُضِهِ؟ وَمَا أَثَرٌ فِي مَوْضِعِ مَضْرِبِهِ؟ وَإِنْ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلعم وَإِنْ عِنْدِي لِرَأْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلعم وَدِرْعَهُ وَوَلَامَتَهُ وَمَغْفَرَهُ، فَإِنْ كَانَ صَادِقِينَ فَمَا عِلْمُهُ فِي دِرْعِ رَسُولِ اللَّهِ صلعم وَإِنْ عِنْدِي لِرَأْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلعم الْمِغْلَبَةِ وَإِنْ عِنْدِي أَلْوَاخُ مُوسَى وَعَصَاهُ وَإِنْ عِنْدِي لِحَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَإِنْ عِنْدِي الطُّسْتُ الَّذِي كَانَ مُوسَى يُقَرِّبُ بِهِ الْقُرْبَانَ وَإِنْ عِنْدِي الْأَيْمَةُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلعم إِذَا وَضَعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَابَةٌ وَإِنْ عِنْدِي لِمِثْلِ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَ مِثْلُ السِّلَاحِ فَبِنَا كَمِثْلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وَجِدَ التَّابُوتُ عَلَى آبَائِهِمْ أَوْ تَوَاتَرَتِ التَّبُوتَةُ وَمَنْ صَادَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنْ أَوْتِي الْأِمَامَةَ وَلَقَدْ لَيْسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ صلعم فَحَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ حَاطُوا لَيْسَتْهَا أَنَا فَكَانَتْ وَكَانَتْ وَ قَاتِمْنَا مَنْ إِذَا لَيْسَتْهَا مَلَأَهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

۱۔ سعید روغن فروش سے رسالت ہے کہ میں ابوجہد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید یہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مقرر فی الطاعت ہے حضرت نے رخصت وقت پر نظر رکھ کر کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر مل ہے کہ آپ فتوے دینے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر ہو تو ہم ان لوگوں کے نام بتادیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہد و ورع ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زید یہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبد اللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبد اللہ بن حسن نے اس کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ دحس مثنیٰ نے دیکھا تھا۔ خدا یا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا۔ علی بن اسیر نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رسل ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰ اور ان کا عمل ہے اور فاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ طشت ہے جس سے موسیٰ نزل کی الہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ شکر کو اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوت سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پدر بزرگوار نے جب ذرہ رسول بہی تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں بھی بہی پس ہی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا قائم وہ ہے کہ جب اسے پہننے کا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قدر مناسب ہو جائے گی۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَائِي ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عِنْدِي سِلَاحٌ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لَا نَارُ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ السِّلَاحَ مَدْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وَضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللَّهِ لَكُنْ خَيْرُهُمْ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَى مَنْ يَلْوِي لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ الْمَشِيئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ : مَا هَذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللَّهُ لَهُ يَدًا عَلَى رَأْسِ رَعِيَّتِهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے ہتھیاروں کے بارے میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں، پھر فرمایا اسکو رسول مدفوع عندہم یعنی اگر بدترین خلق کے سامنے رکھے جائیں تو وہ نیک بن جائیں یہ امر سچے کا اس شخص تک کہ کچھ ہو جائیں گے لوگوں کے ذہن اور ٹھوڑی اس کے لئے یعنی مخالف لوگ جو در امام عصر سے انکار کر نیچے پس جب شہیت الہی ہوگی اور حضرت خروج کریں گے تو مخالفین کہیں گے یہ کیا ہو گیا اور اللہ امام زمانہ کا ہاتھ اس کی رعیت کے سر پر رکھے گا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ يَحْيَى الْهَلَبِيِّ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فِي الْمَتَاعِ سَيْفًا وَدِرْعًا وَعَنْزَةً وَرَحْلًا وَبَقْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ فَوَزَّتْ ذَلِكَ كُلَّهُ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زره ایک چھوٹا نیزہ ایک پالانہ شتر، ایک چت کبرا چمچ اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابیطالب۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنِ ابَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَيْسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ذَاتَ الْفُضُولِ فَحَطَّتْ وَلَيْسَتْهَا أَنَا فَفَضَلْتُ.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پردر بزرگوار نے رسول اللہ کی زره ذات الفضول پہنی تو وہ آپ کے قدم سے اتنی زیادہ تھی کہ زمین پر خط دیتی تھی اور جب میں نے اس کو پہنا تو اس سے زیادہ بڑی معلوم ہوئی۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنُحَيْلُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هَبْطِيهِ جِبْرَائِيلُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَتْ حَلِيتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ عِنْدِي.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرائیل علیہ السلام آسمان سے لاسے تھے اور اس کا قبضہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: السَّلَاحُ مَوْضُوعٌ عِنْدَنَا، مَدْفُوعٌ عَنْهُ، لَوْ وُضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللَّهِ كَانَ خَيْرَ لَهُمْ، لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ حَيْثُ بَنَى بِالتَّقْفِيَةِ وَكَانَ قَدِشَقَ لَهُ فِي الْجِدَارِ فَنَجِدَ الْبَيْتَ فَلَمَّا كَانَتْ حَسْبِحَهُ

عُرِيَهُ رَمَى بَبَصْرِهِ فَرَأَى حَذْوَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ مِثْمَارًا فَقَرَعَ لِدَلِكِ وَقَالَ لَهَا : تَحْوَلِي فَاِنِّي اُرِيدُ  
اَنْ اَدْعُوَ مَوَالِيَّ فِي حَاجَةٍ فَكَشَطَهُ فَمَا مِنْهَا مِثْمَارٌ اِلَّا وَجَدَهُ مُضْرِبًا طَرْفَهُ عَنِ السَّيْفِ وَمَا وَصَلَ  
اِلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۶۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں ذبح کیا جاتا ہے (شر) ان سے اگر وہ  
بدترین خلق کے پاس ہوں تو ان کو نیک بنا دیں میرے پدر بزرگوار نے فرمایا، جب آپ نے ایک زن ثقیفہ سے شادی کی اور ذات  
میں اس کے پاس آئے تو دیوار میں ہتھیاروں کے لئے ایک جگہ بنائی تھی اور اوپر سے اس کو سجایا گیا تھا جب صبح ہوئی تو آپ نے  
دیوار پر نظر ڈالی تو آپ نے تلوار کی برابر بند رہ کیلیں ٹھکی ہوئی دیکھیں اندیشہ ہوا کہ انھوں نے تلوار کو نقصان پہنچایا۔ آپ نے  
عروس سے فرمایا۔ تم باہر جاؤ۔ میں اپنے غلاموں کو ایک ضرورت کے لئے بلاتا ہوں پس آپ نے تلوار کے اوپر سے پردہ پٹایا تو دیکھا  
کہ وہ سب کیلیں تلوار سے ہٹی ہوئی ہیں اور تلوار پر ان کے ٹھوکے جانے کا کوئی اثر نہیں رہا ثبوت دیا گیا اس امر کا کہ سلاح رسول  
ذبح نہیں۔

۷۔ عَمَّا بِنِ يَحْيَى، عَنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنِ حُجْرٍ، عَنِ  
حُمْرَانَ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ  
فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا حَشِينَا أَنْ نَغْشَى اسْتَوْدَعَهَا أُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ام سلمہ کو آنحضرت نے ایک مہر شدہ صحیفہ دیا تھا  
فرمایا جب رسول کا انتقال ہوا تو حضرت علی ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے حوالہ نبی سے آپ تک پہنچی تھیں  
مالک ہوئے آپ کے بعد امام حسن وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسین اور جب ان کو کربلا میں ان جبرکات کے ضائع ہونے کا خوف  
ہوا تو یہ اشیا ام سلمہ کے سپرد کیں ان کے بعد وہ سب چیزیں علی بن حسین کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام)  
پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

۸۔ عَمَّا بِنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ قُصَالَةَ، عَنِ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَأَلْتُ  
أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا حَشِينَا أَنْ نَغْشَى اسْتَوْدَعَهَا أُمَّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ نبوت رسول خدا نے ایک ہر شدہ صحیفہ ام سلمہ کے سپرد کیا تھا فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت کے علم اور ہمت تیار اور جو کچھ حضرت کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے علی علیہ السلام، پھر حسن پھر حسین علیہما السلام، میں نے پوچھا۔ پھر فرمایا علی بن الحسین، اس کے بعد ان کے فرزند (امام محمد باقر علیہ السلام) پھر پھر چہر تمہاری طرف آئی۔ یعنی میں وارث ہوا۔ راوی نے کہا۔ درست ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَابَ الصَّرِيفِيِّ ، عَنْ أَبِي بَنْ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْوَفَاةُ دَعَا الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ : يَا عَمُّ مُحَمَّدٍ ! تَأْخُذُ ثَرَاتُ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ قَرْدًا عَلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي شَيْخُ كَثِيرِ الْعِيَالِ قَلِيلِ الْمَالِ مَنْ يُطِئُكَ وَ أَنْتَ تَبَارِي الرِّيحَ قَالَ : فَأَطْرَقَ عَلَيْهِ هُنَيْئَةٌ ثُمَّ قَالَ : يَا عَبَّاسُ أَنْأَخُذُ ثَرَاتُ مُحَمَّدٍ وَ تُنْجِزُ عِدَاتِهِ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ ؟ فَقَالَ يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي شَيْخُ كَثِيرِ الْعِيَالِ قَلِيلِ الْمَالِ وَ أَنْتَ تَبَارِي الرِّيحَ قَالَ : أَمَا إِنِّي سَأَعْطِيهَا مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ يَا أَخَا مُحَمَّدٍ أَنْجِزْ عِدَاتِ مُحَمَّدٍ وَ تَقْضِي دَيْنَهُ وَ تَقْبِضْ ثَرَاتَهُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ذَاكَ عَلَيَّ وَ لِي ، قَالَ : فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ حَتَّى نَزَعَ خَاتَمَهُ مِنْ إِصْبَعِهِ فَقَالَ : تَخْتَمُ بِهَذَا فِي حَيَاتِي ، قَالَ : فَظَنَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ حِينَ وَضَعْتُهُ فِي إِصْبَعِي فَتَمَسَّيْتُ مِنْ جَمِيعِ مَا تَرَكَ الْخَاتَمُ ثُمَّ صَاحَ يَا بِلَالُ : عَلِيُّ بِالْمِعْفَرِ وَ الدَّرْعِ وَ الرِّايَةِ وَ الْقَمِيصِ وَ ذِي الْفَقَارِ وَ السَّخَابِ وَ البُرْدِ وَ الْأَبْرَقَةِ وَ الْقَضِيبِ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهَا غَيْرَ سَاعَتِي تِلْكَ يَعْنِي الْأَبْرَقَةَ فَجِي ، بِشِقَّةٍ كَادَتْ تَخْطَفُ الْأَبْصَارَ فَإِذَا هِيَ مِنْ أَبْرِقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ! إِنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَانِي بِهَا وَ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ اجْعَلْهَا فِي حَلَقَةِ الدَّرْعِ وَ اسْتَدْفِرْ بِهَا مَكَانَ الْمِنْطَقَةِ ثُمَّ دَعَا بِزَوْجِي نِعَالِ عَرَبِيَّيْنِ جَمِيعًا أَحَدَهُمَا مَخْصُوفٌ وَ الْآخَرَ غَيْرَ مَخْصُوفٍ وَ الْقَمِيصَيْنِ : الْقَمِيصِ الَّذِي أُسْرِي بِهِ فِيهِ وَ الْقَمِيصِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَ الْقَلَانِسِ الثَّلَاثِ : قَلَنْسُوءَةَ السَّفَرِ وَ قَلَنْسُوءَةَ الْعَمِيدَيْنِ وَ الْجَمْعِ وَ قَلَنْسُوءَةَ كَانِ يَلْبَسُهَا وَيَقْتَدِمُعُ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا بِلَالُ عَلِيُّ بِالْبَغْلَتَيْنِ الشَّهْبَاءِ وَ الدُّدْلِ وَ النَّاظِقَيْنِ الْعَضْبَاءِ وَ الْقَصْوَاءِ وَ الْفَرَسَيْنِ : الْجَنَاحُ - كَانَتْ تَوْقَفُ بِنَابِ الْمَسْجِدِ لِحَوَائِجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُ الرَّجُلَ فِي حَاجَتِهِ فَيَرِ كَبَهُ فَيَرِ كَبَهُ فَيَرِ كَبَهُ فِي حَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - وَ حَيْرُومٌ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ : أَقْدِمَ حَيْرُومَ ، وَ الْحِمَارِ عَقِيرٍ فَقَالَ :

اقْبَضَهَا فِي حَيَاتِي فَذَكَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِ تُوْفِي عُنُقَهَا سَاعَةً قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَطَعَ خَطَامَهُ ثُمَّ مَرَّ بِرُكُضٍ حَتَّى أَتَى بِئْرَ بَنِي حَطَمَةَ بِقُبَاءٍ فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ وَرَوَى أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ الْجِمَارَ كَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا بِي أَنْتَ وَآمِسِي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ نُوحٌ فَمَسَحَ عَلَيَّ كَفْلَهُ ثُمَّ قَالَ : يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ هَذَا الْجِمَارِ جِمَارٌ يَزُكُّهُ سَيِّدُ النَّسَبِينَ وَخَاتَمُهُمْ ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي ذَلِكَ الْجِمَارَ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس بن عبدالمطلب کے ذریعہ امیرالمؤمنین علیہ السلام کو بلا لیا اور عباس سے فرمایا: چچا، آپ میری میراث لیں، میرا فرض ادا کریں اور میرے وعدے پورے کریں انہوں نے کہا میں بڑھا کثیر العیال اور بیل مال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا فرض کیسے ادا کر سکتا ہوں اور آپ کے وعدے کیسے پورے کر سکتا ہوں پھر فرمایا: میں یہ چیزیں اسے دوں گا جو ان کا حق دار ہوگا پھر فرمایا: اے علی! اے محمد کے بھائی تم محمد کے وعدے پورے کرو گے اس کا فرض ادا کرو گے اس کی میراث پر قابض ہو گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ فرض میرے اور پہلے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرف دیکھنے لگا حضرت نے اپنی انگلی سے انگوشی اٹھائی اور فرمایا اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہ انگوشی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرت نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زہ، رایت، قمیض، ذوالفقار (تلواریں) و عمامہ، سحاب اور چادر ابرقہ اور چھری لاؤ، میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑہ تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیا تی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرت نے فرمایا: یا علی! یہ جبرئیل میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا اس کو اپنی زہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو۔ پھر آپ نے اپنے عری جوڑے کا جوڑا منگایا ایک ان میں بیوندار تھا دوسرا بے بیوندار اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئے تھے دوسری وہ جو جنگ احد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفر والی دوسری حیدرین اور جمعہ والی تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان بیٹھے تھے پھر فرمایا: اے بلال دو چمچر لاؤ ایک شہبانے اور دوسرے دلدل اور روزنے لاؤ، ناقہ غضبنا اور ناقہ قصویٰ اور دونوں گھوڑے ایک جناح نامے جو مسجد کے دروازے پر کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے، دوسرے چیز نامے تھا یہ وہ تھا جس سے حضرت فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ لے جوہم، اور عقیقہ نامے گدھا تھا جب رسول کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑا اور وہاں سے بھاگ کر قبائیں بنی غطیفہ کے کنوئیں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر ہے، امیرالمؤمنین سے مروی ہے کہ

س گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے روایت کہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک گدھا تھا۔ نوح اس کے پاس آئے اور اس کے پیچھے پرہا تھوڑکے کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید النبیین اور خاتم المرسلین سواری کریں گے پس اس گدھے نے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

## ارٹیسواں باب

### رسول اللہ صلعم کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل تھے

(باب ۳۸)

أَنَّ مَثَلَ سِلَاحِ رَسُولِ اللَّهِ مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ سَعِيدِ السَّمَانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ أُمِّي أَهْلِ بَيْتٍ وَجِدَ التَّابُوتُ عَلَى بَابِهِمْ أَوْ تَوُوا النُّبُوَّةَ فَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنْهَا أُوتِيَ الْأَمَامَةَ،<sup>(۱)</sup>

۱- راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ سلاح رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکات رسول ہیں ان کو امامت ملی۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ، عَنْ نُوحِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا ذَارَ التَّابُوتُ ذَارَ الْمَلِكُ فَإِنَّمَا ذَارَ السِّلَاحُ فِينَا ذَارَ الْعِلْمَ.

۲- میں نے حضرت ابو جعفر اللہ علیہ السلام سے سنا۔ تبرکات رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسول ہیں وہیں دارالعلم ہے۔



۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا دَارَ التَّابُوتُ أَدْنُوا النَّبُوَّةَ وَحَيْثُمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا قَمَّ الْأُمْرُ ، قُلْتُ : فَيَكُونُ السِّلَاحُ مَرَايِلًا لِلْعِلْمِ ؟ قَالَ : لَا .

۳ - امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسول کی مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں تابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں ہے میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا۔ نہیں۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَيْنَمَا دَارَ التَّابُوتُ دَارَ الْمَلِكِ وَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحِ فِينَا دَارَ الْعِلْمِ .

۴ - امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری مثال تابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت ہے وہیں علم ہے۔

تابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں حملے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر فہم و جبرگیا ہو جاوت جبرائے کیا توجیح : تھا لہذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا۔

## انتالیسواں باب

ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

۳۹ (باب)

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَالْمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَبَّالِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي ؟ قَالَ : فَرَفَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام سِتْرَ أَيْنِهِ وَبَيْنَ بَيْتِ آخَرَ فَأَطْلَعَ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! سَلَعَمَا بِذَلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِبَعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَ عَلِيًّا بِبَابِ يَفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا بِبَابِ أَلْفِ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابِ أَلْفُ بَابٍ قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ الْعِلْمُ، قَالَ: فَتَكَتْ سَاعَةٌ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَلِكَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: صَحِيفَةٌ طَوَّلَهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِمْلَائِهِ مِنْ فَاتِي فِيهِ وَحَطَّ عَلِيٌّ بِبَيْمِهِ، فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَكُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ النَّاسَ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْضِ فِي الْحَدِيثِ وَصَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ وَقَالَ: تَأَذَّنْ لِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْتَعِ مَا شِئْتَ، قَالَ: فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَقَالَ: حَتَّى أَرْضِ هَذَا، كَأَنَّهُ مُغَضَّبٌ، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ الْعِلْمُ! قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتْ سَاعَةٌ، ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَعْفَرُ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَعْفَرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْجَعْفَرُ؟ قَالَ: وَعَلَاءُ مِنْ أَدَمَ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ وَعِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتْ سَاعَةٌ ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا لَمُصْحَفَ فَاطِمَةَ (ع) وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)؟ قَالَ: مُصْحَفٌ فِيهِ مِثْلُ قُرْآنِكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللَّهُ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتْ سَاعَةٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمٌ مَا كَانَ وَعِلْمٌ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا وَاللَّهُ هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَيْسَ بِذَلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَيُّ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ الْأَمْرُ بَعْدَ الْأَمْرِ وَالشَّيْءُ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سن تو نہیں رہے حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان تھا میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا۔ اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے علی کو ایک باب علم کا تعلیم دیا جس ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوتے ہیں نے کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے ابو محمد ہزار

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیلئے ہے کہا حضور تباہیں جامعہ کیلئے ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ مبارک رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس نئے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے۔ حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے ذرا تند لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جعفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جعفر کیلئے ہے میں نے پوچھا حضور جعفر کیلئے فرمایا وہ ایک طرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اوصیاء اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علماء کے علم کا جو نبی اسراہیل میں ہو چکے ہیں میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیلئے ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بلحاظ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ماکان مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اسکے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیلئے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : تَظْهَرُ الرَّثَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعَشْرِينَ وَجَائِدَةٍ وَذَلِكَ أَنِّي نَظَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع) ، قَالَ : فُلْتُ : وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ ﷺ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزْنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْسَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا يُسَلِّيْ عَمَّهَا وَيُحَدِّثُهَا ، فَشَكَتَ ذَلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : إِذَا أَحْسَسْتَ بِذَلِكَ وَ سَمِعْتَ الصَّوْتِ قَوْلِي لِي ، فَأَعْلَمْتَهُ بِذَلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفًا قَالَ : ثُمَّ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَلَكِنْ فِيهِ عِلْمٌ مَا يَكُونُ .

۲۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (بعہد بنی عباس) ظاہر ہوں گے جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر سحوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہ نے یہ واقعہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا: اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سُنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب یہ فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہ نے یہ آگاہ کیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی تھیں پھر فرمایا اس میں طلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدِي الْجَعْفَرُ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ : ذُبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَاةُ مُوسَى وَ انجِيلُ عِيسَى وَ وَصْفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ ؛ وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَرَعُمُ أَنْ فِيهِ فُرْآنَا وَ فِيهِ مَا يَخْتِجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَ لَا نَخْتِجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجِلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجِلْدَةِ وَ رُبْعُ الْجِلْدَةِ وَ أَرْضُ الْخَدِشِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَعْفَرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَعْفَرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يَفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْقُوبٍ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَيْعَرُفُ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَ النَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَ لَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَ طَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَ الْإِنكَارِ وَ لَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ .

۳۔ اسی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا۔ اس میں کیلئے فرمایا ذبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، مصحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں رسوا کے لئے، ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربیع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق سرخ بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خوزیری کیلئے گھولا جائیگا کھولے گا اس کو صاحب دعا الفقار (مراد قائم آل محمد) عبداللہ ابل یعفور نے کہا۔ اللہ آپ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حمدان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ : قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ فِي الْجَعْفَرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَا يَسُوؤُهُمْ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَ قَرَائِضَهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَ سَلَوْهُمُ عَنِ الْخَالَاتِ وَ الْعَمَاتِ

وَلْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ وَمَعَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَاتُوا بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ آثَارَهُ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (اولاد حسن مراد فرقہ زیدریہ) جس جعفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ چیز جو انہیں آزر دہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے، حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قصا کو نکالو، ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خالوں اور سچے پھیلوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسول ہیں خدا نے فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب لاؤ اور علی آثار لاد۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنِ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْجَعْفَرِ فَقَالَ: هُوَ جِلْدٌ ثَوْبٌ مَمْلُوءٌ عِلْمًا، قَالَ لَهُ: فَالْجَامِعَةُ؟ قَالَ: تِلْكَ صَحِيفَةٌ طَوَّلَهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ مِثْلُ فَخْذِ الْفَالِجِ فِيهَا كُلُّ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ مِنْ قَضِيَّةٍ إِلَّا وَهِيَ فِيهَا حَتَّى أَدْرِسَ الْخَدَشَ، قَالَ: فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَبْحَثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَعَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ مَكَتَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْسَةَ وَسَبْعِينَ يَوْمًا وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ جَبْرَيْلُ ﷺ يَأْتِيهَا فَيُحْسِنُ عِزَّاءَهَا عَلَى أَبِيهَا وَيَطِيبُ نَفْسَهَا وَيُخَبِّرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخَبِّرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي دَرِيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يَكْتُبُ ذَلِكَ، فَهَذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ.

۵۔ بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جعفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامع کیا ہے نہ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو پڑھے جلنے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیلئے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یا نہ کرنے کے لئے حضرت فاطمہ بعد وفات رسول ﷺ، دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کا شدید غم طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعویث کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے پد بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ سناتے اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کو پیش آنے والے ہیں حضرت علی ان واقعات کو لکھتے جاتے تھے پس یہ ہے مصحف فاطمہ۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ،

عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّمِيرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدَنَا مَا لَا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَإِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا كِتَابًا إِمْلَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَحَطَّ عَلَيَّ عليه السلام ، صَحِيفَةً فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَإِنَّكُمْ لَتَأْتُونَنَا بِالْأَمْرِ ، فَتَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَتَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ .

۶۔ راوی کا کہنا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھا یا حضرت نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ فَضَيْلِ بْنِ يسَارٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَرِزَاةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْمَعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمَحْمَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ ؟ فَقَالَ : وَاللَّهِ إِنَّ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَكُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ ، لَا وَاللَّهِ مَا عَمَّدُ بِنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا .

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ فرقے محمد بن عبد اللہ (بن حسن بن حسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں، پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا۔ واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر بادشاہ کا جو زمین پر کسی علاقے کا حکمران ہو وہ محمد بن عبد اللہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک بھی نہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ فَضَيْلِ بْنِ سُكْرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : يَا فَضَيْلُ أَتَنْدِي فِي أُمَّي شَيْءٌ كُنْتُ أَنْظُرُ قَبِيلُ ، قَالَ : فَلْتُ : لَأَقَالَ : كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ، لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ [ الْأَرْضَ ] إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَا وَجَدْتُ لَوْلَدِ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئًا .

۸۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ نہیں فرمایا میں صحیفہ فاطمہ دیکھ رہا تھا اس میں تمام بادشاہوں کے نام مع ان کے باپ کے ناموں کے لکھے ہیں میں نے ان میں اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ دیکھا۔

## چالیسواں باب

شان انا انزلناه فی لیلۃ القدر اور اس کی تفسیر

(باب)

فی شان انا انزلناه فی لیلۃ القدر وتفسیرھا

۱- محمد بن ابی عبد اللہ و محمد بن الحسن ، عن سهل بن زیاد و محمد بن یحییٰ ، عن أحمد بن محمد جمیعاً ، عن الحسن بن العباس بن الحریش عن ابی جعفر الثانی علیہ السلام قال : قال أبو عبد اللہ علیہ السلام : بیانا بی يطوف بالكعبة إذا رجل ممطر قد قيس له فقطع عليه أسبوعه حتى أدخله إلى دار جنب الصفا فأرسل إلي فكننا ثلاثة فقال : مرحباً يا ابن رسول الله ثم وضع يده على رأسي وقال : بارك الله فيك يا أمين الله بعد آباءه . يا أبا جعفر إن شئت فأخبرني وإن شئت فأخبرتك وإن شئت سلني وإن شئت سألتك ، وإن شئت فاصدقني وإن شئت صدقتك ؟ قال : كل ذلك أشاء قال : فإياك أن ينطق لسانك عند مسألتي بأمر تضير لي غيره قال : إنما يفعل ذلك من في قلبه علمان يخالف أحدهما صاحبه وإن الله عز وجل أبقى أن يكون له علم فيه اختلاف قال : هذيه مسألتي وقد فسرت طرفاً منها ، أخبرني عن هذا العلم الذي ليس فيه اختلاف من يعلمه ؟ قال : أمّا جملة العلم فعند الله جل ذكره و أمّا ما لا بدّ للعباد منه فعند الأوصياء قال : ففتح الرجل عجزته واستوى جالساً وتهلّل وجهه وقال : هذيه أردت ولها أتيت ، رعمت أن علم ما لا اختلاف فيه من العلم عند الأوصياء فكيف يعلمونه ؟ قال : كما كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يعلمه إلا أنهم لا يرون ما كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يرى ، لأنه كان نبياً وهم محدثون وإنه كان يفيد إلى الله عز وجل فيسمع الوحي وهم لا يسمعون ، فقال : صدقت يا ابن رسول الله ، سألتك بمسألة صعبة ، أخبرني عن هذا العلم ما له لا يظهر كما كان يظهر مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قال : فضحك أبي علیہ السلام وقال : أبي الله عز وجل أن يطلع علي عليه إلا ممتحناً للإيمان به كما قضى على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أن يصبر على أذى قومه ولا يجاهدكم إلا بأمره ، فكم من اكتناب قد اکتتم به

حَتَّى قَبِلَ لَهُ: «اصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ» وَأَيَّمُ اللَّهِ أَنْ لَوْ صَدَعَ قَبْلَ ذَلِكَ لَكُنْ آمِنًا  
وَالَكِنَّهُ إِنَّمَا نَظَرَ فِي الطَّاعَةِ وَخَافَ الْخِلَافَ فَلِذَلِكَ كَفَّ فَوَدِدْتُ أَنْ عَيْنَكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِي هَذِهِ  
الْأُمَّةَ وَالْمَلَائِكَةَ بِسُيوفِ آلِ دَاوُدَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تُعَذِّبُ أَرْوَاحَ الْكُفْرَةِ مِنَ الْأَمْوَاتِ وَتَلْجُو  
بِهِمْ أَرْوَاحَ أَشْبَاهِهِمْ مِنَ الْأَخْيَاءِ ثُمَّ أَخْرَجَ سِنْفًا ثُمَّ قَالَ: مَا إِنَّ هَذَا مِنْهَا، قَالَ: فَقَالَ: أَبِي  
إِي وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ: فَرَدَّ الرَّجُلُ اعْتِجَارَهُ وَقَالَ: أَنَا إِلَيَّ مَا سَأَلْتُكَ عَنْ  
أَمْرِكَ وَبِي مِنْهُ جِهَالَةٌ غَيْرَ أَنْتِي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ قُوَّةً لِأَصْحَابِكَ وَسَاخِرًا لِكِبَائِكَ يَا بَیَّةَ  
أَنْتَ تَعْرِفُهَا إِنْ خَاصَمُوا بِهَا فَلَجُوا

قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي ﷺ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِهَا، قَالَ قَدْ شِئْتُ، قَالَ: إِنْ شِئْنَا  
إِنْ قَالُوا لِأَهْلِ الْخِلَافِ لَنَا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِرَسُولِهِ ﷺ: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي  
لَيْلَةِ الْقَدْرِ - إِلَى آخِرِهَا - فَهَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ شَيْئًا لَا يَعْلَمُهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ  
يَأْتِيهِ بِهِ جِبْرِئِيلُ ﷺ فِي غَيْرِهَا؟ فَأَنْتُمْ سَيَقُولُونَ: لَا، فَقُلْ لَهُمْ: فَهَلْ كَانَ لِمَا عَلِمَ بُدْءُ مِنْ أَنْ  
يُظْهِرَ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَقُلْ لَهُمْ: فَهَلْ كَانَ فِيمَا أَظْهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ  
اخْتِلَافٌ؟ فَإِنْ قَالُوا: لَا، فَقُلْ لَهُمْ: فَمَنْ حَكَمَ بِحُكْمِ اللَّهِ فِيهِ اخْتِلَافٌ قَبْلَ خَالْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟  
فَيَقُولُونَ: نَعَمْ - فَإِنْ قَالُوا: لَا، فَقَدْ نَقَضُوا أَوَّلَ كَلَامِهِمْ - فَقُلْ لَهُمْ: مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ  
وَالرُّسُلُ اسْخُونُ فِي الْعِلْمِ، فَإِنْ قَالُوا: مِنَ الرُّسُلِ اسْخُونُ فِي الْعِلْمِ؟ فَقُلْ: مَنْ لَا يَخْتَلِفُ فِي عِلْمِهِ،  
فَإِنْ قَالُوا: فَمَنْ هُوَ ذَلِكَ؟ فَقُلْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبَ ذَلِكَ، فَهَلْ بَلَغَ أَوْلَا؟ فَإِنْ قَالُوا:  
قَدْ بَلَغَ فَقُلْ: فَهَلْ مَاتَ ﷺ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُ عِلْمًا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ؟ فَإِنْ قَالُوا: لَا،  
فَقُلْ: إِنْ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤَيَّدٌ وَ لَا يَسْتَخْلِفُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مَنْ يَحْكُمُ بِحُكْمِهِ  
وَإِلَّا مَنْ يَكُونُ مِثْلَهُ إِلَّا النَّبِيُّ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ يَسْتَخْلِفُ فِي عِلْمِهِ أَحَدًا فَقَدْ ضَيَّعَ  
مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِمَّنْ يَكُونُ بَعْدَهُ فَإِنْ قَالُوا لَكَ: فَإِنَّ عِلْمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ  
فَقُلْ: حَمْدُ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ، إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ [إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ] فِيهَا إِلَى قَوْلِهِ: إِنَّا  
كُنَّا مُرْسِلِينَ، فَإِنْ قَالُوا لَكَ: لَا يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا إِلَى نَبِيِّ فَقُلْ: هَذَا الْأَمْرُ الْحَكِيمُ  
الَّذِي يُفَرِّقُ فِيهِ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ النَّزَّلُ مِنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ أَوْ مِنْ سَمَاءٍ إِلَى أَرْضٍ  
فَإِنْ قَالُوا مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ فَلَيْسَ فِي السَّمَاءِ أَحَدٌ يُرْجِعُ مِنَ طَاعَةِ إِلَى مَعْصِيَةٍ، فَإِنْ قَالُوا مِنْ سَمَاءٍ إِلَى أَرْضٍ



وَأَهْلُ الْأَرْضِ أَخْوَجُ الْخَلْقِ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْتُ : فَهَلْ لَهُمْ بَدٌّ مِنْ سَيِّدٍ يَتَحَاكَمُونَ إِلَيْهِ؟ فَإِنْ قَالُوا :  
 فَإِنَّ الْخَلِيفَةَ هُوَ حَكَمُهُمْ فَقُلْتُ : وَاللَّهِ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ - إِلَى  
 قَوْلِهِ - : خَالِدُونَ» لَعَمْرِي مَا فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلِيُّ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُؤَيَّدٌ وَمَنْ  
 أُيِّدَتْهُ يَخْطِ وَمَا فِي الْأَرْضِ عَدُوُّ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُخَدُّولٌ وَمَنْ حُدِلَ لَمْ يُعِيبْ ، كَمَا أَنَّ  
 الْأَمْرَ لَأَبَدٌ مِنْ تَنْزِيلِهِ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ كَذَلِكَ لِأَبَدٍ مِنْ وَالٍ ، فَإِنْ قَالُوا : لَا  
 نَعْرِفُ هَذَا فَقُلْتُ : [لَهُمْ] قُولُوا مَا أَحْبَبْتُمْ ؛ أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ نَحْيِ رَسُولِهِ ﷺ أَنْ يَتْرَكَ الْعِبَادَ وَلَا  
 حُجَّةَ عَلَيْهِمْ ؛ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ : هُنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَابٌ غَامِضٌ  
 أَرَأَيْتَ إِنْ قَالُوا : حُجَّةُ اللَّهِ ، الْقُرْآنُ ؟ قَالَ : إِذَنْ أَقُولُ لَهُمْ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِنَاطِقٍ بِأَمْرٍ وَ  
 يَنْهَى وَلَكِنْ لِلْقُرْآنِ أَهْلٌ يَأْمُرُونَ وَيَنْهَوْنَ وَأَقُولُ : قَدْ عَرَضَتْ لِبَعْضِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُصِيبَةٌ مَا هِيَ  
 فِي السُّنَّةِ وَالْحُكْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَلَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ أَبِي اللَّهِ لِعَلِمِهِ بِتِلْكَ الْفِتْنَةِ أَنْ تَظْهَرَ  
 فِي الْأَرْضِ وَلَا لَيْسَ فِي حُكْمِهِ رَادُّ لَهَا وَمُفَرِّجٌ عَنْ أَهْلِهَا فَقَالَ : هُنَا تَفْلُجُونَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
 أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ ذِكْرُهُ قَدْ عَلِمَ بِمَا يُصِيبُ الْخَلْقَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي أَنْفُسِهِمْ  
 مِنَ الدِّينِ أَوْ غَيْرِهِ فَوَضَعَ الْقُرْآنَ دَلِيلًا ، قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : هَلْ تَدْرِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ، دَلِيلٌ  
 مَا هُوَ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ ، نَعَمْ فِيهِ جَمَلُ الْحُدُودِ وَتَفْسِيرُهَا عِنْدَ الْحُكْمِ فَقَالَ أَبِي اللَّهِ أَنْ يُصِيبَ  
 عِبْدًا بِمُصِيبَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ أَوْ [فِي] مَالِهِ لَيْسَ فِي أَرْضِهِ مِنْ حُكْمِهِ قَاضٍ بِالصَّوَابِ فِي تِلْكَ  
 الْمُصِيبَةِ قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : أَمَا فِي هَذَا الْبَابِ فَقَدْ فَجَعَلْتُمْ بِحُجَّةٍ إِلَّا أَنْ يَفْتَرِي خَصْمُكُمْ عَلَى اللَّهِ  
 فَيَقُولُ : لَيْسَ لِلَّهِ جُلٌّ ذِكْرُهُ حُجَّةٌ وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَنْ تَفْسِيرِهِ لِكَيْلَا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ؟  
 مِمَّا خَصَّ بِهِ عَلِيٌّ «وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ» قَالَ : فِي أَبِي فُلَانٍ وَأَصْحَابِهِ وَاحِدَةٌ مُقَدِّمَةٌ وَوَاحِدَةٌ  
 مُؤَخَّرَةٌ «لَا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ» مِمَّا خَصَّ بِهِ عَلِيٌّ ﷺ «وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ» مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي  
 عَرَضَتْ لَكُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحُكْمِ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ  
 فِيهِ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ وَدَهَبَ فَلَمْ أَرَهُ .

حضرت امام محمد تقی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب میرے پسر بزرگوار حاضر ہو

کا طواف کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص سر اور چہرہ کو ڈھانپے ہوئے آیا اور آپ سے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے طواف قطع کئے اور اس شخص نے آپ کو ایک گھر میں جو کوہ صفا کے پہلو میں تھا داخل کیا اور کسی مجھ بلانے کے لئے سمجھا اب ہم میں شخص وہاں ہو گئے۔ اس نے کہا۔ مرحبا یا بن رسول اللہ، پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ اے اپنے آبا و اجداد کے بعد خدا کے امین۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، اے ابو جعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھے بتائیں یا چاہیں تو میں آپ کو خبر دوں، اگر آپ چاہیں تو مجھ سے سوال کریں ورنہ میں آپ سے سوال کروں، اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں ورنہ میں آپ کی تصدیق کروں، فرمایا مجھے سب منظور ہے اس نے کہا اپنے آپ کو اس بات سے بچائیے کہ میرے سوال کے جواب آپ مجھ سے وہ بات کہیں جس کا غیر آپ کے دل میں ہو۔ حضرت نے فرمایا ایسا تو وہ کرے گا جس کے دل میں دو علم ہوں ایک دوسرے کے مخالف، خدا نے منع کیا ہے ایسے علم سے جس میں اختلاف ہو اس نے کہا میرا یہی سوال تھا جس کا ایک پہلو میں نے نمایاں کر دیا۔ اب آپ مجھے وہ علم بتائیے جس میں اختلاف نہ ہو اس کے جلنے والے کے لئے فرمایا۔ پورا پورا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن جتنا علم بندوں کے لئے ضروری ہے وہ اوصیاء رسول کے پاس ہے یرس کر اس نے اپنے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا اور چہرہ چمک اٹھا کہنے لگا یہی میرا مقصد تھا اور اسی لئے میں آیا ہوں آپ کا دعویٰ ہے کہ وہ اوصیاء ہیں جنکے علم میں کوئی اختلاف نہیں، پس ان کو یہ علم کیوں مال ہونے لے فرمایا جیسے رسول اللہ کو ہونے لے فرق یہ ہے کہ وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو رسول اللہ دیکھتے ہیں کیونکہ وہ نبی ہیں اور اوصیاء محدث ہیں، رسول بذریعہ وحی خدا سے لیتے ہیں اوصیاء بروحی نازل نہیں ہوتے، اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ نے سچ کہا ہے اب ایک مشکل مسئلہ میرے سامنے ہے اس کو بھی حل کیجئے وہ علم جس میں جمیع محتاج الیہ کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اوصیاء اس علم سے کیوں نہیں غلبہ حاصل کرتے اس طرح جس طرح رسول اللہ حاصل کرتے تھے یرس کر میرے پدر بزرگوار ہنسے اور فرمایا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ اس کے علم پر مطلع کیا جائے مگر اس کو جس کے ایمان کا امتحان لیا گیا ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوم کی اذیت پر صبر کریں اور بغیر اسکے حکم کے ان سے جہاد نہ کریں رسول اللہ نے امر حق کو پوشیدہ رکھا، پھر خدا کا حکم ہوا جو تم کو دیا گیا ہے اسے ظاہر کرو اور دشمنوں کو روگردانی کرو، خدا کی قسم اگر اس سے پہلے بھی ظاہر کر دیتے تو ان میں ربتے لیکن انھوں نے اطاعت کو پیش نظر رکھا اور خدا کے خلاف کرنے سے ڈرے، اس لئے رُکے رہے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری نظر اس آیت کے ہمدی کی طرف لگی رہے اور ان ملائکہ کی طرف جو آل داؤد یعنی سلیمان کی تلوار جس نے تمام عالم کو مسخر کر لیا تھا، کی تلواروں کی طرح مابین آسمان و زمین ہوں گے، معذب ہوں گی اس وقت مُردہ کافروں کی رو میں اللہ ملحق ہوں گی ان سے ان زندوں کی رو میں بھی جو کفر میں ان سے مشابہ ہوں گی پھر حضرت نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا یہ بھی اپنی تلوار ہے جس سے پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے انسانوں میں سے محمد مصطفیٰ کو انتخاب کیا رہ وہی ہے، اس کے بعد اس شخص نے نقاب الٹ دی اور کہا میں الیاس (نبی) ہوں میں نے جو حالات آپ کے لئے وہ از روئے جہالت نہتے بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ اس گفتگو سے آپ کے اصحاب کو فوت پہنچے۔ اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں وہ آیت ہے آپ جلتے ہیں کہ اگر مخالف کریں اس سے لو اپنے مخالف پر

غالب آئیں۔ حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار نے اس سے کہا اگر تم جاہلو تو میں اس آیت کو خود بیان کر دوں اس نے کہا ضرور، فرمایا ہمارے شیعوں کو چاہیے کہ اپنے اہل خلافت سے کہیں کہ خدا اپنے رسول سے فرماتا ہے انا انزلنا تو فی لیلۃ القدر الخ پس رسول اللہ پہلے سے جانتے تھے اس چیز کو جسے نہیں جانتے تھے اس رات کو جبرئیل ان کے پاس کوئی نئی چیز لے کر آئے تھے اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ شب قدر میں جو چیز لائی گئی تھی وہ کیا ایسی تھی کہ اس کا اہر کرنا ضروری تھا اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے آیا جو رسول اللہ نے علم خدا سے ظاہر کیا اس میں اور اس میں کوئی اختلاف تھا؟ اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے کہیں جو شخص حکم کرتا ہے حکم خدا میں اختلاف کے ساتھ تو وہ مخالفت رسول کریم سے یا نہیں، پس وہ کہیں گے ہاں اور اگر نہیں کہیں گے تو انھوں نے اپنے پہلے کلام کے خلاف کہا۔ پس ان سے کہو (اس صورت میں تم نے اس آیت کا مطلب نہیں سمجھا پس اب یہ تسلیم کرو) اس کی تاویل نہیں جانتے۔ مگر اللہ والراسخون فی العلم، اگر وہ پوچھیں راسخون فی العلم کون ہیں تو کہو جن کے علم میں اختلاف نہیں اگر وہ کہیں وہ کون ہیں تو کہو رسول اللہ ایسے تھے پس آیا انھوں نے تبلیغ کی یا نہیں اگر وہ کہیں کہیے تو کہو: جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تو ان کا خلیفہ ایسا ہونا چاہا کہ اسے پاس ہی وہ علم ہو کہ اس میں اختلاف نہ ہو اگر وہ کہیں ایسا نہیں تو کہو کہ خلیفہ رسول اللہ بنی ہاشم اور رسول اللہ بنی ہاشم اور رسول خلیفہ ایسی کو نہیں گئے جو ان کے حکم مطابق حکم کرے اور سوائے نبوت ہر شے میں وہ رسول کی مثل ہو اور اگر رسول اللہ نے اپنے علم میں کسی کو اپنا جانشین نہ بنایا ہوتا تو حضرت کے بعد آنے والی نسلیں ضائع ہو جاتیں پس اگر وہ کہیں کہ علم رسول اللہ قرآن سے تھا تو یہ آیت پڑھو تم، قسم ہے کتاب مبین کی۔ ہم نے ستمآن کو مبارک رات و شب قدر میں نازل کیا۔ ہم اس میں ڈرنے والے ہیں الی قولہ ہم رسولوں کو بھیجنے والے ہیں پس اگر کہیں کہ خدا تو اپنے پیغام ہر نبی کے پاس بھیجتا ہے تو ان سے کہو کہ خداوند حکیم کا امر جو شب قدر میں ہوتا ہے اس سے الگ ہے جو قرآن میں یہ بتاؤ کہ کیا یہ امر ملکہ آسمان سے آسمان کی طرف لے جاتے ہیں یا آسمان سے زمین کی طرف اگر کہیں آسمان سے آسمان کی طرف تو پڑھو آسمان میں وہ کون ہے جو طاعت سے معصیت کی طرف لٹاتا ہے اگر وہ کہیں کہ فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہیں کیونکہ زمین والے سب سے زیادہ محتاج ہر ایت ہیں تو تم ان سے کہو کہ لامحالہ ان کو ایسے سردار کی ضرورت ہوگی جس سے وہ اپنے معاملات میں فیصلہ کر سکیں اگر وہ کہیں کہ خلیفہ کا حکم ہے تو ان سے کہو خدا فرماتا ہے اللہ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان والے ہیں وہ انکو ناریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لٹاتے قسم خدا کی آسمان و زمین میں کوئی خدا کا ولی نہیں، مگر یہ کہ وہ مؤمن اللہ ہے اور جو مؤمن اللہ ہے وہ خطا نہیں کریگا اور دوسرے زمین پر کوئی خدا کا دشمن نہیں مگر ذلیل اور جو رسوا ہے وہ راہ نواب پر نہیں ہو سکتا جس طرح امر کی تنزیل آسمان سے ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق اہل زمین کے درمیان حکم کیا جائے اسی طرح ضروری ہے ایک ولی کا ہونا تاکہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرے، اگر وہ کہیں کہ ہم اسے نہیں پہچانتے تو کہو تم نے اسے دوست نہیں رکھا، خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ بعد محمد وہ اپنے بندوں کو اس طرح چھوڑ دے کہ ان پر کوئی حجت نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میرے والد ماجد خاموش رہے۔ ایسا نے کہا یا بن رسول اللہ! اب ایک اور مشکل کا سامنا ہے۔ غور کیجئے۔ اگر وہ کہیں حجت خدا قرآن ہے تو کیا جواب ہوگا۔ فرمایا۔ میں ان سے کہوں گا کہ قرآن امر وہی کے

کے متعلق بولنے والا نہیں بلکہ قرآن کے لئے اس کے کچھ اہل جو ہیں جو امر کرتے ہیں اور نہی کرتے ہیں اور میں کہوں گا بعض اہل زمین کو ایسے مشکل سوالات کا سامنا ہوتا ہے کہ جن کا جواب احادیث میں نہیں اور کوئی حکم رسول ایسا نہیں ملتا جس میں اختلاف نہ ہو اور قرآن میں بھی کوئی صریح حکم نہیں (تو قرآن کیونکر حجت ہوگا) اور خدا کو یہ ناپسند ہے کہ روئے زمین پر ایسا فتنہ ہو کہ جس کا اسے علم ہے اور اس کا کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ہوتا کہ اہل ارض کی دل تنگی دور ہو اور درست فیصلہ کر کے لوگوں کو معصیت سے بچائے۔

اس شخص نے کہا مراد ایاکس، اس باب میں آپ نے حجت پوری کر دی۔ اس سے انکار نہ کرے گا مگر تمہارا وہ دشمن جو اللہ پر افراتفرات کرتے ہوئے کہے کہ خدا نے حجت کا ذکر قرآن میں نہیں کیا۔ اب آپ مجھے اس کی تفسیر بتائیے و تاکہ تم مایوس نہ ہو اس چیز پر جو فوت ہوئی؟ یہ علی سے مخصوص ہے اور امت ابراؤ اس پر جو تم کو دیکھا ہے، یہ کس سے متعلق ہے؟ حضرت نے فرمایا یہ فلاں اس کے ساتھیوں کے متعلق ہے (جو خلافت پر اترائے اور لانا سوعلیٰ ما فاکم، علی کے بارہ میں ہے اور آیت کا ایک حصہ مقدم ہے اور ایک آخر ہے۔ پہلے حصہ سے مراد یہ ہے کہ تم خوش نہ ہو اس فتنہ سے جو تم کو بعد رسول پیش آنے والا ہے۔

اس پر (ایسا ئے) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان اصحاب حکم میں سے ہیں جن کے فیصلوں میں اختلاف نہیں یہ کہہ کر وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔

اس حدیث کے آغاز میں سورہ انا انزلناہ سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں قرآن رسول اللہ پر نازل کیا۔ ملائکہ اور روح شب قدر میں ہر امر کو توضیح :- بیان و تاویل کے ساتھ لے کر ہر سال نازل ہوتے ہیں جیسا کہ تنزیل کے فعل مستقبل سے ظاہر ہوتا ہے

ہے کہ زمانہ آئندہ میں اس کی تجدید ہوتی رہتی ہے اب ہم کہتے ہیں کیا رسول کے پاس اس علم کے حاصل کرنے کا جس کی طرف امت محتاج ہو سوائے اس کے جو من عند اللہ سامان سے ان تک پہنچتا تھا کوئی اور بھی طریقہ تھا خواہ شب قدر میں ہو یا اس کے علاوہ یا کوئی اور طریقہ نہ تھا۔ پہلی بات تسلیم نہیں۔ کیونکہ اجماع امت اس پر ہے کہ ان کا علم نہ تھا مگر من عند اللہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ ان ہوا لا وحی یوحی۔ پس دوسری بات ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا جائز ہے رسول کے لئے یہ امر کہ وہ ایسے علم کو جس کی طرف امت محتاج ہے ظاہر نہ کرے یا کرے پہلی صورت بالکل باطل ہے کیونکہ حضرت پر وحی اکی لئے ہوتی تھی کہ وہ لوگوں تک پہنچائیں اور خدا کی طرف آنے کی لوگوں کو ہدایت کریں پس دوسری صورت ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو علم رسول اللہ کو خدا کی طرف سے دیا گیا تھا کیا اس میں اختلاف تھا کہ ایک وقت ایک معاملہ کا حکم دیا اور دوسرے وقت دوسرا درآسما ایک مسئلہ بعینہ وہی ہے یا ایسا نہ ہو پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ جو حکم دیتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا کے حکم میں اختلاف کیسا؟ وہ فرماتا ہے اگر یہ فتنہ آن خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں اختلاف کثیر پاتے۔

پھر ہم یہ سوال کرتے ہیں جو شخص اپنے احکام میں اختلاف بیان کرتا ہو تو آیا اس نے اپنے اس فعل و حکم میں

رسول کی مخالفت کی یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ کے حکم میں اختلاف نہ تھا۔ پس دوسری صورت ثابت ہوئی، اب ہم پوچھتے ہیں جس کے حکم میں اختلاف تو نہیں آیا اس کے علم کے لئے من غیر جہت اللہ، کوئی طریقہ بھی ہے۔ واسطہ یا بالواسطہ اور علم آیات متشابہ جن سے اختلاف ہوتا ہے خدا کے سوا اور طریقہ سے حاصل ہوتا ہے یا نہیں پہلی صورت چونکہ باطل ہے لہذا دوسری صورت ثابت، پس اب سوال یہ ہے کہ ان آیات متشابہات کا علم جو سبب اختلاف حکم ہوتی ہیں اور تاویل، ان کی تاویل کیا، اللہ اور اسخون فی العلم کے سوا وہ لوگ بھی جانتے ہیں جن کے علم میں اختلاف ہے یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے وما یعلم تاویل الا اللہ والراسخون فی العلم، پس اب ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ جو راسخون فی العلم سے تھے جب مر گئے تو یہ علم ان کے ساتھ چلا گیا اور ان کے بعد متشابہات کے علم کا طریقہ ان کے جانشین تک پہنچا یا نہیں، یہ تو باطل ہے کہ وہ علم رسول کے ساتھ گیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر آنحضرت صلعم کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے علم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم با اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت صلعم کے ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہر جس سے خطا کا صدور جائز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ مؤید من اللہ ہو، اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرستے آئے اور اس سے وہی کلمہ بات کرے اور بغیر رویت کے بھی اور وہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو کیونکہ جو شخص جائز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخون فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جائز نہ ہو، کلام میں اس کے اختلاف و تغاؤر نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے: ﴿يَهْيَأُ يُفْرَقُ لَنْ اُرْحِمَ اُمَّرًا مِنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ﴾ اس نسب قدر میں جدا کیا جاتا ہے ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم بھیجے ہوئے ہیں، یہ آیت ہے دلیل اس کی کہ ہر امر جدا جدا نئے طریقے سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا ہے کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ پس ضروری ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال ثابت ہو بغیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

۲ - عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (عليه السلام) قَالَ: بَيْنَا أَبِي جَالِسٍ وَعِنْدَهُ تَقَرُّ إِذَا اسْتَضَحَكَ حَتَّى اَغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ دُمُوعًا ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا اَضْحَكُنِي؟ قَالَ: فَقَالُوا: لَا، قَالَ: رَعِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْهُ مِنَ السَّيِّئِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ الْمَلَائِكَةَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! تُخْبِرُكَ بِوَلَايَتِهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَعَ الْآمِنِينَ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزَنِ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

بِقَوْلٍ: «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ» وَقَدْ دَخَلَ فِي هَذَا جَمِيعَ الْأُمَّةِ فَاسْتَضَحَّكَتُ ثُمَّ قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أُنَشِدُكَ اللَّهَ هَلْ فِي حُكْمِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اخْتِلَافٌ؟ قَالَ: قَطَّالٌ: لَا، فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلًا أَصَابِعُهُ بِالسِّيفِ حَتَّى سَقَطَتْ ثُمَّ ذَهَبَ وَأَتَى رَجُلًا آخَرَ فَأَطَارَ كَفَّهُ فَأَتَى بِهِ إِلَيْكَ وَأَنْتَ فَاضٍ كَيْفَ أَنْتَ صَاحِبٌ؟ قَالَ: أَقُولُ لِهَذَا الْفَاطِيعِ: أَعْطِهِ دِيَّةَ كَفِّهِ وَأَقُولُ لِهَذَا الْمَقْطُوعِ: صَالِحُهُ عَلَى مَا شِئْتُ؛ وَأَبْعَثْ بِهِ إِلَى دَوِي عَدْلٍ، قُلْتُ: جَاءَ الْإِخْتِلَافُ فِي حُكْمِ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَتَقَضَّتِ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ، أَبِي اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ أَنْ يُحَدِّثَ فِي خَلْقِهِ شَيْئًا مِنَ الْحُدُودِ [وَأ] لَيْسَ تَقْسِرُهُ فِي الْأَرْضِ، افْطَعِ قَاطِيعَ الْكَفِّ أَصْلًا ثُمَّ أَعْطِهِ دِيَّةَ الْأَصَابِعِ هَكَذَا حُكْمَ اللَّهِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا أَمْرُهُ، إِنْ جَحَدَتْهَا بَعْدَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَدْخَلَكَ اللَّهُ النَّارَ كَمَا أَعْرَى بَصْرَكَ يَوْمَ جَحَدَتْهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: فَلِذَلِكَ عَمِي بَصْرِي قَالَ: وَمَا عَلِمْتُكَ بِذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ إِنْ عَمِيَ بَصْرِي إِلَّا مِنْ صَفْقَةِ جَنَاحِ الْمَلِكِ، قَالَ: فَاسْتَضَحَّكَتُ ثُمَّ تَرَكْتُهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ لِسَخَافَةِ عَقْلِهِ ثُمَّ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا تَكَلَّمْتَ بِصِدْقِي مِنْهُ أَمْسِنُ، قَالَ لَكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: إِنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَإِنَّ لِذَلِكَ الْأَمْرَ وِلَاةً بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: أَنَا وَأَحَدٌ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أُمَّةٌ مُحَدَّثُونَ فَقُلْتُ: لِأَزَاهَا كَانَتْ إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَبَيْكَ لَكَ الْمَلِكُ الَّذِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ رَأَيْتَ عَيْنَايَ الَّذِي حَدَّثَكَ بِهِ عَلِيٌّ وَلَمْ تَرَهُ عَيْنَاهُ وَلَكِنْ وَعَا قَلْبَهُ وَوَقَّرَ فِي سَمْعِهِ ثُمَّ صَفَّقَكَ بِجَنَاحِهِ فَعَمِيَتْ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ فَقُلْتُ لَهُ: فَهَلْ حَكَمَ اللَّهُ فِي حُكْمٍ مِنْ حُكْمِهِ بِأَمْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ هَهُنَا هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ (۱)

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھ ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ موجود

تھے آپ اس طرح بنے کہ آنکھوں میں آنسو ڈھرائے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانے ہو کہ میں کیوں ہنسا انھوں نے کہا نہیں، فرمایا

ابن عباس کا گمان یہ تھا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قائم رہے ابن

عباس کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ ہجری میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو بعد طفولیت

تھی، میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی ضروری ہوا، امن میں رہنے کی خوب

سخن سے، اس پر انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو میں سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے یہ سن کر میں ہنسا میں نے کہا۔ اے ابن عباس! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا۔ خدا کے حکم میں اختلاف ہے انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے ایسے شخص کے بارے جس نے حملہ کر کے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں پھر ایک دوسرے شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا میں قطع دست کرنے والے سے کہوں گا کہ اس مقطوع کے ہاتھ کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے سے جس طرح چاہے صلح کر لے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل قاضیوں کے پاس، میں نے کہا حکم خدا میں تو یہ اختلاف پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا (یہ حکم تو اڑوئے ظن ہوا نہ موافق شرع)۔

خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹو اور دیت دلاؤ (انگلیوں کی پیسے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا) اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو دہل جہنم کرے گا۔ اسی طرح جیسے تم کو نفیلت علی کے انکار پر زندہ کر دیا انھوں نے کہا کیا اس پر میری بیٹائی گئی ہے فرمایا۔ تمہیں اس کا علم ہے واللہ یہ اندھا نہیں ہو اگر فرشتے کے پر مارنے سے فرمایا میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی کمزوری عقلی پر نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا۔ دوسرے روز میں پھر ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام پہلے نہیں کہا تم سے پہلے علی ابن ابی طالب نے کہا۔ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے معاملات کے آتے ہیں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کے کچھ دالیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا تمہا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور اس نے کہا۔ اے عبد اللہ تو نے جھوٹ بولا میری آنکھوں نے دیکھا ہے جو تجھ سے نئے نبیان کی تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا (لیکن اس کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا) پس فرشتہ نے اپنا بازو تجھ پر مارا اور تو اندھا ہو گیا ابن عباس نے کہا کہ اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا تو اللہ کا حکم سہی اس کا حکم ہے جو مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا ایسا نہیں۔ میں نے کہا۔ اپنے رویے سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: وَفِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ يَقُولُ: يَنْزِلُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَالْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِلَّا مَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَمَنْ حَكَمَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ حَكَمَ بِأَمْرٍ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَرَأَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فَقَدْ حَكَمَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ، إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ تَفْسِيرُ الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً، يُؤَمَّرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ بَكْدًا وَكَدًا، وَفِي أَمْرِ النَّاسِ بَكْدًا وَكَدًا؛ وَإِنَّهُ لَيَحُدُّ لَوْلِي الْأَمْرِ سِوَى ذَلِكَ كُلِّ يَوْمٍ عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْرُوعُ

مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ قَرَأَ: «وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ  
يَمْدُودٌ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ»

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور محکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ ہوتی مس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطان کا حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ لپٹے لپٹے ایسا کرو ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا ایسا ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پر نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی اگر روئے زمین کے تمام اشجار و علم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی، تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے۔ بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔

۴۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ :  
«إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، صَدَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ» وَ مَا أَذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ  
الْقَدْرِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : لَا أَدْرِي ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، لَيْسَ فِيهَا  
لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : وَ هَلْ تَنْدِي لِمِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : لِأَنَّهَا  
«نَزَّلَ فِيهَا الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ» وَ إِذَا أَدِنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَقَدَرْتَهُ  
«سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ» يَقُولُ : تُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَلَائِكَتِي وَرُوحِي بِسَلَامِي مِنْ أَوَّلِ مَا  
يَهْبِطُونَ إِلَى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ : «وَ اتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ  
خَاصَّةً، فِي إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ : «وَمَا تُحَدِّثُ إِلَّا الْأَرْسُولَ قَدْ خَلَّتْ مِنْ  
قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَبْصُرَ اللَّهَ شَيْئاً  
وَ سَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ» يَقُولُ فِي الْآيَةِ الْأُولَى : «إِنَّ تُحَدِّثُ حِينَ يَمُوتُ ، يَقُولُ أَهْلُ الْخِلَافِ  
لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : مَضَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَهَذِهِ فِتْنَةٌ أَصَابَتْهُمْ خَاصَّةً وَ بِهَا ارْتَدَّ  
عَلَى أَعْقَابِهِمْ لِأَنَّهُمْ إِنْ قَالُوا : لَمْ تَذْهَبْ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا أَمْرٌ وَإِذَا أَقْرَبُوا بِالْأَمْرِ  
لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ صَاحِبٍ بُدٌّ .

تقرین

۳/۲۴

سورہ قدر

۴/۳

انفال

۸/۱۵

العن

۱/۱۳۳



۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: ”ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔“  
 پھر فرمایا: خدائے عزوجل نے کہ اس نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا۔ اور فرمایا: اے رسول! تم جلتے ہو شب قدر کیلئے حضرت  
 نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ خدائے فرمایا وہ ان ہزار ہینوں سے بہتر ہے جس میں شب قدر نہ ہو۔ رسول اللہ سے یہ بھی فرمایا  
 کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ شب قدر ہزار ہینوں سے کیوں بہتر ہے حضرت نے کہا نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب  
 کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر امر کو لے کر اور خدا جب اذن دیتا ہے کسی شے کا تو وہ اس سے راضی ہوتا ہے اس رات میں سلامتی  
 ہے صبح کے طلوع ہونے تک، خداتا ہے اسے محمد! تم پر میرے ملائکہ اور روح میرا سلام کہتے ہیں جبکہ وہ زمین پر اترتے ہیں  
 صبح کے طلوع ہونے تک اور ایک جگہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ”وَرَأْسُ فَلَاحٍ جَاءَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ“  
 کے متعلق یعنی مشرک و منافق اس سے انکار کریں گے اور دوسری آیت میں فرماتا ہے ”مُحَمَّدٌ رَسُولٌ مِّنْ رَبِّكَ“  
 ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے کھلے پاؤں پلٹ جاؤ گے اور جو پلٹ جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان  
 نہ پہنچائے گا اور اللہ شکر کرنے والا اور کوبلہ دے گا۔ پہلی آیت میں خدائے فرمایا ہے کہ جب محمد میں گے تو اہل خلافت امر  
 خدائے متعلق کہیں گے کہ شب قدر تو رسول اللہ کے ساتھ گئی پس یہ وہ خاص فتنہ ہے جو ان کو پہنچے گا اور اسی لئے وہ اپنے کھلے  
 پاؤں پلٹیں گے کیونکہ اگر وہ کہیں کہ شب قدر رسول اللہ کے ساتھ رخصت نہیں ہوئی تو ان کو امر الہی کا نزول شب قدر میں  
 ماننا پڑے گا اگر اس کا اقرار کر لیا تو پھر لامحالہ صاحب امر کو بھی ماننا پڑے گا

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثِيرًا مَا يَقُولُ: [مَا] اجْتَمَعَ الشَّيْءُ وَالْعَدْوِيُّ  
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ: «إِنَّمَا أَنْزَلْنَاهُ بِتَخَشُّعٍ وَبُكَاءٍ فَيَقُولَانِ: مَا أَشَدَّ رِقَّتَكَ لِهَذِهِ  
 السُّورَةِ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِمَارَاتٍ عَيْنِي وَوَعَا قَلْبِي وَلِمَا يَرَى قَلْبُ هَذَا مِنْ بَعْدِي فَيَقُولَانِ:  
 وَمَا الَّذِي رَأَيْتَ وَمَا الَّذِي يَرَى؟ قَالَ: فَيَكْتَبُ لِهَمَا فِي التُّرَابِ وَتَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا  
 بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلُّ أَمْرٍ» فَيَقُولَانِ:  
 لَا، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمَانِ مِنَ الْمُنَزَّلِ إِلَيْهِ بِذَلِكَ فَيَقُولَانِ: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ هَلْ تَكُونُ  
 لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ بَعْدِي؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ يَنْزِلُ ذَلِكَ الْأَمْرُ فِيهَا؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ،  
 قَالَ: فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ؟ فَيَقُولَانِ: لِأَنْدَرِي فَيَأْخُذُ بِرَأْسِي وَيَقُولُ: إِنْ لَمْ تَدْرِيَا فَادْرِيَا، هُوَ  
 هَذَا مِنْ بَعْدِي قَالَ: فَإِنْ كَانَا لَيَمْرِفَانِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِدَّةِ مَا يَدْخُلُهُمَا  
 مِنَ الرَّعْبِ!

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام ان کے کہتے تھے کہ نبی تیم اور نبی عدی کے نام سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت سورہ انا انزلناہ کو بڑے فضوع و ششوع اور گریہ کے ساتھ پڑھنے لگے وہ دونوں کہنے لگے اس سورہ کو پڑھنے سے آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ اس کی وجہ سے جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے قلب نے سمجھا اور جو کچھ اس نے دیکھا ہے (اشارہ کیا حضرت علی کی طرف) میرے بعد یہ ہے (صاحب امر ہے) ان دونوں نے کہا وہ کیلے جو آپ نے دیکھا اور وہ کیلے جو وہ (علی) دیکھیں گے۔ پس بقدرت خدا زمین پر رکھا گیا۔ تنزل الملائکۃ والروح ہاذا ربہم من کل امر پھر حضرت نے فرمایا کیا خدا کے کل امر کہنے کے بعد بھی کوئی بات باقی رہ گئی انھوں نے کہا نہیں حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہر امر کس پر نازل ہوتا ہے انھوں نے کہا وہ یا رسول اللہ آپ ہیں۔ فرمایا ہاں، پھر فرمایا کیا شب قدر میرے بعد بھی ہو گی انھوں نے کہا۔ ضرور فرمایا یہ امر بھی اس میں نازل ہوگا کہا ہاں، فرمایا کس پر نازل ہوگا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، پس ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ نہیں جانتا تو اب جان لے یہ ہوگا وہ دونوں بعد رسول شب قدر کو پہچانتے تھے اس سختی کی بنا پر جو رب رسول سے ان میں داخل ہوئی۔

۶۔ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ ! خَاصِمُوا بِسُورَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ تَقْلِحُوا ، فَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَحُجَّةُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص ، وَإِنَّمَا لَسَيِّدُهُ دِينِكُمْ وَإِنَّمَا لَعَايَةُ عَلِمْنَا ، يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ خَاصِمُوا بِدَعْوَى ص وَالكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ، فَإِنَّمَا لِيُؤَلِّهَ الْأَمْرَ خَاصِمَةً بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ ! يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى « وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ » قَبْلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ نَذِيرُهَا مُحَمَّدٌ ص قَالَ : صَدَقْتَ فَهَلْ كَانَ نَذِيرٌ وَهُوَ حَيٌّ مِنَ النَّعْتَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ السَّائِلُ : لَا ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع : أَرَأَيْتَ بَعِيثُهُ أَلَيْسَ نَذِيرُهُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص فِي بَعِيثِهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نَذِيرٌ ، فَقَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَكَذَلِكَ لَمْ يَمُتْ مُحَمَّدٌ ص إِلَّا وَكَهُ بَعِيثٌ نَذِيرٌ قَالَ : فَإِنْ قُلْتُ : لَا ، فَقَدْ صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ فِي أَصْلَابِ الرَّجَالِ مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ : وَمَا يَكْفِيهِمُ الْقُرْآنُ ؟ قَالَ : بَلَى إِنْ وَجَدُوا لَهُ مُفَسِّرًا قَالَ : وَمَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص ؟ قَالَ : بَلَى قَدْ فَسَّرَهُ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ وَفَسَّرَ لِلْأُمَّةِ شَأْنَ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ أَكَانَ هَذَا أَمْرًا خَاصًّا لَا يَحْتَمِلُهُ الْعَامَّةُ قَالَ : أَبِي اللَّهِ أَنْ يُعْبَدَ إِلَّا أَسْرًا حَتَّى يَأْتِيَ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي يَطْهَرُ فِيهِ دِينُهُ كَمَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ص مَعَ خَدِيجَةَ مُسْتَبْرَأً حَتَّى أَمَرَ بِالْأَعْلَانِ ، قَالَ السَّائِلُ : يَنْبَغِي لِصَاحِبِ هَذَا الدِّينِ أَنْ يَكْتُمَ ؟ قَالَ : أَوْ مَا كَتَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع يَوْمَ أُسْلِمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُهُ ؟ قَالَ : بَلَى ؛ قَالَ : فَكَذَلِكَ أَمَرْنَا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ .

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے شیعو! مخالفوں سے مناظرہ کرو سورہ انا انزلنا سے تو تم کا بیاب ہو جاؤ گے خدا کی قسم یہ سورہ خدا کی حجت ہے اس کی مخلوق پر اور رسول خدا کے بعد اور یہ تمہارے دین کی سردار ہے اور تمہارے علم کی انتہا ہے۔ اے گروہ شیعہ تم مخالفوں سے بحث کرو۔ آیہ تم والکتاب المبین، ہم نے نازل کیا قرآن کو مبارک رات میں اور ہم ڈرانے والے ہیں، یہ آیت والیلن امر کے متعلق ہے خاص طور پر رسول اللہ کے بعد لے گروہ شیعہ خدا فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں گزری کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو کسی نے امام سے پوچھا: کیا رسول اللہ نذیر نہ تھے فرمایا: ضرور تھے۔ تم نے سچ کہا ہے لیکن یہ تو بتاؤ، کیا رسول اللہ اپنی زندگی میں تمام اطراف عالم ڈرانے گئے تھے اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تو لامحالہ احکام دین کی تعلیم کے لئے کسی کو بھیجنا ضروری ہوا، کیا تم نے حضرت کے فرستادہ کے متعلق خور کیا، کیا وہ ایسا ہی نذیر نہ ہونا چاہیے جیسے نذیر اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے۔ میں نے کہا: ہاں ضرور حضرت نے فرمایا: پس اس طرح حضرت کے مرنے کے بعد بھی آپ کا کوئی فرستادہ نذیر ہونا چاہیے۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں، حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو آپ کی امت کی آنے والی نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ میں نے کہا کیا تو ان کے لئے کافی نہیں؟ فرمایا ضرور ہے بشرطیکہ اس کا مفسر موجود ہو اس نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر بیان نہیں فرمائی، حضرت نے فرمایا: ضرور بیان کی اور وہ ایک شخص واحد سے اور امت سے تفسیر بیان کرنا ذمہ ہوا اس شخص سے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں، سائل نے کہا: لے ابو جعفر کیا امر خاص ہے عام لوگوں کے لئے نہیں (اگر ایسا ہے تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتے) فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت شیعہ پوشیدہ طور سے کریں اس وقت غائب تک کہ دین خدا کو غلبہ حاصل ہو۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب فدیکہ کے ساتھ پوشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم نہ ہوا۔ سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا: ہاں کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے پس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے یعنی قائم آل محمد کے ظہور تک۔

۷۔ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : لَقَدْ خَلَقَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ كَلِمَةَ الْقَدْرِ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الدُّنْيَا وَلَقَدْ خَلَقَ فِيهَا أَوَّلَ نَبِيٍّ يَكُونُ وَ أَوَّلَ وَصِيِّ يَكُونُ وَلَقَدْ قَضَى أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ سَنَةٍ كَلِمَةً يَهْتَفُ فِيهَا بِتَفْسِيرِ الْأُمُورِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ ، مَنْ جَعَدَ ذَلِكَ فَقَدَرَدَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمَهُ لِأَنَّهُ لَا يَقُومُ إِلَّا نَبِيًّا وَالرُّسُلُ وَالْمُحَدَّثُونَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ بِمَا يَأْتِيهِمْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْحُجَّةِ الَّتِي يَأْتِيهِمْ بِهَا جِبْرَائِيلُ ع قُلْتُ : وَالْمُحَدَّثُونَ أَيْضًا يَأْتِيهِمْ جِبْرَائِيلٌ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ع قَالَ : أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَا تَكُ وَلَا بَدَأَ لِمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خَلَقَتْ فِيهِ الْأَرْضُ إِلَى آخِرِ فَنَاءِ الدُّنْيَا - أَنْ تَكُونَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ حُجَّةٌ يَنْزِلُ ذَلِكَ فِي

تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلَى مَنْ أَحَبَّ مِنْ عِبَادِهِ وَآيَمُ اللَّهِ لَقَدْ نَزَلَ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ بِالْأَمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى آدَمَ .

وَآيَمُ اللَّهِ مَامَاتِ آدَمُ إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَكُلُّ مَنْ بَعَدَ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَدْ آتَاهُ الْأَمْرُ فِيهَا وَوَضَعَ لَوْصِيهِ مِنْ بَعْدِهِ وَآيَمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ لِيُؤْمَرَ فِيمَا يَأْتِيهِ مِنَ الْأَمْرِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ آدَمَ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ أَوْصِيَ إِلَى فَلَانٍ وَلَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ لَوْلَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَالْفَتْحُ خَاصَّةٌ : « وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ - إِلَى قَوْلِهِ - فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ » يَقُولُ : اسْتَخْلَفَكُمْ لِعِلْمِي وَدِينِي وَعِبَادَتِي بَعْدَ نَبِيِّكُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ وَصَاةَ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ حَتَّى يَبْعَثَ النَّبِيَّ الَّذِي يَلِيهِ « يَعْبُدُونِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا » يَقُولُ : يَعْبُدُونِي بِإِيمَانٍ لَأَنْبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَمَنْ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ فَوَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ » فَقَدْ مَكَّنَ وُلاةَ الْأَمْرِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ بِالْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ ، فَاسْأَلُونَا فَإِنْ صَدَقْنَاكُمْ فَأَقْرُبُوا وَمَا أَنْتُمْ بِفَاعِلِينَ ، أَمَا عَلِمْنَا فَظَاهِرٌ وَأَمَّا إِبَانٌ أَجَلْنَا الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ الَّذِينَ مِثًا حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ اخْتِلَافٌ ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلًا مِنْ مَمَرِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ ، إِذَا أَتَى ظَهَرَ وَكَانَ الْأَمْرُ وَاحِدًا .

وَآيَمُ اللَّهِ لَقَدْ قُضِيَ الْأَمْرُ أَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اخْتِلَافٌ وَإِلْذَلِكَ جَعَلَهُمْ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ لِشَهَادَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَيْنَا وَ لِشَهَادَةِ عَلِيِّ شَيْعِنَا وَ لِشَهَادَةِ شَيْعَتِنَا عَلَى النَّاسِ ، أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِهِ اخْتِلَافٌ أَوْ بَيْنَ أَهْلِ عِلْمِهِ تَنَاقُضٌ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : فَضَّلُ إِيمَانَ الْمُؤْمِنِ بِجَمَلَةٍ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ وَ يَنْفَسِرُهَا عَلَى مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الْإِيمَانِ بِهَا كَفَضْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى الْبَهَائِمِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ بِهَا عَنِ الْجَاحِدِينَ لَهَا فِي الدُّنْيَا - لِكَمَالِ عَذَابِ الْآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَتُوبُ مِنْهُمْ - مَا يَدْفَعُ بِالْمُجَاهِدِينَ عَنِ الْقَاعِدِينَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هَذَا الزَّمَانِ جِهَادًا إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَالْجِوَارَ (٢)

۴ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وہی کو پیدا کیا اور اس کی شہادت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آنے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الہی کی تردید کی کیونکہ انہیں بار و برس لین و محدثین قائم کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل

آتے ہیں اور دیگر ملائکہ، سر مایا انبیاء و مرسلین کے بارہ میں تو کوئی شک ہی نہیں، ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغاز سے اس کے خاتم تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گی اور ہر شب قدر میں امر الہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الہی کو لے کر آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور خدا کی قسم جب آدم علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو بھی انبیا آئے تو شب قدر میں امر الہی ان کے پاس آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیاء کے پاس۔

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفیٰ تک اس رات میں جس کے پاس بھی امر الہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد والیمان امر کے متعلق فرمایا ہے۔ تم میں جو لوگ ایماندار ہیں انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے اور تو را، وہی لوگ ناسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم دین اور عبادت کے لئے جس طرح اوصیاء آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تاکہ میرے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں فقط میری عبادت کریں ایمان کے ساتھ، محمد کے بعد کوئی نبی نہیں، پس جو لوگ اس کے خلاف کہیں گے وہ ناسق ہیں پس خدا نے آنحضرت مسلم کے بعد والیمان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں۔

پس ہم سے پوچھو جو پوچھنا ہے اگر ہم سچ کہیں کہ وقت انظار ابھی نہیں آیا، تو ہماری صداقت کا اقرار کر لیں تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعہوں سے خطاب ہے جو تہقیر نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت صرف ایک ہی دین ہوگا اور خدا کی قسم یہ امر طے ہو گیا ہے کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمد ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے شیعہوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں۔

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں تناقض ہو جو شخص سورۃ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں، ایسی ہے جیسی ان کی فضیلت بہائم پر، اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ذریعہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورۃ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے لئے دنیا میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی تو یہ نہیں کرتا، میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے برج و عمرہ اور مجاورت امام جہاد اور کیا ہے۔

۸ - قَالَ : وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَغْضَبْ عَلَيَّ قَالَ : لِمَاذَا؟  
قَالَ : لِمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ ، قَالَ : قُلْ ، قَالَ : وَلَا تَغْضَبْ ؟ قَالَ : وَلَا أَغْضَبُ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَنَزَّلَ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّوحَ فِيهَا إِلَى الْأَوْصِيَاءِ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرِ لَمْ يَكُنْ رَسُولَ اللَّهِ  
 وَاللَّهُ قَدْ عَلَّمَهُمْ أَوْ بَأَمْرِهِمْ بِأَمْرِ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ رَبِّهِمْ يَعْلَمُهُ؛ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاتَ  
 وَ لَيْسَ مِنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ إِلَّا وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ وَاجٍ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لِي وَ لَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ  
 وَمَنْ أَرْضَاكَ عَلَيَّ؟ قَالَ: أَدْخَلَنِي عَلَيْكَ الْقَضَاءُ لَطَلَبَ الدِّينِ، قَالَ: فَافْتَمَّ مَا أَقُولُ أَكْ: إِنْ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِهِ لَمْ يَهَيِّطْ حَتَّى أَعْلَمَهُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَمَا سَيَكُونُ  
 وَ كَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذَلِكَ جَمَالًا يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ كَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ  
 قَدْ عَلِمَ جَمَلَ الْعِلْمِ وَ يَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ، كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ السَّائِلُ:  
 أَوْ مَا كَانَ فِي الْجَمَلِ تَفْسِيرٌ؟ قَالَ: بَلَى وَ لَكِنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِي بِالْأَمْرِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِي لَيْلِي الْقَدْرِ  
 إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَإِلَى الْأَوْصِيَاءِ أَفْعَلُ كَذَا وَ كَذَا، لَا أَمْرٌ قَدْ كَانُوا يَعْلَمُونَهُ، أَمْرٌ أَوْ كَيْفَ يَعْمَلُونَ  
 فِيهِ، قُلْتُ: فَسِرِّي هَذَا؟ قَالَ لَمْ يَمُتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا حَافِظًا لَجَمَلَةِ الْعِلْمِ وَ تَفْسِيرِهِ،  
 قُلْتُ: فَالَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ عِلْمٌ مَا هُوَ؟ قَالَ: الْأَمْرُ وَ الْبُيُوتُ فَمَا كَانَ قَدْ عَلِمَ، قَالَ  
 السَّائِلُ: فَمَا يَخْدُتْ لَهُمْ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ عِلْمٌ سِوَى مَا عَلِمُوا؟ قَالَ: هَذَا مِمَّا أَمَرُوا بِكُمْ أَنْ تَعْلَمُوا  
 يَعْلَمُ تَفْسِيرُ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَعْلَمُ الْأَوْصِيَاءُ مَا لَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ؟  
 قَالَ: لَا وَ كَيْفَ يَعْلَمُ وَصِيٌّ غَيْرَ عِلْمِ مَا أَوْصِيَ إِلَيْهِ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَسْمَعُونَ أَنْ تَقُولَ: إِنْ  
 أَحَدًا مِنَ الْوَسَاوِي يَعْلَمُ مَا لَا يَعْلَمُ الْآخَرُ؟ قَالَ: لَا لَمْ يَمُتْ نَبِيِّ إِلَّا وَ عِلْمُهُ فِي حَوْفِ وَصِيهِ وَ  
 إِنَّمَا نَزَّلَ الْمَلَائِكَةَ وَ الرُّوحَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُ بِهِ بَيْنَ الْعِبَادِ، قَالَ السَّائِلُ:  
 وَمَا كَانُوا يَعْلَمُونَ ذَلِكَ الْحُكْمَ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ عَلِمُونَهُ وَ لَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ إِمْضَاءَ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى  
 يُؤْمَرُوا فِي لَيْلِي الْقَدْرِ كَيْفَ يَصْعَقُونَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! لَأَسْتَطِيعُ  
 أَنْتَكَرَ هَذَا؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَنْتَ فَمَنْ مَاتَ مِنْكَ، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ! أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ  
 ﷺ هَلْ كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عِلْمُهُ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ هَذَا  
 أَمَّا عِلْمُ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُونُ فَلَيْسَ يَمُوتُ نَبِيُّ وَلَا وَصِيٌّ إِلَّا وَ الْوَصِيُّ الَّذِي بَعْدَهُ يَعْلَمُهُ، أَمَّا  
 هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يُطْلِعَ الْأَوْصِيَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ، قَالَ  
 السَّائِلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! كَيْفَ أَعْرِفُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟ قَالَ: إِذَا أُنِيَ شَهْرُ

رَمَّانَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الدُّخَانِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةً مَرَّةً فَإِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَإِنَّكَ نَاطِرٌ إِلَى تَصْدِيقِ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا یا بن رسول اللہ آپ میرے اوپر عقد تو نہ کریں گے؟ فرمایا میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کروں گا۔ فرمایا کرو۔ اس نے کہا آپ عقد تو نہ کریں گے؟ فرمایا۔ نہیں۔ اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا کہ شب قدر پر ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اور صیاد پر اور وہ امر الہی لے کر آتے ہیں جن کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا اب امر لائے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے علم سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر نگاہ رکھنے والے علی نہ ہوں حضرت نے فرمایا۔ اے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیسے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھ، رسول اللہ ﷺ معراج میں تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہر چہکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں۔

اور ان کا زیادہ علم مجمل ہے جس کی تفسیر و توضیح لیلۃ القدر میں آئی تھی یہی صورت ملی بن ابی طالب کے لئے تھی وہ جانتے تھے مجمل علم جس کی وضاحت ہوتی تھی شب ہائے قدر میں، اسی طرح جیسے رسول اللہ ﷺ پر، سائل نے کہا کیا اجمال میں تفسیر نہ تھی فرمایا ہاں بلکہ وہ نبی اور اوصیاء کے پاس شب ہائے قدر میں امر کے ساتھ آئی تھی کہ ایسا کر اور ان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ مطابق امر کس کس طرح عمل کریں، راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرا اس کو واضح کیجئے۔ فرمایا نہیں ہرے رسول اللہ ﷺ، مگر شب معراج میں جو علم حاصل کیا تھا وہ ان کے حافظہ میں تھا اور اس کی تفسیر بھی جانتے تھے میں نے پوچھا لیلۃ القدر میں جو علم حاصل ہوا وہ کیا تھا فرمایا وہ امر الہی تھا اور سہولت تھی اس علم کے متعلق جو دیا گیا تھا یہ سوال راوی کی طرف سے حضرت کی تقریر کے دوران تھے سائل نے پوچھا کہ شب ہائے قدر میں اس علم کے سوا جو کچھ حاصل ہوا وہ کیا تھا۔ فرمایا۔ وہ وہ علم تھا اس امر کا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر معلوم تھی۔

راوی نے کہا پھر جو شب ہائے قدر میں دیا جاتا تھا وہ کیا علم تھا، فرمایا جو علم حضرت کو دیا گیا تھا، اسی کی توضیح و اور سہولت بیان کی تھی سائل نے کہا تو کیا جو علم ان حضرات کو دیا گیا تھا شب ہائے قدر میں اس کے سوا کچھ اور دیا گیا نہ فرمایا وہ اس چیز کا علم تھا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر جس کے متعلق تو نے سوال کیا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سائل نے کہا تو کیا اوصیاء کو وہ علم دیا گیا تھا جو انبیا کو نہیں ملا تھا۔ فرمایا کیسے وہی کو اس کا علم ہو سکتا ہے جس کی وصیت اس کو نہیں کی گئی، سائل نے کہا، اس صورت میں کیا ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ اوصیاء میں سے کسی ایک کو وہ علم دیا گیا ہے جس کو دوسرا نہیں جانتا، فرمایا ایسا نہیں ہے۔

کوئی نبی نہیں مڑتا۔ مگر یہ کہ اس کا علم اس کے وہی کے سینے میں ہوتا ہے اور شب قدر میں ملائکہ اور روح وہ حکم

لے کر نازل ہوتے ہیں جس کو بندگانِ خدا میں جاری کرتے ہیں سائل نے کہا۔ تو کیا اس علم کو وہ پہلے نہیں جانتے تھے فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن وہ کسی شے کے جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ انھیں شبِ قدر میں بتایا جاتا ہے کہ وہ آنے والے سال کے لئے ایسا ایسا کریں۔

سائل نے کہا اے ابو جعفر کیا ہم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں فرمایا۔ انکار کرنے والا ہم میں سے نہیں، سائل نے کہا نبی پر جو شبِ قدر میں نازل ہوتا تھا کیا ان کو اس کا پہلے سے علم نہ ہوتا تھا۔

فرمایا۔ یہ سوال تم کو نہیں کرنا چاہیے سمجھو علمِ ماکان و مایکون ہر نبی و وحی نبی کو ہوتا ہے جب کوئی نبی رحلت فرماتا ہے تو اس کے بعد آنے والا وحی اس علم کو جانتا ہے۔

لیکن جس علم کے متعلق تم سوال کر رہے ہو تو خدا نے عز و جل نے انکار کیا اس سے کہ وہ مطلع کرے اور صیاء کو اس پر مگر صرف ان کی ذات کے لئے یعنی ان اسرار کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی

سائل نے کہا یا بن رسول اللہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہر سال شبِ قدر ہوتی ہے فرمایا۔ جب ماہِ رمضان آئے تو تم سورۃِ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو جب ۲۳ ویں شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائے گی جس کے متعلق تم نے سوال کیا ہے

۹۔ وَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع : لَمَا تَرَوْنَ مَنْ بَعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّقَاءِ عَلَى أَهْلِ الضَّلَالَةِ مِنْ أَجْنَادِ الشَّيَاطِينِ وَ أَزْوَاجِهِمْ أَكْثَرِمِمَّا تَرَوْنَ خَلِيفَةَ اللَّهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِلْمَعْدِلِ وَ الصَّوَابِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، قِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! وَ كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ؟ قَالَ : كَمَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! إِنِّي لَوْ حَدَّثْتُ بَعْضَ الشَّبَعَةِ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَأَنْكَرُوهُ قَالَ : كَيْفَ يَنْكَرُونَهُ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ : إِنَّ الْمَلَائِكَةَ ع أَكْثَرُ مِنَ الشَّيَاطِينِ قَالَ : صَدَفَتْ أَفْهَمَ عَنِّي مَا أَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَ جَمِيعُ الْجِنِّ وَ الشَّيَاطِينِ تَزُورُ أُمَّةَ الضَّلَالَةِ وَيَزُورُ إِمَامَ الْهُدَى عَدَدُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى إِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَيَهْبِطُ فِيهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ ، خَاقَ اللَّهُ - أَوْ قَالَ قَبِضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الشَّيَاطِينِ بَعْدَهُمْ ثُمَّ زَادُوا وُلِيَّ الضَّلَالَةِ فَاتَوْهُ بِالْإِفْكِ وَ الْكُذْبِ حَتَّى لَعَلَّهُ يَصْبِحُ فَيَقُولُ : رَأَيْتُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ سَأَلَ وَلِيَّ الْأَمْرِ عَنْ ذَلِكَ لَقَالَ : رَأَيْتَ شَيْطَانًا أَحْبَرَكَ بِكَذَا وَ كَذَا حَتَّى يُفَسِّرَ لَهُ تَفْسِيرًا وَيُعَلِّمُهُ الضَّلَالَةَ النَّبِيَّ هُوَ عَلَيْهَا وَ أَيْمَنَ اللَّهُ إِنَّ مَنْ صَدَّقَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيَعْلَمَنَّ أَنَّهَا لَنَا خَاصَّةٌ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ص لِعَلِيِّ ع حِينَ دَنَا مَوْتُهُ : هَذَا وَلِيَّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ رَشِدْتُمْ وَلَكِنْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِمَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْكَرٌ وَ مَنْ



آمَنَ بِبَلِيَّةِ الْقَدْرِ مِمَّنْ عَلَىٰ غَيْرِ رَأْيِنَا فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ فِي الصِّدْقِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ: إِنَّهَا لَنَا وَمَنْ لَمْ يَقُلْ فَإِنَّهُ كَادِبٌ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مَنْ أَنْ يُنَزِّلَ الْأَمْرَ مَعَ الرَّوْحِ وَالْمَلَائِكَةِ إِلَىٰ كَافِرٍ فَاسْقِ، فَإِنْ قَالَ: إِنَّهُ يُنَزَّلُ إِلَىٰ الْخَلِيفَةِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ، وَإِنْ قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ يُنَزَّلُ إِلَىٰ أَحَدٍ فَلَا يَكُونُ أَنْ يُنَزَّلَ شَيْءٌ إِلَىٰ غَيْرِ شَيْءٍ، وَإِنْ قَالُوا [و] سَيَقُولُونَ: لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ، فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

۹۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جنہیں خدا نے شقاوت کے لئے اہل ضلالت کی طرف

بھیجا۔ شیطانوں کے شکر و ان کی ازواج کو (یہ بیان سورہ مریم کی اس آیت کے مطابق ہے الم ترانا ارسلنا الشیاطین علی اکافرین) یہ تعداد زیادہ ہے ان ملائکہ سے جو اس خلیفہ خدا کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو عدل و ثواب کے لئے بھیجے گئے ہیں کسی نے کہا اسے ابو جعفر شیاطین ملائکہ سے زیادہ کیے ہوں گے۔ فرمایا خدا نے جیسا چاہا ویسا ہوا۔ مسائل نے کہا اسے ابو جعفر! اگر میں یہ بات بعض شیعوں میں بیان کروں گا تو وہ انکار کریں گے اس نے کہا وہ کہیں گے کہ ملائکہ شیاطین سے زیادہ ہیں۔ فرمایا۔ تو نے سچ کہا لیکن جو میں کہتا ہوں اسے سمجھو و صورت یہ ہے کہ ہر دن میں اور ہر رات میں تمام جن اور شیاطین آسمان ضلالت کے پاس (جو بکثرت ہیں) جاتے ہیں اور انہیں کے شمار کے برابر ملائکہ امام ہدایت پر نازل ہوتے ہیں اور جو شب قدر آتی ہے تو ملائکہ بند سیر الہیوں اور پر نازل ہوتے ہیں (راوی کہتا ہے یہ فرمایا کہ خدا بھیجتا ہے اتنے ہی شیاطین کو تاکہ وہ وہی ضلالت کے پاس جائیں پس وہ ان کو افترا اور جھوٹ سکھاتے ہیں چنانچہ صبح کو وہ لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات ایسا ایسا دیکھا پس اگر وہی امر سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ تو نے خواب میں شیطان کو دیکھا اور اس نے تجھے یہ یہ بتایا اس کو خوب واضح طور سے اس ضلالت کا حال بتا دیا جائے جس پر وہ ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس نے سلسلہ القدر کی تصدیق کی اس پر ضرور یہ جان لیا کہ یہ خصوصیت ہمارے لئے ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا علی علیہ السلام کے متعلق، ہر سے بعد یہ تمہارا اول ہے پس اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو فلاح پاؤ گے لیکن جو سلسلہ القدر پر ایمان نہیں لایا وہ اس کا منکر ہوگا اور جو ایمان لایا وہ ہمارے غیر کی رائے کے مطابق سمجھا نہیں، جب تک یہ نہ کہے کہ یہ آیت ہمارے لئے ہے اور جو یہ نہ کہے وہ جھوٹا ہے خدا اپنے ملائکہ اور روح کو کافرو فاسق پر نازل نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ اس خلیفہ پر نازل ہوتے ہیں جو زمین پر حاکم ہے تو اس کا یہ کہنا بے حقیقت ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نزل ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شے نازل ہوا اور وہ کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا نادر ہوگا اور ان کی کھلی گڑھی ہوگی۔

## کتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم شب جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

(باب ۴۱)

فِي آتِ الْأَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ

۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمَيْيُّ وَنَحْوُهُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنَعَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا أَبَا يَحْيَى إِنَّ لَنَا فِي لَيْلِائِي الْجُمُعَةِ لَشَأْنًا مِنَ الشَّأْنِ ، قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا ذَاكَ الشَّأْنُ؟ قَالَ : يُؤَدَّنُ لِأَزْوَاجِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَوْتَى وَأَزْوَاجِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَوْتَى عليهم السلام وَرُوحِ الْوَصِيِّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرِ أَيْتِكُمْ يَعْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى تُوَافِيَ عَرْشَ رَبِّهَا فَتَقُطُوفُ بِهِ اسْبُوعًا وَتُصَلِّيَ عِنْدَ كُلِّ قَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَكَمْعَيْنِ مِنْهُ ثُمَّ تُرَدُّ إِلَى الْأَبْدَانِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا فَتُصْبِحُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ قَدْ مَلُؤُوا سُورًا وَيُصْبِحُ الْوَصِيُّ الَّذِي بَيْنَ ظَهْرِ أَيْتِكُمْ وَقَدْ زِيدَ فِي عِلْمِهِ مِثْلَ حِمِّ الْغَنِيِّ .

ار رادی کہتا ہے فرمایا محمد سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابو یحییٰ ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیسا ہے فرمایا۔ مرے ہونے انبیاء کی رومیں اور اوصیائے مرید کی رومیں اور اس وصی کی رومیں جو تمہارے سانسے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹاتی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے بھر جاتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سانسے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ نَحْوُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ ، عَنْ يُونُسَ الْأَبْرَارِيِّ ، عَنِ الْمُفْضَلِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ - وَكَانَ لَا يُكْتَبُنِي قَبْلَ ذَلِكَ - : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ! قَالَ : قُلْتُ : لَسْبِكَ ، قَالَ : إِنَّ لَنَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ سُورًا قُلْتُ : زَادَكَ اللَّهُ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافِيَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَرْشَ وَ وَافِيَ الْأَيْمَةَ عليہم السلام مَعَهُ وَوَافَيْنَا مَعَهُمْ فَلَا تُرَدُّ أَرْوَاحُنَا إِلَى أَبْدَانِنَا إِلَّا بِعِلْمِ مُسْتَفَادٍ وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَأَنْفَقْنَا .

۲۔ مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابو عبد اللہ! میں نے کہا بیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہوتی ہے میں نے کہا۔ اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے۔ یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُتَقَرِّي، عَنْ يُونُسَ أَوِ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ إِلَّا وَلَاؤُا لِيَا أَللَّهِ فِيهَا سُرُورٌ قُلْتُ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ جُعِلَتْ فَذَلِكَ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَ وَافَيْتْ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْلَا ذَلِكَ لَنَفِدَ مَا عِنْدِي.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو ادیسا فرخدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش الہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

## بیالیسواں باب

### آئمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

۴۲ (باب)

لَوْلَا أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ لَنَفِدَ مَا عِنْدَهُمْ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ: لَوْلَا أَنَا تَزْدَادُ لَا تَقْدَنَا.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم

ہو جاتا۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ ، عَنْ ذَرِيحِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا ذَرِيحُ ! لَوْلَا أَنَا نَزَادُ لَا نَقْدَنَا .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَا نَزَادُ لَا نَقْدَنَا ، قَالَ : قُلْتُ : تَزَادُونَ شَيْئًا لَا يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ؟ قَالَ : أَمَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ، ثُمَّ عَلَى الْأُمَّةِ ثُمَّ أَنْتَهَا الْأَمْرُ إِلَيْنَا .

۳۔ راوی کہتے ہیں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہتے سنا۔ اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔ میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر ائمہ پر اور رفتہ بہ رفتہ ہوتا ہے ہماری طرف۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ بَعْضِ اصْحَابِهِ ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلَا يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمَ مِنْ أَوْلَانَا .

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ ہمارا آخر کا علم ہمارا اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

## تینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ تمام علوم جانتے ہیں جو ملائکہ اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ملے ہیں

(باب ۳۳)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ جَمِيعَ الْعُلُومِ الَّتِي خَرَجَتْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَجْدَانُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنِ

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلِيمٌ : عَلِمًا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتُهُ وَأَنْبِيَاءُهُ وَرُسُلُهُ فَمَا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتُهُ وَرُسُلُهُ وَأَنْبِيَاءُهُ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَعِلْمًا اسْتَأْثَرَ بِهِ فَإِذَا بَدَأَ اللَّهُ فِي شَيْءٍ مِنْهُ أَعْلَمْنَا ذَلِكَ وَعَرَضَ عَلَيَّ الْأَيْمَةَ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِنَا .

عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَنُجَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَنُجَيْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ الْأَمْرِ كَيْسِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے دو علم ہیں ایک وہ جس کو ظاہر کیا ہے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلین پر پس جو اس سب پر ظاہر ہے اس کی تعلیم ہم کو بھی دی ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنی ذات سے مخصوص کیا ہے (اور کسی دوسرے کو اس سے مطلع نہیں کیا۔ جیسے علم نظر و قائم آل محمد پس جب خدا نے تعالیٰ اس سے متعلق کوئی بات چاہتا ہے تو ہم کو مطلع کرتا ہے وہ ہم کو بتا دیتا ہے وہ پیش کیا جا چکا ہے ان آئمہ پر جو ہم سے پہلے تھے ان کی روایت کی ہے فلاں فلاں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيمٌ : عَلِمًا عِنْدَهُ لَمْ يُطْلَعْ عَلَيْهِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ وَعِلْمًا نَبَّهَ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَمَا نَبَّهَ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَقَدْ أَنْتَهَى إِلَيْنَا

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے پاس ہے اور کسی پر اسے مطلع نہیں کیا۔ دوسرا وہ علم ہے جو اس نے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے پس جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے وہ ہم کو بھی دیا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ صُرَيْبِ بْنِ قَالٍ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيمٌ : عَلِمٌ مَبْدُولٌ وَعِلْمٌ مَكْفُوفٌ فَأَمَّا الْمَبْدُولُ فَاتَهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تَعَلَّمَهُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ إِلَّا نَحْنُ تَعَلَّمُوهُ ، وَأَمَّا الْمَكْفُوفُ فَهُوَ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمِّ الْكِتَابِ إِذَا حَرَجَ نَفَذَ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک علم دیا ہوا اور دوسرا وہ علم جو علم دیا ہوا ہے اس کے کسی امر کو ملائکہ اور مرسلین نہیں جانتے مگر ہم اس کو جانتے ہیں اور مکفوف وہ علم جو خدا کے پاس ام الكتاب (روح محفوظ) میں ہے۔ جب وہ قائم آل محمد کے ظہور پر نافذ کیا جائیگا۔

۴ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سُؤَيْدِ الْقَلَاءِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيمٌ : عِلْمٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَرُسُلَهُ عليه السلام فَتَحْنُ نَعْلَمُهُ .

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے سوا کوئی (دوسرا) نہیں جانتا دوسرا علم وہ ہے جو ملائکہ اور رسلین کو دیا گیا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں۔

## چوالیسواں باب

### ذکر الغیب

(باب)

### نَادِرٌ فِيهِ ذِكْرُ الْغَيْبِ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ حَلَادٍ قَالَ : سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَقَالَ لَهُ : أَتَعْلَمُونَ الْغَيْبَ ؟ فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يُنْسَطُ لَنَا الْعِلْمُ فَتَعْلَمُ وَيُقْبَضُ عَنَّا فَلَا تَعْلَمُ وَقَالَ : سِرُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْرَهُ إِلَى جِبْرِئِيلَ عليه السلام وَأَسْرَهُ جِبْرِئِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام وَأَسْرَهُ مُحَمَّدٌ إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ <sup>(۱)</sup> .

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے ایک مرد فارس نے پوچھا کیا آپ غیب جانتے ہیں فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہمارا علم کشادہ ہوتا ہے (اللہ سے) یا فرشتہ کے خبر دینے سے) تو ہم جانتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ اللہ نے اپنا بھید سو نیا جبرئیل کو اور جبرئیل نے رسول خدا کو (اور انھوں نے جس کو چاہا سپرد کیا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ سَدِيرِ الصَّرْفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ يُسْأَلُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ » قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام (۲) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا بِعِلْمِهِ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ كَانَ قَبْلَهُ ، فَابْتَدَعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُنَّ سَمَاوَاتٌ وَلَا أَرْضُونَ أَمَا تَسْمَعُ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ» فَقَالَ لَهُ حُمْرَانٌ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يَظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا»، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: «إِلَّا مَنْ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ، وَكَانَ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ مِمَّنْ ارْتَضَاهُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ «عَالِمُ الْغَيْبِ» فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِمَ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهِ فِيمَا يَقْدِرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَقْضِيهِ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ وَقَبْلَ أَنْ يُفَضِّضَهُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَذَلِكَ يَا حُمْرَانُ! عِلْمٌ مَوْقُوفٌ عِنْدَهُ إِلَيْهِ فَبِذَلِكَ الْمَشِيئَةِ يَقْضِيهِ إِذَا أَرَادَ وَيَبْدُو لَهُ فِيهِ فَلَا يُمَضِّهِ، فَأَمَّا الْعِلْمُ الَّذِي يَقْدِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقْضِيهِ وَيُمَضِّهِ فَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِي انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ إِلَيْنَا.

۴۔ حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اسبہ بدیع السموات والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا۔ تمام اشیاء کو اپنے علم سے بغیر اس کے کہ کوئی مثال اس سے پہلے ہو اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا۔ اس سے پہلے آسمان وزمین نہ تھے کیا تم نے خدا تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔ حمران نے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا ہے وہ عالم الغیب ہے نہیں مطلع ہوتا اس کے غیب پر کوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس کے آگے یہ بھی تو ہے مگر اپنے رسولوں میں سے جس کو سچی جن لے۔ اور واللہ محمد مصطفیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ منتخب کیا ہے۔ خداوند عالم طہیر ہے ہر اس چیز پر جو غائب ہے اس کی مخلوق پر اس چیز کے متعلق جو وہ مقدر کرتا ہے اور اپنے علم سے طے کرتا ہے قبل اس کے پیدا کرنے کے اور قبل اس کے کہ ملائکہ کو اس کا علم ہو۔ اے حمران علم اسی کے پاس ہے جب اس کی شیت ہوتی ہے تو اس کو جاری کرتا ہے یعنی ملائکہ کو بتاتا ہے پس یہ علم جس کو وہ مقدر کرتا ہے تو اسے حضرت رسول خدا اور ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

۳ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَ يَحْيَى الْبُرَّادُ وَ دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ حَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُغَضَّبٌ، فَلَمَّا أَحْدَمَ مَجْلِسَهُ قَالَ: يَا عَجَبًا لَأَقْوَامٍ يَزْعُمُونَ أَنَا نَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، لَقَدْ هَمَمْتُ بِضَرْبِ جَارِيَتِي فَلَانَةَ، فَهَرَبَتْ مِنِّي فَمَا عَلِمْتُ فِي أَيِّ بَيْوتِ الدَّارِ هِيَ؟ قَالَ سَدِيرٌ: فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَ ضَارَفِي مَنْزِلَهُ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَ مَيْسِرٌ وَ قُلْنَا لَهُ: جُعِلْنَا فَذَاكَ سَمِعْنَاكَ وَ أَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَ كَذَا فِي أَمْرِ جَارِيَتِكَ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ عِلْمًا كَثِيرًا وَلَا نَسْبُكَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ قَالَ: فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَلَمْ تَقْرَأِ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتِ فِيمَا قَرَأْتِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ: أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ» قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ قَرَأْتَهُ، قَالَ: فَهَلْ عَرَفْتِ

الرَّجُلِ؟ وَ هَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِهِ؟ قَالَ: قَدَرْتُ قَطْرَةً  
 مِنَ الْمَاءِ فِي الْبَحْرِ أَلَا خَضِرَ فَمَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلُّ  
 هَذَا فَقَالَ: يَا سَدِيدُ! مَا أَكْثَرَ هَذَا أَنْ يُسَمِّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْعِلْمِ الَّذِي أَخْبَرَكَ بِهِ يَا سَدِيدُ  
 فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضًا: « قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ  
 وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ » قَال: قُلْتُ: قَدْ قَرَأْتُهُ جُحِيتُ فِذَاكَ قَالَ: أَفَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ  
 الْكِتَابِ كُلُّهُ أَفَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ بَعْضُهُ؟ قُلْتُ: لَا، بَلْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ، قَالَ:  
 فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَ قَالَ: عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا.

۳۔ سدیر سے مروی ہے کہ میں اور ابوبصیر وغیرہ مجلس ابوعبداللہ علیہ السلام میں تھے حضرت غیبناک حالت میں گھر  
 میں سے برآمد ہوئے اور آپ نے بھری مجلس میں فرمایا۔ مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم غیب جانتے ہیں  
 غیب کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسا کہ سورہ نمل میں فرمایا ہے قُلْ لَئِیَعْلَمَنَّ اللَّهُ فِی السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغُیْبَ  
 إِلَّا النَّاسُ مِنْهُ لَمِیَارٌ یَاكُوزُونَ (نمل: ۲۷) وہ سمجھا گیے۔ مجھے علم نہ ہو کہ وہ کس گھر میں چھپی، سدا برکتے ہیں کہ جب حضرت مجلس  
 سے اٹھ کر جانے لگے تو میں نے اور ابوبصیر نے کہا۔ ہم آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے آپ کو ایسا ایسا کہتے سنا، کنیز کے متعلق حالانکہ  
 ہم جانتے ہیں کہ آپ علم کثیر رکھتے ہیں اور ہم آپ کو علم غیب کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ فرمایا اے سدیر! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے۔  
 فرمایا۔ یہ آیت بھی پڑھی ہے کہ جس کے پاس کتاب خدا کا تصور اس علم تھا اور آصف وزیر سلیمان، اس نے کہا میں تخت بلقیس کو پلک  
 چمکنے سے پہلے آؤں گا۔ میں نے کہا پڑھا ہے حضرت نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص کے پاس کتاب خدا کا کتنا علم تھا میں نے  
 کہا آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا۔ صرف اتنا جیسے بحر ذخار سے ایک قطرہ، میں نے کہا کس قدر کم تھا۔ فرمایا نہیں یہ کہو کس قدر زیادہ تھا  
 کیونکہ اس کی نسبت علم الہی سے ہے یعنی بلحاظ علم الہی تو وہ کچھ نہ تھا لیکن بندوں کے علم کے مقابل تو بہت زیادہ تھا پھر فرمایا  
 کتاب خدا میں یہ آیت بھی پڑھی ہے۔ فرمایا جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ افضل ہے یا وہ جس کے پاس جزئی کتاب کا علم ہے  
 پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا واللہ کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے۔

## توضیح

مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب دانی کی اپنی طرف سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ  
 ہے کہ علی السطوح علم الغیب خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے نبیا اور مرسلین اور ائمہ علیہم السلام تو ان کی  
 غیب دانی بالذات نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر موتوف ہے جو آئندہ یا ماضی کے متعلق، جس چیز کا چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ حَجَلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ  
 عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابَّاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنِ الْأَمَامِ؟ يَعْلَمُ الْغَيْبَ؟



فَقَالَ: لِأُولَئِكَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ الشَّيْءَ، أَعْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

۴۔ سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام غیب جانتے ہیں؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ کسی چیز کے بتانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

## پینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام جب جاننا چاہتے ہیں تو ان کو بتا دیا جاتا ہے

((باب)) ۴۵

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا شَاءُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلُومًا

۱۔ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى،  
عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ  
الْأَئِمَّةَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمًا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۲۔ أَبُو عَلِيِّ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ بَدْرِ  
بِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمًا.

۲۔ امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ  
الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْأَئِمَّةُ أَنْ يَعْلَمَ شَيْئًا  
أَعْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

۳۔ امام جس شے کو جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شے کا اسے علم عطا کر دیتا ہے۔

## پچھیا ایسواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ با اختیار خود مرتے ہیں

(باب) ۴۶

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ مَتَى يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ  
إِلَّا بِإِخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن سلمة بن الخطاب، عن سليمان بن سماعة و عبد الله بن محمد، عن عبد الله بن القاسم البطل، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: أي إمام لا يعلم ما يصيبه وإلى ما يصير، فليس ذلك بحجة [۱] لله على خلقه.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی محبت نہیں ہو سکتا

۲۔ علی بن إبراهيم، عن محمد بن عيسى، عن الحسن بن محمد بن بشار. قال: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيفَةَ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَّةِ بَعْدَازٍ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ سُوِّهِ. فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: جُوعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ أَلْوَجُوهِ الْمَسُوبِينَ إِلَى الْخَيْرِ، فَأَدْخَلْنَا عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ: يَا هَؤُلَاءِ انظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَّثَ بِهِ حَدَّثٌ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فَعِلَ بِهِ وَ يَكْتَبُونَ فِي ذَلِكَ وَ هَذَا مَنَزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوسَى عَلَيْهِ غَيْرُ مَمْنُونٍ وَ لَمْ يَرِدْ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِوَا وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَظِرُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ هَذَا هُوَ صَحِيحٌ مُوسَى عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ، فَسَلُوهُ، قَالَ: وَ نَحْنُ لَيْسَ لَنَا حَمٌّ إِلَّا النَّظَرُ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلَى فَضْلِهِ وَ سَمِيهِ؛ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوَسُّعَةِ وَ مَا أَشْبَهَهَا فَهُوَ عَلَى مَا ذَكَرَ غَيْرُ أَبِي أُخْبِرْكُمْ أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سَمِعْتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمْرَاتٍ وَ أَنَا عَدَا أَحْضَرٌ وَ بَعْدَ عِدَا أَمُوتُ قَالَ: فَظَنَرْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَضْطَرِبُ

وَيَرْتَعِدُ مِثْلَ السَّعْفَةِ

۲۔ حسن بن محمد بن بشر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قصبہ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔ حسن کہتے ہیں اس پیر مرد نے کہا۔ میں خانوادہ رسالت سے ایک شخص کو دیکھا جن کی فضیلت لوگ بیان کرتے تھے اور میں نے اس سے بہتر کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا کہ وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے زمانے میں ۸۰ آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا۔ تم سب اس شخص (امام موسیٰ بن کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں دیکھ لو کیسا شادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں۔ نہ امیر المؤمنین (ارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے یہ امیر المؤمنین سے مناظرہ کے منتظر ہیں دیکھو یہ بالکل صحیح و سالم ہیں اور آرام کے تمام ارمان ہیا ہیں اب تم ان سے پوچھو راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توہم نہ تھی سوائے حضرت کے طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور شان عظمت پر نظر کرنے کے امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا۔ جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا۔ وہ ظاہر ہے لیکن تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کر کے زہر دیا گیا ہے میرا نگ کل کو ہرا ہوا جائے گا اور کل ہی میں مر جاؤں گا میں نے سندی شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور بطح کی طرح کانپ رہا تھا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ قُبُصٍ فِيهَا بِشْرَابٌ فَقَالَ : يَا أَبَتِ اشْرَبْ هَذَا فَقَالَ : يَا بَنِي إِنْ هَذِهِ اللَّيْلَةُ النَّبِيُّ أُقْبِصُ فِيهَا وَهِيَ اللَّيْلَةُ النَّبِيُّ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۔ جس رات کو حضرت علی بن حسین کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے۔ فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَرَفَ قَائِلَهُ وَاللَّيْلَةَ النَّبِيُّ يُقْتَلُ فِيهَا وَ الْمَوْضِعَ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَقَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاخَ الْأَوْزِ فِي الدَّارِ : «صَوَائِحُ تَتَّبَعُهَا نَوَائِحُ» وَقَوْلُهُ أَمْ كُنْتُمْ لَوْ صَلَّيْتِ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَ أَمَرْتِ غَيْرَكَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَأَبَى عَلَيْهَا وَ كَثُرَ دُخُولُهُ وَ خَرُوجُهُ

تِلْكَ اللَّيْلَةَ بِالسَّيْفِ وَ قَدْ عَرَفَ بِإِبِلَانَ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللَّهُ فَاتَيْلَهُ بِالسَّيْفِ كَانَ هَذَا وَمِثْلًا لَمْ يَجْزُ تَعَرُّضُهُ؛ فَقَالَ: ذَلِكَ كَانَ وَلِكِنَّهُ خَيْرٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ لِيَمْضِيَ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قاتل تھیں ان کی چیخ و پکار بھی سنی جن کی فریاد کے بعد نور خوانی ہوئی اور اُم کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جلتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیکسہ ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بچانا ہی بہتر تھا۔

۵۔ عَنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَضِبَ عَلَى الشَّيْخَةِ فَحَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْهُمْ ؛ فَوَقَّيْنَهُم وَاللَّهُ يَنْفِسِي .

۵۔ امام موسیٰ کاظم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر درہ سبب ترک تقیہ پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَسَّاءِ ، عَنْ مُسَافِرٍ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ : يَا مُسَافِرُ هَذِهِ الْمَنَاءُ فِيهَا جَيْتَانُ ؛ قَالَ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْبَارِحَةِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا عَلِيُّ مَا عِنْدَنَا خَيْرٌ لَكَ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریز میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا میں نے شب گزشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علی جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَسَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَدِيجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي فُيْضَ فِيهِ فَأَوْصَانِي بِأَشْيَاءَ فِي غُسْلِهِ وَفِي كَفْنِهِ وَ فِي دُخُولِهِ قَبْرَهُ ، فَمُلْتُ : يَا أَبَاةَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ اشْتَكَيْتَ أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ ، مَا رَأَيْتُ

عَلَيْكَ أَتَرَ الْمَوْتَ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! أَمَا سَمِعْتَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ إِذَا تَرَاوُ الْجِدَارَ : يَا  
تَجَارٌ ، تَعَالَى ، عَجَلٌ ؟

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا  
انھوں نے اپنے غسل و کفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا با باجان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں  
آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام  
سین دیوار سے فرما رہے ہیں۔ لے محمد آئے میں جلدی کرو۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى كَانَ  
[مَا] بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ حُيِّرَ : النَّصْرَ أَوْ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ تَعَالَى .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان  
زمین اگے پھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الہی کو اختیار کیا۔

## سینت الیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان وما یكون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(باب) ۴۷

أَنَّ الْأَيُّمَةَ يَعْلَمُونَ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَأَنَّهُ لَا يَخْفَى  
عَلَيْهِمُ الشَّيْءُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنُجَيْبٌ وَنُجَيْبٌ وَنُجَيْبٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِيِّ ،  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ سَيْفِ التَّمَّارِ قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمَاعَةً مِنَ الشَّيْبَةِ فِي  
الْحِجْرِ فَقَالَ : عَلَيْنَا عَيْنٌ ، فَالْتَمَعْنَا يَمَنَةً وَبُسْرَةً فَلَمْ نَرِ أَحَدًا فَقُلْنَا : لَيْسَ عَلَيْنَا عَيْنٌ فَقَالَ : وَرَبِّ  
الْكَعْبَةِ وَرَبِّ الْبَيْتَةِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسَى وَالْحِضْرِ لَأَخْبَرْتُهُمَا أَنِّي أُعْلَمُ مِنْهُمَا وَ  
لَأَبْنَاهُمَا بِمَا لَيْسَ فِي أَيْدِيهِمَا ، لِأَنَّ مُوسَى وَالْحِضْرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أُعْطِيَا عِلْمَ مَا كَانَ وَلَمْ يُعْطِيَا عِلْمَ مَا  
يَكُونُ وَمَا هُوَ كَابِرٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَقَدُورُ نَاهٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَأْتُهُ .

۱۔ سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجروں میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے داپسے بائیں دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا تمہے رب کعبہ کی اور تین بار فرمایا۔ اگر میں موسیٰ اور خضر کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا ان کو کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایلیے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْنَانَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ؛ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ بِشْرِ الْحَنْمِيِّ سَمِعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ ، قَالَ : ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً فَرَأَى أَنَّ ذَلِكَ كَبُرَ عَلَيَّ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ : عَلِمْتُ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : رَبِّفِيئَانَا لِكَلِمَةٍ شَمِي

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے۔ پھر کچھ دیر سکوت کیا اور فرمایا اس پر کہ جو اس کو سننے کا اس پر شان گزرے گا۔ فرمایا۔ یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

حضرت نے سکوت اس بنا پر کیا کہ سننے والے یہ سمجھیں گے کہ میں یا تو عالم الغیب ہوں یا نبی ہوں

**توضیح:**

علم غیب خدا کے لئے مخصوص ہے اور نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی دوسرے گوشت ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کیز کو سزا دینا چاہتا تھا وہ بھاگ گئی اور مجھ پر نہ نہیں کہ وہ کہاں گئی یہ دونوں بیان متضاد ہیں اس لئے ہم کو دور کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ ہے خواہ ماکان کے متعلق ہو یا مایکون کے، وہ قرآن مجید سے مستنبط کیا ہوا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ قرآن کے متعلق خدا نے عہد و پیمانہ فرمایا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے اور ہر طب و دیا بس اس کے اندر ہے تو اس کا ثبوت کیلئے ہر شے پر حاوی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ علم ماکان و مایکون و علم جنت و نار، سب ہی کچھ اس کے اندر ہے لیکن اس کا پتہ کیسے چلے۔ جب تک کوئی اس کا ثبوت دینے والا نہ ہو اور اس کے لئے صرف وہی شخص مصدق ہو گا جو پوری کتاب کا عالم رکھتا ہو اور اس کے استنباط صحیح ہوں اور ایسا شخص سوائے معصوم دوسرا نہیں ہو سکتا اور جو استنباط صحیح کر سکتا ہے وہ ماکان و مایکون کو تباہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی ایسا نہ ہو تو قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہ ہو گا یہ استنباطی قوت خدا کا علیہ ظاہر ہے عام لوگوں کا اس سے تعلق نہیں یہ ایک نور ہے جس کی روشنی میں اسرار مخفیہ کو اس وقت معلوم کر لیا جاتا ہے جب معلوم کرنے والے کے دل میں خود ہش

پیدا ہونے کے ہر وقت، یہی صورت رسول خدا کے لئے بھی تھی کہ جب انھیں کسی امر غیب کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو بالام ربان اسے معلوم کر لیتے تھے یہی صورت ائمہ علیہم السلام کے لئے بھی تھی کینیز کے پتہ چلانے کی خواہش دل میں دیتی کہ ہوتی تو وہ ضرور معلوم کر لیتے۔ ایسے عالم کا ہر زمانے میں ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی رہے اب رہا یہ امر کہ عالم کتاب اللہ کا اسرار مخفیہ کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ آیات شہادت رآنی سے پس پر وہ امور کا استنباط کیونکر کرتا ہے اور کن حالات کے تحت ایسا ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کی تکلیف ہم کو نہیں دی گئی آصف بنیہا وزیر سلیمان کو کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا اس پر وہ پلک جھپکے مشہرہ سے اسے تحت بلقیس اٹھالائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن کیسے اٹھالائے اس کے جاننے سے ہمارا تعلق نہیں۔ یہ علم انبیاء اور صحابہ سے تحت بلقیس اٹھالائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن ان کی خواہش پر ملتے ہے کبھی بے خواہش حسب ضرورت، اسی لئے امام علیہ السلام نے گزشتہ احادیث میں فرمایا ہے کہ ہمارا علم بڑھتا گھٹتا رہتا ہے رسول کو یہ دعا کرنے کا حکم تھا رب زدنی علماً بالذات، ہر شے کا علم عالم بالغیب خدا کو ہے اور انبیاء اور صحابہ کو خدا سے ملتا ہے۔ حسب ضرورت شب قدر میں آئندہ سال کے تمام واقعات ان کو بتا دیئے جاتے ہیں پس امام کے کلام میں کوئی تناقص نہیں اور انہیں روزگار اور مسالین وقت کی شدید مخالفت کی بنا پر اپنی اس فضیلت خاصہ کو عالم لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے اور بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے تاکہ کوئی دشمن نہ سمنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ تھا صرف ان لوگوں سے بیان کرتے تھے جن پر پورا پورا اعتماد ہوتا تھا۔

۳- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ جَمَاعَةٍ ابْنِ سَعْدِ الْخَنَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلَتْ وَذَلِكَ يَفْرَضُ اللَّهُ طَاعَةَ عَبْدِ عَلِيِّ الْعِبَادِ وَيَحْجُبُ عَنْهُ خَيْرَ السَّمَاءِ؟ قَالَ: لَا، اللَّهُ أَكْرَمُ وَأَزْهَمُ وَأَزَافُ عِبَادِهِ مِنْ أَنْ يَفْرَضَ طَاعَةَ عَبْدِ عَلِيِّ الْعِبَادِ ثُمَّ يَحْجُبُ عَنْهُ خَيْرَ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً.

۳۔ مفصل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر خدا ہوں کیا خدا کسی خاص بندہ کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض کر لے گا اور اس خاص بندہ سے آسمانی خبروں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا۔ واللہ وہ زیادہ کریم و رحیم ہے اور جہاں ہے اپنے بندوں پر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت کو بندوں پر فرض کرے اور صبح و شام کی آسمانی خبریں اس سے چھپائے رکھے۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ زُرَّيْسِ بْنِ الْكُنَّاسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: - عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَتَوَلَّوْنَا وَيَجْعَلُونَا أُمَّةً وَيُضَمُّونَ أَنْ طَاعَتُنَا مُنْفَرَّةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ

وَرَجِعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ يَتَعَبَ قُلُوبُهُمْ . فَمَثُورًا حَمِيمًا قَرِيعُونَ ذَلِكَ عَلِيٌّ مَّنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ بُرْهَانَ حَقِّ  
مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمِ لِأَمْرِنَا . أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ افْتَرَسَ لِنَاعَةِ أَوْلِيَائِهِ عَلِيًّا عِبَادًا ، ثُمَّ يُخْفِي  
عَنْهُمْ أَحْبَابَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَبْرُدُ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قِيَامٌ دِينِهِمْ ؟ فَقَالَ  
لَهُ حُمْرَانٌ : حَمَيْتُ وَإِذَاكَ أَدْبَابُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا  
وَحُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِيَدِي اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بَيْنَهُمْ حَتَّى  
فُتِلُوا وَعُلِيُّوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ قَدْ كَانَ قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَ  
قَضَاهُ وَأَمَضَاهُ وَحَمَّهٗ عَلَىٰ سَبِيلِ الْإِخْتِيَارِ ثُمَّ أَجْرَاهُ . فَيَتَّقِدُّمْ عِلْمُ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَامَ  
عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا وآلهم ، وَيَعْلَمُ صَمَتٌ مَنْ صَمَتَ مِنَّا وَلَوْ أَنَّهُمْ يَا حُمْرَانُ ! حَيْثُ نَزَلَ بِهِمْ مَا  
نَزَلَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِظْهَارِ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ سَأَلُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ ذَلِكَ وَالْحُجُومَ  
عَلَيْهِ فِي طَلَبِ إِزَالَةِ مُلْكِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابِ مُلْكِهِمْ إِذَا لَأَجَابَهُمْ وَدَفَعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ ، ثُمَّ كَانَ  
انْقِضَاءُ مَدَّةِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابُ مُلْكِهِمْ أَسْرَعَ مِنْ سَيْلِكَ مَنْظُومٍ انْقَطَعَ قَبْدَدًا ، وَمَا كَانَ ذَلِكَ الَّذِي  
أَصَابَهُمْ يَا حُمْرَانُ لِذَنْبِ افْتِرَاقِهِمْ ، وَلَا لِعُقُوبَةِ مَعْصِيَةِ خَالَفُوا اللَّهَ فِيهَا ، وَلَكِنْ لِمَنَازِلِ وَكَرَامِعِينَ اللَّهُ  
أَرَادَ أَنْ يَبْلُغُوهُمَا ، فَلَا تَنْهَبَنَّ بِكَ الْمَنَازِلَ فِيهِمْ .

۲۰۲ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہتے سنا جبکہ ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہم کو  
دوست رکھتے ہیں اور ہمیں امام جلتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اپنے آپ پر اطاعت رسول کی طرح فرض جانتے ہیں اور پھر اپنی دلیلوں  
کو ہماری امامت کے متعلق توڑ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی کزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے بھگڑا کرتے ہیں ہمارے حقوق کی  
ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور عیب دگاتے ہیں اس پر جس کو اللہ نے ہمارے حق معرفت کی دلیل عطا کی ہے اور ہمارے امر  
کو اس نے تسلیم کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے فرض کیلئے اپنے اولیاء کی اطاعت کو اپنے بندوں پر اس کے بعد کیسے ممکن ہے  
کہ وہ انہماک سموات وارض کو اپنے اولیاء سے مخفی رکھے اور قطع کر دے ان سے مواد علم کو وہ علم جس پر قیام دین منحصر ہے حمران  
نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے یہ بتائیے ایسے لوگوں سے امر دین میں کیسے کام لیا۔ حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے جنگ  
میں ان کا نکلنے اور تادم کرنے کی کیا صورت ہوئی اور شیطان شکر نے ان کو قتل کرنے اور فتح پانے میں کیا مصیبت نازل کی۔ فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ امر مقدر کیا تھا وہ ان پر سبیل اختیار جاری ہوا رسول اللہ کی طرف سے ان کو اس کا علم حاصل ہو چکا تھا  
بسر کی ان کے ساتھ علیؑ اور حسنؑ، حسینؑ نے اس علم کے ساتھ جو رسول اللہ سے ملا تھا ساکت ہوا، جو ساکت ہوا اسے حمران جب  
یہ مصیبت ان پر نازل ہوئی اور شیطانین صفت لوگوں کو ان پر فلبہ حاصل ہوا تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اس بلا کو ان سے



دور کرے، اور الحاح و زاری کی۔ ان لواغیت کے دور کرنے اور ان کی حکومت کو مٹانے کے لئے۔ خدا نے دعا قبول کی اور ان سرکشوں کو ان سے دور کیا۔ ان لواغیت کی یہ حکومت ایسی جلدی گئی جیسے لڑائیوں کی لڑائی ٹوٹ جلتے۔ ان کا سلسلہ منقطع ہوا اور ان میں تفرق پیدا ہوا۔ عمران! یہ مصیبت ان پر اس لئے نہیں آئی تھی کہ انھوں نے گناہ کیا تھا یا اللہ کی مخالفت کی تھی بلکہ بے استحقاق خدا کی طرف سے دی ہوئی منازل کرامت تک پہنچنے کی سزا۔ میں نے عمران تم ان کے راستہ نہ چلنا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام بِمَنْ عَنِ حَمْسِمَاءَ حَرْفٍ مِنَ الْكَلَامِ فَأَقْبَلْتُ أَقُولُ : يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا قَالَ : فَيَقُولُ : قُلْ كَذَا وَكَذَا ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِذَاكَ هَذَا الْحَلَالُ وَهَذَا الْحَرَامُ ، أَعْلَمُ أَنَّكَ صَاحِبُهُ وَأَنَّكَ أَعْلَمُ النَّاسَ بِهِ وَهَذَا هُوَ الْكَلَامُ ؟ ، فَقَالَ لِي : وَيَا هِشَامُ ! [ لَا ] يَخْتَعُجُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ بِحُجَّةٍ لَا يَكُونُ عِنْدَهُ كُلُّ مَا يَخْتَا جُونَ إِلَيْهِ .

۵۔ ہشام بن الحکم کہتے ہیں میرے مقام منیٰ میں پانچ سو علم کلام کے مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کئے اس طرح کہ میں کہتا جاتا تھا کہ لوگ اس اس طرح کہتے ہیں اور حضرت فرماتے ہیں تم ایسا ایسا کہو، میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس کے متعلق تو جانتا تھا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی جانتے والا نہیں۔ لیکن آج علم کلام کے متعلق معلوم ہوا۔ فرمایا۔ دلے ہو تجھ پر خدا کی رحمت بندوں پر تمام نہیں ہو سکتی، جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسا نہ ہو جو بندوں کی احتیاج کو پورا کر سکے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ عَالِمٌ <sup>(۱)</sup> جَاهِلًا أَبَدًا ، عَالِمًا بِشَيْءٍ جَاهِلًا بِشَيْءٍ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ أَجَلٌ وَأَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَفْرُضَ طَاعَةَ عَبْدٍ يَخْجُبُ عَنْهُ عِلْمَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا يَخْجُبُ ذَلِكَ عَنْهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی امت میں باہل جاہل تو کوئی نہیں ہوتا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کچھ جانتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ خدا کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ ایک بندہ کی اطاعت فرض تو کر دے اور آسمان و زمین کا علم اس سے چھپلے۔ وہ اس سے نہیں چھپاتا۔

## ارٹھالیسواں باب

خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ جو علم تم کو دیا گیا ہے وہ علی کو بھی سکھاؤ وہ شریک علم رسول میں

۳۸ (باب) \*

أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعَلِّمْ نَبِيَّهُ عِلْمًا إِلَّا أَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَأَنَّ سَمَانَ شَرِيكَهُ فِي الْعِلْمِ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغَيْنَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرِئِيلَ عليه السلام أتَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَاتَيْنِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله إِحْدَاهُمَا وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَكَلَ نِصْفًا وَاطْعَمَ عَلِيًّا عليه السلام نِصْفًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله : يَا أُجَيُّ هَلْ تَنْدَرِي مَا هَاتَانِ الرُّمَاتَانِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : أَمَا الْأُولَى فَالْتَّبُوءُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَأَمَا الْأُخْرَى فَالْعِلْمُ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ ، فَقُلْتُ : أَوْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ كَانَ ؟ يَكُونُ شَرِيكَهُ فِيهِ ؟ قَالَ : كَمْ يُعَلِّمُ اللَّهُ صلى الله عليه وآله عِلْمًا إِلَّا وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَلِيًّا عليه السلام .

۱- امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کھا لیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے اور کھائے اور ادھا علی کو کھلایا اور فرمایا۔ اے بھائی تم جلتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے حضرت علی نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پہلا نبوت کا تھا تمہارا اس میں حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ میں درادی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے امام نے فرمایا۔ خدا نے جو علم محمد کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو بھی تعلیم دیں۔

۲- عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرِئِيلُ عليه السلام عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بِرُمَاتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَعْطَاهُ إِثْمًا فَأَكَلَ وَاحِدَةً وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيًّا عليه السلام نِصْفَهَا فَأَكَلَهَا ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَمَا الرُّمَاتَانِ الْأُولَى الَّتِي أَكَلْتَهَا فَالْتَّبُوءُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا شَيْءٌ وَأَمَا الْأُخْرَى فَهِيَ الْعِلْمُ فَأَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس دو انار جنت کے لئے اور وہ دونوں حضرت کو بیئے آپ نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا حضرت علیؑ کو دیا جو انھوں نے کھالیا فرمایا۔ اے علیؑ پہلا انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی جس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں، دوسرا علم تھا جس میں تم میرے شریک ہو۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَشْوَرِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ أُدَيْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ : مَا هَاتَانِ الرِّمَّانَتَانِ اللَّتَانِ فِي يَدِكَ ؟ فَقَالَ : أَمَا هَذِهِ فَالْنَّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ ، وَأَمَا هَذِهِ فَالْعِلْمُ ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بِنَضْفَيْنِ فَأَعْطَاهُ نَضْفَهَا وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله نَضْفَهَا ثُمَّ قَالَ : أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ وَأَنَا شَرِيكُكَ فِيهِ ، قَالَ : فَلَمْ يَعْلَمْ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله حَزَفًا مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ عَلِيًّا عليه السلام ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ .

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جبرئیل حضرت رسول خدا کے پاس جنت سے دو انار لائے حضرت علیؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا۔ آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے ہیں۔ فرمایا یہ ایک نبوت ہے جس میں تمہارا حصہ نہیں۔ دوسرا علم ہے اس کے بعد آپ نے دو ٹکڑے کئے۔ آدھا علیؑ کو دیا۔ آدھا خود کھالیا فرمایا اس میں تم میرے شریک ہو اور میں تمہارا۔ پھر امام علیہم السلام نے فرمایا کہ جبرئیل بھی فدائے رسول کو تعلیم دی وہ انھوں نے علیؑ کو دی۔ پھر یہ علم ہماری طرف آیا۔

## انچاسواں باب

### جہات علوم آئمہ علیہم السلام

(باب) ۴۹  
جہات علوم آئمتہ علیہم السلام

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمِيهِ حَمْرَةَ بْنِ بَرْبَعٍ ، عَنْ عَلِيِّ السَّائِي ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهِ : مَاضٍ وَغَائِبٍ وَحَادِثٍ فَأَمَّا الْمَاضِي فَمُفَسَّرٌ وَأَمَّا الْغَائِبُ فَمَعْرُوبٌ وَأَمَّا الْحَادِثُ فَقَدَفٌ فِي الْقُلُوبِ وَتَقَرُّ فِي الْأَسْمَاعِ <sup>(۲)</sup> وَهُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا .

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے، اول زمانہ ناضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے)، دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روزِ مہرہ کی تبدیلیوں کے متعلق شبِ قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتہ کی آواز کالوں میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : [قَالَ] قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمٍ عَالِيكُمْ ؟ قَالَ : وَرِاثَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ عَلِيِّ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُقَدِّمُ فِي قُلُوبِكُمْ وَيُنْتَكُ فِي آذَانِكُمْ ؟ قَالَ : أَوْدَاكَ <sup>(۱)</sup>

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا مجھے عالم کے علم کی خبر دیجئے کہ وہ کیسے حاصل ہوتا ہے فرمایا وراثت رسول اور علیؑ ہے میں نے کہا ہم تو آپس میں یہ بیان کرتے ہیں کہ علم آپ لوگوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے اور کالوں میں آواز ڈالی جاتی ہے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : رُؤْيَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ عَلِمْنَا غَايِرَ وَمَرْبُورَ وَتَكَتُ فِي الْقُلُوبِ وَتَقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ ، فَقَالَ : أَمَّا الْغَايِرُ فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ عَلِمْنَا وَأَمَّا الْمَرْبُورُ فَمَا يَأْتِينَا وَأَمَّا التَّكَتُ فِي الْقُلُوبِ فَالِهَامُ وَأَمَّا التَّقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ فَالْمُرُ الْمَلِكِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق نے ہمارا علم غایر ہے مزرور ہے اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے اور کالوں سے سنا ہوا ہے غایر ہے جس کا تعلق ہمارے پہلے علم سے ہے اور مزرور وہ ہے جو ہمارے بعد میں آتا ہے الہام ہمارے قلوب کو ہوتا ہے اور فرشتہ کی آواز کالوں میں آتی ہے۔

## پچاسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہر شیدہ کو اس کے پوشیدہ نفع و نقصان سے آگاہ کرتے ہیں

بَاب ۵۰  
أَنَّ الْأَيِّمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تَوْسِئَرٌ عَلَيْهِمْ لَا خَبْرُوا كُلَّ أَمْرٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ أَيْوَبَ

عَنْ أَبِي بِنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَوْ كَانَ لَا لِسَانَ لِكُمْ أَوْ كَيْفَهُ لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِيءٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی تو ہر شیعو کو ہم اس کے نفع و نقصان کا خبر دے دیتے۔

۲- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابَ عَلِيِّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عَلِيمِهِمْ بِمَنَايَاهُمْ وَبَلَايَاهُمْ ؟ قَالَ : فَأَجَابَنِي - شِبْهُ الْمَغْضَبِ - : وَمِمَّنْ ذَلِكَ الْأَمْنُ ؟ قُلْتُ : مَا يَمْنُكَ جُمِلْتُ فِذَاكَ ؟ قَالَ : ذَلِكَ بَابٌ أَعْلَقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئًا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ : هَذَا بَابُ مُحَمَّدٍ ! إِنَّ أَوْلَيْكَ كَانَتْ عَلَى أَقْوَابِهِمْ أَوْ كَيْفَهُ .

۲- ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب علی و محمد بن علی و رشید پجری وغیرہ کو باوجودیکہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے ان کو وہ مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت نے غضبناک لہجے میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و جراح وغیرہ) میں نے کہا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں نہیں آگاہ کرتے، فرمایا علی کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین بن علی علیہ السلام نے تھوڑا سا اسے کھولا۔ اے ابو محمد کنیت ابوبصیر، وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی زبانوں پر ہر قسم کی یعنی واقعات راز نہیں کرتے تھے، اسی لیے امام حسین نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

## ایکیا و نواں باب

امردین کی تفویض رسول اللہ صلعم اور آئمہ علیہم السلام کو

(باب ۵۱)

التَّفْوِضُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآلِهِ الْأَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي ذَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ التَّخَوِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ : «وَإِنَّكَ لَمَعْلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ» ثُمَّ قَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ  
عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ يُطِيعِ  
الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ» [قَالَ] : ثُمَّ قَالَ : «وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ قَوَّضَ إِلَيَّ وَإِثْمَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ  
النَّاسُ قَوْلَهُ لَكُنْجِسَكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وَإِنْ تَصْمَتُوا إِذَا صَمَتْنَا وَتَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ  
وَجَلَّ ، مَا جَعَلَ اللَّهُ لِأَحَدٍ خَيْرًا مِنِّي خِلَافِي أَمْرًا .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا۔ اللہ تعالیٰ  
نے اپنی محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسول کی اور فرمایا سورہ نون میں۔ اے رسول! بے شک تم خلقِ عظیم پر فائز ہو، پھر  
امردین ان کے سپرد کیا۔ اور فرمایا۔ جو رسول تم کو دین اسے لے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو، خدا فرماتا ہے جس  
رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ پھر فرمایا رسول نے امردین اپنے بعد علی کے سپرد کیا اور ان کو امین بنا یا۔ پس  
تم نے ان کو مان لیا۔ لیکن اور لوگوں نے انکار کیا۔ ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی  
چپ رہو۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں۔ خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی۔

۲۔ عِيَاضُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ بَكْرِ ،  
عَنْ مُوسَى بْنِ أَشِيْمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
فَأُخْبِرَهُ بِهَا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأُخْبِرَهُ بِخِلَافِ مَا أُخْبِرَ [بِهِ] الْأَوَّلُ  
فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : تَرَكْتُ أَبَا قَادَةَ  
بِالشَّامِ لَا يُحْطِي فِي الْوَاوِ وَشِبْهِهِ وَجِئْتُ إِلَى هَذَا ، يُحْطِي هَذَا الْخَطَاءَ كُلَّهُ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ  
إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأُخْبِرَهُ بِخِلَافِ مَا أُخْبِرَ بِي وَأُخْبِرَ صَاحِبِي ، فَسَكَتَتْ  
نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ تَقْوِيَةٌ ، قَالَ : ثُمَّ انْفَقَتِ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : يَا ابْنَ أَشِيْمِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ  
جَلَّ قَوَّضَ إِلَيَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ فَقَالَ : «هَذَا عَطَاؤُنَا فَاْمُنْ أَوْ أْمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَقَوَّضَ إِلَيَّ  
نَبِيَّهُ عليه السلام فَقَالَ : «مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا قَوَّضَ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ  
وَاللَّهُ فَفَقَدْ قَوَّضَهُ إِلَيْنَا .

۲۔ ابن اشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت

۶۷/۷  
سورہ  
۵۹/۴  
علائق  
۲۰/۴

ص  
۳۸/۳۹

کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا۔ اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے دوسرا جز دیا۔  
مجھے اس واقعے سے اتنا صدمہ پہنچا گیا کہ میں نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے

میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے شام میں ابوقت اور وہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہیں کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دنوں جو ابولوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جانا کہ یہ از رو ثقیبہ جواب دیئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابن اُشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہے کو کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اسے بغیر حساب روکے بیرو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسول کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسول دے (بے چون و چرا) اُسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ پس جس طرح امر دین میں حکومت مطلقہ رسول کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ ذَرَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَأَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولَانِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَوَّمَ إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : «مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۳- اسی کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔ رسول جو کچھ تم کو دینے لے۔ لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسِ الْمَاصِرِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الْأَدَبَ قَالَ : «إِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ» ، ثُمَّ قَوَّمَ إِلَى الْبَيْتِ أَمْرَ الدِّينِ وَالْأُمَّةِ لِيَسُوَسَ عِبَادَهُ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مُوقِفًا مَوْقِفًا مُؤَيَّدًا بِرُوحِ الْقُدُسِ ، لَا يَبْرُؤُ وَلَا يَخْطِي ، فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسُوَسُ بِهِ الْخَلْقَ ، فَتَأَدَّبَ بِآدَابِ اللَّهِ ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، عَشْرَ رَكَعَاتٍ ، فَأَضَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَإِلَى الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عَدِيدَ الْقَرِيْبَةِ لَا يَجُوزُ تَرْكُهَا إِلَّا فِي سَقَمٍ وَأَفْرَدَ الرَّكْعَةَ فِي الْمَغْرِبِ فَتَرَ كَمَا قَائِمَةٌ فِي النَّفْرِ وَالْحَضَرِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتْ الْقَرِيْبَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّوَافِلَ

أَبْعَا وَتَلَايَيْنَ رَكْعَةً مِثْلِي الْقَرِيبَةَ فَأَجَارَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ وَالْقَرِيبَةَ وَالنَّافِلَةَ إِخْدَى وَخَسَمُونَ  
 رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جَالِسًا تُعَدُّ بِرَكْعَةٍ مَكَانَ الْوِثْرِ وَ قَرَضَ اللَّهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ  
 رَمَضَانَ وَسَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْمَ شَعْبَانَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلِي الْقَرِيبَةَ فَأَجَارَ اللَّهُ عَزَّ  
 وَجَلَّ لَهُ ذَلِكَ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَمْرَ بِعَيْنَيْهَا وَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ  
 شَرَابٍ فَأَجَارَ اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَعَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْيَاءَ وَكَرِهَهَا وَلَمْ يَمَسَّ عَنْهَا نَهْيَ حَرَامٍ إِنَّمَا  
 نَهَى عَنْهَا نَهْيَ إِعَافَةٍ وَكَرَاهَةٍ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا فَصَادَ الْأَخْذُ بِرُحُوصٍ وَاجِبًا عَلَى الْعِبَادِ كَوْجُوبِ  
 مَا يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَعَزَائِمِهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا نَهَاؤَهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ وَلَا فِيهَا  
 أَمْرٌ بِأَمْرٍ قَرِضٍ لِأَرِيهِ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرَبَةِ نَهَاؤُهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَلَمْ  
 يُرَخِّصْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَحَدٍ تَفْصِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَمَهُمَا إِلَى مَا قَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، بَلْ  
 أَلَزَمَهُمْ ذَلِكَ الْإِزَامًا وَاجِبًا ، لَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلْمُسَافِرِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ  
 يُرَخِّصَ [شَيْئًا] مَا لَمْ يُرَخِّصْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَوَافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَهْيُهُ  
 نَهْيَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَجِبَ عَلَى الْعِبَادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالْتَسْلِيمِ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى .

۴۔ راوی کہتے ہیں نے حکم امام جعفر صادق نے اپنے ایک صحابی قیس بن عامر سے فرمایا کہ خدا نے ادب سکھا یا اپنے نبی کو اور بہت اچھا  
 ادب سکھا یا پس جب ادب میں کمال حاصل ہوا تو فرمایا بے شک تم خلقِ عظیم پر پھر امر دین اور امت کو حضرت کے سپرد کیا  
 تاکہ وہ خدا کے بندوں پر حکومت کریں، پس خدا نے فرمایا جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو  
 بے شک رسول اللہ راست پر تھے توفیق دینے ہوئے تھے اور ان میں روح القدس کی تائید حاصل تھی سیاست خلق و ہدایت مخلوق  
 کے متعلق نہ ان سے کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ کوئی خطا پس حضرت نے لوگوں کو آدابِ الہی کی تعلیم دی، پھر خدا نے فرض کیا نماز  
 کی دو رکعت ربانچ وقت میں، کل دس رکعت، رسول اللہ نے دو رکعتوں کے ساتھ دو دو رکعتوں کا ادا اضافہ کیا اور مغرب  
 کی نماز میں ایک رکعت جو فریضہ کی مثل قرار پائیں جن کا رک کرنا جائز نہیں سوائے سفر کے اور مغرب کی نماز میں جو ایک رکعت کا  
 اضافہ ہوا تھا سفر میں وہ باقی رہا۔ اس صلوٰۃ میں سترہ رکعتیں فرض ہوئیں پھر رسول اللہ نے سنتیں قرار دیں ۳۴ رکعتیں یعنی  
 فرض رکعتوں سے دوگنی، خدا نے ان کو اس کی اجازت دی، فریضہ و نافلہ لکراہ رکعتیں ہو گئیں ان میں سے دو رکعت بعد نماز  
 عشاء و بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ بجائے نماز و تہجد فرض کیا اللہ نے ماہ رمضان کے روزوں کو اور رسول اللہ نے سنت و تراویح  
 ماہ شعبان کے روزوں کو اور تین دن ہر ماہ میں یعنی بقیہ دس ماہ میں، اس طرح سنت روزے فرض سے دو حصے زیادہ ہو  
 گئے۔ پھر خدا نے اس کی اجازت دی، پھر خدا نے حرام کیا شراب کو اور رسول اللہ نے حرام کیا ہر شے دینے والی چیز کو خدا نے اس



کو منظور کیا بعض چیزوں کو رسول اللہ نے مکروہ قرار دیا۔ لیکن یہ بھی ایسی نہیں جیسی حرام کے لئے نہیں ہے مگر وہ بھی از روئے ناخوشی و کراہت ہے بعض چیزوں کی رسول اللہ نے اجازت دی ہے تو ان کا بجالانا بندوں پر اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہوا اور نہیں اجازت دی رسول اللہ نے اس کے کرنے کی جس سے روکھے نہیں حرام کی طرح، اسی طرح جس کا حکم دیا ہے فرض لازم کی طرح اس کے خلاف کرنے کی، پس پینے کی بہت سی نشہ آور چیزیں ہیں جن سے بھی حرام کی رسول اللہ نے روکا ہے اور کسی کو اس کے بجالانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح حضرت نے نہیں اجازت دی ان دو رکعتوں کے کم کرنے کی جن کو اللہ کی فرض کی ہوئی رکعتوں کے ساتھ ملا دیا ہے بلکہ ان کو واجب قرار دے دیا ہے کسی کو ان کے کم کرنے کا حق نہیں۔ سوا۔ مسافر کے کوئی نماز نہیں اس امر کا کہ جس کی اجازت رسول اللہ نے نہیں دی اس کو بجالانے پس رسول اللہ کا حکم خدا کے حکم کی طرح، اور ان کی بھی، یہی خدا کی مثل ہے ہر حکم وہی رسول کو اسی طرح قبول کر لینا چاہیے جیسے خدا کے امر وہی کو۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رُزَاةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ وَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام يَقُولَانِ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ، ثُمَّ تَلَاهُذِهِ الْآيَةَ «مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا».

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رُزَاةَ مِثْلَهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد یا قراد اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے سنا کہ امر خلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی رسول جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے روکیں اس سے باز رہو۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَدَبَ نَبِيِّهِ ﷺ فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى مَا أَرَادَ، قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ لَمَأَى خَلْقٍ عَظِيمٍ» فَقَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَلَمْ يَقْسِمِ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَطْعَمَهُ الشُّدْسَ فَأَجَارَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذَلِكَ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب نشانے

الہی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلقِ عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کر کے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کی تقسیم فراردی اور اس میں خدا کے لئے کوئی حصہ قرار نہ پایا۔ رسول اللہ نے اس کے لئے چھٹا حصہ معین کیا۔ خدا نے اسے منظور کیا۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے یہ ہماری عطا ہے چاہے کسی کو دے ڈالو یا روک لو۔ تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی حضرت سلیمان کی طرح آنحضرت کو امر دین میں ہمتا رکھ بنا دیا گیا تھا۔

۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ السَّبِيذَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جَاءَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعُ الرَّسُولَ وَمَنْ يَعْصِيهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتل نفس کی دیت قرار دی اور جو کسی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے سوال کیا جو چیز تکران میں تھی کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي نَوَادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا وَاللَّهِ مَا قَوْمَ اللَّهِ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَى الْأَيْمَةِ، قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَتَحَكَّمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ وَ هِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَوْصِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے سپرد امر دین کو نہیں کیا سوائے رسول اور امام کے اور فرمایا ہے ہم نے سبھی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو۔ یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَيْمُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَّبَ رَسُولَهُ حَتَّى قَوْمَهُ عَلَى مَا أَرَادَ، ثُمَّ قَوْمَ آلِهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: دَمَا أَنَا كُمْ الرَّسُولُ فَخُدُّوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا، فَمَا قَوْمَ اللَّهِ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فَقَدْ قَوْمَهُ إِلَيْنَا.

۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے رسول کو مکالم اخلاق سے آراستہ کیا۔ جب درجہ کمال تک پہنچے تو امر دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو پس جو کچھ رسول کو سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

۱۔ عِلِّيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ صَدْدِ الْخَبِطِاطِ عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «مَهَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالَ : أَعْطَى سُلَيْمَانَ مُلْكًا عَظِيمًا ثُمَّ جَرَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَكَانَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ مَا شَاءَ مِنْ شَاءٍ وَأَعْطَاهُ [اللَّهُ] أَفْضَلَ مِمَّا أَعْطَى سُلَيْمَانَ لِقَوْلِهِ : «مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۱۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے آئیہ ہذا عطاؤنا الخ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا خدا نے سلیمان کے متعلق فرمایا ہذا عطاؤنا الخ اور خدا نے ان کو ملک عظیم دیا۔ پھر اس آیت کا حکم جاری ہوا رسول اللہ کے لئے پس حضرت کو اختیار تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں ان کو سلیمان سے زیادہ دیا گیا۔

## باونواں باب

آئمہ علیہم السلام سابقین میں کس سے مشابہ ہیں ان میں نبوت ماننا ممنوع ہے

(باب) ۵۲

فِي أَنَّ الْأَلِمَةَ بِمَنْ يُشَبِّهُونَ وَمِمَّنْ مَضَى وَكَرَاهِيَةَ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنَّبَوَّةِ

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا مَوْضِعُ الْعُلَمَاءِ ؟ قَالَ : وَمِثْلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ وَصَاحِبِ مُوسَى عليه السلام

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ علماء ربیعین اوصیاء خاتم الانبیاء کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو ذوالقرنین اور موسیٰ سلیمان اور موسیٰ کا ہے۔

۲۔ عِلِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْوُقُوفُ عَلَيْنَا فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَأَمَّا السُّؤُودُ فَلَا

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے واجب ہے مخلوق پر کہ امر حلال و حرام ہم سے معلوم کریں انہی فضیلت کی طرف نہ جائیں۔ لیکن نبوت ہم میں نہیں ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَجْرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ ذِكْرُهُ حَتَّمَ بِنَبِيِّكَ النَّبِيِّينَ فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَبَدًا وَحَتَّمَ بِكُتَابِكَ الْكُتُبَ فَلَا كِتَابَ بَعْدَهُ أَبَدًا وَأَنْزَلَ فِيهِ تَيْبَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَنَبَأَ مَا قَبْلَكُمْ وَفَصَّلَ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَّرَ مَا بَعْدَكُمْ وَأَمَرَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا أَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ختم کیا تمہارے نبی پر نبیوں کو، پس ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تمہاری کتاب پر اپنی کتابوں کو ختم کیا۔ پس اس کے بعد کوئی کتاب نہ آئے گی اور اس کتاب میں ہر شے کو بیان کر دیا ہے اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور آگاہ کیا پہلے واقعات پر اور فیصلہ کیے تمہارے درمیان جو نزاعات تھے اور خبر دی تم کو بعد والے واقعات سے اور حکم کیا جنت و نار کا اور اس چیز کا جس کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُحْتَارِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ مُحَدَّثًا نَأْفَلْتُ : فَقَوْلُ : نَبِيِّ ، قَالَ : فَحَرَّكَ بِيَدِهِ هَكَذَا <sup>(۱)</sup> ثُمَّ قَالَ : أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقُرْبَيْنِ أَوْ مَا بَلَّغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علی علیہ السلام محدث تھے (فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا) میں نے کہا تو کیا نبی تھے حضرت نے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی یعنی اشارہ کیا کہ نہیں، پھر فرمایا وصی سلیمان اور وصی موسیٰ کی طرح تھے یا مثل ذوالقربین کے۔ کیا تم کو خبر نہیں پہنچی کہ حضرت علی نے فرمایا میں تم میں اس کی مثل ہوں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُأْوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا مَنَزَلُكُمْ وَمَنْ تُشْهِوْنَ مِمَّنْ مَضَى ؟ قَالَ : صَاحِبُ مُوسَى وَذُو الْقُرْبَيْنِ كَانَا عَالِمَيْنِ وَلَمْ يَكُونَا نَبِيِّينَ .

۵۔ امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے مروی ہے میں نے پوچھا آپ کی منزلت کیلئے اور سابقین میں آپ کس سے متاثر ہیں۔ فرمایا صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے وہ دونوں عالم تھے نبی نہ تھے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلُ اللَّهِ ، يَتَلَوْنَ بِذَلِكَ عَلَيْنَا قُرْآنًا ؟ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهُ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهُ ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ سَمِعِي وَبَصِّرِي وَبَشِّرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي مِنْ هَؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبِرِّيَ اللَّهُ مِنْهُمْ ، مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَلَا عَلَى دِينِ آبَائِي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : قُلْتُ : وَعِنْدَ نَاقَوْمٍ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يَقْرَأُونَ عَلَيْنَا بِذَلِكَ قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الرَّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ، فَقَالَ : يَا سَدِيرُ سَمِعِي وَبَصِّرِي وَبَشِّرِي وَبَشِّرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هَؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبِرِّيَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَلَا عَلَى دِينِ آبَائِي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَا أَنتُمْ ؟ قَالَ : نَحْنُ خُرَّانُ عِلْمِ اللَّهِ ، نَحْنُ تَرَاجِمَةُ أَمْرِ اللَّهِ ، نَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ ، أَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِطَاعَتِنَا وَنَهَى عَنِ مَعْصِيَتِنَا ، نَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ

۶۔ سدید راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگ قابل عبادت ہیں اور مشران کی یہ آیت ثبوت میں پیش کرتے ہیں، وہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی، حضرت نے فرمایا اسے سدید! میرا کان، میری آنکھ، میری جلد، میرا بدن، میرا گوشت اور میرا خون اور میرے بال ان لوگوں سے بری ہیں اور اللہ بھی ان سے بری ہے خدا کی قسم یہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے، خدا روز قیامت مجھ کو اور ان لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان پر غضبناک ہوگا۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ رسول ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس آیت قرآنی سے۔ لے۔ رسولوا کھاؤ پاک رزق اور نیک عمل کرو جو تم کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ فرمایا لے سدید! میرا کان میری آنکھ، میرے بال اور میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی بری ہیں وہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے۔ واللہ مجھے اور ان کو خدا روز قیامت ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان سے ناراض ہے میں نے کہا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ہم علم الہی کے خزینه دار ہیں، ہم امر الہی کے ترجمان ہیں، ہم معصوم ہیں، اللہ نے ہماری امانت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے رد کا ہے ہم اللہ کی محبت بالفہم آسمان میں اور روئے زمین پر۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَخْرِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ: الْأُمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَجِلُّ لَهُمْ مِنَ التَّسَاوِ مَا يَجِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا مَا خَلَا ذَلِكَ فَهَمَّ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آئمہ علیہم السلام رسول اللہ جیسے ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں ان کے لئے اتنی عزتیں حلال نہیں جتنی نبی کے لئے ہیں اس کے علاوہ جتنی تفصیلات اور خصوصیتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہیں سب میں آئمہ علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں۔

## ترتیب نوال باب

### آئمہ علیہم السلام محدث و مقہم ہیں

(باب) ۵۳

أَنَّ الْأَيْمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ مُقَهَّمُونَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنِ الْفَارِسِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ إِلَى زُرَّادَةَ أَنْ يُعْلِمَ الْحَكَمَ بْنَ عُنَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحَدَّثُونَ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے زرارة کو بھیجا کہ وہ حکم بن عنیبہ کو یہ تعلیم دے کہ اوصیاء محمد علیہم السلام محدث ہیں یعنی فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُنَيْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: يَا حَكَمُ هَلْ تَنْدِي بِالْآيَةِ النَّبِيِّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَعْرِفُ قَاتِلَهُ بِهَا وَيَعْرِفُ بِهَا الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ؟ قَالَ الْحَكَمُ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ وَقَعْتُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَعْلَمُ بِذَلِكَ تِلْكَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَعْلَمُ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: الْآيَةُ تُخْبِرُنِي بِهَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: هُوَ وَاللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ مُحَدَّثًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، كَانَ أَخَا عَلِيٍّ لَا يَدْرِي سُبْحَانَ اللَّهِ! مُحَدَّثًا؟ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنْ ابْنُ أُمِّكَ

بَعْدَ قَدْ كَانَ يَعْرِفُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ سَكَتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : هِيَ النَّبِيَّ هَلَكَ فِيهَا أَبُو الْخَطَّابِ فَلَمْ يَدْرِمَا تَأْوِيلَ الْمُحَدَّثِ وَالنَّبِيِّ .

۲۔ حکم بن قنبلہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے حکم اکیا تو وہ آیت جانتا ہے جس سے حضرت علیؑ اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور ان بڑے بڑے امور کو سبھی جو لوگوں کے لئے عارض ہوتے ہیں حکم کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج مجھے علی بن الحسین کے علم سے فیض حاصل ہوگا اور میں امور عظام سے واقف ہوں گا پس میں نے کہا میں اس آیت کو نہیں جانتا۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے میرے کہا یا بن رسول اللہ مجھے اس آیت کے متعلق آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ہم نے تم سے پہلے نہ کسی رسول کو بھیجا اور نہ نبی اور محدث کو اور علی بن ابی طالب محدث تھے ایک شخص نے جس کا نام عبد اللہ بن زید تھا اور وہ آپ کا ماں کی طرف سے سوتیلا بھائی تھا آپ سے کہا سبحان اللہ محدث تھے؟ گویا وہ اس کا منکر ہے پس امام محمد باقر علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بعد میں اس کو جانا۔ جب حضرت نے یہ فرمایا تو وہ شخص ساکت ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا یہی وہ آیت جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ابوالخطاب (محمد بن مفضل الاسدی الکوفی غالی ملعون) ہلاک ہوا۔ (وہ کہتا تھا آئمہ انبیاء ہیں جب اس نے سنا کہ وہ محدث ہیں تو نبی اور محدث میں فرق نہ کر سکا اور وہ اپنے پہلے قول سے عدول کر کے کہنے لگا۔ آئمہ معبود ہیں۔

آئید ہوا ارسلنا من قبلك من رسولنا۔ ولانہی ولا محدث سے امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ کوئی رسول بغیر نبوت کے نہیں ہوتا اور نبی بغیر محدث ہوئے نہیں بنتا۔ یعنی فرشتہ اسے بتاتا ہے پس حضرت علیؑ اسی بنا پر اپنے قاتل کو بھی جانتے تھے اور امور عظیمہ کو بھی۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ عُلَمَاءُ صَادِقُونَ مُفَهِّمُونَ مُحَدَّثُونَ .

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ آئمہ علماء ہیں، صادق، مفہم اور محدث ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : ذَكَرَ الْمُحَدَّثُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : إِنَّهُ يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَلَامُ الْمَلِكِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يُعْطَى السَّكِينَةَ وَالْوَفَارَ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ كَلَامُ مَلِكٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق سے محدث کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا وہ آواز کو سنتا ہے اور وجود کو نہیں دیکھتا۔ راوی نے کہا۔ پھر وہ کیسے جانتا ہے کہ یہ کلام فرشتے کا ہے فرمایا اس کو ایسا سکینہ اور وفار حاصل ہے کہ وہ

جان لیتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کر رہا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ عَلِيًّا كَانَ مُحَدَّثًا نَا، فَحَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: حَيْثُكُمْ بِمَجْبِيَةِ، فَقَالُوا: وَمَاهِي؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ عَلِيُّ عليه السلام مُحَدَّثًا نَا، فَقَالُوا: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ، فَحَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثْتَنِي فَقَالُوا: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ، فَقَالَ لِي: يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ، قُلْتُ: تَقُولُ: إِنَّهُ نَبِيٌّ؟ قَالَ: فَحَرَجْتُ يَدَهُ هَكَذَا: أَوْ كصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كذِي الْقُرْنَيْنِ أَوْ مَا بَلَّغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ: وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ محدث تھے۔ میں اپنے دستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا۔ میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ محدث تھے انھوں نے کہا مجھے پوچھنا چاہیے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے۔ میں لوٹ کر آیا اور کہا۔ میں نے آپ کا نول امام باقر سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا ایسا کہا ہے فرمایا فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ ہی تھے آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل ذریعہ سلیمان، صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین کی طرح، کیا تم نے حضرت علیؑ کا یہ قول نہیں سنا۔ میں ان کی مثل ہوں۔

## چونواں باب

آن ارواح کا ذکر جو آئمہ علیہم السلام میں ہوتی ہیں

(باب) ۵۴

فِي ذِكْرِ الْأَرْوَاحِ الَّتِي فِي الْأَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ اليماني، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً» فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالشَّابِقُونَ الشَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمَقَرَّبُونَ، فَالشَّابِقُونَ هُمُ رُسُلُ اللَّهِ عليه السلام وَخَاصَّةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ، جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَزْوَاجٍ أَيْدِيَهُمْ بِرُوحِ الْقُدْسِ



فَبِهِ عَرَفُوا الْأَشْيَاءَ وَ أَيْدَهُمْ بِرُوحِ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَيْدَهُمْ بِرُوحِ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ أَيْدَهُمْ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ فِيهِ اِشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَرِهُوا مَعْصِيَتَهُ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَدْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِبُونَ وَ جَعَلَ فِي الْمُؤْمِنِينَ : أَصْحَابَ الْمِيمَنَةِ رُوحَ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللَّهَ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الشَّهْوَةِ فِيهِ اِشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ وَ جَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَدْهَبُ النَّاسُ وَ يَجِبُونَ.

۱۔ جا بوجہی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے جابر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو تین قسم کا جیسا کہ فرماتا ہے تم تین قسم کے جوڑے ہو۔ داہنی طرف والے کیا ہیں (داہنی طرف والے) (دبا اعتبار مائل و مراتب) اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف (دبا اعتبار درجات عذاب) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں اور وہی مقربان بارگاہ ایزدی ہیں اور سبقت کرنے والے وہ مرسلین ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اس کے مخصوص بندے ہیں خدا ان میں پانچ روحوں پیدا کی ہیں اور تائید کی ہے ان کی روح القدس سے اس سے وہ اشیاء کی معرفت حاصل کرتے ہیں دوسرے ان کی تائید کی روح ایمان سے جس کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں تیسرے ان کو روح قوت دی جس کی وجہ سے وہ طاقت خدا پر قدرت رکھتے ہیں چوتھے روح شہوت دی جس سے ان میں طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے کراہت کرتے ہیں، پانچویں ان کو روح مدراج دی جس سے وہ لوگوں سے ملنے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور مومنین اور اصحاب میمنہ کو روح ایمان دی جس سے وہ خوف خدا کرتے ہیں اور روح قوت دی جس سے وہ طاعت خدا پر قدرت رکھتے ہیں اور روح شہوت دی جس سے ان کے دل میں طاعت خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور روح مدراج جس سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَمْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْمُنَحَّلِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالِمِ ، فَسَأَلَ لِي : يَا جَابِرُ ! إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحَ : رُوحَ الْقُدُسِ وَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ رُوحَ الْحَيَاةِ وَ رُوحَ الْقُوَّةِ وَ رُوحَ الشَّهْوَةِ ، فَبِرُوحِ الْقُدُسِ يَا جَابِرُ ! عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ النَّرَى ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَابِرُ ! إِنَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحَ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ إِلَّا رُوحَ الْقُدُسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْبَسُ وَلَا تَلْعَبُ .

۲۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم عالم (امام) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا،

اسے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روہیں ہوتی ہیں، روح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح القوت، روح شہوت، روح القدس سے انہوں نے پہچانا۔ ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے پہلے تک ہیں آخر کی چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو و لیب سے دور رہتی ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَفْطَارِ الْأَرْضِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ مَرْحَى عَلَيْهِ سِتْرُهُ، فَقَالَ: يَا مُفَضَّلُ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ حَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْحَيَاةِ فِيهِ دَبٌّ وَدَرَجٌ وَرُوحَ الْقُوَّةِ فِيهِ نَهَضٌ وَجَاهِدٌ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ فِيهِ أَكَلٌ وَشَرِبٌ وَأَنَّى النَّسَاءِ مِنَ الْحَلَالِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ فِيهِ آمَنٌ وَعَدَلٌ وَرُوحَ الْقُدْسِ فِيهِ حَمَلُ النَّبُوءَةِ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدْسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَرُوحُ الْقُدْسِ لِأَيَّامٍ وَلَا يَغْفُلُ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَزْهُو وَالْأَرْوَاحُ الْأَرْوَاحُ تَنَامُ وَتَغْفُلُ وَتَزْهُو وَتَلْهُو وَرُوحُ الْقُدْسِ كَانَ يَرَى بِهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں دراصل انہیں وہ اپنے گھر میں ہوتے ہیں اور حجاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اے مفضل فدائے نبی میں پانچ روہیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اٹھتا اور چہاڑ کرتا ہے روح شہوت جس سے کھانا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے روح یعنی علم و عمل امام بھی نبی جیسا ہے، روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ نائم دنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی ہی غافل ہوتی ہیں کار دین ترک کرتی اور معاملات دنیا میں انہماک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے

## پچپنواں باب

وہ روح جسے اللہ اصلاح احوال آئمہ علیہم السلام کرتا ہے

(باب) ۵۵

الرُّوحُ الَّذِي يُسَدِّدُ اللَّهُ بِهَا الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ،

عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي التَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿ وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ﴾ قَالَ : خَلَقَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمَ مِنْ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُخْبِرُهُ وَيُسَدِّدُهُ وَهُوَ مَعَ الْأُيُمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے ہے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرئیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسول کے بعد وہ ائمہ کے ساتھ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ أَشْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَيْبَةٍ (۱) وَأَنَا حَاضِرٌ - عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا ﴾ فَقَالَ : مُنْذُ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الرُّوحَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِنَّهُ لَقَيْنَا .

۲۔ اشکبا بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے رانا لیکہ میں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت کے متعلق سوال کیا "وگنڈ لک اوھینا الیک روحا من امرنا امام علیہ السلام فرمایا کہ جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے۔ یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیائے نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہے گی۔ جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی، وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي ﴾ قَالَ : خَلَقَ أَعْظَمَ مِنْ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ مَعَ الْأُيُمَّةِ وَهُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ .

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت "یسئلونک عن الروح" کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرئیل اور میکائیل سے عظیم ہے وہ رسول اللہ کے ساتھ تھی وہ ائمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی توں میں سے ایک ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ :  
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» ، قَالَ : خَلَقَ أَعْظَمَ  
مِنْ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ ، لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَى ، غَيْرَ عِزْرَةَ عليها السلام وَهُوَ مَعَ الْأَيْمَةِ يَسِدِّ دُهُمَ  
وَلَيْسَ كُلُّ مَا طَلِبَ وَجِدَ .

۴- ابو بصیر سے مروی ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اسے یہ سئلوا کہ عن الروح، روح خدا کی ایک مخلوق ہے جو برائیل اور میکائیل سے بڑی ہے سولے حضرت رسول خدا کی کے پاس نہیں رہی وہ آئمہ کے ساتھ ہے ان کی حالت کی اصلاح کرتے اور ایسا نہیں ہے کہ ان میں امر کی خواہش رکھے اسے پاہی لے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْعِلْمِ ، أَمْ عَلِمَ يَتَعَلَّمُهُ الْعَالِمُ مِنْ  
أَفْوَاهِ الرِّجَالِ أَمْ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ تَقْرَؤُونَهُ فَتَعْلَمُونَ مِنْهُ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَ  
أَوْجِبُ ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ كَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي  
مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ » ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا شَيْءٌ يَقُولُ أَصْحَابُكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَيَقْرَؤُونَ أَنَّهُ كَانَ فِي  
حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي - جُعِلْتُ فِدَاكَ - مَا يَقُولُونَ ، فَقَالَ عليه السلام :  
بَلَى قَدْ كَانَ فِي حَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى الرُّوحَ الَّتِي ذَكَرَ فِي  
الْكِتَابِ ، فَلَمَّا أَوْحَاهَا إِلَيْهِ عَلَّمَ بِهَا الْعِلْمَ وَالْقَهْمَ وَهِيَ الرُّوحُ الَّتِي يُعْطِيهَا اللَّهُ تَعَالَى مَنْ شَاءَ ،  
فَإِذَا أَعْطَاهَا عَبْدًا عَلَّمَهُ الْقَهْمَ .

۵- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا علم کی متعلق کیا اس سے مراد یہی ہے کہ لوگوں کے منہ سے حاصل ہو یا اس کتاب سے جس کو پڑھتے ہیں فرمایا۔ اس کی شان اس سے بہت زیادہ بزرگ ہے اور زیادہ فرض ہے کیا یہ آیت نہیں پڑھی۔ وکذلک اوینا ایک الخ پھر فرمایا تمہارے اصحاب ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایک حالت تھی کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں، وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یہاں تک کہ خدا نے اس روح کو بھیجا جس کا ذکر قرآن میں ہے پس اس کے وحی کرتے ہی آپ کو علم و فہم حاصل ہو گیا یہ عطیہ الہی ہے جسے چاہے وہ عطا کرے اور جب کسی بندہ کو عطا کرتا ہے تو اس کو فہم کی تعلیم دیتا ہے۔

١- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ سَعْدِ الْأَسْكَافِ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّوحِ ، أَلَيْسَ هُوَ جِبْرِئِيلُ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : جِبْرِئِيلُ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ غَيْرُ جِبْرِئِيلَ - فَكَوَّرَ ذَلِكَ عَلَى الرَّجُلِ - فَقَالَ لَهُ : لَقَدْ قُلْتَ عَظِيمًا مِنَ الْقَوْلِ ، مَا أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّ الرُّوحَ غَيْرُ جِبْرِئِيلَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : إِنَّكَ صَالٌّ تَرَوِي عَنِ أَهْلِ الصَّلَاةِ ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِيَسْبِيَهُ ذو القرنين « أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ ، وَالرُّوحُ غَيْرُ الْمَلَائِكَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور روح کے متعلق سوال کیا۔ اس سے مراد جبرئیل نہیں؟ فرمایا۔ جبرئیل تو ملائکہ سے ہیں اور روح جبرئیل کے علاوہ ہے یہ آپ نے مکر فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ تو آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ روح غیر جبرئیل ہے حضرت نے فرمایا تو گمراہ ہے اہل ضلالت کا قول روایت کرتا ہے خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے خدا کا امر آگیا تم اس میں جلدی نہ کرو پاک و برتر ہے اللہ اس سے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ملائکہ نازل ہوتے ہیں روح کے ساتھ پس ملائکہ غیر روح ہیں اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

## پچھنواں باب

### امام اپنے سے پہلے امام کے علوم کو کب جانتا ہے

(باب) ۵۶

وَقْتُ مَا يَعْلَمُهُ الْإِمَامُ جَمِيعَ عِلْمِ الْإِمَامِ الَّذِي سَانَ قَبْلَهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا السَّلَامُ

۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مَتَى يَعْرِفُ الْآخِرُ مَا عِنْدَ الْأَوَّلِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام اپنے پہلے امام کے تمام علوم کو کب جانتا ہے فرمایا۔ اس کی زندگی کے آخری وقت میں۔

۲۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رِزَاةٍ وَجَمَاعَةٍ مَعَهُ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: يَعْرِفُ الَّذِي بَعَدَ الْإِمَامِ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۲۔ راویوں نے بیان کیا کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام اس کی زندگی کے آخری لمحے میں اپنے سے پہلے امام کے علوم کو جانتا ہے۔

**توضیح۔** یعنی جب امام رحلت فرمائے لگتا ہے تو وہ اپنے بعد پیرا ہونے والے امام کو اسرار امامت تعلیم کرتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْإِمَامُ مَنْ يَعْرِفُ إِمَامَتَهُ وَيُنْشِئُ الْأَمْرَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ مِنْ حَيَاةِ الْأَوَّلِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ امام اسرار امامت کب جانتا ہے اور امر امامت اس کی طرف کب منتہی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ پہلے امام کی زندگی کے آخر وقت۔

## ستا و نواں باب

### سب امام علم و شجاعت و طاعت میں برابر ہیں

(باب) ۵۷

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ وَالطَّاعَةِ سَوَاءٌ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْخَشَابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ [اللَّهُ تَعَالَى] وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلْتَنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ: الَّذِينَ آمَنُوا: النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَآمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَذُرِّيَّتُهُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَوْصِيَاءُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، أَلْحَقْنَا بِهِمْ وَلَمْ نَنْقُصْ ذُرِّيَّتَهُمُ الْحُجَّةَ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله فِي عَلِيٍّ عليه السلام وَحُجَّتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَطَاعَتُهُمْ وَاحِدَةٌ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کر دیا اور ان کے عمل سے کوئی شے کم نہیں کی۔ (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لائے آئے ہیں نبی اور امیر المؤمنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اوصیاء پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول لائے علی کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ دَاوُدَ التَّهَدِي ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : نَحْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ ، وَفِي الْعَطَايَا عَلِيُّ قَدِيمًا نُوْمَرٌ .

۲۔ فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم علم اور شجاعت میں سب برابر ہیں اور عطایا میں بقدر اس کے بجالاتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہو۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَالْفَهْمِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرَى وَاحِدًا ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيُّ فَكَلَّمَا فَضَلُّمَا .

۳۔ فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلعم اور علی دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

## اٹھا ونواں باب

ہر امام اپنے بعد آنے والے امام کو پہچانتا ہے اور آپ  
ان اللہ یا مگر کہ ان تودوا الامانات الی اہلہا آئمہ کی شان میں  
(باب) ۵۸

أَنَّ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى > إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرِكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا، فِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَزَّكَتٌ  
۱۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ

عَنْ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ الْعَجَلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّواْ الْاَمَانَاتِ اِلَىٰ اَهْلِهَا وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ » قَالَ : اِيْتَانَا عَنِّي ، اَنْ يُؤَدِّيَ الْاَوَّلُ اِلَى الْاِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسَّلَاحَ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ، الَّذِي فِي اَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : « يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَ اطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَ اَوْلِيَ الْاَمْرِ مِنْكُمْ » اِيْتَانَا عَنِّي خَاصَّةً ، اَمَرَ جَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا ، فَاِنْ خِيفْتُمْ تَنَارَعًا فِيْ اَمْرِ فَرَدُّوْهُ اِلَى اللَّهِ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلَى الْاَوْلِيَ الْاَمْرِ مِنْكُمْ ، كَذَا نَزَلَتْ وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وِلَاةِ الْاَمْرِ وَ يَرْحِصُ فِيْ مُنَادَعَتِهِمْ ؟ اِنَّمَا قَبِلَ ذَلِكَ لِلْعَامُوْرِيْنَ الَّذِيْنَ قَبِلَ لَهُمْ : « اطِيعُوا اللَّهَ وَ اطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَ اَوْلِيَ الْاَمْرِ مِنْكُمْ » .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنی پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کہتا ہے، علم اور ہتھیار حجامت الہیہ میں سپرد کر دے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو پھر خدانے لوگوں سے کہا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، یعنی ہماری خاص کر اطاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت۔ پھر فرماتا ہے اگر تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف، اگر والیمان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا امراد ہوتا (جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیمان امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے کہ تم اطاعت کرو اللہ اور رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَأَلْتُ الرَّسُوْلَ صلی اللہ علیہ وسلم ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّواْ الْاَمَانَاتِ اِلَىٰ اَهْلِهَا » قَالَ : هُمْ الْاِئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُؤَدِّيَ الْاِمَامُ الْاَمَانَةَ اِلَى مَنْ بَعْدَهُ وَ لَا يَخْصُ بِهَا غَيْرَهُ وَ لَا يَزُوْبُهَا عَنْهُ .

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ فرمایا اس سے مراد آئیمہ ہیں آل محمد اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرا الہیہ تعلیم دے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔



۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ، قَالَ : هُمُ الْأَيْمَةُ يُؤَدِّي الْأَمَامُ إِلَى الْأِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَخْصُ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزُوبُهَا عَنْهُ .

۴۔ فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے رہن نمائے پہنچا دے اور اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الہیہ پہنچا دے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اور نہ اس سے پونہ دے رکھے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُورٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ، قَالَ : أَمَرَ اللَّهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْأِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ .

۵۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ان اللہ یا حکم الخ۔ فرمایا خدا نے امام اول کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امانت اپنے بعد والے امام کے سپرد کر دے اور وہ جسے دے دے جو اس کے پاس ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَمُوتُ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ قَبُوصِي [إِلَيْهِ] .

۵۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اس کو وصیت کرتا ہے۔

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ [ ابْنِ ] أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ قَبُوصِي [إِلَيْهِ] .

۶۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور وصیت کرتا ہے۔

عَنْ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَأْمَاتٌ عَالِمٌ حَتَّى يُعَلِّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مَنْ يَوْصِي؟

۷۔ فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

## السُّهُوَالِ بَابُ إِمَامَتِ عِدَالِيٍّ بَعْدَ دِيْكَرٍ

(بَابُ) ۵۹

أَنَّ الْإِمَامَةَ عَهَدُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْرُودِينَ وَاحِدًا إِلَى وَاحِدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَائِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُ  
بُنُ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَذَكَرُوا الْأَوْصِيَاءَ وَذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ،  
فَقَالَ: لَأَوْلَاهُ يَا أَبَانُ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَمَاهُوَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُنَزِّلُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ.

۱۔ ابوالعباس مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا  
میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحبزادے جن کو داؤدی بوہرے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام مانتے ہیں)  
کا ذکر کیا، فرمایا، نہیں، اے ابو محمد (کنیت ابوالعباس) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کے ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام  
نازل کر دیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ حَمَّادِ  
بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَوْنَ الْمُوصِيَّ مِنْ أَهْلِ يَوْصِي  
إِلَى مَنْ يُرِيدُ؟ أَلَا اللَّهُ وَلَكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ  
إِلَى صَاحِبِهِ. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ، عَنِ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ  
مِنْهَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا  
ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسول کا، ایک شخص کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک

که امر امامت صاحب امر ترک نشی ہو۔

٣ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمِيْمِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَةَ عِنْدَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَهُودٌ لِرِجَالٍ مُسَمَّيْنَ ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَرْوِيَهَا عَنِ الذَّيِّ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ اتَّخِذْ وَصِيًّا مِنْ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنْ لَا بَعَثَ نَبِيًّا إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ مِنْ أَهْلِهِ وَكَانَ لِدَاوُدَ عليه السلام أَوْلَادٌ عِدَّةٌ وَ فِيهِمْ غُلَامٌ كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ دَاوُدَ وَ كَانَ لَهَا مُجِيبًا فَدَخَلَ دَاوُدَ عليه السلام عَلَيْهَا حِينَ أَتَاهُ الْوَحْيُ فَقَالَ لَهَا : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ بِأَمْرٍ بِي أَنْ اتَّخِذَ وَصِيًّا مِنْ أَهْلِي ، فَقَالَتْ لَهُ أَمْرًا نُهُ : فَلْيَكُنْ ابْنِي ، قَالَ : ذَلِكَ أُرِيدُ ، وَكَانَ السَّابِقُ فِي عِلْمِ اللَّهِ الْمَحْتَمُونَ عِنْدَهُ أَنَّهُ سُلَيْمَانُ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى دَاوُدَ : أَنْ لَا تَعْجَلْ دُونَ أَنْ يَأْتِيكَ أَمْرِي ، فَلَمَّ يَلَيْتُ دَاوُدَ أَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْفَنَمِ وَالْكَرْمِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ أَنْ اجْمَعْ وَلَدَكَ فَمَنْ قَضَى بِهِ الْقَضِيَّةَ فَاصَابَ فَهُوَ وَصِيكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَجَمَعَ دَاوُدَ عليه السلام وَوَلَدَهُ ، فَلَمَّا أَنْ قَصَرَ الْخَصْمَانِ قَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام : يَا صَاحِبَ الْكَرْمِ ! مَتَى دَخَلْتَ عَنَمَ هَذَا الرَّجُلِ كَرْمَكَ ؟ قَالَ : دَخَلْتُهُ لَيْلًا ، قَالَ : قَدْ قَضَيْتَ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْفَنَمِ ! يَا أَوْلَادِ عَنَمِكَ وَ أَصْوَابِهَا فِي عَامِكَ هَذَا ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ : فَكَيْفَ لَمْ تَقْضِ بِرَأْبِ الْفَنَمِ وَقَدْ قَوْمَ ذَلِكَ عِلْمًا ، بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ ثَمَنْ الْكَرْمِ قِيَمَةُ الْفَنَمِ ؟ فَقَالَ سُلَيْمَانُ : إِنَّ الْكَرْمَ لَمْ يَجْنَتْ مِنْ أَصْلَابِهِ إِلَّا مَا أَكَلَ حِمْلَهُ وَهُوَ عَائِدٌ فِي قَابِلٍ ، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ : إِنَّ الْقَضَاءَ فِي هَذِهِ الْقَضِيَّةِ مَا قَضَى سُلَيْمَانُ بِهِ ، يَا دَاوُدُ ! أَرَدْتَ أَمْرًا وَ أَرَدْنَا أَمْرًا غَيْرَهُ ، فَدَخَلَ دَاوُدَ عَلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ : أَرَدْنَا أَمْرًا وَ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرًا غَيْرَهُ وَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَدْ رَضِينَا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلَمْنَا . وَكَذَلِكَ الْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَّعَدُوا بِهَذَا الْأَمْرِ فَيُجَاوِزُونَ صَاحِبَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

قال الكليني معنى الحديث الأول : أن الفنم لودخلت الكرم نهاراً ، لم يكن على صاحب الفنم شيء ، لأن لصاحب الفنم أن يسترح عنمه بالنهار ترعى و على صاحب الكرم حفظه و على صاحب الفنم أن يربط عنمه ليلاً و لصاحب الكرم أن يتام في بيته .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں کو عین کر دیا ہے امام کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے پوشیدہ رکھے جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائیں اور فرمایا۔ میرے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بچوں کا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤد کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس سے کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤں، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے۔ فرمایا۔ ہاں میں بھی چاہتا ہوں اور علم الہی میں یہ بات گزر چکی تھی کہ داؤد کے وصی سلیمان ہیں۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے۔ کچھ دیر کے بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کرو اور اس کا فیصلہ پوچھو، جو فیصلہ کر دے وہی تمہارا وصی ہوگا۔ پس داؤد نے سب کو جمع کیا۔ جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھیں۔ اس نے کہا۔ رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے پچھے ادا دے تجھے دے، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والے کو دے دی جائیں علامہ ابنی اسماعیل اسی فیصلے کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا۔ ان بکریوں نے انگور کے درخت جوڑے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھاتے ہیں آئندہ سال وہ پھرتا جائیں گے یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہذا اسے بکریوں کے بچوں اور اون سے پورا کر دیا جائے گا۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمان نے کیا ہے اے داؤد ایک امر کارادہ میں نے کیا۔ اور ایک امر کا تم نے (میرا ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم نے ایک ارادہ کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ کیا اور اعلیٰ ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ امام نے فرمایا۔ بس یہی صورت اوصیاء کی ہے اس معاملے میں امر الہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وصی کے سوا دوسرے کو نہیں بنتے۔

توضیح۔ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حدیث اول میں بکریوں کے دن کو انگوروں کے کھیت میں داخل ہونے کو اس لئے پوچھا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو بکریوں والے پر راز نہ ہوتا۔ اس لئے کہ بکریوں کے دن کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بکریاں دن میں چرائے اور کھیت والے کا یہ فرض ہے کہ وہ رات کو بکریوں والے کو چاہے کہ وہ ان کو ہاندھے کھیت والے کو چاہے کہ وہ اپنے گھر میں سوئے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُضْعَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أْتَرُونَ أَنَّ الْمُؤَصِّيَ مِثْلَ يُوْصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ ؟ لَا وَاللَّهِ وَلَكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى آتَيْتَنِي إِلَى نَفْسِي .

۴۔ راوی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے اسکے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر پڑھ کر دے۔

## ساکھوال باب

اُمّہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کہیں گے مگر وہی جو عہد خدا وہ امر خدا تجاوز نہیں کرتے  
(باب) ۴۰

اِنَّ الْاٰیْمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوْا شَيْئًا وَلَا يَفْعَلُوْنَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَ اَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُوْنَهُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَمْعٍ مِنْ بَنِي مُطَهَّرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ اَبِي جَمِيْلَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيْرٍ ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلٰى مُحَمَّدٍ كِتَابًا ، لَمْ يُنَزَّلْ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِتَابٌ مَّخْتُوْمٌ اِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرِئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِيْ اُمَّتِكَ عِنْدَ اَهْلِ بَيْتِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَيُّ اَهْلِ بَيْتِيْ يَا جَبْرِئِيْلُ ؟ قَالَ : نَجِيْبُ اللّٰهِ مِنْهُمْ وَ دُرِّيَّةُهُمْ لِيُرِيْتِكَ عِلْمَ النَّبُوَّةِ كَمَا وَرِثَهُ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مِرَاثُهُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَ دُرِّيَّةَتِكَ مِنْ صُلْبِهِ ، قَالَ : وَ كَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيْمٌ ، قَالَ : فَفَتَحَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمَ الْاَوَّلَ وَ مَضٰى لِمَا فِيْهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمَ الثَّانِيَّ وَ مَضٰى لِمَا فِيْهَا فَلَمَّا تَوَفِّيَ الْحَسَنُ وَ مَضٰى ، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمَ الثَّلَاثَ فَوَجَدَ فِيْهَا اَنْ فَاقْتُلْ فَاقْتُلْ وَ تَقْتُلْ وَ اَخْرَجَ بِاقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لِشَهَادَةِ لَهُمْ اِلَّا مَعَكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَلَمَّا مَضٰى دَفَعَهَا اِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَفَتَحَ الْخَاتِمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيْهَا اَنْ اِصْمُتْ وَ اطْرُقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ ، فَلَمَّا تَوَفِّيَ وَ مَضٰى دَفَعَهَا اِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَتَحَ الْخَاتِمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيْهَا اَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ صَدِّقْ اَبَاكَ وَ وِرِّثْ اَبْنَكَ وَ اصْطَبِعْ الْاُمَّةَ وَ قُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ قُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَ الْاَمْنِ وَ لَا تَخْشِ اِلَّا اللّٰهَ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهَا اِلَى الَّذِي يَلِيهِ ، قَالَ : قُلْتَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَاَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : مَا بِيْ اِلَّا اَنْ تَذَهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرَوِيْ عَلِيًّا قَالَ : فَقُلْتُ : اَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ اَبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ اَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِيكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ : قَدْ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟  
قَالَ : هَذَا الرَّاقِدُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدائے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر پر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا اے محمد یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہل بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا لے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علم نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر فاطمہ ہے پس علی نے پہلے ہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسن نے دوسری ہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو بڑھا، جب امام حسن کا انتقال ہوا تو تیسری ہر کو امام حسین نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو لے دیا۔ انھوں نے جو تھی ہر توڑی لکھا تھا چپ نہ ہو اور رضائے اہلی میں سر جھکانے نہ ہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپ نے پانچویں ہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آبا و اجداد کی تعذیب کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خون اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپ میں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدائے آپ کو اور آپ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ لے معاذ خدائے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سوراہے تھے۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَجِيجِ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ (۱) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيَّ نَبِيَّهُ ﷺ كِتَابًا قَبْلَ وَفَاتِهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هَذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النَّجْبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ : وَمَا النَّجْبَةُ يَا جَبْرَائِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوَلَدُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمٌ مِنْ ذَهَبٍ قَدَقَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمْرَهُ أَنْ يَفْكَ خَاتَمًا مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَقَفَّكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاتَمًا وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَقَقَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَفَّكَ خَاتَمًا وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَقَقَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَفَّكَ خَاتَمًا فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أَخْرَجَ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَأَشْرَ تَفَسَّكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَفَعَلَ خَاتَمًا فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أُطْرِقَ وَاصُمْتُ ، وَالزَّمْ مَنَزَلَكِ وَاعْبُدِي رَبَّتَكَ حَتَّى يَأْتِيَكِ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، فَفَعَلَ خَاتَمًا فَوَجَدَ فِيهِ حَدِيثَ النَّاسِ وَ أَفْتِهِمْ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَفَعَلَ خَاتَمًا فَوَجَدَ فِيهِ حَدِيثَ النَّاسِ وَأَفْتِهِمْ وَأَنْشَرُ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدَقَ آبَاءُكَ الصَّالِحِينَ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزِ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَذَلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذَلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبی کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو خوبیا رہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا۔ بل بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر ہمیں لگی ہوئی تھیں سونے کی، وہ کتاب آنحضرت نے امیر المؤمنین کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المؤمنین نے ایک مہر کو توڑا اور حسب ہدایت عمل کیا۔ پھر اے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر۔ انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے بلخوان کی مشہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہ خدا میں اپنا نفس بیخ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب بل بن حسین کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تیر ختم کرو خوشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادت خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقرؑ کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہو گا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور علوم اہلبیت کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہوا انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو وہ کتاب دی پھر اسی طرح ہوتا رہی قیام امام مہدی تک۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبَ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رَبَائِبٍ، عَنِ صُرَيْشِ الْكِنَانِيِّ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَخُرُوجِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ بِدِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَصَابُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِثْمَانُهُمْ وَالطَّغْرِ بَيْنَهُمْ حَتَّى قَتَلُوا وَعَلَبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [قَدْ] كَانَ

قَدَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَيَسْتَقْدِمُ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَامْرَأَةٌ مِّنْ آلِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَيَعْلَمُ صَمَتٌ مِّنْ صَمَتٍ مِنَّا.

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ نے غور کیا حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور شیاطین اس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے حمران! یہ امور فضا و قدر الہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجراء ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علی و حسن و حسین قائم رہے اور جس کے لئے ہم میں سے خاموش زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

۱۔ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عَيْسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الشَّرِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُؤَلَّمِ عَلَيْهِ وَجِبْرِئِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ﷺ شُهُودٌ؟ قَالَ: فَاطَّرَقَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ وَلَكِنْ جِئَ نَزْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْأَمْرُ، نَزَلَتْ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كِتَابًا مُّسَجَّلًا، نَزَلَ بِهِ جِبْرِئِيلُ مَعَ أَمْنَاءِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ جِبْرِئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! مَرَّ بِإِخْرَاجٍ مِّنْ عِنْدِكَ إِلَّا وَصِيَّتُكَ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَتُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِثَابَهَا إِلَيْهِ ضَامِنًا لَهَا يَعْزِي عِلْيَا ﷺ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِخْرَاجٍ مِّنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيًّا ﷺ؛ وَفَاطِمَةَ فِيمَا بَيْنَ السُّرِّ وَالْبَابِ، فَقَالَ جِبْرِئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّكَ يُقْرِمُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: هَذَا كِتَابٌ مَا كُنْتُ عَهْدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِعَمَلِكَ وَأَشْهَدُ بِعَمَلِكَ مَلَائِكَتِي وَكَمِي بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِدًا، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا جِبْرِئِيلُ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صِدْقٌ - عَزَّ وَجَلَّ - وَبَرٌّ، هَاتِ الْكِتَابَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ فَقَالَ لَهُ: إِقْرَأْهُ، فَفَرَأَهُ حَرْفًا حَرْفًا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هَذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيَّ وَشَرَطُهُ عَلَيَّ وَ أَمَانَتُهُ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَيْتُ فَقَالَ عَلِيُّ ﷺ: وَ أَنَا أَشْهَدُ لَكَ [يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالتَّصْبِيحَةِ وَالتَّصَدِيقِ عَلَيَّ مَا قُلْتَ وَيَشْهَدُ لَكَ بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَقَالَ جِبْرِئِيلُ ﷺ: وَأَنَا لَكُمْ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ! أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَعَرَفْتَهَا وَ صَمِتْتَ لِلَّهِ وَلِيَ الْوَفَاءِ بِمَا فِيهَا؟ فَقَالَ عَلِيُّ ﷺ: نَعَمْ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي عَلَيَّ صَمَاتُهَا وَعَلَى اللَّهِ عَوْنِي



وَتَوَفِّيَنِي عَلَىٰ أَدَائِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ ابْنِي أُرِيدُ أَنْ أُشْهَدَ عَلَيْكَ بِمُؤَافَاتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ عَلِيُّ ﷺ: نَعَمْ أَشْهَدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْآنَ وَهُمَا حَاضِرَانِ مَعَهُمَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ لِأَشْهَدَهُمْ عَلَيْكَ، فَقَالَ: نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَأَنَا بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي۔ فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَمْرِ جِبْرِئِيلَ ﷺ فِيمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ! تَقْبِي بِمَا فِيهَا مِنْ مُوَالَاةٍ مِنَ وَالِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْبِرَاءَةِ وَالْعِدَاوَةِ لِمَنْ عَادَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْبِرَاءَةَ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ [وَ] عَلَى كَظْمِ الْقَيْظِ وَعَلَى ذَهَابِ حَقِّكَ وَعَصْبِ خُمْسِكَ وَإِتْبَاطِكَ حُرْمَتِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جِبْرِئِيلَ ﷺ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا مُحَمَّدُ! عَرَفَهُ أَتَهُ يَسْتَنْهَكَ الْحُرْمَةَ وَهِيَ حُرْمَةُ اللَّهِ وَحُرْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى أَنْ تُحْضَبَ لِحَيْتِهِ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَيْبِي قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ: فَصِغْتُ جِنِّ فِهْمْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جِبْرِئِيلَ حَتَّى سَقَطَتْ عَلَيَّ وَجَبِي وَقُلْتُ: نَعَمْ قِيلَتْ وَرَضِيْتُ وَإِنْ انْتَهَكْتَ الْحُرْمَةَ وَعَطِطْتَ السَّنَنُ وَمَرَّ قِيَ الْكِتَابُ وَهَدِمَتِ الْكَعْبَةَ وَحُضِبَتْ لِحْيَتِي مِنْ رَأْسِي بِدَمٍ عَيْبِي صَابِرًا مُحْتَسِبًا أَبَدًا حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْكَ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَعْلَمَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَحَنِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَوَاتِيمِ مِنْ ذَهَبٍ، لَمْ تَمَسَّ النَّارُ وَدُفِعَتْ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ، فَقُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ ﷺ: يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي الْأَنْدَكُ مَا كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ؟ فَقَالَ: سَنَّ اللَّهُ وَسَنَّ رَسُولُهُ، فَقُلْتُ: أَكُنْ فِي الْوَصِيَّةِ تَوَسُّبُهُمْ وَخِلَافُهُمْ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَاللَّهِ شَيْئًا شَيْئًا، وَحَرْفًا حَرْفًا، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ»؟ وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَلَيْسَ قَدْ قِيمْتُمَا مَا تَقْدَمُتُمَا بِهِ إِلَيْكُمَا وَقِيلِنَا؟ فَقَالَا: بَلَى وَصَبَرْنَا عَلَى مَا سَأَلْنَا وَغَاطْنَا وَفِي نُسْحَةِ الصَّفَوَانِيِّ زِيَادَةٌ (۵)

۳۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے امیر المؤمنین نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انھیں

نہیں لکھوایا اور جبرئیل اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابوالحسن! کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امر رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اسے جبرئیل مع ان ملائکہ کے جو انما اللہ میں لے کر آئے اور جبرئیل نے

یہیں  
۳۴/۱۳

کہا۔ اے محمد جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے رسول نے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نہ لے لیں اور ہم آپ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہماری علی ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹایا رسول نے علی و فاطمہ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پر وہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمد! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے پس نہ کہ رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑا کہنے لگا اور فرمایا جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی ٹوٹی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لو نے علی سے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سنی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علی نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی! میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روزِ قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقررین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور حکم خدا جبرئیل نے جو شاکر لکھی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علی! اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کر، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھے اور برأت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسول دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برأت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حتی کے ضائع ہونے پر، اپنے جنس کے غضب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علی نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیر المؤمنین فرماتے ہیں تمہارے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کچھ سنا۔ اے محمد! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی دائرہ علی ان کے سر کے خون سے خضاب ہوگی امیر المؤمنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا۔ میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امرِ سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری دائرہ میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہ اور حسن و حسین کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیر المؤمنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سر مبر کر دی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیر المؤمنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسول کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیر المؤمنین پر بے جبر و قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حوت، کہا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ ہم دیکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کر چکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شے کا احصا امام مبین میں کر دیا ہے پھر آنحضرت نے حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا! انھوں نے کہا جی ہاں ہم مبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرَزِيِّ، عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ بَقَاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آخَالِكُمْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مَعَ حَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْكُمْ؟ فَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا صَاحِبَةً فِيهَا مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَمْعَلَ بِهِ فِي مَدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا وَمَا أَمْرٌ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَحَلَّهُ قَدْ حَضَرَ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَتَعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَرَأَ صَاحِبَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا، وَفُتِّرَ لَهُ مَا يَأْتِي يَتَعَى فِيهَا وَبَقِيَ فِيهَا أَشْيَاءٌ لَمْ تُقْضَ، فَخَرَجَ لِلْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتْ اللَّهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَهَا وَمَكَتَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ وَتَنَاهَبُ لِذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ فَنَزَاتِ وَقَدَانَقَطَعَتْ مَدَّتَهُ وَ قُتِلَ عليه السلام، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذِنْتَ لَنَا فِي الْأَنْحِدَارِ وَأَذِنْتَ لَنَا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَدْنَا وَ قَدْ قَبَضْتَهُ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمْ: أَنْ الزَّمُوا قَبْرَهُ حَتَّى تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَاَنْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعْرِيًا وَحَزْنًا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذَا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ.

۵۔ حوینے سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ اہلبیت حضرات کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل بھی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبی اکرم صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبر وفات دیتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ پیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے روکے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے، ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدانے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے۔ ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدانے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر پہنچو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشاء ہے خروج حضرت حجت کی طرف) پس تم ان کی مدد کرو اور اس پر گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکو اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بلکے لئے پس ملائکہ مجھ کو نصرت پر روانے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

## اکسٹھواں باب

وہ امور جو واجب کرتے ہیں حجت امام علیہ السلام کو

(باب ۶۱)

الْأُمُورُ الَّتِي تَوْجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام : إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَنْ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَمَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، وَ يَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ : إِلَى مَنْ أَوْصَى فَلَانُ؟ فَيَقَالُ : إِلَى فَلَانٍ وَالتَّيْلَاحُ فَبِنَا يَمْنَزِلُهُ التَّابُوتُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ التَّيْلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ .

۱۔ ابو بصیر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مر جائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پر ہو اور اس کی فقہیت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلان نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلان کو یعنی اس کے متعلق شہرت بھی ہو اور نبی کے ہتھیار ہم میں بھائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ يَزِيدَ شَعْبَانَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمَزَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُنْتَوَيْبُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الْمُدَّةُ عِي لَه ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ : يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ <sup>(۱)</sup> ، قَالَ : ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ : أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ التَّيْلَاحُ وَ يَكُونُ صَاحِبَ

الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ النَّبِيِّ إِذَا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ سَأَلَتْ عَنْهَا الْعَامَّةَ وَالصَّبِيَانَ : إِلَى مَنْ أَوْصَى فَلَانٌ ؟  
فَيَقُولُونَ : إِلَى فَلَانِ بْنِ فَلَانِ .

۲- راوی کتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ امر امت کو بچہ لینے والے اور غلط دعویٰ کرنے والے پر حجت کیوں کر تمام ہو۔ فرمایا اس سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا جائے، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تین قسم کی جنتیں ہیں جو سولے امام کے کسی میں نہیں پائی جاتیں اول یہ کہ سب لوگوں سے اولیٰ و افضل ہو اور اس کے پاس تبرکات رسول ہوں اور اس کے لئے کھلم کھلا وصیت ہو کہ جب لوگ بڑے یا بچوں سے شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے متعلق وصیت کی تو لوگ کہہ دیں کہ فلاں ابن فلان کے متعلق کی ہے۔

۳- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قِيلَ لَهُ : يَا نَبِيَّ شَيْءٌ يُعْرَفُ بِالْإِمَامِ ؟ قَالَ : بِالْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَبِالْفَضْلِ ، إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَطْعَنَ عَلَيْهِ فِي قَمٍ وَلَا بَطْنٍ وَلَا قَرَجٍ ، فَيُقَالُ : كَذَا ابٌ وَيَا كُلُّ أَمْوَالِ النَّاسِ ، وَمَا أَشْبَهَ هَذَا .

۳- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی نے ان سے پوچھا معرفت امام کس شخص سے ہوتی ہے۔ فرمایا ظاہری وصیت اور فضیلت سے۔ کوئی امام کو مذہب شکن اور شرک گاہ کا طعن نہیں دے سکتا کہ وہ مجھ کو اپنے مال حرام کھاتا ہے کہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ ؟ فَقَالَ : طَهَارَةُ الْوِلَادَةِ وَحُسْنُ الْمَنْشَأِ وَلَا يَلَهُوْا وَلَا يَلْعَبُ .

۴- راوی کتبہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا امام کی علامت کیا ہے فرمایا اول یہ کہ ظاہر ولادت ہو۔ دوسرے اچھے ماحول میں نشوونما ہو اور تیسرے ہو خوب سے اس کا تعلق نہ ہو۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ : عَنْ الدَّلَالَةِ عَلَى صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : الدَّلَالَةُ عَلَيْهِ : الْكِبَرُ وَالْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا : إِلَى مَنْ أَوْصَى فَلَانٌ ؟ قِيلَ : إِلَى فَلَانِ بْنِ فَلَانِ وَدَوْرُوا مَعَ السِّيَاحِ حَيْثُمَا ذَارَ ، فَأَمَّا الْمَسَائِلُ فَلَيْسَ فِيهَا حُجَّةٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امر امامت پر دلیل کیلئے پہلے یہ کہ اولاد اکبر ہو، دوسرے صاحب فضیلت ہونے سے اس کے لئے سابق امام نے اس طرح وصیت کی ہو کہ جب باہر کے لوگ شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے لئے وصیت کی ہے تو سب کہیں فلاں بن فلاں کے متعلق اور یہ جہاں کہیں جائے تبرکاتِ رسولی اس کے ساتھ رہیں

۶۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ غَاةٌ

۶۔ ہشام ابن سالم سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امر امامت اولاد اکبر کے لئے اس وقت ہے جبکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو یعنی علم و فضل و وصیت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی کمی نہ ہو۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ بِمَنْ يُعْرِفُ الْأَمَامَ ؟ قَالَ : يُخْصَالُ أُمَّتًا أَوْ لَهَا فَإِنَّهُ بِشَيْءٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ أَبِيهِ فَيُؤَيِّدُ بِإِشَارَةِ الْيَدِ لِيَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ وَيُسْأَلُ فَيُجِيبُ وَإِنْ سَكَتَ عِنْدَ ابْتِدَاءٍ وَيَخْتَرُ بِمَا فِي عَدِّ وَيَكَلِّمُ النَّاسَ بِكُلِّ لِسَانٍ . ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا عَمْرٍو ! أُعْطِيكَ عَلَامَةً قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَّاسَانَ ، فَكَلَّمَهُ الْخُرَّاسَانِيُّ بِالْعَرَبِيَّةِ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ لَهُ الْخُرَّاسَانِيُّ : وَاللَّهِ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ بِالْخُرَّاسَانِيَّةِ غَيْرَ أَنْتَ لَمْ تَنْتُ أَنْتَ لَأَنْحَسِبُهَا ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ إِذَا كُنْتُ لَا أَحْسِنُ أُحِبُّكَ فَمَا فَضَّلِي عَلَيْكَ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : يَا أَبَا عَمْرٍو ! إِنَّ الْأَمَامَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ كَلَامٌ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا يُكْبِرُ وَلَا يَهْمُهُ وَلَا شَيْءٌ فَيُؤَيِّدُ رُوحًا ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ هَذِهِ الْخِصَالَ فَيُؤَيِّدُ فَلَيْسَ هُوَ بِأَمَامٍ .

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے۔ میں نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے حضرت نے فرمایا۔ چند خصلتوں سے، اول وہ چیز جو اس کے پر بزرگواری کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب و تعیین کے متعلق تاکہ یہ لوگوں پر حجت ہو۔ دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر ابتدار سکوت ہو تو لوگ کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد! یہاں سے اٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے تھوڑی دیر بعد ایک مرد خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ حضرت نے اس کا جواب فارسی میں دیا۔ مرد خراسانی نے کہا۔ میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی زبان میں کلام کیا کہ آپ فارسی سے بخوبی واقف نہ ہوں گے فرمایا۔ سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دو تو پھر کچھ پر میری فضیلت کیسی، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد! کیفیت ابو بصیر (امام پر نہ کسی آدمی کا کلام

پوشیدہ ہوتا ہے نہ پزندہ کا نہ چوپائے کا اور نہ کسی اور جاندار چیز کا۔ پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔

## بাসٹھواں باب

### امامت کا ثبات اعقاب میں

(باب) ۶۲

ثَبَاتِ الْإِمَامَةِ فِي الْأَعْقَابِ وَأَنَّهَا لَا تَعُودُ فِي آخٍ وَلَا عَمٍّ وَلَا عَمْرٍهُمَا مِنَ الْقَرَابَاتِ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثَوْبَانَ بْنِ أَبِي فَاخْتَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَعُودُ الْإِمَامَةُ فِي أَحْوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَدًا، إِنَّمَا حَرَتْ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ» فَلَا تَكُونُ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَّا فِي الْأَعْقَابِ وَالْأَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جن وحسین علیہما السلام کے بعد امامت آئندہ کسی دو بھائیوں کو نہ ملے گی امامت کے بعد سلسلہ علی بن حسین سے چلا۔ خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبی کے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں پس علی بن حسین کے سلسلہ کے بعد یہ سلسلہ اولاد اور اولاد چلتا رہے گا۔

۲- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَبِي اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَهَا لِأَحْوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهما السلام.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ وہ حسن و حسین کے بعد امامت کو دو بھائیوں میں قرار دے۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ أَنْتَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي عَمٍّ أَوْ خَالَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَفِي آخٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَفِي مَنْ؟ قَالَ: فِي وَدَيْي - وَهُوَ يَوْمُئِذٍ لَا وَدَّ لَهُ - .

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا۔ کیا امامت چچا اور ماموں تک جلتے گی۔ آپ نے کہا نہیں۔ میں نے

کہا گیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو اچھی لادو ہے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ جَعْفَرِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجْتَمِعُ الْإِمَامَةُ فِي أَحْوَيْنَ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلَّا مَا هِيَ فِي الْأَعْقَابِ وَالْأَعْقَابِ.

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسن و حسین کے بعد وہ اولاد

در اولاد چلے گی

۵ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ كَوْنٌ وَلَا أَرَانِي اللَّهَ فِيمَنْ أَنْتُمْ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ حَدَّثَ بِمُوسَى حَدَّثَ فِيمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالَ: بِوَلَدِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَّثَ بِوَلَدِهِ حَدَّثَ وَتَرَكَ أَخًا كَبِيرًا وَابْنًا صَغِيرًا فِيمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالَ: بِوَلَدِهِ ثُمَّ دَارِسًا قَوْلًا رَأَى فِي نَسَخَةِ قَوْلِهِ قَوْلًا: ثُمَّ مَا كَذَا أهدأ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اگر خدا نخواستہ آپ کا انتقال ہو جائے (مدا مجھے

وہ دن نہ دکھائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ فرمایا۔ ان کا بیٹا۔

میں نے کہا اگر میرے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑے اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا اور اسی طرح

ایک کے بعد دوسرا۔

## تریسٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلعم کی نص آئمہ علیہم السلام کیلئے

(باب) ۶۳

مَا نَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاجِدًا قَوْلًا وَاحِدًا

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَا، سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا الْأَمْرَ مِنْكُمْ» فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ



بِنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمَّ عَلِيًّا وَ  
 أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ قَالَ : فَقَالَ : قُولُوا لَهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَتْ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَلَمْ يُسَمَّ اللَّهُ لَهُمْ ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ  
 عَلَيْهِ الرِّكَائَةُ وَ لَمْ يُسَمَّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرَاهِمًا دَرَاهِمًا ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي  
 فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ : طُوفُوا أَسْبُوعًا حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي  
 فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَتْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، وَ نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ وَالْحَسَنِ  
 وَالْحُسَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي عَلِيٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، وَقَالَ ﷺ أَوْصِيكُمْ  
 بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَهْلِ بَيْتِي ، فَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَمُرَّ قَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلِيٌّ الْحَوْصَ ،  
 فَأَعْطَانِي ذَلِكَ ، وَقَالَ : لَا تَعْلَمُوهُمْ ، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ؛ وَقَالَ : إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدَى  
 وَلَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلَالَةٍ ، فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ بَيْنَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لِأَدْعَاهَا آلُ  
 فُلَانٍ وَ آلُ فُلَانٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصَدِيقًا لِنَبِيِّهِ ﷺ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ يَدْعُوهُ لِيُذْهِبَ  
 عَنْكُمْ الرَّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيَطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ، فَكَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ  
 السَّلَامُ ، فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ  
 نَبِيٍّ أَهْلًا وَثِقَلًا وَهُؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَثِقَلِي ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ : إِنَّكَ  
 إِلَى حَيْرٍ وَلَكِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَثِقَلِي فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلِيٌّ أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ  
 لِكثْرَةِ مَا بَلَغَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ إِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَ أَخْذِهِ بِيَدِي ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ  
 يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ - وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلْ - أَنْ يُدْخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا الْمُبَاسُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا وَاحِدًا مِنْ  
 وَلَدِهِ إِذَا لَقِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْزَلَ فِيْنَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَامْرَ بِطَاعَتِنَا  
 كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَ بَلَغَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا بَلَغَ فِيكَ وَأَذْهَبَ عَنَّا الرَّجْسَ كَمَا أَذْهَبَهُ عَنكَ  
 فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ ﷺ كَانَ الْحَسَنُ ﷺ أَوْلَى بِهَا لِكِبَرِهِ ، فَامَّا تُوْفِيِّي لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُدْخَلَ وَلَدَهُ  
 وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلْ ذَلِكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ »  
 فَيَجْعَلُنَا فِي وَلَدِهِ إِذَا لَقِيَ الْحَسَنُ أَمَرَ اللَّهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَ طَاعَةَ أَبِيكَ وَ بَلَغَ فِي رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ كَمَا بَلَغَ فِيكَ وَ فِي أَبِيكَ وَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي الرَّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنكَ وَعَنْ أَبِيكَ ، فَلَمَّا  
 صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدْعِي عَلِيَّ

أَجِبَهُ وَعَلَى أَبِيهِ، لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرَفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُونَا لِيَقْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَقْصَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَرَى تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ» ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَقَالَ: الرَّجْسُ هُوَ الشَّكُّ وَاللَّهُ لَأَنْشُكُ فِي رَيْتِنَا أَبَدًا.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَ ذَلِكَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ اطمینان اللہ و اطمینان رسول اللہ کے متعلق پوچھا فرمایا یہ حضرت علی اور حسن و حسین کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کتاب خدا میں علی اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں فرمایا۔

تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسول نے بیان کی؟

آیہ زکوٰۃ نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک اس کی تفسیر رسول اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟  
 آیہ برج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طوان کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی؟  
 آیہ۔ اطمینان اللہ الخ نازل ہوئی۔ یہ آیت حضرت علی، حسن اور حسین کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ نے علی کے بارے میں فرمایا، من كنت مولاه فعلي مولاه، اور یہ بھی فرمایا۔ اے مسلمانو، میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلبیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں میں نے تم سے دعا کی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے پہل تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔  
 اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے اور باب ضلالت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسول ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیت کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی تصدیق کر دی۔ فرمایا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے جس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی وفاطمة حسن و حسین ہیں ان کو رسول اللہ نے خانہ ام سلمہ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا۔ خدا و خداوند ہر نبی کے کچھ اہل اور گناہ قدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیت اور گناہ قدر عزیز ہیں۔ ام سلمہ نے کہا کیا میں آپ کے اہل سے نہیں۔ فرمایا تم خیمہ پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور نقل ہیں۔

جب رسول اللہ نے وفات پائی تو علی تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سردار بنایا تھا اور روزِ غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علی کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزند محمد حنفیہ یا عباس یا حسن یا حسین کے سوا اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بفرض مجال حضرت علی کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسین اور حسین کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کی فیصلت میں آیات نازل کیں، جس طرح آپ کی اطاعت کا حکم دیا، ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جس طرح رسول اللہ نے آپ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح جس سے آپ کو دودھ رکھا ہے ہم کو بھی دودھ رکھا ہے

اور جب حضرت علی کا انتقال ہوا تو امام حسن بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسین ان سے کہتے ایک کیوں کیا جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپ کی اور آپ کے باپ کی اطاعت کا ہے رسول اللہ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپ کے اور آپ کے باپ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی جس سے اسی طرح دودھ رکھا ہے جس طرح آپ کو اور آپ کے باپ کو۔

پس جب امامت امام حسین کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس طرح مدعی امامت ہوتا جیسے امام حسینؑ اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسین سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا۔ جب امامت امام حسین کو ملی تو اس آیت کی تائید جمع ظاہر ہوئی کہ کتاب خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسین کے بعد علی بن الحسین کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علی کی طرف۔ فرمایا امام نے جس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔ ابو بصیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعْبِرَةِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَوْحِ الْقَهْبِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : **وَالَّتِي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ** ، فِيمَنْ نَزَلَتْ ؟ فَقَالَ : نَزَلَتْ فِي الْأَمْرَةِ ، إِنَّ هَذِهِ آيَةٌ جَرَتْ فِي وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ ، فَفَحَّحُ أَوْلَىٰ بِالْأَمْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، قُلْتُ : فَوَلَدُ جَعْفَرٍ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَوَلَدُ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بَطُونَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ : لَا ، قَالَ : وَنَسِيتُ وُلْدَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَدَخَلْتُ بَعْدَ

ذَلِكَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَوْلَا الْحَسَنُ فِيهَا نَصَبٌ؟ فَقَالَ: لَا؛ وَاللَّهِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ! مَا لِحَمَدِي فِيهَا نَصَبٌ غَيْرَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ آئیہ نبی مومنین کے نفسوں سے زیادہ ان پر اولیٰ بالتصرف ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور نبی کے رشتہ داروں میں بعض ان سے زیادہ اولیٰ ہیں کتاب خدا میں کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا صاحبان امر کے بارے میں نازل کی ہے اور اس کا حکم جاری ہوا ہے اولاد حسین کے بارے میں ان کے بعد پس ہم اس امر کے اور قرابت رسول کے نسبت مومنین و مہاجرین و انصار کے زیادہ مستحق ہیں میں نے کہا کیا اولاد جعفر کا بھی اس میں کوئی حصہ ہے فرمایا۔ نہیں میں نے پوچھا اور اولاد عباس کا فرمایا نہیں، پھر نبی عبدالمطلب کی ہر شاخ کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اولاد امام حسن کا ذکر کرنا بھول گیا۔ بعد میں میں نے ان کے متعلق بھی پوچھا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اور پھر فرمایا۔ اے عبدالرحیم (نام راوی) محمد کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں۔

۳۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنِ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: إِنَّمَا يَعْنِي أَوْلَىٰ بِكُمْ أَيُّ بِكُمْ وَأَبَاؤُكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا يَعْنِي عَلِيًّا وَأَوْلَادَهُ الْأَيْمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَصَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ» وَكَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَقَدْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قِيمَتُهَا أَلْفُ دِينَارٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَسَاهُ إِثَابَهَا وَكَانَ النَّجَاشِيُّ أَهْدَاهَا لَهُ فَجَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَأَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلَيَّ مِسْكِينَ، فَطَرَحَ الْحُلَّةَ إِلَيْهِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ أَنْ أَحْمِلَهَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَصَبَّرَ نِعْمَةً أَوْلَادِهِ بِنِعْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ بَلَغَ مِنْ أَوْلَادِهِ مَبْلَغَ الْإِمَامَةِ، يَكُونُ بِهَذِهِ الصِّفَةِ مِثْلَهُ فَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَالسَّائِلُ الَّذِي سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالَّذِينَ يَسْأَلُونَ الْأَيْمَةَ مِنْ أَوْلَادِهِ يَكُونُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آئیہ انما ولیکم اللہ انما ولیکم اللہ کے متعلق کہ اس میں ولی کے معنی ہیں تم سے بہتر اور تمہارے جملہ امور اور تمہاری جانوں اور مالوں میں سب سے زیادہ اتحق اور اولیٰ بالتصرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحب ایمان ہیں یعنی علیؑ اور ان کی اولاد میں آئمہ علیہم السلام قیامت تک یہ لوگوں کے ولی ہیں پھر خدا نے ان کا وصف یوں بیان

کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں امیر المؤمنین علیہ السلام نے نماز پڑھ کر دوسری رکعت میں جب رکوع کیا در آنحالیکہ آپ ایک بار دینا رکاباس پہنے ہوئے تھے جو رسول اللہ صلعم نے آپ کو پہنایا تھا اور نجاشی بادشاہ حبش نے بطور تحفہ اسحضرت صلعم کے پاس بھیجا تھا مسجد میں ایک سائل آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولی اللہ ورومؤمنوں کے نفسوں سے بہتر صدقہ دو ایک مسکین کو حضرت نے دو لباس اتار کر اس سائل کو اٹھالینے کا اشارہ کیا۔ خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، پس اس نعمت کا سلسلہ آپ کی اس اولاد میں بھی باقی رہا جن کو منصب امامت حاصل ہوا وہ اس صفت میں حضرت علیؑ کے ساتھ شریک رہے انھوں نے بھی حالت رکوع میں صدقہ دیا۔ امیر المؤمنینؑ سے جس نے سوال کیا، وہ ملائکہ میں سے تھا اور باقی آئمہ سے سوال کرنے والے بھی ملائکہ تھے مشہور ترین حدیث یہ ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے سماعت رکوع انگوٹھی دی تھی لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ لباس دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو بارہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ایک بار انگوٹھی دی، دوسری بار لباس یہ صورت ایسی ہے جیسے اسحضرت صلعم کو کئی بار معراج ہوئی، مگر مشہور ایک معراج ہے دیگر آئمہ کا سماعت رکوع زکوٰۃ دینا۔ اگرچہ حضرات اہلسنت کو تسلیم نہیں، اسی لئے وہ ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس آیت میں تقیون و یوتون در اکون، جمع کے صیغے ہیں لیکن اس کے انکار سے حقیقت پر پردہ نہیں پر سکتا۔ ولایت کی سند دینے والا خدا ہے اس نے ہمارے آئمہ کے اس فعل پر اپنے ان ملائکہ کو گواہ بنایا ہے جنھیں بصورت سائل ان حضرات کے پاس بھیجا تھا۔

### توضیح :-

مشہور ترین حدیث یہ ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے سماعت رکوع انگوٹھی دی تھی لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ لباس دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو بارہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ایک بار انگوٹھی دی، دوسری بار لباس یہ صورت ایسی ہے جیسے اسحضرت صلعم کو کئی بار معراج ہوئی، مگر مشہور ایک معراج ہے دیگر آئمہ کا سماعت رکوع زکوٰۃ دینا۔ اگرچہ حضرات اہلسنت کو تسلیم نہیں، اسی لئے وہ ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس آیت میں تقیون و یوتون در اکون، جمع کے صیغے ہیں لیکن اس کے انکار سے حقیقت پر پردہ نہیں پر سکتا۔ ولایت کی سند دینے والا خدا ہے اس نے ہمارے آئمہ کے اس فعل پر اپنے ان ملائکہ کو گواہ بنایا ہے جنھیں بصورت سائل ان حضرات کے پاس بھیجا تھا۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ وَفَضِيلِ بْنِ يسَارٍ وَبُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَتَمِيمِ بْنِ مُسْلِمٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَأَبِي الْجَارُودِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ» وَفَرَضَ وِلَايَةَ أَوْلِيَاءِ الْأَمْرِ ، فَلَمْ يَدْرُوا مَا هِيَ ، فَأَمَرَ اللهُ تَعَالَى بِتَوْجِيهِ أَنْ يُفَسِّرَ لَهُمُ الْوِلَايَةَ كَمَا فَسَّرَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ ، فَلَمَّا أَنَا ذَلِكَ مِنَ اللهِ ، سَأَلَنِي بِذَلِكَ صَدْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَتَحَوَّفَ أَنْ يَرْتَدُّوا عَن دِينِهِمْ وَأَنْ يَكْفُرُوا بِهِ ، فَطَافَ بَيْنَهُمْ وَرَاحَ رَبِّيَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ» فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرَهُ فَنَامَ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ عَدِيرِ حُمَ فُلَادَى الصَّلَاةِ جَامِعَةً وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْعَائِدِ - قَالَ عُمَرُ بْنُ أَدِيْنَةَ : قَالُوا جَمِيعاً عَيْرُ أَبِي الْجَارُودِ - وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَكَانَتْ الْقَرِيبَةُ تَمُرٌ بَعْدَ الْقَرِيبَةِ الْأُخْرَى وَكَانَتْ الْوِلَايَةَ آخِرَ الْفَرَايِضِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا أُنزِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هَذِهِ قَرِيبَةً ، قَدْ أَكْمَلْتُ لَكُمْ الْفَرَايِضَ .

آئذہ  
۵/۵۵آئذہ  
۵/۶۸آئذہ  
۵/۳

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے اپنے رسول کو ولایت علی کا حکم دیا اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ (اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسول) اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درآنحالیکہ وہ رکوع میں ہوں) اور فرض کیا ولایت اولی امر کو، لوگوں نے نہ جانا کہ وہ کیا ہے۔ خدا نے حضرت رسول خدا کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں جس طرح نماز و زکوٰۃ اور صوم و حج کے متعلق بتایا ہے جب حضرت کے پاس خدا کا یہ حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ فریاد نہ ہو جائیں اور حضرت کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپ نے اللہ کی طرف رجوع کیا۔ خدا نے وحی کی لے رسول! تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہ پہنچایا۔ اللہ تم کو دشمنوں کے شر سے بچانے کا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روز غدیر خم آپ نے ولایت علی کا اعلان کیا۔ ایک منادی نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی۔ آپ نے ولایت علی کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غالبین تک ہیں پھر پہنچادیں، سب سے اقرار لیا سوائے ابو جہار و کے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فریضہ دو سکر کے بعد نازل ہوتا۔ ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے یہ ایوم املتکم ویکم الخ کو نازل کیا اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد رسول میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فریضہ کو مکمل کر دیا۔

۵۔ عَلِيٌّ، بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَدِّثْنِي عَنْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ، أَمِنَ اللَّهُ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ؟ فَقَضَبَ ثُمَّ قَالَ: وَيَحَاكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَحْوَفَ لِي مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَأْمُرْ بِهِ اللَّهُ، بَلِ افْتَرَضَهُ كَمَا افْتَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ

۵۔ ابو بصیر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا۔ آپ ولایت علی سے متعلق بیان کریں۔ آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا یا رسول اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غمگین ہوئے فرمایا رسول اللہ بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلاف حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امر ولایت کو بھی اسی طرح فرض فرمایا ہے جس طرح نماز و زکوٰۃ و روزہ اور حج کو۔

۶۔ عليه السلام عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَتَمِيمِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيجٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْعِبَادَةَ حَمْسًا، أَخَذُوا أَرْبَعًا وَتَرَكَوا وَاحِدًا قُلْتُ: أَنْسَمِبِيَّتَ لِي جُعِلَتْ فِدَاكَ؟ فَقَالَ الصَّلَاةُ وَكَانَ النَّاسُ لَا يَدْرُونَ كَيْفَ يَصَلُّونَ، فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ عليه السلام فَقَالَ:

بِأَخْبِرَهُمْ بِمَوَاقِيتِ صَلَاتِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَتِ الرَّكَاهُ فَقَالَ : يَا عَجَّ أَخْبِرْهُمْ مِنْ رَكَاتِهِمْ مَا أَخْبَرْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَ الصَّوْمُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ بَعَثَ إِلَى مَا حَوْلَهُ مِنَ الْقُرَى فَيَسْأَلُ ذَلِكَ الْيَوْمَ [صَوْمُ] شَهْرِ رَمَضَانَ بَيْنَ شَعْبَانَ وَشَوَّالٍ ، ثُمَّ نَزَلَ الْحَجُّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ ﷺ فَقَالَ : أَخْبِرْهُمْ مِنْ حَجِّهِمْ مَا أَخْبَرْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَرَكَاتِهِمْ وَصَوْمِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَتِ الْوَلَايَةُ وَ إِنَّمَا آتَاهُ ذَلِكَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِمَرْقَةَ ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي» وَكَانَ كَمَالُ الدِّينِ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمَّتْ بِي حَدِيثُوا عَهْدًا بِالْجَاهِلِيَّةِ وَمَتَى أَخْبَرْتُمْ بِهَذَا فِي ابْنِ عَمِّي يَقُولُ فَائِلٌ وَيَقُولُ فَائِلٌ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْطِقَ بِهِ لِسَانِي - : فَأَنْتَبَيْ عَزِيمَةً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَثْلَةً أَوْ عَدَنِي إِنْ لَمْ أُبْلَغْ أَنْ يُعَدَّ بَنِي ، فَنَزَلَتْ : «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ» فَأَحَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِ عَلِيِّ ﷺ فَقَالَ : [يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِمَّنْ كَانَ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ عَمَّرَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ دَعَا فَأَجَابَهُ ، فَأَوْشَكَ أَنْ أَدْعَى فَأُجِيبَ وَأَنَا مَسْؤُولٌ وَأَنْتُمْ مَسْؤُولُونَ ، فَمَاذَا أَنْتُمْ فَائِلُونَ ؟ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَنَمَحْتَ وَ أَدَيْتَ مَا عَلَيْكَ ، فَجَزَاكَ اللَّهُ أَفْضَلَ جَزَاءِ الْمُرْسَلِينَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَلْيَبْلِغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : كَانَ وَاللَّهُ [عَلِيٌّ ﷺ] أَمِينًا لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَعَمِيدًا وَدِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَ فَدَعَا عَالِيًّا فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَمِّنَكَ عَلَيَّ مَا اتَّمَمْتَنِي اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ عَمِيدٍ وَعَلِيمٍ [وَمِنْ] خَلْقِهِ وَمِنْ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ ، فَلَمْ يُشْرِكْ وَاللَّهُ فِيهَا يَا زِيَادُ أَحَدًا مِنْ الْخَلْقِ ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا ﷺ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَدَعَا وَلَدَهُ وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَرُوا فَقَالَ لَهُمْ : يَا بَنِي إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِإِلَائِي إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ فِي سَنَةٍ مِنْ يَعْزُوبَ وَإِنْ يَعْزُوبَ دَعَا وَلَدَهُ وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَرُوا ، فَأَخْبَرَهُمْ بِصَاحِبِهِمْ ، أَلَا وَإِنِّي أَخْبِرُكُمْ بِصَاحِبِكُمْ ، أَلَا إِنْ هُدَيْتُمْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ﷺ فَاسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا وَارْزُقُوهُمَا فَإِنِّي قَدْ اتَّمَمْتُهُمَا عَلَيَّ مَا اتَّمَمْتَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمِمَّا اتَّمَمَهُ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ خَلْقِهِ وَمِنْ عَمِيدٍ وَمِنْ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ ، فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمَا مِنْ عَلِيٍّ

ما تمش  
٥/٣

ما تمش  
٥/٤٨

اللَّهِ مَا أَوْجِبَ لِعَلِيِّ اللَّهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمَا فَضْلٌ عَلَيَّ صَاحِبِهِ إِلَّا يَكْبُرُهُ وَإِنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ إِذَا حَضَرَ الْحَسَنَ ﷺ لَمْ يَنْطِقْ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ حَتَّى يَقُومَ، ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ ﷺ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَسَأَمَ ذَلِكَ إِلَى الْحُسَيْنِ، ثُمَّ إِنَّ حُسَيْنًا ﷺ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَدَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ ﷺ فَدَفَعَتْ إِلَيْهَا كِتَابًا مَلْفُوفًا وَوَصِيَّةَ ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ﷺ مَبْطُونًا لَا يَرُونَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ صَارَ وَاللَّهِ ذَلِكَ الْكِتَابُ الْبِنَاءُ.

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ، عَنْ مَسْعُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ مِثْلَهُ.

۶- ابو جارد نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے نبیوں

پر پانچ چیزوں کو نسیخ کیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیے فرمایا اَوَّلُ نَمَازٍ کو واجب کیا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں۔ جبرئیل نے آکر کہا لے محمد ان کو نماز کے ذائقہ وغیرہ بتائیے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا لے محمد نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتائیے جیسے نماز کے بتائے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روزہ شروع ہوا تو آپ نے قرب و جوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے پھر حج کا حکم آیا، نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھا یا پھر ولایت کا حکم آیا روز عرفہ کو جبکہ کادن سٹھا پھر یہ آیت نازل ہوئی، ایوم الکلت وکم دینکم، اور کمال دین ہوا۔ ولایت علی کا حکم آنے کے بعد اس وقت رسول اللہ نے فرمایا میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سناؤں گا تو کوئی یہ کہے گا کوئی وہ، بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکید ہی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا۔ اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو مجھے معذب کریگا۔ اس کے بعد یہ آئے، یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ نماز ہوئی بے شک اللہ کا فروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ لوگو! مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس بلایا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا۔ خدا کے یہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا۔ ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ و نصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا۔ پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے۔ حضرت نے فرمایا خداوند اگواہ رہنا زمین بار پھر فرمایا لے مسلمانوں یہ علی تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیے کہ یہ خبر فرمائیں تک پہنچا دیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق



پراور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جہے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا۔ آپ نے حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا۔ میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا۔ اے زیاد اس نے اس نصیحت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علیؑ نے اپنے بیٹوں کو بلا لیا جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا۔ اے میرے فرزندو اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے، یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارا صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اسی طرح میں بھی تمہارا صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسن و حسین ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانت دار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیلئے جن کو علیؑ پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے۔ پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں کر بزرگی سرین کی وجہ سے، اور حسینؑ کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسنؑ میں بیٹھے خاموش بیٹھے، پھر جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امانت امام حسینؑ کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت تو انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی۔ حضرت علیؑ بن حسین واقعہ کربلا میں مرفا اسہا میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علیؑ بن حسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ صَبَاحِ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُخْتَارِيَةِ لَقِيَنِي فَرَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَقِيَّةِ إِمَامٌ ، فَغَضِبَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَأَوَّلَ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ ، قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَرُودِيهَا عَنْهُمَا لَقَالَا لَهُ : نَحْنُ وَصِيَّتَانِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَأَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَرُودِيهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِنْكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : هُوَ أَوْلُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ هِيَ فِينَا وَفِي آبَائِنَا .

۷۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد بن حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو غم آیا۔ فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں تو آیا نہیں کہ کیا کہوں۔ فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا

کہ رسول اللہ نے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور جب علیؑ کے انتقال کا وقت آیا تو حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ کے وصی ہیں؟ اور حضرت علیؑ ایسا کرتے ہی نہیں امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لئے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسینؑ کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے۔ دراصل لیکر یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم میں اور ہماری اولاد میں ہے مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسینؑ سے کیوں نہ کہا کہ حسب فرمان رسولؐ و امیر المؤمنین یہ حق میرا ہے ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے۔

## چونسٹھواں باب

### اشارہ نص امامت امیر المؤمنینؑ پر

(باب) ۶۴

#### الْإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ الْجَهْمِ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا نَزَلَتْ وَلايَةُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَكَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : سَلِمُوا عَلَىٰ عَلِيٍّ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ يَا زَيْدُ ! قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَهُمَا : قَوْمًا فَسَلِمَا عَلَيْهِ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَا : أَمِنَ اللَّهُ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : مِنْ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَقْضُوا الْإِيمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ» يَعْنِي بِهَذَا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَهُمَا وَقَوْلُهُمَا : أَمِنَ اللَّهُ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ «وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا» تَتَخَذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَالًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ (أُمَّةٌ مِثْلُ أُمَّةِ هِي أَرْزُقِي مِنْ أُمَّتِكُمْ) ، قَالَ : قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أُمَّةٌ ؟ قَالَ : بَلَىٰ وَاللَّهِ أُمَّةٌ ، قُلْتُ : فَإِنَّا نَقْرَأُ أَرْزُقِي ، فَقَالَ : مَا أَرْزُقِي ؟ - وَ أَوْ مَا بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا - «إِنَّمَا يَبْلُغُكُمْ اللَّهُ بِهِ» يَعْنِي بِعَلِيٍّ عليه السلام «وَلْيَبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۗ أَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يَبُولُ مَنْ يُشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ  
 يَشَاءُ ۗ وَلَنْتَسألَنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۗ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَالًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ  
 ثُبُوتِهَا ۗ يَعْنِي بَعْدَ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَلِيٍّ «وَتَذَرُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي  
 بِهِ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ» وَلكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۙ

ازید بن بہم ہلائی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہم السلام کو کہتے سنا کہ جب آیہ انما دلکم اللہ نازل ہوئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے کہا تم علی کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو اور اے زید اس روزان سے یہ تاکید کہا گیا یہ رسول اللہ کا فرمانا۔ انہی دونوں سے تھا کہ کھڑے ہو کر علی کو یا امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ حکم خدا کی طرف سے یا اس کے رسول کی طرف سے، رسول اللہ نے ان دونوں سے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول کی طرف سے بھی، پس خدا نے یہ آیت نازل کی تاکہ بعد اپنے عہدوں کو مدت توڑ دے، تم نے اللہ کی کفالت اپنے اوپر لے لی۔ بیشک جو تم کرتے ہو اللہ سے جانتا ہے اور اس سے مراد ہے رسول اللہ کا ان سے کہنا اور پھر ان کا یہ پوچھنا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے یا رسول کی طرف سے یعنی انہوں نے اس قول کو موکر کرنا چاہا۔ رسول اللہ نے یہ فرمایا کہ اور زیادہ مضبوط کر دیا کہ اللہ اور رسول دونوں کی طرف سے ہے پھر خدا نے فرمایا۔ تم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے سنوت کو کاٹا اور دھانگے بٹ کر توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ کے امام زیادہ یا کئی ہوں تمہارا اماموں سے۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں سورہ سمن کی اس آیت میں تو لفظ امت ہے اور آپ نے آئمہ فرمایا۔ امام نے فرمایا نہیں آئمہ ہی ہے میں نے کہا۔ ہم اس آیت کو یوں پڑھتے ہیں۔ ولان تکونوا کالتی نقصت عنہا بعد تواتر انکشاف تحت ذواتہ ایما نکم دخلا بینکم ان تکون امتہ ہے ارنبہ منہ امتہ انما یسلو کما اللہ بہ (اس عورت کے ایسے نہ بنو جو اپنا سنوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنائے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے خواہ مخواہ بڑھ جائے اس سے خدا میں تم کو آزما رہا ہے) اس میں امت کی جگہ حضور نے آئمہ فرمایا ہے اور ارنی (زیادہ) کی جگہ ازکی (پاکیزہ) فرمایا، آپ نے فرمایا ارنی کیلئے پس آپ نے تعجب کے ساتھ ہاتھ اٹھایا اور پھر گرا دیا اور فرمایا۔ انما یسلوکم اللہ بہ (اللہ اس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ علی کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ روز قیامت ان باتوں کو ظاہر کرے جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس کو چاہتا ہے مگر اسی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہڈا کرتا ہے روز قیامت جو کچھ تم کر چکے ہو اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اپنی قسموں کو مکاری کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارے قدم جھنکے بعد اٹھ جائیں گے یعنی علی کے بارے میں جو رسول نے کہہ دیا ہے، اور تم راہ خدا سے ہٹانے (علی کی راہ سے) کی سزا

میں جہنم کا مزہ چکھو گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا أُنْ قَضِيَ لَنَا نُبُونُهُ وَاسْتَكْمَلَ أَيَّامَهُ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْنَا أَنْ يَاغْتَدُوا قَدْ قَضَيْتَ نُبُونَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ ، فَاجْعَلِ الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَكَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النَّبُوَّةِ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَإِنَّنِي لَنْ أَقْطَعَ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النَّبُوَّةِ مِنَ الْعَقِيبِ مِنْ دُرِّ بَيْتِكَ كَمَا لَمْ أَقْطَعْهَا مِنْ دُرِّ بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ .

۲۔ ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب حضرت رسول خدا کی نبوت کا وقت ختم ہوا اور ان کے دن پورے ہو گئے تو اللہ نے ان پر وحی کی۔ اسے محمد تم نے اپنی نبوت کا وعدہ پورا کر دیا اور اپنا زمانہ ختم کر دیا۔ پس جو علم و ایمان واسم اکبر اور میراثِ علم و آثار نبوت تمہارے پاس ہیں وہ اپنے اہلبیت میں سے علی بن ابی طالب کے سپرد کرو میں نہیں منقطع کروں گا علم و ایمان واسم اکبر اور میراث و آثار نبوت کو تمہاری ذریت سے اسی طرح جس طرح میں نے نہیں قطع کیا ان چیزوں کو ذریعات انبیاء علیہم السلام سے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيْسٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍ وَ ، عَنْ عَبْدِ أَحْمَدِ بْنِ أَبِي الدِّيْلَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ أَوْصَى مُوسَى عليه السلام إِلَى يُوْسَعِ بْنِ نُونٍ وَأَوْصَى يُوْسَعُ بْنُ نُونٍ إِلَى وَادِ هَارُونَ وَ لَمْ يُوْصِ إِلَى وَادِهِ وَ لَا إِلَى وَادِ مُوسَى ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَهُ الْخَيْرَةُ ، يَخْتَارُ مَنْ يَشَاءُ ، وَمَنْ يَشَاءُ وَبَشَّرَ مُوسَى وَ يُوْسَعُ بِالْمَسِيحِ عليه السلام فَلَمَّا أَنْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَسِيحَ قَالَ الْمَسِيحُ عليه السلام لَهُمْ : إِنَّهُ سَوْفَ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ اسْمُهُ أَحْمَدُ مِنْ وَادِ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام يَجِيءُ بِتَصْدِيقِي وَتَصْدِيقِكُمْ وَعُدْرِي وَعُدْرِكُمْ وَجَرَّتْ مِنْ بَعْدِي فِي الْحَوَارِيِّينَ فِي الْمُسْتَحْفِظِينَ ، وَإِنَّمَا سَمَّاهُمْ اللَّهُ تَعَالَى الْمُسْتَحْفِظِينَ لِأَنَّهُمْ اسْتَحْفَظُوا الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَ هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي يُعَلِّمُ بِعِلْمِهِ كُلِّ شَيْءٍ ، الَّذِي كَانَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : «وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَ أَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ» الْكِتَابُ الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ وَإِنَّمَا عُرِفَ وَمَا يُدْعَى الْكِتَابَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالْفُرْقَانَ فِيهَا كِتَابُ نُوحٍ عليه السلام وَ فِيهَا كِتَابُ صَالِحٍ وَ شُعَيْبٍ وَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَأَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ

وَجَلَّ: «إِنَّ هَذَا النَّبِيَّ الصَّحْفُ الْأُولَى صُحِفَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى، فَأَيْنَ صُحِفَ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّمَا صُحِفَ  
 وَإِبْرَاهِيمَ الْأَسْمُ الْأَكْبَرُ وَصُحِفَ مُوسَى الْأَسْمُ الْأَكْبَرُ فَلَمْ تَزَلِ الْوَصِيَّةُ فِي عَالِمٍ بَعْدَ عَالِمٍ حَتَّى  
 دَفَعُوهَا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا ﷺ أَسْلَمَ لَهُ الْعَقِبُ مِنَ الْمُسْتَحْفِظِينَ وَ  
 كَذَّبَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَدَعَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرَهُ عَلَيْهِ أَنْ  
 أَعْلَنَ فَضْلَ وَصِيَّتِكَ فَقَالَ: رَبِّ إِنَّ الْعَرَبَ قَوْمٌ جُفَاءُ، لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كِتَابٌ وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهِمْ نَبِيًّا  
 وَلَا يَعْرِفُونَ فَضْلَ نُبُوءَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا شَرَفَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِي إِلَّا أَنَا أَحْبَبُّهُمْ بِفَضْلِ أَهْلِ بَيْتِي،  
 فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرَهُ: «وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ» وَقَوْلٌ: «سَلَامٌ قَسُوفَ يَعْلَمُونَ» فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِ وَصِيَّتِهِ ذِكْرًا  
 فَوَقَعَ التَّفَاقُ فِي قُلُوبِهِمْ، فَعَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ وَمَا يَقُولُونَ، فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرَهُ: يَا مُحَمَّدُ:  
 «وَلَقَدْ نَعَلْنَاكَ بِمَا يَقُولُونَ فَاتَّهَمُوا لَيْكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ»  
 وَلَكِنَّهُمْ يَجْحَدُونَ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَأَلَّمُهُمْ وَيَسْتَعِينُ بِبَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا  
 يَزَالُ يُخْرِجُ لَهُمْ شَيْئًا فِي فَضْلِ وَصِيَّتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ حِينَ أَعْلَمَ بِمَوْتِهِ  
 وَنَعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ، فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرَهُ: «فَإِذَا فَرَعْتَ فَانصَبْ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ» يَقُولُ: إِذَا  
 فَرَعْتَ فَانصَبْ عِلْمَكَ وَأَعْلَنَ وَصِيَّتِكَ فَأَعْلَمَهُمْ فَضْلَهُ عَلَانِيَةً، فَقَالَ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاً فَعَلِيٌّ  
 مَوْلَاً، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ: لَا بَعْثَنَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ  
 وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ، لَيْسَ بِفَرَارٍ - يَعْرِضُ مِنْ بَيْنِ رَجَعِ يُجِبُّنُ أَصْحَابَهُ وَيُجْتَنُونَهُ - وَقَالَ  
 ﷺ: عَلِيُّ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ: عَلِيُّ عَمُودُ الدِّينِ وَقَالَ: هَذَا هُوَ الَّذِي يَضْرِبُ النَّاسَ  
 بِالسَّيْفِ عَلَى الْحَقِّ بَعْدِي وَقَالَ: الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ أَيْنَمَا مَالَ وَقَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ،  
 إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَهْلَ بَيْتِي عِزَّتِي، أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَقَدْ  
 بَلَغْتُ، إِنَّكُمْ سَتَرِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَتَاكُمْ عَمَّا فَعَلْتُمْ فِي الثَّقَلَيْنِ وَالثَّقَلَانِ: كِتَابُ اللَّهِ جَلَّ  
 ذِكْرَهُ وَأَهْلُ بَيْتِي فَلَا تَسْقُوهُمْ فَتَهْلِكُوا وَلَا تَعْلَمُوهُمْ فَاتَّهَمُوا أَعْلَمُ مِنْكُمْ فَوَقَعَتِ الْحُجَّةُ يَقُولُ  
 النَّبِيُّ ﷺ وَ بِالْكِتَابِ الَّذِي يَقْرَأُهُ النَّاسُ فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِي فَضْلَ أَهْلِ بَيْتِهِ بِالْكَلَامِ وَ يَبَيِّنُ لَهُمْ  
 بِالْقُرْآنِ «إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا» وَقَالَ عَزَّ ذِكْرَهُ:  
 «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ» ثُمَّ قَالَ: «وَ آتِ ذَا  
 الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ» فَكَانَ عَلِيُّ ﷺ وَكَانَ حَقُّهُ الْوَصِيَّةَ الَّتِي جُعِلَتْ لَهُ وَالْأَسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاتِ الْعِلْمِ

أشرف  
٩٧/٤

انقال  
٨/٣١

وَأَنَارَ عِلْمِ النَّبُوءِ، فَقَالَ: «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، ثُمَّ قَالَ: «وَإِذَا الْمَوَدَّةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ» يَقُولُ أَسْأَلُكُمْ عَنِ الْمَوَدَّةِ الَّتِي أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ فَضَلَّهَا، مَوَدَّةَ الْقُرْبَى، بِأَيِّ ذَنْبٍ قَتَلْتُمُوهُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَسَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ الْكِتَابُ [هُوَ] الذِّكْرُ وَأَهْلُهُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَمْرًا عَزَّ وَجَلَّ بِسُؤَالِهِمْ وَلَمْ يُؤْمَرُوا بِسُؤَالِ الْجُهَالِ وَسَمَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ ذِكْرًا فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَأَعْلَمَهُم بِتَفْكُرُون» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ «وَأُورِدْوهُ (إِلَى اللَّهِ وَ) إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَ الَّذِينَ يُسْتَسْتَأْذِنُونَهُ مِنْهُمْ» فَردَّ الْأَمْرَ أَمْرَ النَّاسِ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ الَّذِينَ أَمَرَ بِطَاعَتِهِمْ وَبِالرِّدِّ إِلَيْهِمْ. فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ! بَلِّغْ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ» فَأَدَّى النَّاسَ فَاجْتَمَعُوا وَأَمَرَ بِسَمَرَاتٍ فَمَّمَّ شَوْكُهُنَّ، ثُمَّ قَالَ ﷺ: [يَا] أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ وَلِيَكُمْ وَأُولَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ، فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْتِي مَوْلَاهُ، وَاللَّهِمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادَ مِنْ عَادَاهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ التِّفَاقِ فِي قُلُوبِ الْقَوْمِ وَقَالُوا: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ هَذَا عَلَيَّ مُحَمَّدٍ فَطُ مَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِصَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَتَتْهُ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَشَرَّ فَنَا بِكَ وَبِرُؤُوكَ بَيْنَ ظَهْرِنَا، فَقَدْ فَرَّحَ اللَّهُ صَدِيقِنَا وَكَبَيْتَ عَدُوَّنَا وَقَدْ يَا تَيْبِكَ وَفُودُ، فَلَاتَجِدُ مَا تُعْطِيهِمْ فَيَشْمَتُ بِكَ الْعَدُوُّ، فَجَحِبْتُ أَنْ تَأْخُذَ ثَلَاثَ أَمْوَالِنَا حَتَّى إِذَا قَدِمَ عَلَيْكَ وَفَدْمَكَةَ وَجَدْتَ مَا تُعْطِيهِمْ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَكَانَ يَنْتَظِرُ مَا يَأْتِيهِ مِنْ رَبِّهِ فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ ﷺ وَقَالَ: «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى» وَلَمْ يَقْبَلْ أَمْوَالَهُمْ، فَقَالَ الصَّافِيُّونَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَمَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِصَبْعِ ابْنِ عَمِّهِ وَيَحْمِلَ عَلَيْنَا أَهْلَ بَيْتِهِ يَقُولُ أَمْسِ - مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْتِي مَوْلَاهُ وَالْيَوْمَ: قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الْحَمْسِ فَقَالُوا: يُرِيدُ أَنْ يُعْطِيَهُمْ أَمْوَالِنَا وَفِيئِنَّا، ثُمَّ أَنَا جِبْرَائِيلُ ﷺ فَقَالَ: يَا عَدُوَّ إِنَّكَ

قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيَّامَكَ فَاجْعَلِ الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاتِ الْعِلْمِ وَأَثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ عِنْدَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَإِنِّي لَمْ أَتْرُكِ الْأَرْضَ إِلَّا وَلِيَّ فِيهَا عَالِمٌ تَعْرِفُ بِمِطَاعَتِي وَتَعْرِفُ بِهِ وَلَايَتِي وَيَكُونُ حُجَّةً لِمَنْ يُولَدُ بَيْنَ قَبْضِ النَّبِيِّ إِلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ الْآخِرِ ، قَالَ : فَأَوْصِي إِلَيَّ بِالْإِسْمِ الْأَكْبَرِ وَمِيرَاتِ الْعِلْمِ وَأَثَارِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَأَوْصِي إِلَيَّ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ وَأَلْفِ بَابٍ ، يَفْتَحُ كُلَّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بَابٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وصیت کی موسیٰ نے یوشع بن نون کو اور یوشع بن نون نے اولاد ہارون کو موسیٰ کو کہ اللہ تعالیٰ جس گروہ میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے اور بشارت دی موسیٰ نے یوشع نے مسیح کے آنے کی پس جب خدا نے مسیح کو مبعوث کیا تو انھوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل سے ایک نبی آئے والہ ہے جو میری تصدیق بھی کرے گا اور تمہاری بھی اور انجیل و توریت کے منسوخ ہونے میں میرے لئے عذر ہوگا اور تمہارے لئے بھی اور اس کے بعد اس کے مخصوصین اور مستحقین کہلائیں گے کیونکہ اللہ نے ان کا یہی نام رکھا ہے کیونکہ وہ حفاظت کرنے والے ہوں گے اسم اکبر کی اور یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر شے جانی جاتی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے پاس تھی جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب میزان نازل کی۔ کتاب اسم اکبر ہے جو مشہور ہے توریت و انجیل و فرقان سے لیکن اُنساب ہے نہیں اس میں کتاب نوح و صلح و شعیب و ابراہیم بھی جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ پہلے صحیفوں ابراہیم و موسیٰ میں بھی ہے صحف ابراہیم کہاں ہیں صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ اسم اکبر ہیں وہ وصیت ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ تک پہنچا۔ جب حضرت مبعوث ہوئے تو ایمان لائے ان پر دین کی حفاظت کرنے والے اعتقاد اور بھٹلایا ان کو نبی اسرائیل نے، رسول خدا نے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور راہ خدا میں ہسا دیا۔ پھر خدا نے وحی کی کہ اپنے وحی کے فضائل کا اعلان کرو عرض کی پروردگار! یہ تو عرب جاہل ہے ان میں نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی نبی مبعوث ہوا۔ وہ انبیاء کی نبوت کے فضل و شرف کو جانتے ہی نہیں۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں گے اگر میں ان کو اُپلہت کی فضیلت سے آگاہ کر دوں گا۔ خدا نے فرمایا ان کے بارے میں تم غم نہ کرو، تم ان کے سلسلے اپنے وحی کی فضیلت کا ذکر کرو، ان کے قلوب میں نفاق پیدا ہو جائے گا پس رسول اللہ نے جان لیا کہ یہ ہونے والا ہے۔ خدا نے کہا اے محمد ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تمہارے سینے میں اس سے منسلک ہوتی ہے بیشک وہ تمہیں نہیں بھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور یہ ان کا انکار بغیر حجت و دلیل کے ہے رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے اور بعض کے مقابل بعض سے مدد دیتے تھے اور برابر اپنے وحی کی کوئی نہ کوئی فضیلت بیان کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم نشرح نازل ہوا۔ پس جب اپنی موت کا علم ہوا تو لوگوں کو اپنی موت کی خبر دی اور اس آیت سے لوگوں پر رحمت قائم کی اے رسول جب تم کا نبوت سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف چلے آؤ یعنی اپنے وحی کی جانشین کا

اعلانِ علانیہ کرو اور سب کے سامنے ان کی فضیلت بیان کرو۔ تب حضرت نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولیٰ ہے خدا دوست رکھا سے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو علیؑ رکھے (تہم مار فرمایا) البتہ میں ایسے کو صی بنا رہا ہوں رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ سے دوست رکھتے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں سے دور رہتا ہے جو اللہ اور جو اپنے ساتھیوں کو بزدل بتاتے تھے اور ساتھی ان کو، اور یہ بھی فرمایا۔ علیؑ سید المرئین ہیں علیؑ عمود الدین ہیں یہی وہ ہیں جو میرے بعد حق پر لوگوں کی گردنیں ماریں گے علیؑ جس طرف مائل ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا اور فرمایا۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے ان کو پکڑے رکھا تو سرگرم گناہ نہ ہو گے وہ دونوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہلبیت میری عترت، لوگو! میری بات سنو، میں نے امر حق کی تبلیغ کر دی، تم عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے میں تم سے ان دونوں گرانقدر چیزوں کے متعلق سوال کروں گا یعنی اللہ کی کتاب اور اپنی عترت کے متعلق تم ان پر سبقت نہ لے جاؤ۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو سکھاؤ۔ پڑھاؤ مت، وہ تم سے زیادہ جانتے والے ہیں پس آنحضرتؐ کے اس قول سے ان پر حجت تمام ہو گئی اور خدا کی اس کتاب سے جسے لوگ پڑھتے ہیں پس اہلبیت کی فضیلت، رسولؐ کے کلام، قرآن کے بیان سے لوگوں پر ظاہر ہوتی رہی۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے، خدا ارادہ رکھتا ہے کہ اے۔ اہلبیت! خدا تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جو مال بغیرت تم کو ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ذوی القربیٰ کے لیے اور فرمایا ذی القربیٰ کا حق ادا کرو۔ اس سے مراد علیؑ ہیں اور ان کا حق وہ وصیت تھی جو ان کے لئے کی گئی اور اسماء اکبر اور میراث علم آثار نبوت تھے اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میں تم سے ذی القربیٰ کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا اور فرمایا جب موت کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ پر قتل کیا گیا یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں تم سے سوال کروں گا اس موت کے متعلق کہ جن کی فضیلت تم پر نازل کی گئی تھی تم نے کس گناہ پر ان کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو اور ذکر سے مراد کتاب ہے اور اہل ذکر آل محمد علیہم السلام ہیں خدا نے ان سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے نہیں حکم دیا ہے ان کو جاہلوں کے سوال کا اور اللہ نے قرآن کا نام ذکر رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور ہم نے رسولؐ ذکر کو تم پر نازل کیا تاکہ تم لوگوں سے بیان کرو۔ جو ان کے لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا اور فرمایا اللہ نے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی اور یہ بھی فرمایا اگر تم اپنے معاملہ میں رجوع کر دو گے اللہ کی طرف اور رسولؐ اور اولی الامر کی طرف اور ان میں جو دستبند بنا کرنے والے ہیں وہ اس کو بتادیں گے پس جن اولی الامر کی طرف رجوع کا حکم دیا گیا ہے وہ وہی ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہے جب رسولؐ خدا راجح آخر سے واپس ہوں تو جبریلؑ آئیے ایہا الرسول بلغ ما انزل الہم لے کرے یعنی اے رسولؐ جو تم پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے یہ کام نہ



کیا تو تم نے کار رسالت ہی انجام نہ دیا اور اللہ تو لوگوں کے شر سے بچانے والی ہے اور اللہ کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا پھر منادی نے ندا دی۔ سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے بول کے درختوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے کانٹوں کو جھاڑو سے سینٹا جائے۔ پھر فرمایا لوگو! بتاؤ تمہارا وہی تمہارے نفسوں سے بہتر کون ہے انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول، فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے خدا دوست رکھ اس کو جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھے اور دشمن رکھے اس کو جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پس قوم کے دل میں نفاق کا کاٹنا کھڑکا اور کھینچ لگے۔ خدا نے ایسا حکم محمد پر ہرگز نازل نہیں کیا بلکہ وہ اس سے اپنے ابن عم کا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہیں جب حضرت مدینہ آئے تو انصار نے حاضر خدمت ہو کر کہا یا۔ رسول اللہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے اور آپ کی وجہ سے ہمیں شرف بخشا ہے آپ کے ظہور سے ہمارے دوست خوش ہوئے اور دشمن دل سوختہ آپ کے پاس اطراف و جوانب سے زندہ آیا کرتے ہیں اور آپ کے پاس کوئی چیز ان کو دینے کے لئے نہیں اس بنا پر ہمارے دشمن شہادت کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں سے ہر ایک کا تمہاری مال آپ سے لینا کہ تمہارا خدا جب آئے تو آپ کے پاس ان کو دینے کے لئے مال ہو حضرت نے کوئی جواب نہ دیا اور منتظر وحی رہے جب نازل ہوئے اور کہا کہ اے رسول آپ ان سے کہہ دیں کہ میں سوائے اپنے ذوالقربیٰ کی محبت کے اور کچھ نہیں چاہتا۔ پھر آپ جس نازل ہوئی تو منافق کہنے لگے۔ رسول چاہتے ہیں کہ ہمارے اموال اور مال فہیت میں سے اپنے اہلبیت کو دیں۔ پس جب نازل آئے اور کہا اے محمد آپ نے نبوت کو پورا کر دیا اور اپنے ایام کو ختم کر دیا۔ لہذا اب اسم اکبر میراث علم اور آثار علم نبوت، علی کے سپرد کر دو، میں اس حال میں زمین کو نہیں چھوڑوں گا کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو، جس سے میری اطاعت اور میری ولایت کا تعارف ہو اور حجت ہو ان لوگوں کے لئے جو نبی کی وفات کے بعد وہی نبی ہوں یا ان کے خروج تک پیدا ہوں۔ پس حضرت نے وصیت کی علی علیہ السلام کو اسم اکبر کی اور میراث علم اور آثار علم نبوت اور وصیت کی ہزار کلموں کی اور ہزار باب کی کہ ہر ایک کلمہ اور ہر باب سے ہر کلمے اور ہزار باب منکشف ہوئے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَصَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعْمَرِ الْعَطَّارِ ، عَنْ بَشِيرِ الدَّهَّانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ : ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَبِيهِمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْرَضَ عَنْهُمَا . قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي ، فَأَرْسَلْنَا إِلَى عِيَابِي فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا أَكَبَّ عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ . فَلَمَّا خَرَجَ لِقِيَاهُ ، فَقَالَ لَهُ : مَا حَدَّثَكَ خَلِيلُكَ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَلْفُ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض و الموت میں میرے پاس میرے خلیل کو بلاؤ پس دونوں بیبیوں نے اپنے اپنے باپ کو بلا لیا جب ان کو رسول نے دیکھا تو اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا میرے دوست کو بلاؤ پس علی کو بلا لیا گیا حضرت ان پر ٹھکے اور باتیں کیں۔ جب علی نکلے تو دونوں نے پوچھا آپ سے آپ کے

غلیل نے کیا کہا فرمایا۔ مجھے ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر باب سے ہزار باب میرے اور منکشف ہو گئے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلِيًّا عليه السلام أَلْفَ حَرْفٍ كُلِّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ .

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف اور ان پر منکشف ہو گئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ فِي دَوَابَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله صَحِيحَةٌ صَغِيرَةٌ ، فَقُلْتُ لِأبي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : هِيَ الْأَحْرُفُ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ حَرْفٍ أَلْفَ حَرْفٍ ، قَالَ أَبُو بصيرٍ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَمَا خَرَجَ مِنْهَا حَرْفٌ حَتَّى السَّاعَةِ .

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ کے قبضہ شمشیر میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا تھا فرمایا وہ حروف تھے کہ ہر حرف سے ہزار حرف اور ظاہر ہوتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے دو حرف بھی اب تک ظاہر نہیں ہوئے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ سَكْرَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأبي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ ، هَلْ لِلْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ حَدٌّ مَحْدُودٌ ؟ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِعَلِيِّ عليه السلام : إِذَا أَنَامَتْ فَاسْتَقِيتَ قَرَبِ مِنْ مَاءٍ يُشْرَعُ فِيهِ فَمَسَّحْ بِمِائِي وَكَفِّتَنِي وَحَتَّطْنِي فَإِذَا فَرَعْتَ مِنْ غُسْلِي وَكَفَّنِي فَخُذْ بِجَوَامِعِ كَفْنِي وَاجْلِسْنِي ثُمَّ سَلِّنِي عَمَّا شِئْتَ ، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَجَبْتُكَ فِيهِ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میت کے غسل کے پانی کی حد کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو چار غس و غسل (مدینہ کانواں) سے چھوڑے ڈول پانی کے بیٹا مجھے غسل و کفن دینا اور حضور کرنا اور جب غسل و کفن سے فارغ ہونا تو مجھے کفن سمیت بٹھا دینا اور جو چاہنا دریافت کرنا پس خدا کی قسم جو تم پوچھو گے جواب ڈول گا۔

۸- عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ أَبِي بَانَ بْنِ تَغْلِبٍ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : لَمَّا حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الْمَوْتَ دَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيُّ عليه السلام فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ ! إِذَا أَنْأَمْتُ فَعَسَلْنِي وَكَفَّنْنِي ثُمَّ أَقْعِدْنِي وَسَلِّبْنِي وَارْكُبْنِي .

۸- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ کی موت کا وقت آیا تو حضرت علی علیہ السلام کو پاسی رو میں داخل کر کے فرمایا تم مجھے غسل و کفن دینا، پھر مجھے بٹھانا اور جو چاہنا پوچھ لینا۔

۹- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرَفِيِّ، عَنِ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَكَامِلُ التَّمَامِيُّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ كَامِلٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ حَدِيثٌ رَوَاهُ فَلَانٌ ؟ فَقَالَ : أَذْكَرُهُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله حَدَّثَ عَلِيًّا عليه السلام بِأَلْفِ بَابٍ يَوْمَ تَوْفِي رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ، كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ ، فَذَلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ . فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَظَهَرَ ذَلِكَ لِشِيعَتِكُمْ وَمَوَالِيكُمْ ؟ فَقَالَ : يَا كَامِلُ ! بَابٌ أَوْ بَابَانِ فَقُلْتُ [لَهُ] : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَمَا يَرَوَى مِنْ فَضْلِكُمْ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ بَابٍ إِلَّا بَابٌ أَوْ بَابَانِ ؟ قَالَ : قَالَ : وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَرَوْا مِنْ فَضْلِنَا مَا تَرَوُونَ مِنْ فَضْلِنَا إِلَّا أَلْفًا غَيْرَ مَعْطُوفَةٍ

۹۔ یونس بن رباط سے مروی ہے کہ میں اور کامل تممامی امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ کامل نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک حدیث فلاں بن فلاں بیان کرتا ہے فرمایا بیان کر دوہ کیا ہے کہ نبی نے علی کو یہ دو ذبہ وفات ایک ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کا ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کے شیعوں یا دوستوں کو یہ معلوم نہیں فرمایا ایک باب یا دو باب، میں نے کہا آپ کی فضیلت سے نہیں بیان کئے جاتے مگر ایک یا دو باب کے فرمایا عنقریب تم ہماری فضیلت سے نہ بیان کر دے مگر ایک الف غیر مربوط یعنی بہت ہی کم۔

## چونستھواں باب (الف)

### اشارہ اور نص امامت امام حسن علیہ السلام

(باب) ۴۴ (الف)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْبَيْهَقِيِّ وَ  
عَمْرٍو بْنِ أَدِينَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : شَهِدْتُ وَصِيَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَوْصَى إِلَى  
ابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَشْهَدُ عَلَى وَصِيَّةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمِيعِ وَلَدِهِ وَرُؤَسَاءِ شَبْعَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ ،  
ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكُتُبَ وَالسِّلَاحَ وَقَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا بُنَيَّ ! أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ  
أَوْصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كِتَابِي وَسِيلَاجِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابَهُ  
وَسِيلَاحَهُ وَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ  
عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ  
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ : وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ  
هَذَا بِنِ عَلِيٍّ وَأَقْرَبُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنِّي السَّلَامُ .

اسلیم بن قیس سے مروی ہے کہ میں اس وقت موجود تھا جب امیر المؤمنین نے اپنے فرزند حسن کے متعلق وصیت کی۔ میں  
گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت امام حسینؑ، محمد بن قنفذ اور حضرت علیؑ کی تمام اولاد اور آپ کے شیعوں کے سامنے اہلیت موجود تھی۔  
حضرت نے کتاب اور سیلاح امام حسن علیہ السلام کو دے کر فرمایا۔ بیچارے رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے وصیت  
کروں اور اپنی کتابیں اور ہتھیار اسی طرح تمہیں دوں جن طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کتابیں اور ہتھیار مجھے دیئے اور مجھے حکم دیا کہ  
تمہیں حکم دوں کہ جب تمہاری وفات کا وقت قریب آئے تو یہ چیز اپنے بھائی حسین کے سپرد کرنا۔ پھر حسین سے فرمایا رسول اللہ نے  
تم کو حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے اس بیٹے کے سپرد کرنا اور علی بن حسین کا ہاتھ پکڑ کر کہتا تم کو رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے  
بیٹے محمد بن علی کے سپرد کرنا اور رسول اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي  
الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَاوَأْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ قَالَ

لَا بُدَّ الْحَسَنِ : اُدُلُّ مِنِّي حَتَّىٰ أُبَيِّرَ إِلَيْكَ مَا أَسْرَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ وَ ائْتَمِنَكَ عَلَيَّ مَا ائْتَمَنِي عَلَيْهِ . ففعل .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب امیر المؤمنین علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو اپنے بیٹے امام حسن سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ تاکہ وہ اسرار تمہیں تعلیم کروں جو رسول اللہ نے مجھے تعلیم کئے اور امین بناؤں ان چیزوں کا جن کا رسول اللہ نے مجھے امین بنایا اس کے بعد اسرار امامت آپ نے تعلیم کئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ وَسَلْمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ وَ دَاوُدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَ زَيْدُ الْيَمَامِيِّ قَالُوا : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ : أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ جِئَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلْمَةَ كُتْبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَفَعَهَا إِلَيْهِ . وَ فِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ :

۳۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کو نہ کی طرف روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں ام سلمہ کے سپرد کیں اور وصیت بھی کہ جب امام حسن مدینہ آئے تو ام سلمہ نے وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ : أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ جِئَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ ، اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلْمَةَ كُتْبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَفَعَهَا إِلَيْهِ .

۴۔ جب حضرت علی کو نہ روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں جناب ام سلمہ کو دیں اور وصیت بھی کی کہ جب امام حسن مدینہ آئیں تو ام سلمہ وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَوْصَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْحَسَنِ وَأَشْهَدَ عَلَيَّ وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ وَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ جَمِيعَ وَلَدِهِ وَ رُؤَسَاءِ شَيْعَتِهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَ السِّلَاحَ ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ : يَا بُنَيَّ أَمْرُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَوْصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُتُبِي وَ سِلَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ دَفَعَ إِلَيَّ كُتْبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمْرُنِي أَنْ أَمْرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ ابْنِهِ الْحُسَيْنِ وَقَالَ :

أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ : يَا بُنَيَّ وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَقْرَبُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنِّي السَّلَامَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَنْتَ وَلِيُّ الْأَمْرِ وَ وَلِيُّ الدِّمِّ ، فَإِنْ عَفَوْتَ فَلَكَ وَإِنْ قَتَلْتَ فَضَرْبَةٌ مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْتَمُّ .

۵۔ امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے وصیت کی امام حسن علیہ السلام کو اور گواہ کیا اپنی وصیت پر امام حسین اور محمد حنفیہ کو اور اپنی تمام اولاد اور رؤسا رشیدیہ اور اپنے اہلبیت کو پھر اپنی کتاب اور تبرکات امام حسن کو دیئے اور فرمایا مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم کو اپنا وصى بناؤں اور کتاب و ہتھیار اسی طرح تمہارے حوالے کر دوں جس طرح رسول اللہ نے میرے حوالے کئے تھے اور تم کو حکم دوں کہ جب تمہاری موت آئے تو یہ چیزیں اپنے بھائی حسین کے سپرد کرنا۔ پھر اپنے فرزند حسین سے فرمایا۔ رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم یہ چیزیں اپنے فرزند علی بن حسین کے سپرد کر دینا اور علی بن حسین سے فرمایا کہ رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم ان کو اپنے فرزند محمد بن علی کو دینا اور رسول اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔ پھر امام حسن سے فرمایا تم ولی امر ہو اور قصاص لینے کے مجاز ہو اگر میں قتل ہو جاؤں تو تو ایک قرب کے بدلے ایک ہی قرب لگانا اور زیادتی کر کے گنہگار نہ ہونا۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَفَعَهُ وَجَدُّهُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا ضُرِبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَدَّ الْعَوَاذُ وَقِيلَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْسِي فَقَالَ : ائْتُوا بِي وَسَادَةَ ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ قَدْرِهِ مُتَّبِعِينَ أَمْرَهُ وَأَحْمَدُهُ كَمَا أَحَبَّ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ كَمَا انْتَسَبَ ، أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ امْرَأَةٍ لَاقِي فِي فِرَارِهِ مَا مِنْهُ يَفْرُو وَالْأَجَلَ مَسَاقِي النَّفْسِ إِلَيْهِ وَالْهَرَبُ مِنْهُ مُوَافَاتُهُ كَمِ اطَّرَدَتْ الْأَيَّامُ أَبْحَثَهَا عَنْ مَكْنُونِ هَذَا الْأَمْرِ فَأَبَى اللَّهُ عَزَّ ذِكْرَهُ إِلَّا إِخْفَاءَهُ ، هَيْبَاتِ عِلْمٍ مَكْنُونٍ ، أَمَا وَصِيَّتِي فَأَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ جَسَلَ تَنَاؤُهُ شَيْئًا وَ عَدَاؤُهُ فَلَا تُضَيِعُوا سُنَّتَهُ ، أَقِيمُوا هُدْيِينَ الْعَمُودِيِّينَ وَأَوْقِدُوا هُدْيِينَ الْمُصْبِحِينَ ، وَخَلَاكُمْ ذَمُّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا ، حَوَّلَ كُلُّ امْرَأَةٍ مَجْهُودَهُ وَخَفِيَ عَنِ الْجَهْلَةِ ، رَبِّ رَجِيمٍ وَإِمَامٍ عَلَيْهِمْ وَدِينٍ قَوِيمٍ ، أَنَا بِالْأَمْسِ صَاحِبِكُمْ وَ [أَنَا] الْيَوْمَ عِزَّةٌ لَكُمْ وَ عَدَاؤُكُمْ مُفَارِقُكُمْ إِنْ تَشَبَهْتُمُ الْوَطْأَةَ فِي هَذِهِ الْمَرْكَلَةِ فَذَلِكَ الْمُرَادُ وَ إِنْ تَدَحَّضِي الْقَدَمَ ، فَإِنَّا كُنَّا فِي أَقْبَاءِ أَعْصَانٍ وَ كَرَى رِيَاحٍ وَ تَحْتِ ظِلِّ عِمَامَةٍ اضمحلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفِقُهَا وَ عَفَا فِي الْأَرْضِ مَحْطُهَا ، وَإِنَّمَا كُنْتُ جَارًا جَاوَرَ كُمْ بَدَنِي

أَيَّامًا وَاسْتَعْبُون مِنِّي جُنَّةً خَلَا، سَاكِنَةً بَعْدَ حَرَكَةٍ وَكَاطِمَةً بَعْدَ نَظْقٍ، لِيُعْطِيَكُم مَّهْدِيَّ  
 وَخَفُوتُ إِطْرَاقِي وَسَكُونُ أَطْرَاقِي، فَإِنَّهُ أَوْعَظُ لَكُمْ مِنَ السَّاطِقِ الْبَلِيغِ، وَدَعَّعْتُكُمْ وَدَاعَ مَرْجِدِ  
 اللَّتْلَامِي، عَدَا تَرَوْنَ أَيَّامِي وَيَكْشِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَن سَرَائِرِي وَتَعْرِفُونِي بَعْدَ خُلُوقِ مَكَانِي وَوَفَاءِي  
 غَيْرِي مَقَامِي، إِنْ أَبَقَ فَأَنَا وَلِيُّ دَهْمِي وَإِنْ أَفَنَ فَالْفَنَاءُ مِيعَادِي [وَإِنْ أَعْفَى] فَالْعَفْوُ لِي قُرْبَةٌ وَلَكُمْ  
 حَسَنَةٌ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، فَيَأْتِيَا حَسْرَةً عَلَى كُلِّ ذِي عَقْلَةٍ أَنْ يَكُونَ  
 عَمْرُهُ عَلَيْكَ حِجَّةً أَوْ تُؤَدِّيَهُ أَيَّامُهُ إِلَى شِقْوَةٍ، جَعَلْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ لَا يَبْصُرُ بِهِ عَن طَاعَةِ اللَّهِ  
 رَغْبَةً أَوْ تَحَلُّدًا بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ نَقْمَةً، فَإِنَّمَا نَحْنُ لَهُ وَبِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ الْحَسَنُ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ  
 ضَرْبَةٌ مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْتُمْ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ جب امیر المؤمنین کے مسجد میں ضرب لگی تو عیادت کرنے والے لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین وصیت کیجئے۔ فرمایا میری پیٹھ کے پیچھے تکیہ لگاؤ۔ پھر فرمایا۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس کے امر کے تابع بقدر اپنی طاقت کے حد کرتے ہیں اور میں حمد کرتا ہوں اس کی جو اسے پسند ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ واحد و احد و صمد ہے اے لوگو! ہر شخص ملاقات کرے گا اس سے جس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ موت ہر نفس کو اپنی طرف کھینچنے والی ہے اور جس سے بھاگنا بے سود ہے بہت دن ایسے آئے کہ میں نے اس امر کو آشکارا کرنا چاہا لیکن خدا کو اس کا پوشیدہ رکھنا ہی منظور ہوا اس امر کمون پر اطلاع پانا بہت دور ہے میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرو اور سنت محمد مصطفیٰ کو ضائع نہ کرو اور دین کے ان دونوں ستونوں کو قائم رکھو اور ان دونوں چٹائیوں کو روشن رکھو، تمہاری فروگو اشت قابل مذمت ہوگی ہر شخص کو تکلیف دی گئی بقدر اس کی طاقت کے اور جاہلوں کے بار کو ہلکا کیا گیا ہے یعنی جو نہیں جانتے اس میں فتویٰ نہ دو۔ تمہارا رب حسیب ہے تکلیف مالا یطاق نہیں دیتا اور تمہارا امام ہر مشکل کا جلتے والا ہے اور تمہارا دین استوار ہے میں کل تمہارا حاکم تھا اور آج تمہارے لئے عبرت ہوں اور کل تم سے جدا ہونے والا ہوں۔

اگر اس منزل پر قدم جئے رہے (میں زندہ رہا) تو مراد برآئی اور اگر تم میں نفس نش ہوئی (موت آگئی) تو ہم ہیں ہی شاخوں کے سایہ میں ہوا کی گزر گاہ میں، بادل کے سایہ میں جو آفت آسمان پر پھیل کر ہلکا پڑ چکا ہے اور زمین و آسمان میں اس کے اجزا مشرق ہو چکے ہیں میرا بدن کچھ دن تمہارا ہمسایہ رہا، پھر میرا جسم تمہارے سلسلے ہو گا جو ایک قالب بے روح ہو گا ساکن ہو گا حرکت کے بعد خاموش ہو گا گویائی کے بعد، البتہ تمہارے لئے میری خاموشی بند آئند ہوگی اور میرے پُر اَصْبَاحِ کلام کا شمع ہو جانا اور میرے اجزا اربابے حس ہو جانا تمہارے لئے نصیحت کرنے والا ہو گا۔ ایسے طور کہ ایک ناطق بلیغ خاموش ہے اور وداع کرنا ایسی ذات کو جو تمہاری ملاقات کا مشتاق رہتا ہے کل روز قیامت تم میری حکومت کو دیکھو گے اس

روز خداوند عالم ان اسرار کو جو میرے دل میں مخفی ہیں آشکارا کرے گا تب تم پہچان لو گے مجھے، میرے یہ مکان خالی کرنے کے بعد اور میری جگہ میرے غیر کے آنے کے بعد (یعنی اعراف و صراط کو ڈر وغیرہ پر مجھے پہچان لو گے)، اگر میں باقی رہا یعنی اس ضرب کے بعد زندہ رہ گیا تو اپنے خون کا دلی میں خود ہوں گا اور اگر مر جاؤں تو فنا میری وعدہ گاہ ہے اور اگر میں معاف کر دوں تو میرے لئے یہ عفو و رحمت قرابت ایزدی ہو گا اور تمہارے لئے نیکی، پس عفو کرو اور درگزر کرو۔ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ خدا تمہارے گناہ بخش دے پس لوگو حیرت کا مقام ہے ہر غفلت پر کہ اس کی اس پر حجت قرار پائی اور اس کی زندگی کا زندہ بد بختی میں گزارا ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے قرار دے جنہوں نے طاعت خدا میں کوتاہی نہیں کی اور بر غبت عبادت کرتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے لئے عذاب نہ ہو، ہمارا نیکی کرنا اور بدی سے بچنا سب اللہ کی مدد سے ہے پھر امام حسن سے فرمایا۔ ایک فریبت کے بدلے میں تم قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا اور زیادہ کر کے گناہ نہ کرنا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَقِيلِيِّ بِرَفْعِهِ قَالَ: قَالَ: لَمَّا صَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَقْتُلْ ابْنَ مُلْجَمٍ وَ اخْفِئْ لَهُ فِي الْكِنَاسَةِ وَ وَصَفَ الْعَقِيلِيُّ الْمَوْضِعَ عَلَى بَابِ طَائِقِ الْمُحَامِلِ مَوْضِعَ الشَّوَابِ وَالرُّدَائِسِ - بِمِمْ اِزْمٍ بِهِ فِيهِ، فَإِنَّهُ وَاوٍ مِنْ أَوْذِيَةِ جَهَنَّمَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علی کو ضرب لگائی تو آپ نے امام حسن سے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو ابن ملجم کو قتل کر کے کوفہ کے گھر میں دبا دینا۔

## پینسٹھواں باب

### اشارہ اور نص امامت امام حسین علیہ السلام پر

(باب) ۶۵

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ تَمَلَّى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَالِجٍ (قَالَ الْكَلْبِيُّ) وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَ الْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام الْوَفَاةُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عليه السلام يَا أَخِي إِنِّي أُرِيدُكَ بِوَصِيَّةٍ فَأَحْفَظْهَا، إِذَا أَنَا مِتُّ فَمِيتْنِي نَمَّ وَجْهِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِأَخْبِثَ بِهِ عَهْدًا



ثُمَّ اصْرَفَنِي إِلَىٰ أُمِّي عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رَدَّنِي فَأَدْفَنِي بِالْبَيْعِ وَأَعْلَمَ أَنَّهُ سَيُصِيبُنِي مِنْ عَائِشَةَ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ وَالنَّاسُ صَنِيعَهَا وَعَدَاوَتَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَعَدَاوَتَهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [۱] وَوُضِعَ عَلَى السَّرِيرِ ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِ إِلَى مَصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّى عَلَيْهِ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحُمِلَ وَأُدْخِلَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ ذُو الْمُؤَيَّبِينَ <sup>(۱)</sup> إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ لِيَدْفِنُوهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَى بَغْلِ يَسْرَجٍ - فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرَجًا - فَقَالَتْ: نَحْوُوا ابْنَكُمْ ، عَنْ بَيْتِي ، فَإِنَّهُ لَا يَدْفَنُ فِي بَيْتِي وَيَهْتِكُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابَهُ فَقَالَ لَهَا الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدِيمًا هَتَكِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْخَلْتِ عَلَيْهِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يَحِبُّ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللَّهَ بِأَعْيُنِكَ عَنِ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب امام حسن کی وفات کا وقت آیا تو امام حسین علیہ السلام سے کہا۔ اے برادر میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اس پر نظر رکھنا جب میں مراؤں تو میرا جنازہ تیار کرنا، میرا رخ قبر رسول کی طرف کرنا تاکہ ان سے اپنے عہد کو تازہ کر دوں پھر میرا رخ والدہ گرامی کی طرف کرنا، پھر مجھے بقیع میں دفن کر دینا اور جان لو کہ مجھے مائتہ کی طرف سے وہ تکلیف پہنچے گی جسے اللہ بھی جانتا ہے اور وہ لوگ بھی اس کی کارگزاری کو سمجھتے ہیں کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہم اہلبیت سے جو عداوت ہے پس جب امام حسن کا انتقال ہو گیا اور جنازہ تیار ہوا اور ان کو لے گئے مسجد رسول میں اس مقام پر جہاں اسخمرت مردوں پر نماز پڑھا کرتے تھے تو امام حسین نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے بعد قبر رسول کی طرف چلے تو ایک اہلبیت مفت نے جا کر مائتہ کو خبر کر دی۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ ، قَالَ : يَا قَبْرُ ! انْظُرْ هَلْ تَرَى مِنْ وَرَائِكَ مُؤْمِنًا مِنْ غَيْرِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ وَابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، قَالَ : ادْعُ لِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ، قَالَ : هَلْ حَدَّثْتَ إِلَّا خَيْرٌ ؟ قُلْتُ : أَحِبُّ أَبَا مُحَمَّدٍ فَعَجَّلَ عَلَيَّ شَيْعَ نَمْلِهِ ، فَلَمْ يَسْوَمْ وَخَرَجَ مَعِيَ يَعْدُو ، فَلَمَّا فَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَأَمَ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْكَ يَغِيبُ عَنْ سَمَاعِ كَلَامِ يَحْيَى بِهِ الْأَمْوَاتُ وَيَمُوتُ بِهِ الْأَحْيَاءُ ، كُونُوا أَوْعِيَةَ الْعِلْمِ وَمَصَابِيحَ الْهُدَى ، فَإِنَّ ضَوْءَ النَّهَارِ بَعْضُهُ أَضْوَاءُ مِنْ بَعْضٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ جَعَلَ وُلْدَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْمَةً وَفَضَّلَ

بَعْضُهُمْ عَلَيَّ بَعْضٌ وَأَتَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ زَبُورًا وَقَدْ عَلِمْتَ بِمَا اسْتَأْذَرَ بِهِ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ الْحَسَدَ وَإِنَّمَا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ الْكَافِرِينَ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَكَفَارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ، وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سُلْطَانًا يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ فِيكَ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ يَوْمَ الْبَصْرَةِ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَيَّرَ بِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيُزَيِّرْ مُحَمَّدًا وَلَدِي، يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ! لَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكَ وَأَنْتَ نُظْفَةٌ فِي ظَهْرِ أَبِيكَ لَا أُخْبِرُكَ، يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ وَفَاةِ نَفْسِي وَمُفَارَقَةِ رُوحِي جَسْمِي إِمَامٌ مِنْ بَعْدِي وَعِنْدَ اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ فِي الْكِتَابِ وَرِثَانَةٌ مِنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَضَافَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي وَرِثَانَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَعَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ خَيْرَةٌ خَلَقَهَا فَاصْطَفَى مِنْكُمْ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاخْتَارَ مُحَمَّدًا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاخْتَارَنِي عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْإِمَامَةِ وَاخْتَرْتُ أَنَا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ إِمَامٌ وَأَنْتَ وَسَيِّدِي إِلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ لَوَدِدْتُ أَنْ نَفْسِي ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكَ هَذَا الْكَلَامَ، أَلَا وَإِنْ فِي رَأْسِي كَلَامًا لَا تَنْزِفُهُ الدَّلَاةُ وَلَا تُغَيِّرُهُ نَعْمَةُ الرِّيَاحِ كَالْكِتَابِ الْمُعْجَمِ فِي الرَّقِيقِ الْمُنْمَسَمِ أَهْمُ بِإِبْدَائِهِ فَأَحْذِنِي سِقْتِ الْبِدْءِ سَقَى الْكِتَابِ الْمُنَزَّلِ أَوْ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَإِنَّهُ لَكَلَامٌ يَكِلُ بِهِ لِسَانُ الشَّاطِطِ وَيَدُ الْكَاتِبِ، حَتَّى لَا يَجِدَ قَلَمًا وَيُؤْتُوا بِالْقِرْطَاسِ حُمَمًا فَلَا يَبْلُغُ إِلَى فَضْلِكَ وَكَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُحْسِنِينَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، الْحُسَيْنُ أَعْلَمُنَا عِلْمًا وَأَثَقَلْنَا حِلْمًا وَأَقْرَبْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجْمًا كَانَ فَعْبَهَا قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ وَقَرَأَ الْوَحْيَ قَبْلَ أَنْ يَنْطِقَ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِي أَحَدٍ خَيْرًا مَا اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَمَّا اخْتَارَ اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاخْتَارَ مُحَمَّدًا عَلِيًّا وَاخْتَارَكَ عَلِيٌّ إِمَامًا وَاخْتَرْتُ الْحُسَيْنَ، سَلَّمْنَا وَرَضِينَا مِنْ [هُوَ] بِغَيْرِهِ يَرْضَى وَ [مَنْ غَيْرُهُ] كُنَّا نُسَلِّمُ بِهِ مِنْ مُشْكَالَاتِ أَعْرَانَا.

۲۔ اس نے کہا کہ لوگ جن کا جنازہ لے کر آئے ہیں تاکہ رسول اللہ کے پاس دفن کریں یہ سن کر وہ ایک زین کے ہوئے خیر پر سوار ہو کر نکلیں اور وہ اسلام میں سب سے پہلی بی بی تھیں جو زین پر سوار ہوئیں اور انھوں نے کہا تم اے نبی ہاشم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہ میرے گھر میں دفن نہ ہوں گے اور اس کے اندر رسول اللہ کے درمیان پردہ چاک نہ ہوگا۔

امام حسین نے ان سے کہا کہ آپ تو یہ پردہ پہلے ہی اپنے باپ کے لئے چاک کر چکی ہیں اور پہلو رسول میں ان کو جگہ دے چکیں جن کا قرب رسول کو پسند نہ تھا آپ کو پیش خدا اس کا جواب دینا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب کی وفات کا وقت قریب آیا تو قبر سے فرمایا: ورواہ آل محمد کے سوا کوئی اور تو نہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور فرزند بہتر جانتے ہیں کہ اور کوئی نہیں۔ فرمایا تم جا کر محمد حنفیہ کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا خیر تو ہے آپ کو امام حسین علیہ السلام نے بلایا ہے انھوں نے جلدی سے جوتے کے بند باندھے جو جلدی میں ٹھیک نہ بندھ سکے اور دڑتے ہوئے آئے جب حضرت کے پاس پہنچے تو سلام کیا۔ امام حسین نے فرمایا بیٹھو تم جیسا اور کون ہے جو اس کلام کو سنے، جس سے مراد سے زندہ ہو جاتے ہیں اور زندہ مر جاتے ہیں۔ تم طرف علم بنے رہو اور چرخ ہدایت دن کی روشنی بعض حقد کی بعض سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم کو امام بنایا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی اور داؤد کو زبور عطا کیا اور تم کو معلوم ہے کہ حضرت رسول خدا کے بعد سبھی یہی طریقہ جاری رہا۔

اے محمد بن علی میں تم کو حسد سے ڈراتا ہوں خدا نے اس حسد کا وصف کافروں کے لئے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وہ کافر میں حسد کرتے ہیں اپنوں ہی سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اے محمد بن علی اللہ تعالیٰ تم پر شیطاں کو قابو نہ دے۔ کیا میں تم کو آگاہ کروں جو میں نے تمہارے بارے میں تمہارے باپ سے سنا ہے انھوں نے کہا۔ ضرور، فرمایا میں یوم بصرہ (جنگ جمل) تمہارے پدر بزرگوار کو کچھ شنا کہ جو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھ سے نیکی کرے اس کو چلیے کہ میرے بیٹے محمد سے نیکی کرے، اے محمد بن علی اگر تم چاہو تو میں تم کو آگاہ کر دوں اس وقت سے جبکہ تم بصورت نطفہ اپنے باپ کی پشت میں تھے۔ اے محمد بن علی کیا تم نہیں جانتے کہ امام حسین نے فرمایا تھا میری وفات کے بعد (امام ہے میرے بعد، اور خدا کے نزدیک یہ کتاب میں ہے اور یہ وراثت ہے نبی کی جس کو عطا کیا امام حسین کو اللہ تعالیٰ نے ان کے باپ کی طرف سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ اے نبی ہاشم! تم اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہو۔ پس نبی ہاشم میں سے اس نے محمد کا انتخاب کیا اور محمد نے علی کو منتخب کیا اور امام حسن نے فرمایا علی نے منتخب کیا اور فرمایا میں حسین کو منتخب کرتا ہوں۔

یہ سن کر محمد بن علی نے کہا۔ آپ امام ہیں اور وسیلہ ہیں رسول خدا تک پہنچنے کا۔ واللہ میں یہ پسند کرتا کہ آپ سے یہ کلام سننے سے پہلے مر جاتا۔ میرے سر میں وہ کلام ہے جو اس کثیر یانی دلے کنوئیں کی مانند ہے جس کا پانی تیز ڈول کھینچنے سے کم نہیں ہوتا اور ہوا میں تو نہیں پیدا کرتیں (یعنی کاش میں حسد کو اپنی طرف دیکھنے سے پہلے مر جاتا، اور یہ کہ آپ کے فضائل مجھے اتنے معلوم ہیں کہ وہ ختم ہونے والے نہیں۔)

وہ ایک لکھی ہوئی گویا کتاب ہے مزین کاغذ پر میں نے چاہا کہ ان فضائل کو بیان کروں، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کتاب خدا میں پہلے سے موجود ہیں اور سابقہ کتب میں خدا کے رسول ان کو پڑھ چکے ہیں، بیشک یہ کلام ایسا ہے کہ بولنے والوں کی زبانیں خاموش ہیں اور کتابوں کے قلم تکستہ، بلکہ وہ قلم کون کے فضائل کے لئے پالتے ہی نہیں اور رکھنے والوں نے اتنا لکھا ہے کہ کاغذ کا کوئی حصہ سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہا۔ آپ کی فضیلت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ خدا محسنوں کو ایسا

ہی بدل دیتا ہے اور نہیں ہے تو نیکو اللہ دیتا ہے۔

حسین نے ہم کو علم دیا اور حلم والا بنایا اور از روئے رحم ہم کو رسول اللہ سے قریب کیا۔ امام حسین فقید ہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اور انھوں نے وحی کو پڑھا ہے بولنے سے پہلے اگر خدا میں کسی اور میں پاتا تو حضرت محمد مصطفیٰ کو انتخاب نہ کرتا۔ خدا نے محمد کا انتخاب کیا اور انھوں نے علی کا اور علی نے آپ کو امامت کے لئے منتخب کیا اور آپ نے حسین کو انتخاب کیا ہم نے تسلیم کر لیا اور راضی ہو گئے اور ان کے سوا اور کون ہے جس سے ہم راضی ہوتے، ہم نے مشکلات میں اپنے امر کا مالک انہی کو تسلیم کر لیا ہے۔

۳- وَ يَهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ سَهْلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَمَّا أَحْزَنَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ لِلْحُسَيْنِ : يَا أُخِي إِنِّي أَوْصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْ لِي نَجْدًا وَمَنْ يَهَيِّئْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِأَخِيَّةٍ بِهِ عَهْدًا ثُمَّ اضْرِبْ بِي إِلَى أُمَّتِي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رَدَّ بِي فَأَذِنَنِي بِالْبَيْعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَمِعَنِي مِنَ الْحَمِيرَاءِ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا وَعَدَاوَتِهَا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله وَعَدَاوَتِهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عليه السلام [و] وَضَعَ عَلَيَّ سَرِيرَهُ فَأَنْطَلَقُوا بِهِ إِلَى مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَيَّ الْجَنَائِزِ فَصَلَّى عَلَيَّ الْحَسَنُ عليه السلام ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى عَلَيَّ حُمُولَ فَأَدْخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا أَوْقَفَ عَلَيَّ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بَلَغَ عَائِشَةَ الْخَبْرَ وَقِيلَ لَهَا : إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام لِيُدْفَنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ، فَخَرَجَتْ مُبَارِدَةً عَلَيَّ بِغُلٍّ بِسَرَجٍ - فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرَجًا - فَوَقَفَتْ وَقَالَتْ : نَحْوًا مِنْكُمْ عَنْ بَيْتِي ، فَإِنَّهُ لَا يُدْفَنُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُهْتَكُ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله حِجَابُهُ ، فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : قَدِيمًا هَتَكْتِ أَنْتِ وَأَبُوكِ حِجَابَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَأَدْخَلْتِ بَيْنَهُ مِنْ لَأُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قُرْبَهُ وَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُكَ عَنْ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ ؛ إِنْ أَحْيَى أَمْرِي أَنْ أَقْرَبَهُ مِنْ أَبِيهِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله لِيُحَدِّثَ بِهِ عَهْدًا وَاعْلَمْ أَنِّي أَنْ أَحْيَى أَعْلَمُ النَّاسَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاعْلَمْ بِتَأْوِيلِ كِتَابِهِ مِنْ أَنْ يَهْتَكُ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله سِتْرَهُ ، لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : دِيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ، وَقَدْ أَدْخَلْتِ أَنْتِ بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الرِّجَالَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دِيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ، وَالْعَمْرِي لَقَدْ صَرَبْتَ أَنْتِ لِأَبِيكَ وَفَارُوقِهِ عِنْدَ أُذُنِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله الْمَعَاوِلَ ، وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ الَّذِينَ يَفْضُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

أُولَئِكَ الَّذِينَ أَمْتَحَنَ اللَّهُ فُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى، وَلَمَسْرِي لَقَدْ أَدْخَلَ أَبُوكَ وَفَارُوقَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَبُهُمَا مِنْهُ الْأَذَى وَمَا رَعَى مِنْ حَقِّهِ مَا أَمَرَهُمَا اللَّهُ بِهِ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْوَاتًا مَا حَرَّمَ مِنْهُمْ أَحْيَاءَ وَتَالَهُ يَا عَائِشَةُ! لَوْ كَانَ هَذَا الَّذِي كَرِهْتِ مِنْ دَفْنِ الْحَسَنِ عِنْدَ أَبِيهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا جَائِزًا فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللَّهِ لَعَلِمْتِ أَنَّهُ سَيَدْفَنُ وَإِنْ رُغِمَ مَعْطَسُكَ قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! يَوْمًا عَلَى بَغْلٍ وَيَوْمًا عَلَى جَمَلٍ فَمَا تَمْلِكِينَ نَفْسَكَ وَلَا تَمْلِكِينَ الْأَرْضَ عَدَاوَةَ لِبَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ هُوَ لَاءِ الْفَوَاطِمِ يَنْكَلِمُونَ فَمَا كَلَامُكَ؟ فَقَالَ لَهَا الْحَسِينُ ﷺ: وَ أَنَسَى تُبْعِدِينَ مُحَمَّدًا مِنَ الْفَوَاطِمِ، قَوَالَهُ لَقَدْ وَلَدَتْهُ ثَلَاثُ قَوَاطِمٍ: فَاطِمَةُ بِنْتُ عِمْرَانَ بْنِ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَخْرُومٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بِنْتُ الْأَصَمِّ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ حَجْرٍ بْنِ عَبْدِ مَعْبُوسِ بْنِ غَامِرٍ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِلْحَسَنِ ﷺ: نَحْوُوا ابْنَكُمْ وَادْهَبُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ قَوْمٌ حَصِيمُونَ، قَالَ: فَمَضَى الْحَسِينُ ﷺ إِلَى قَبْرِ أُمِّهِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَدَفَنَهُ بِالْبَقِيعِ.

۳۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ جب امام حسن کا وقت وفات قریب

آیا تو آپ نے امام حسین سے فرمایا۔ اے میرے بھائی میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا۔

پس جب میں مر جاؤں تو تم مجھے تجہیز و تکفین کر کے رسول اللہ کی قبر کی طرف میرا رخ کر دینا تاکہ میں اپنا عہد ان سے تانہ کروں، پھر میرا رخ میری والدہ ماجدہ کی طرف کر دینا۔ پھر مجھے کو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور یہ جان لو کہ عائشہ سے مجھے وہ تکلیف پہنچے گی جسے تم جانتے ہو اور لوگ بھی جانتے ہیں ان کو اللہ کے رسول سے اور ہم اہلبیت سے عداوت ہے جب امام حسن کی روح قبض ہوئی اور ان کا جنازہ تیار ہوا تو بنی ہاشم اس مقام پر لے گئے جہاں رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بعد نماز جنازہ کو قبر رسول کے پاس لائے کسی نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ بنی ہاشم حضرت حسن بن علی کو رسول اللہ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سن کر زمین کسے ہوئے پتھر پر سوار ہو کر نکلیں، اسلام میں سب سے پہلے عورتوں میں ایسی سواری کرنے والی وہی تھیں انھوں نے بنی ہاشم سے کہا۔ تم اپنے بیٹے کو میرے گوسے لے جاؤ یہاں وہ دفن نہیں ہوں گے ان کے اور رسول کے درمیان پردہ نہیں پٹے گا۔ امام حسین علیہ السلام نے کہا۔ یہ تو آپ اپنے باپ کو دفن کر کے کرکے لیں اور حکو رسول اللہ دوست نہ رکھتے تھے وہ ہو چکا۔ خدا اس کے متعلق آپ سے باز پرس کرے گا۔ میرے بھائی کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پدر بزرگوار رسول اللہ کے پاس دفن ہوں اور اپنے عہد کو ان سے پورا کریں آپ کو معلوم ہے کہ میرے بھائی اللہ اور رسول کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کی تاویل کے سب سے زیادہ جاننے والے ان کے اور رسول کے درمیان حجاب کیسا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر ان کے اذن اور اجازت سے۔ اور آپ نے بغیر آنحضرت سے اذن لئے لوگوں کو داخل کر دیا یعنی ابو بکر و عمر کو دفن کر دیا، حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کی آواز سے اونچی آواز نہ کرو۔ تم نے اپنے باپ کو اور ان کے فاروق کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے بچا رکھتے ہیں وہ ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ سے امتحان لیا ہے تم نے ان دونوں کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا۔ حالانکہ انھوں نے اس امر کی رعایت نہ کی جس کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا بے شک اللہ نے حرام کیا ہے مردہ مومنین پر اس چیز کو جو حرام کی ہے نذوں پر۔ خدا کی قسم انے فائزہ دفن حسن جو تمہیں برا معلوم ہو رہا ہے اگر اپنے باپ رسول اللہ کے پاس دفن ہونا ضروری ہوتا تو تم دیکھتیں کہ تمہاری مرضی کے خلاف وہ ضرور دفن کئے جاتے۔ پھر محمد حنفیہ نے کہا۔ آپ ایک دن حجر پر سوار ہوئیں، ایک دن اونٹ پر۔ پس اس پر بھی اپنے نفس پر قابو حاصل نہ کیا اور عداوت بنی ہاشم میں مالک زمین بھی نہ ہوئیں یسیر انھوں نے فرمایا۔ اے ابن حنفیہ یہ (امام حسینؑ) تو کئی ناملوں سے نسبت رکھتے ہیں۔ مگر تم کلام کرنے والے کون؟ امام حسینؑ نے فرمایا تم محمد کو فوالم سے کیسے ہٹاتی ہو۔ واللہ ان کو سب تین فاملوں نے پیدا کیا ہے۔ فاطمہ مخزومی زوجہ عبدالمطلب، فاطمہ زینب اسد مدینہ اور فاطمہ عامری نے۔

عائشہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو یہاں سے ہٹاؤ اور ان کو لے جاؤ، کیونکہ تم عداوت والے ہو۔ امام محمد اترہ نے فرمایا۔ پس امام حسینؑ جنازہ کو بقیع میں لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

## بہ چھیا سٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت علی بن الحسین علیہ السلام پر

(باب) ۶۶

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عليها السلام فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَابًا مَلْفُوفًا وَوَصِيَّةَ ظَاهِرَةَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام مَبْطُونًا مَعَهُمْ لَا يَرَوْنَ لِأَنَّهُ لَمَّا يَدُ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ صَارَ اللَّهُ ذَلِكَ الْكِتَابَ إِلَيْنَا يَا زِيَادُ قَالَ: قُلْتُ: مَا فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ جَعَلَنِي

اللَّهُ فِذَاكَ؟ قَالَ: فِيهِ وَاللَّهِ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَنْ تَفْنَى الدُّنْيَا، وَاللَّهُ إِنْ فِيهِ الْحُدُودَ، حَتَّى أَنْ فِيهِ أَرْضُ الْحَدِيثِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حسین بن علی کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو بلایا اور ان کو ایک ملفوف تحریر اور وصیت نامہ دیا اور حضرت علی بن حسین علیہ السلام اس زمانہ میں مرض اسہال میں مبتلا تھے پس فاطمہ نے وہ کتاب علی بن حسین کو دی۔ پھر یہ کتاب واللہ ہمارے پاس رہی۔ اے زیاد (راوی) راوی کہتا ہے میں نے پوچھا میں آپ پر خدا ہوں اس میں کیا تھا۔ فرمایا بنی آدم کی وہ تمام ضرورتیں جب سے آدم پیدا ہوئے ختم دنیا تک، اس میں جراثیم کی سزائیں بھی تھیں یہاں تک کہ ایک چرک کی سزا بھی۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَا حَضَرَهُ، دَفَعَ وَصِيَّتَهُ إِلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ طَاهِرَةَ فِي كِتَابٍ مُدْرَجٍ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَا كَانَ. دَفَعَتْ ذَلِكَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام، قُلْتُ لَهُ: فَمَا فِيهِ - يَرْحَمُكَ اللَّهُ -؟ فَقَالَ: مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ تَفْنَى.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امام حسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی وصیت ملفوف اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی بعد شہادت امام حسین فاطمہ نے وہ وصیت علی بن حسین کے سپرد کی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ خدا کی آپ پر رحمت ہو اس میں کیا تھا فرمایا وہ تمام باتیں جن کی محتاج اولاد آدم آغاز آفرینش سے ختم دنیا تک ہوگی۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا صَارَ إِلَى الْمِرَاقِ اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْكُتُبَ وَالْوَصِيَّةَ فَلَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ بِنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام دَفَعَهَا إِلَيْهِ. وَفِي نَسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ:

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف جانے لگے تو آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو تحریریں اور وصیتیں سپرد کیں۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام قید یزید سے رہا ہو کر آئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ

ان کے سپرد کیں۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ قَلْبِجِ بْنِ أَبِي نَكْرِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : وَاللَّهِ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعِنْدَهُ وَلَدُهُ إِذْ جَاءَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَخَلَّاهُ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَخْبَرَنِي أَنِّي سَأُذْرِكُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبُو جَعْفَرٍ ، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُ فَأَقْرَبْتَهُ مِنِّي السَّلَامَ ، قَالَ : وَمَضَى جَابِرٌ وَرَجَعَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَجَلَسَ مَعَ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَإِخْوَتِهِ فَلَمَّا صَلَّى الْمَغْرِبَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ؟ فَقَالَ : قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : إِنَّكَ سَتُذْرِكُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبُو جَعْفَرٍ فَأَقْرَبْتَهُ مِنِّي السَّلَامَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَبْنِيَا لَكَ يَا بَنِي ، مَا خَصَّكَ اللَّهُ بِهِ مِنْ رَسُولِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِ بَيْتِكَ ، لَا تَطْلِعُ إِخْوَتَكَ عَلَيَّ هَذَا فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ، كَمَا كَادُوا إِخْوَةَ يُوسُفَ لِيُؤَسِّفَ عليه السلام .

۴۔ راوی کہتا ہے میں علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے پاس آپ کے صاحبزادے بھی تھے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری آئے سلام کیا اور امام محمد باقرؑ کا ہاتھ پکڑ کر طہوت میں لے گئے اور فرمایا مجھے رسول اللہ نے خبر دی ہے کہ تم ایک شخص کو میرے اہل بیت سے پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا اور کنیت ابو جعفر، ان سے میرا سلام کہہ دینا، یہ کہہ کر وہ چلے گئے جب امام محمد باقرؑ پلٹ کر اپنے باپ اور بھائی کے پاس آئے تو حضرت نے علی بن الحسین سے پوچھا۔ جابر نے تم سے کیا کہا فرمایا کہتے تھے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم میرے اہل بیت میں ایک شخص کو پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا تم اس کو میرا سلام پہنچا دینا حضرت نے فرمایا مبارک ہوگا کو اسے فرزند کہا اللہ نے رسول کی اس خصوصیت کو تمام خاندان میں تم سے مخصوص کیا اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا وہ تمہارے ساتھ وہی چال چلیں گے جو برادران یوسف نے یوسف علیہ السلام سے چلی تھی۔

## سرسطھواں باب

امامت امام محمد باقر علیہ السلام پر نص

(باب ۶۷)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ



سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَاءِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام الْوَفَاةَ قَبْلَ ذَلِكَ أَخْرَجَ سَقَطًا أَوْضَدُوهُمَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَحْمِلْ هَذَا الصُّدُوقَ ، قَالَ : فَحَمَلَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ ، فَلَمَّا تَوَفَّيَ جَاءَ إِخْوَتَهُ يَدْعُونَ فِي الصُّدُوقِ فَقَالُوا : أَعْطِنَا نَصِيبَنَا فِي الصُّدُوقِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ ، وَلَوْ كَانَ لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مَا دَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ فِي الصُّدُوقِ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَكَتَبَهُ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت علی بن حسین علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو آپ نے ایک صندوق نکالا۔ پھر فرمایا۔ لے محمد اسے اٹھاؤ پس اسے چار آدمیوں نے اٹھایا۔ حضرت کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے دعویٰ کیا کہ صندوق میں جو کچھ ہے وہ ہمیں بھی دو۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر اس میں تمہارا کچھ حصہ ہوتا تو میرے پدر بزرگوار صرف کچھ کو نہ دیتے۔ اس صندوق میں رسول اللہ کے ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : التَفَّتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَى وُلْدِهِ - وَهُوَ فِي الْمَوْتِ - وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ التَفَّتَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هَذَا الصُّدُوقُ أَذْهَبَ بِهِ إِلَى بَيْتِكَ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلَكِنْ كَانَ مَمْلُوءًا عِلْمًا .

۲۔ سادہی کہتا ہے امام زین العابدین علیہ السلام متوجہ ہوئے اپنے بزرگوں کی طرف درآنحالیکہ وہ حضرت کے پاس جمع تھے پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ لے محمد اس صندوق کو اپنے گھر لے جاؤ۔ امام علیہ السلام فرماتے ہیں اس میں درہم و دینار نہ تھے بلکہ وہ علم سے بھرا ہوا تھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْسَى ، عَنْ قِصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْمَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهِ بِصَدَقَةِ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَإِنَّ ابْنَ حَزْمٍ بَعَثَ إِلَى زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَهُمْ ، فَسَأَلَهُ الصَّدَقَةَ ، فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ الْوَالِيَّ كَانَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنَ وَبَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنَ وَبَعْدَ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَبَعْدَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، فَابْعَثَ إِلَيْهِ فَبَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَى أَبِي ، فَأَرْسَلَنِي أَبِي بِالْكِتَابِ إِلَيْهِ حَتَّى دَفَعْتُهُ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ، فَقَالَ لَدُ بَعْضُنَا : يَعْرِفُ هَذَا

وَلَدُ الْحَسَنِ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْرِفُونَ أَنَّ هَذَا لَيْلٌ وَلَيْسَتْهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ يَطْلُبُونَ الدُّنْيَا.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي عليه السلام. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ مِثْلَهُ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی امیہ کے بادشاہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم حاکم مدینہ کو لکھا کہ اوقات علی و عمر و عثمان کی فہرست بنا کر بھیج دے اس نے زید بن الحسن سے جو خاندان میں سب سے بڑے تھے فہرست طلب کی انھوں نے لکھا چونکہ علی کے بعد متوکل بن ہونے ان کے بعد حسین ان کے بعد علی بن حسین اور ان کے بعد امام محمد باقر ہیں لہذا ان سے مانگ، ابن حزم نے اپنا آدمی میرے پدربزرگوار کے پاس بھیجا۔ حضرت نے کاغذات میرے ہاتھ میں لکھ کر پاس بھیجے۔ میں نے اسے جا کر دیئے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اولاد امام حسن اوقات کے ان ولیوں کو جانتی تھی فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن حدان پر غالب آیا۔ اگر وہ حق کو حق کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ لیکن انھوں نے دنیا کو طلب کیا۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابن حزم کو لکھا۔ اس کے بعد وہی بیان فرمایا جو گزر چکے پھر فرمایا ابن حزم نے اپنا آدمی زید بن الحسن کے پاس بھیجا، اور وہ میرے باپ سے بڑے تھے۔

## اسٹھواں باب

### امام جعفر صادق علیہ السلام کی امامت پر نص

(باب) ۶۸

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

الْكِنَانِيِّ قَالَ: نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَمْشِي فَقَالَ: تَرَى هَذَا؟ هَذَا مِنَ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ»

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امام جعفر صادقؑ کو چلتا دیکھ کر کہتے ہوئے سنا تم یہ چال دیکھتے ہو یہ وہی ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ضعیف بنا دیئے گئے ہیں ان کو امام بنائیں گے اور ہم ان کو وارث بنائیں گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ قَالَ : يَا جَعْفَرُ ! أَوْصِيكَ بِأَصْحَابِي خَيْرًا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللَّهِ لَا دَعَسْتَهُمْ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ يَكُونُ فِي الْعُصْرِ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے پدربزرگوار کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمایا۔ لے جعفر میں تجھ سے اپنے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں ان سب کو بلاؤں گا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اس حال میں نہ رکھوں گا کہ شہر میں کسی سے بھی علم و مال کا سوال کروں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُنْشِقِ ، عَنْ سَدِيرِ الصَّرِفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَلَدُ يَعْرِفُ فِيهِ شِبْهَ خَلْقِهِ وَخَلْفِهِ وَشَمَائِلِهِ ، وَإِنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ ابْنِي هَذَا ، شِبْهَ خَلْقِي وَخَلْفِي وَشَمَائِلِي . يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کا بیٹا اس سے صورت و سیرت اور اخلاق و عادات میں اس سے مشابہ ہو۔ میں یہ بات اپنے اس فرزند میں پاتا ہوں کہ وہ مجھ سے صورت و اخلاق و عادات میں مشابہ ہے اور فرزند سے مراد امام جعفر صادق تھے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَقْبَلَ جَعْفَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَوْ أَحْسَرُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَقْبَلَ جَعْفَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عليه السلام فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام خلق خدا میں سب سے بہتر ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : هَذَا وَاللَّهِ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام ، قَالَ عَنَسَةَ : فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : صَدَقَ جَابِرٌ ، ثُمَّ قَالَ : لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنْ لَيْسَ كُلُّ إِمَامٍ هُوَ الْقَائِمُ بَعْدَ الْإِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ ؟

۸۔ جابر بن یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کسی نے حضرت سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا حضرت نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر ہاتھ رکھ کر فرمایا واللہ یہ قائم آل محمد ہے جس سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے انتقال کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا جابر نے سچ بیان کیا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ ہر امام اپنے سے پہلے امام کے بعد قائم نہیں ہوتا۔

یہاں قائم سے مراد امام آخر نہیں ہیں بلکہ امور دین کا قائم کرنے والا اور احکام شریعت کا نگران اور اس کا جاری کرنے والا مراد ہے۔

**توضیح**

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبِي عليه السلام اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ : ادْعُ لِي شُهودًا فَدَعَوْتُ لَهُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ نَافِعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ : اكْتُبْ : هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ، وَ أَوْصَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمْرُهُ أَنْ يَكْتُمَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمُعَةَ وَ

أَنْ يَمْتَمَّهُ بِعِمَامَتِهِ وَأَنْ يَرِيحَ قَبْرَهُ وَيَرْفَعَهُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ وَأَنْ يَجْلَلَ عَنْهُ أَطْمَارَهُ عِنْدَ دَفْنِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ: انصَرَفُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا بَيْتَ - بَعْدَ مَا انصَرَفُوا - مَا كَانَ فِي هَذَا بَأَن تَشْهَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا بُنْتِي! كَرِهْتُ أَنْ تَغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يُوَصَّ إِلَيْهِ، فَأَزِدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْحُجَّةُ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے والد نے امر امامت کے لئے جو امور تھے میرے سپرد کئے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار شخص بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا پھر فرمایا۔ لکھو یہ وہ وصیت ہے جو یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔ فرمایا۔ لے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے دین کا مصطفیٰ کیلئے پس تم مسلمان ہو کر مرنا۔ وصیت کرتا ہے محمد بن علی بن جعفر بن محمد اور اس کو یہ حکم دیتا ہے کہ مجھے کفن دیں اس چادر کا جس میں نماز جو پڑھا کرتا تھا اور میرا عامہ باندھیں اور چوکور بنائیں اور چار انگل سے زیادہ بلند کریں اور وقت بند اپنے لباس کے بند کھول دیں۔ پھر گواہوں سے فرمایا۔ اب تم جاؤ۔ خدا تم پر دم کرے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے کہا۔ یہ گواہی آپ نے کیوں کرائی۔ فرمایا۔ مجھے یہ خبر معلوم ہو کہ لوگ کہیں کسی کے لئے وصیت نہیں کی اور تم مغلوب ہو۔ میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو۔

## انہترواں باب

### امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت پر نص

(باب ۶۹)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقَلَاءِ عَنِ الْفَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: خُذْ بِيَدِي مِنَ النَّارِ، مَنْ لَنَا بَعْدَكَ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ - فَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ، فَتَمَسَّكَ بِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ دو درخت سے بچانے میں میری مدد کیجئے یہ فرمائیے کہ آپ کے بعد امام کون ہے اسی وقت موسیٰ کاظم علیہ السلام آگے وہ اس وقت کم سن تھے فرمایا یہ ہے تمہارا امام اسی کی پیروی کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ سُبَيْتِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي رَزَقَ أَبَاكَ

مِنْكَ هَذِهِ الْمَنَزَلَةَ أَنْ يَرَزُقَكَ مِنْ عَقَبِكَ قَبْلَ الْعَمَاتِ وَمِثْلَهَا ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هُوَ ؟ - جُعِلْتُ فِدَاكَ - فَأَشَارَ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَهُوَ رَاقِدٌ فَقَالَ : هَذَا الرَّاقِدُ - وَهُوَ غُلَامٌ - .

۲- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کے آباؤ اجداد پر نبی کو آپ جیسی صفات عطا فرمائی کہ وہ رسول خدا کے بعد بھی آپ ہی جیسے کو معین کرے فرمایا۔ خدا نے ایسا کیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے آپ نے اشارہ کیا۔ عبد صالح را امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف وہ اس وقت سو رہے تھے اور وہ اس وقت کم سن تھے۔

۳ - وَ يَهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْأَزْجَرَانِيُّ الْفَارِسِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فِي السَّنَةِ الَّتِي أَخَذَ فِيهَا أَبُو الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ صَارَ فِي يَدِ هَذَا وَمَا تَدْرِي إِلَى مَا يَصِيرُ ؟ قَهْلَ بَلْفَكَ عَنْهُ فِي أَحَدِ مَنَ وَوَلِدِهِ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ لِي : مَا ظَنَنْتُ أَنْ أَحَدًا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ ، دَخَلْتُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي مَنْزِلِهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ كَذَا فِي دَارِهِ فِي مَسْجِدٍ لَهُ وَهُوَ يَدْعُو وَعَلَى يَمِينِهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يُؤَمِّنُ عَلَيَّ دُعَائِهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتُ انْقِطَاعِي إِلَيْكَ وَخِئْمَتِي لَكَ ، فَمَنْ وَلِيُّ النَّاسِ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ مُوسَى قَدْ لَيْسَ التَّدْعُ وَساوَى عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : لَا أحتَاج بَعْدَ هَذَا إِلَى شَيْءٍ !

۳- راوی کہتا ہے میں نے عبد الرحمن بن حجاج سے پوچھا جس سال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام قید کئے گئے کہ یہ بزرگ اس شخص (مراد ہارون یا سندی بن شاہک) کے ہاتھوں میں ہیں میں نہیں جانتا کہ اس قید کا انجام کیا ہوگا۔ پس آیا ان کی اولاد کے متعلق تمہیں کچھ خبر ہے کہ کون امام جعفر کے بعد امام ہوگا۔ اس نے کہا ایسا سوال مجھ سے سولے تمہارے کسی نے نہیں کیا۔ سنو میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا وہ گھر کے اس حصے میں تھے جہاں عبادت کیا کرتے تھے حضرت دعا فرما رہے تھے اور آپ کے داہنی طرف موسیٰ بن جعفر آئین کہہ رہے تھے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس میرا آنا بند ہو جائے گا لہذا یہ بتائیے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا موسیٰ نے۔ نہ رسول پہنچا تو ان کے بن پر ٹھیک آئی میں نے کہا میں سمجھ گیا۔ اب زیادہ بیان کی ضرورت نہیں۔

۴- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الصَّقِيلِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَهُوَ غُلَامٌ ، فَقَالَ : اسْتَوْصِ بِهِ وَضَعِ امْرَأَةً

عِنْدَ مَنْ تَشْتَقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِكَ ۱۱

۴۔ مفصل بن عمر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام در نماز کھڑے تھے تشریف لائے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں ان کے لئے وصیت کرتا ہوں میں تم ان کی امامت کا ذکر کرو اپنے معتمد اصحاب کے سامنے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي يَوْمًا ، فَسَأَلُهُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِلَيَّ مَنْ تَفْرَعُ وَ يَفْرَعُ النَّاسُ بِعَدِّكَ ؟ فَقَالَ : إِلَى صَاحِبِ التَّوْبَتَيْنِ الْأَصْفَرَيْنِ وَالْغَدِيرَتَيْنِ - يَعْنِي الذُّؤَابَتَيْنِ - وَهُوَ الطَّالِعُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا الْبَابِ ، يَفْتَحُ الْبَابَ بِيَدِهِ جَمِيعًا ، فَمَا لَبِثْنَا أَنْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا كَفَّانِ آخِذَةً بِالْبَابَيْنِ فَفَتَحَهُمَا ! ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ ۱۲

۵۔ اسحاق بن جعفر نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے پاس ایک دن تھا پس ان سے علی بن عمر نے پوچھا آپ کے بعد ہم اور دوسرے لوگ کس طرف رجوع کریں فرمایا دو دروازے ہیں اور دو گیروں والے کھڑے اور یہی اس دروازے سے آنے والا ہے دروازہ کے دونوں کواڑ وہ اپنے ہاتھ سے کھولے گا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ نمودار ہوئے اور دروازہ کھلا اور اس سے موسیٰ کاظم برآمد ہوئے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۱۳ قَالَ : قَالَ لَهُ مَنْصُورُ بْنُ حَازِمٍ : يَا أَبَتِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ الْأَنْفَسَ يَغْدَا عَلَيْهَا وَيُرَاحُ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ ، فَمَنْ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۱۴ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَهُوَ صَاحِبُكُمْ - وَضَرَبَ يَدَيْهِ عَلَى مِثْكَ أَبِي الْحَسَنِ ۱۵ - الْأَيْمَنِ فِي مَا أَعْلَمُ - وَهُوَ يَوْمُئِذٍ حُمَاسِيٌّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَالِسٌ مَعَنَا .

۶۔ منصور بن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں دن اور رات گزرتے جا رہے ہیں جب آپ دنیا میں نہ ہوں تو ہمارا امام کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا امام ہے اور اپنا ہاتھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دل پہنے کندھے پر رکھا اور وہ اس وقت پانچ سال کے تھے اور عبد اللہ بن جعفر ہمارے پاس تھے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقِبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَيْسَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۱۶ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنْ كَانَ كَوْنٌ - وَلَا أَرَانِي اللَّهَ ذَلِكَ - فَمِمَّنْ أَنْتُمْ؟ قَالَ : فَأَوْمَأَ إِلَيَّ ابْنُهُ مُوسَى ، قُلْتُ : فَإِنْ حَدَّثَ

بِمُوسَى حَدَّثَ فِيمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالَ: بِوَالِدِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَّثَ بِوَالِدِهِ حَدَّثَ وَتَرَكَ أَخًا كَبِيرًا وَابْنًا صَغِيرًا فِيمَنْ أَنْتُمْ؟ قَالَ: بِوَالِدِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا أَبَدًا، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَعْرِفْهُ وَلَا أَعْرِفُ مَوْضِعَهُ؟ قَالَ: تَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوَلَّى مَنْ بَقِيَ مِنْ حُجَجِكَ مِنْ وَلَدِ الْإِمَامِ الْمَاضِي، فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر آپ کی موت واقع ہو، خدا مجھے یہ نہ دکھائے تو ہم کس کو امام مانیں حضرت نے اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا اگر وہ بھی مر جائیں تب، فرمایا ان کا بیٹا امام ہوگا۔ میں نے کہا واجب وہ بھی مر جائیں اور ان کے بڑے بھائی ہوں تب ان میں کون امام ہوگا فرمایا بیٹا اور یہ طریقہ جاری رہے گا میں نے کہا اگر میں نہ ان کو پہچانتا ہوں نہ ان کے مقام کو تب کیا ہو۔ فرمایا۔ تم کہنا خداوند امیں اپنا ولی جانتا ہوں اس کو تیری محبتوں میں سے باقی ہر نسل امام ماضی سے اور یہ کہنا انشا اللہ تمہارے لئے بہت ہوگا۔

عَنْ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقَلَاءِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ - فَقَالَ: هَذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ فِينَا مَوْلُودٌ أَكْبَرُ بَرَكَاتٍ عَلَى شَيْعَتِنَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: لَا تَجْفُوا إِسْمَاعِيلَ.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذکر کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا جبکہ وہ کم سن تھے اور فرمایا کوئی مولود ہم میں نہیں ہوا ایسا جس کا مرتبہ ہمارے شیعوں کے لئے اس سے زیادہ ہو۔ پھر مجھ سے فرمایا تم میرے فرزند اسمعیل کو امام مان کر اس پر ظلم نہ کرنا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْبَلِيِّ، عَنْ فَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ فِي حَدِيثِ طَوِيلٍ فِي أَمْرِ أَبِي الْحَسَنِ ﷺ حَتَّى قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: هُوَ صَاحِبُكَ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ، فَعَمَّ إِلَيْهِ فَأَقْرَبَ لَهُ بِحَفِيهِ، فَفَمَّتْ حَتَّى قَبَلَتْ رَأْسَهُ وَيَدَهُ وَدَعَوَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُوَدَّنْ لَنَا فِي أَوْلَادِنَا مِنْكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُمِلْتُ فِدَاكَ فَأَخْبِرْ بِهِ أَحَدًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَهْلَكَ وَوَلَدَكَ، وَكَانَ مَعِيَ أَهْلِي وَوَلَدِي وَرُفَقَائِي وَكَانَ يُوَسُّ بِنِ ظَنِّيَانٍ مِنْ رُفَقَائِي، فَلَمَّا أَخْبَرْتَهُمْ حَمِدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يُونُسُ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ وَكَانَتْ بِهِ عَجَلَةٌ، فَحَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ: وَقَدْ سَبَقَنِي إِلَيْكَ يَا يُونُسُ الْأَمْرُ كَمَا قَالَ



لَكَ فَيْضٌ ، قَالَ : فَقَالَ : سَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ، فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : خُذْهُ إِلَيْكَ يَا فَيْضُ !

۹۔ فیض بن مختار سے ایک طویل حدیث میں امیر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق مروی ہے کہ اس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا جس کے متعلق تو نے سوال کیا وہ تیرا ماں بیٹے ہیں ان کے پاس جاؤ زامام موسیٰ کاظم اس وقت گھوڑے میں تھے اور ان کے حق کا اقرار کرو۔ پس میں کھڑا ہوا اور ان کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور ان کے لئے خدا سے دعا کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے تم سے پہلے کسی اور کو ملنے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کیا میں اس کی خبر لوگوں کو دوں۔ فرمایا۔ صرف اپنے خاندان والوں کو اور اپنی اولاد کو اور میرے ساتھ میرے اہل، میری اولاد اور میرے رفقاء تھے اور یونس بن علی بن میرے رفقاء میں سے تھے۔ جب ان لوگوں کو میں نے خبر دی تو انہوں نے خدا کی تعریف کی اور یونس نے کہا خدا کی قسم میں اکتفا نہ کروں گا جب تک خود حضرت سے نہ سن لوں اور اس کے مزاج میں جلدی تھی پس وہ چلا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ پس ہم دروازے پر پہنچے تو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا دیا سنا لیا کہ وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ اے یونس جو کچھ فیض نے بیان کیا ہے وہ سچا ہے اس نے کہا سماعاً و طاعاً۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا اپنے ساتھ لے جاؤ یونس کو اے فیض۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ فَضِيلٍ ، عَنْ طَاهِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَلُومُ عَبْدَ اللَّهِ وَيُعَاتِبُهُ وَيَعْظُمُ وَيَقُولُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ أَبِيكَ ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ النَّوْرَ فِي وَجْهِهِ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : لِمَ ، أَلَيْسَ أَبِي وَأَبُوهُ وَاحِدًا وَأُمِّي وَأُمُّهُ وَاحِدَةٌ ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّهُ مِنْ نَفْسِي وَأَنْتَ ابْنِي .

۱۰۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ملائمت کی اپنے فرزند عبد اللہ کو اور عتاب کیا اور نصیحت کی اور فرمایا کس امر نے تم کو روکا کہ تم اپنے بھائی جیسے بنو پس خدا کی قسم میں ان کے چہرہ پر نور کو دیکھتا ہوں۔ عبد اللہ نے کہا کیا آپ کے باپ اور میرے باپ ان کی ماں اور میری ماں ایک نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا وہ میرا نفس ہے اور تم میرے بیٹے ہو۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَأْسِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَهُوَ فِي الْمَهْدِ ، فَجَعَلَ يُسَارُهُ طَوِيلًا ، فَجَلَسْتُ حَتَّى قَرَعْتُ ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : أَدْنُ مِنْ مَوْلَاكَ فَسَلِّمْ ، فَدَنَوْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ بِلِسَانٍ قَصِيحٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَذْهَبَ فَفَعِّرَ اسْمَ ابْنِكَ الَّتِي سَمَّيْتَهَا أَمْسُ ، فَإِنَّهُ سُمِّيَ بِبَعْضِ اللَّهِ وَكَانَ وُلِدْتُ لِي ابْنَةً سَمَّيْتُهَا بِالْحَمِيرَاءِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّهُ إِلَى أَمْرِهِ تُرْشِدُ ، فَفَعِّرْتُ اسْمَهَا .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت موسیٰ کے گہوارے کے پاس کھڑے ان سے سرگوشی کر رہے تھے میں بیٹھ گیا جب حضرت سرگوشی سے فارغ ہوئے تو میں حضرت کے پاس گیا۔ فرمایا اپنے مولک کے پاس جاؤ اور سلام کرو میں نے سلام کیا۔ امام موسیٰ نے نہایت فصیح زبان میں جواب دیا۔ پھر فرمایا تم جاؤ اپنی لڑکی کا نام بدل دو جو تم نے کل رکھا ہے وہ ایسا نام ہے جس سے خدا بغض رکھتا ہے اور میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام میں نے عمیر رکھا تھا حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ ان کے حکم کو بحالاً و باعث فلاح ہوگا۔ میں نے اس کا نام بدل دیا۔

۱۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : دَعَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ لَنَا : عَلَيْكُمْ بِهَذَا ، فَهُوَ وَاللَّهُ صَاحِبُكُمْ بَعْدِي .

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام کاظم کو ایک دن بلایا۔ ہم حضرت کے پاس تھے ہم سے فرمایا۔ اپنے اس ساتھی کو جان لو میرے بعد تمہارا امام یہی ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ رِزْبِيِّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّخَوِيِّ قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَأْتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيَّ كُرْسِيِّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ شَمْعَةٌ وَفِي يَدِهِ كِتَابٌ ، قَالَ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَمَى بِالْكِتَابِ إِلَيَّ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَ لِي : هَذَا كِتَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ يُخْبِرُنَا أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَدِمَات ، فَإِنَّا نَبُوهُ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ - ثَلَاثًا - وَ أَيْنَ مِثْلُ جَعْفَرٍ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : أَكْتُبُ قَالَ : فَكُنْتُ صَدَدَ الْكِتَابِ ، ثُمَّ قَالَ : اكْتُبْ : إِنْ كَانَ أَوْصَى إِلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ فَقَدِمَهُ وَ أَضْرَبَ عُنُقَهُ ، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْجَوَابُ أَنَّهُ قَدْ أَوْصَى إِلَى خَمْسَةِ وَاحِدِهِمْ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ عَبْدِ اللَّهِ وَمُوسَى وَ حَمِيدَةَ .

۱۳۔ ابو ایوب نخوی سے روایت ہے کہ منصور بادشاہ عباسی نے نصف شب کے وقت مجھے بلایا۔ میں گیا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے شمع رکھی ہوئی ہے اور ہاتھ میں ایک خط ہے میں نے سلام کیا اس نے وہ خط مجھے دے دیا۔ دراصل ایک وہ رو رہا تھا مجھ سے کہا یہ خط محمد بن سلیمان حاکم مدینہ کا ہے اس نے خبر دی ہے کہ محمد بن جعفر کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر اس نے تین مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ بھی کہا اب جعفر کی مثل کون ہے پھر مجھ سے کہنے لگا اس خط کا جواب لکھو۔ جب میں نے خط کا آغاز لکھ لیا تو اس نے کہا لکھو اگر انہوں نے اوقات کے متعلق

صرف اپنی طرح ایک شخص کے متعلق وصیت کی ہے تو اسے بلا کر گردن مار دے۔ حاکم مدینہ نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ انھوں نے پانچ شخصوں کے متعلق وصیت کی ہے منصور بن محمد سلیمان، عبد اللہ بن جعفر اور اپنی بیوی حمیدہ بربریہ اور موسیٰ کے لئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بعلم امامت منصور کے ارادہ کو معلوم کر لیا  
**توضیح :-** تھانیز یہ نص ہے امامت پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کیونکہ باقی چار میں امامت کی اہلیت نہ تھی

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّسْرِ بْنِ سُوَيْدٍ بِمَخْرَجٍ مِنْ هَذَا إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ أَوْصَى إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَعَبْدِ اللَّهِ وَمُوسَى وَغَدَّ بْنَ جَعْفَرٍ وَمَوْلَى لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : لَيْسَ إِلَيَّ قَتْلُ هَؤُلَاءِ سَبِيلٌ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا وہ لہو و لعب نہیں کرتا ماسی  
انتہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک بکری کا بچہ لئے ہوئے آگے اور اس سے کہنے لگے اپنے رب کو سجدہ کر یہ سن کر امام علیہ السلام  
نے فرمایا بے شک امام لہو و لعب نہیں کرتا۔

۱۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ لَا يَلَهُوْ وَلَا يَلْمَبُ ، وَأَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى - وَهُوَ صَغِيرٌ - وَمَعَهُ عِنَاقٌ مَكِّيَّةٌ وَهُوَ يَقُولُ لَهَا : أَسْجُدِي لِرَبِّكِ ، فَأَخَذَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ : يَا بِي وَ أُمِّي بَيْنَ لَا يَلَهُوْ وَلَا يَلْمَبُ .

۱۵۔ نضر بن سعید نے بھی یہ روایت نقل کر کے اتنا لکھا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت کی منصور کو  
عبد اللہ و موسیٰ و محمد بن جعفر اور اپنے ایک غلام کے لئے منصور نے کہا اب ان لوگوں کے قتل کی کوئی صورت نہ رہی، کیوں کہ  
منصور کا نام بھی شامل وصیت تھا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَمِيْسِ بْنِ هِشَامٍ نَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ الرَّمَازِيُّ عَنْ قَيْصِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : إِنِّي لَمِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَهُوَ غُلَامٌ - فَالْتَزَمْتُهُ وَقَبَّلْتُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنْتُمْ السَّفِينَةُ وَ هَذَا مَلَأُهَا قَالَ : فَحَجَّجْتُ مِنْ قَابِلٍ وَمَعِيَ أَلْفَا دِينَارٍ فَبَعَثْتُ بِأَلْفٍ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأُخْرَى إِلَيْهِ ؛ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : يَا قَيْصُ اِعْدَلْتَهُ بِي ؟ قُلْتُ : إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِكَ ، فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ مَا أَنَا فَعَلْتُ

ذَلِكَ ، بَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَهُ بِهٖ .

۱۶۔ فیض بن مختار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جبکہ وہ لڑکے تھے آگے میں نے ان کو پکڑ لیا اور بوسہ دیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم کشتی ہو اور یہ تمہارا ملاح ہے۔ فیض کہتے ہیں کہ اگلے سال میں حج کو گیا میرے پاس دو ہزار دینار تھے میں نے ایک ہزار امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھیجے اور ایک ہزار موسیٰ کاظم علیہ السلام کو۔ اس کے بعد جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ اے فیض! تم نے مجھے موسیٰ کے برابر کر دیا۔ میں نے کہا آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ یہ تمہارے ملاح ہیں۔ فرمایا واللہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ کے حکم سے۔

## سُتْرُوَالْبَابِ

### امام رضا علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابُ ۷۰)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُورٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَهِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَعَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ بِبَغْدَادَ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ جَالِسًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيُّ فَقَالَ لِي : يَا عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ ! هَذَا عَلِيُّ سَيِّدٍ وَوَلَدِي أَمَا إِنِّي قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي ، فَضَرَبَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ بِرَأْسِهِ جَبْهَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَبِحَاك كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ : سَمِعْتُ وَاللَّهِ مِنْهُ كَمَا قُلْتُ ، فَقَالَ هِشَامُ : أَخْبِرْكَ أَنَّ الْأَمْرَ فِيهِ مِنْ بَعْدِهِ . أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ . وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ . قَالَ : كُنْتُ أَنَا . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

اصحّاف سے مروی ہے کہ ہشام ابن الحکم اور علی بن یقطین بغداد میں تھے۔ علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں ایک روز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے فرزند علی آگے مجھ سے کہا اے علی بن یقطین یہ علی میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی۔ ہشام نے یہ سن کر اس کی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا تم یہ کیسے کہتے ہو علی بن یقطین نے کہا۔ واللہ میں نے ایسے ہی سنا ہے ہشام نے کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظم کے بعد وہی امام سزگے

اور راویوں نے بھی صحاف سے ہی روایت کی ہے۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ نَعِيمِ الْقَابُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ ابْنِي عَلِيًّا أَكْبَرُ وَلَدِي وَأَبْرُهُ هُمْ غِنْدِي وَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ وَهُوَ يَنْظُرُ مِنِّي فِي الْجَفْرِ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيٌّ نَبِيٍّ .

۲ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرا فرزند علی اکبر اولاد ہے اور ان میں سب سے زیادہ نیک ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ میرے ساتھ جعفر میں نظر کرتا ہے اور نہیں نظر کرتا اس میں مگر نبی یا وصی نبی۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سنانٍ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادِ الْقَصْرِيِّ جَمِيعًا ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبرَاهِيمَ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ كَبَّرْتُ سِنِّي ، فَخَذَ بِيَدِي مِنَ النَّارِ ، قَالَ فَأَشَارَ إِلَى ابْنِهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام ، فَقَالَ : هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں مجھے ناچہتم سے بچائیے حضرت نے امام رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ہے تمہارا امام میرے بعد۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : أَلَا تَدُلُّنِي إِلَى مَنْ أَخَذَ عَنْهُ دِينِي؟ فَقَالَ : هَذَا ابْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي أَحَدَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ : يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً» وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قَالَ قَوْلًا وَفِي يَدِهِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے بعد معاملات دینی کا تعلق ہم کس سے رکھیں، فرمایا۔ یہ میرا بیٹا علی ہے میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبر رسول پر لے جا کر فرمایا۔ بیٹا خدا نے فرمایا ہے کہ میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں پس خدا اپنے وعدے کو وفا کرنے والا ہے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللَّؤْلُؤِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام : إِنِّي قَدْ كَبَّرْتُ سِنِّي وَ دَقَّ عَظْمِي وَإِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام فَأَخْبَرَ نِي بِكَ ، فَأَخْبَرَ نِي [مَنْ بَعْدَكَ؟] فَقَالَ : هَذَا أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا .

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا اب بڑھا پایا ہے اور میری بڈیاں کمزور ہو گئی ہیں میں نے آپ کے پسر بزرگوار سے مجھ سے سوال کیا تھا پس اب آپ بتائیے کہ آپ کے بعد کون امام ہو گا فرمایا: ابوالحسن رضا۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْبَرِيِّ وَ كَانَ مِنَ الْوَاقِعَةِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَعِنْدَهُ ابْنُهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لِي : يَا زِيَادُ هَذَا ابْنِي فَلَانُ ، كِتَابُهُ كِتَابِي وَ كَلَامُهُ كَلَامِي وَ رَسُولُهُ رَسُولِي وَ مَا قَالَ فَأَلِّهِ وَ لِقَوْلِهِ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا ان کے پاس ان کے فرزند امام رضا علیہ السلام تھے مجھ سے فرمایا اے زید! یہ میرا فلاں بیٹا ہے اس کی تحریر میری تحریر ہے اور اس کا کلام میرا کلام ہے اس کا قاصد میرا قاصد ہے جو یہ کچھ کہتا ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُضَيْبِ بْنِ فَضِيلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُخَرِّمِيُّ وَ كَانَتْ أُمُّهُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَمَعْنَا نَحْنُ قَالَ لَنَا : أَنْتَدِرُونَ لِمَ دَعَوْتُمْ؟ فَقُلْنَا : لَا ، فَقَالَ : أَشْهَدُوا أَنَّ ابْنِي هَذَا وَصِيِّي وَالْقِيمُ بِأَمْرِي وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي ، مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي ذَنْبٌ فَلْيَأْخُذْهُ مِنْ ابْنِي هَذَا وَمَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَةٌ فَلْيَسْجِرْ هَامِيئَهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ لِقَائِي فَلَا يَلْقَنِي إِلَّا بِكِتَابِي .

۷۔ مخزومی نے جس کی ماں نسل جعفر بن ابی طالب سے تھی بیان کیا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہمیں بلا کر فرمایا تم جانتے ہو میں نے کیوں بلا لیے ہم نے کہا نہیں، فرمایا اس لئے کہ گواہ بنو اس بات کے کہ میرا بیٹا میرا وصی ہے اور میرے امرا امامت کا قائم کرنے والے ہیں اور میرا خلیفہ ہے میرے بعد، پس جس کا میرے اوپر قرض ہو وہ میرے اس بیٹے سے لے لے اور جس سے میں نے وعدہ کیا ہو وہ اس سے پورا کر لے اور جس کو (قید خانہ میں) مجھ سے ملنا ضروری ہو وہ اس کی تحریر کے ساتھ مجھ سے ملے۔

۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانَ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعًا ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجْتُ إِلَيْنَا الْوَأَحَ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَ هُوَ فِي الْحَسَنِ : عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وُلْدِي أَنْ يَفْعَلَ كَذَا وَ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا ، وَ فَلَانٌ لَا تَلْتَلُهُ شَيْئًا حَتَّى الْفَاكُ أَوْ يَقْضِي اللَّهُ عَلَيَّ الْمَوْتَ .

۸۔ حسین مختار سے مروی ہے ہمیں کچھ تحریریں ملیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اس میں تحریر تھا کہ میرا عہد

ہے میری اولاد میں سب سے بڑے سے کہ وہ ایسا ایسا کریں اور فلاں کو کچھ نہ دیں یہاں تک کہ تم مجھ سے ملا تاکر دیا مجھے موت آجائے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : حَرَجَ إِلَيْنَا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِالْبَصْرَةِ السَّوَّاحِ مَكْنُوتٌ فِيهَا بِالْعَرَضِ ، عَهْدِي إِلَى الْكَبِيرِ وَوَلَدِي ، يُعْطَى فُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ لَا يُعْطَى حَتَّى آجِي ، أَوْ يَقْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْمَوْتَ ، إِنْ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

۹۔ حسین بن مختار سے مروی ہے کہ بصرہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کچھ تحریر کردہ الواح ملیں جن میں تحریر تھا کہ یہ میرا معاہدہ ہے دلدار سے کہ وہ فلاں کو یہ دے اور فلاں کو یہ دے اور فلاں کو کچھ نہ دے ، یہاں تک کہ قید سے چھوٹ کر آجاؤں یا مجھے موت آجائے اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

۱۰۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ابْنِ مُخَرِّزٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطَبِ بْنِ يَقْطَبِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ مِنَ الْحَبْسِ أَنَّ فُلَانًا ابْنِي ، سَيِّدٌ وَوَلَدِي وَفَدَّ نَحْلَهُ كُنَيْتِي .

۱۰۔ علی بن یقطیب سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قید خانہ سے لکھا کہ فلاں میرا بیٹا میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی ۔

۱۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَرَّازِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَحْدُثَ حَدَثٌ وَلَا أَلْقَاكَ ، فَأَخْبِرْنِي مِنَ الْإِمَامِ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ - يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام - .

۱۱۔ داؤد بن سلیمان راوی ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکوں لہذا یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کے بعد امام کون ہو گا فرمایا۔ میرا بیٹا فلاں یعنی ابوالحسن (امام رضا علیہ السلام)

۱۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ قَابُوسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام مَنْ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَنْتَ هُوَ ، فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَهَبَ النَّاسُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَقُلْتُ فَيْكَ أَنَا وَاصْحَابِي فَأَخْبِرْنِي مِنَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ مَنْ وَوَلَدِكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ .

۱۲ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں نے آپ کے والد سے سوال کیا تھا کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا تو انھوں نے آپ کو بتایا چنانچہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہوا تو لوگ ہر طرف سے جمع ہوئے میں نے آپ کے متعلق بیان کیا اور میرے اصحاب نے بھی گواہی دی۔ پس اب آپ بتائیے کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے کون امام ہوگا فرمایا۔ میرا قافل بیٹا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الصَّحَّانِكِ بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ رِزْبِيٍّ قَالَ: جِئْتُ إِلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَالٍ ، فَأَخَذَ بَعْضَهُ وَتَرَكَ بَعْضَهُ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ عِنْدِي؟ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ يَطْلُبُهُ مِنْكَ ، فَلَمَّا جَاءَنَا تَعَبَهُ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَسَأَلَنِي ذَلِكَ الْمَالَ ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ .

۱۳ راوی کہتا ہے میں کچھ مال لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا۔ حضرت نے اس میں سے کچھ لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا۔ میں نے کہا آپ نے میرے پاس کیوں چھوڑا۔ فرمایا میرے بعد والا امام تجھ سے مانگے گا جب ہمارے پاس حضرت کے مرنے کی خبر پہنچی تو امام رضا علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو میرے پاس بھیجا اور انھوں نے وہ مال مجھ سے مانگا میں نے دیدیا

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْأَرْمِينِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَيْطِ الرَّيْدِيِّ . قَالَ أَبُو الْحَكَمِ : وَ أَحْبَبْتَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ الْجَرْمُوعِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَيْطِ قَالَ : لَقِيتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَنَحْنُ نُرِيدُ الْعُمْرَةَ - فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَقُلْتُ : جَعَلْتُ فِدَاكَ هَلْ تَنْتَبِهُ هَذَا الْمَوْضِعَ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ؟ قَالَ : نَعَمْ فَهَلْ تَنْتَبِهُ أَنْتَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ إِنِّي أَنَا وَ أَبِي لَقِينَاكَ هُنَا وَ أَنْتَ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَعَهُ إِخْوَتُكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا أَبِي أَنْتُمْ كُلُّكُمْ أُمَّةٌ مُطَهَّرُونَ وَ الْمَوْتُ لَا يَمُرُّ مِنْهُ أَحَدٌ ، فَأَحْدِثْ إِلَيَّ شَيْئًا أَحَدٌ بِهِ مَنْ يَخْلِفُنِي مِنْ بَعْدِي فَلَا يَضِلُّ ، قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ! هُوَ لَا، وَ لَدِي وَ هَذَا سَيِّدُهُمْ - وَ أَشَارَ إِلَيْكَ - وَ قَدْ عَلِمَ الْحُكْمَ وَ الْفَهْمَ وَ السَّخَاءَ وَ الْمَعْرِفَةَ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ وَ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَ دُنْيَاهُمْ، وَ فِيهِ حُسْنُ الْخَلْقِ وَ حَسَنُ الْجَوَابِ وَ هُوَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ فِيهِ أُخْرَى خَيْرٌ مِنْ هَذَا كُلِّهِ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : وَمَا هِيَ؟ - يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمَّي - قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ نُوُورٌ هَدِيَهُ



الْأُمَّةَ وَغِيَاثَهَا وَعَلَمَهَا وَنُورَهَا وَفَضْلَهَا وَحِكْمَتَهَا ، خَيْرٌ مَوْلُودٍ وَخَيْرٌ نَاشِئٍ ، يَحْفَنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 بِهِ الدِّمَا، وَيُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ وَيَلْمُ بِهِ الشَّمْتَ وَيَسْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ وَيَكْسُو بِهِ الْعَارِي وَيُشْعِبُ بِهِ  
 الْجَائِعَ وَيُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ وَيُنْزِلُ اللَّهُ بِهِ الْقَطْرَ وَيَرْحَمُ بِهِ الْعِبَادَ ، خَيْرٌ كَهْلٍ وَخَيْرٌ نَاشِئٍ ، قَوْلُهُ حُكْمٌ  
 وَصَمْتُهُ عِلْمٌ يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَيَسُودُ عَشِيرَتَهُ مِنْ قَبْلِ أَوَانِ حُلْمِهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا أَبِي أَنْتَ  
 وَأُمِّي وَهَلْ وُلِدَ؟ قَالَ : نَعَمْ وَمَرَّتْ بِهِ سِنُونَ ، قَالَ يَزِيدُ : فَجَاءَ نَأْمَنُ لَمْ نَسْتَطِعْ مَعَهُ كَلَامًا ، قَالَ  
 يَزِيدُ : فَقُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : فَأَخْبِرْنِي بِمِثْلِ مَا أَخْبَرْتَنِي بِهِ أَبُوكَ عليه السلام ، فَقَالَ لِي : نَعَمْ إِنَّ  
 أَبِي عليه السلام كَانَ فِي زَمَانٍ لَيْسَ هَذَا زَمَانُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَمَنْ بَرَضَى مِنْكَ بِهَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ ، قَالَ :  
 فَضَحِكَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ضُحْكَاً شَدِيدًا ، ثُمَّ قَالَ : أَخْبِرْكَ يَا أَبَا عُمَارَةَ ! إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنَزِلِي  
 فَأَوْصَيْتُ إِلَى ابْنِي فَلَانَ وَأَشْرَكْتُ مَعَهُ بَنِي فِي الظَّاهِرِ وَأَوْصَيْتُهُ فِي الْبَاطِنِ ، فَأَقْرَدْتُهُ وَحَدُّهُ  
 وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيَّ لَجَمَلْتُهُ فِي الْقَاسِمِ ابْنِي لِحَسْبِي إِيَّاهُ وَرَأْفَتِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ ، بَجَعَلُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَلَقَدْ جَاءَنِي بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله ، ثُمَّ أَرَانِيهِ وَأَرَانِي مَنْ يَكُونُ  
 مَعَهُ وَكَذَلِكَ لَأَبُوصِي إِلَى أَحَدٍ مِنْهَا حَتَّى يَأْتِي بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَجَدَّي عَلَيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله خَاتِمًا وَسَيْفًا وَعَصًا وَكِتَابًا وَعِمَامَةً ، فَقُلْتُ : مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟  
 فَقَالَ لِي : أَمَّا الْعِمَامَةُ فَسُلْطَانُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السَّيْفُ فَعِزُّ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا الْكِتَابُ  
 فَنُورُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا الْعَصَا فَقُوَّةُ اللَّهِ وَأَمَّا الْخَاتِمُ فَجَامِعُ هَذِهِ الْأُمُورِ ، ثُمَّ قَالَ لِي :  
 وَالْأَمْرُ قَدْ خَرَجَ مِنْكَ إِلَى غَيْرِكَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَرِنِيهِ أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله :  
 مَا رَأَيْتُ مِنَ الْأُمَّةِ أَحَدًا أَجْزَعَ عَلَى فِرَاقِي هَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ وَ لَوْ كَانَتِ الْإِمَامَةُ بِالْمَحَبَّةِ لَكَانَ  
 إِسْمَاعِيلُ أَحَبَّ إِلَيَّ أَيْبَكَ مِنْكَ وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : وَرَأَيْتُ  
 وَ لَدَيَّ جَمِيعًا الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ ، فَقَالَ لِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : هَذَا سَيِّدُهُمْ وَأَشَارَ إِلَيَّ  
 ابْنِي عَلِيٌّ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَاللَّهُ مَعَ الْمُحْسِنِينَ ، قَالَ يَزِيدُ : ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : يَا يَزِيدُ!  
 إِنِّي وَدَيْعَةٌ عِنْدَكَ فَلَا تُخَيِّرْ بَهَا إِلَّا عَاقِلًا أَوْ عَبْدًا تَعْرِفُهُ صَادِقًا وَإِنْ سُلِّتَ عَنِ الشَّهَادَةِ فَاشْهَدْ بِهَا  
 وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا» وَقَالَ لَنَا أَيْضًا : «وَمَنْ  
 مِنْ أَظْلَمِ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةَ عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ» قَالَ : فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : فَأَقْبَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صلى الله عليه وآله فَقُلْتُ : قَدْ جَمَعْتَهُمْ لِي - يَا أَبِي وَأُمِّي - فَأَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ : هُوَ الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ

وَجَلَّ وَسَمِعَ بِقَهْمِهِ وَيَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ، يُصِيبُ فَلَا يُحْطِي، وَيَعْلَمُ فَلَا يُجْهَلُ، مُعَلِّمًا حَكْمًا وَعِلْمًا، هُوَ هَذَا - وَأَخَذَ يَبْدُو عَلِيَّ ابْنِي - ثُمَّ قَالَ: مَا أَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ فَإِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَأَوْصِ وَأَصْلِحْ أَمْرَكَ وَافْرَعْ مِمَّا أَرَدْتَ، فَإِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُمْ وَمَجَاوِرٌ غَيْرَهُمْ، فَإِذَا أَرَدْتَ فَادْعُ عَلِيًّا فَلْيَعِيْلِكَ وَلْيَكْمِتْكَ فَإِنَّهُ طَهَّرُكَ لَكَ وَلَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا ذَلِكَ وَذَلِكَ سُنَّةٌ قَدْ مَضَتْ، فَاصْطَجِعْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفَّ إِخْوَتَهُ خَلْفَهُ وَعُمُومَتَهُ وَمَرَّةً فَلْيَكْسِرْ عَلَيْكَ تَسْعًا، فَإِنَّهُ قَدْ اسْتَقَامَتْ وَصِيَّتُهُ وَوَلَّيْتُكَ وَأَنْتَ حَيٌّ، ثُمَّ اجْمَعْ لَهُ وَلَدَكَ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَاشْهَدْ عَلَيْهِمْ وَأَشْهَدِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ قَالَ لِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: ابْنِي أَوْخَذَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَالْأَمْرُ هُوَ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ، سَمِيَّ عَلِيٍّ وَعَلِيٍّ: فَأَمَّا عَلِيُّ الْأَوَّلُ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا الْآخِرُ فَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام، أُعْطِيَ قَهْمَ الْأَوَّلِ وَجِلْمَهُ وَتَمَرَهُ وَوُدَّهُ وَدِينَهُ وَوَجْهَتَهُ وَوَجْهَةَ الْآخِرِ وَصَبْرَهُ عَلَى مَا يَكْرَهُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَوْتِ هَارُونَ بِأَرْبَعِ سِنِينَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا يَزِيدُ! وَإِذَا مَرَرْتَ بِهَذَا الْمَوْضِعِ وَلَقِيْتَهُ وَسَلِّطْنَا قَبِيْرَهُ أَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ غُلَامٌ، أَمِينٌ، مَأْمُونٌ، مُبَارَكٌ وَسَيَعْلَمُكَ أَنَّكَ قَدْ لَقَيْتَنِي فَأَخْبِرْهُ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي يَكُونُ مِنْهَا هَذَا الْغُلَامُ جَارِيَةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ جَارِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم أُمِّ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنْ قَدَّرْتَ أَنْ تَبْلُغَهَا مِنِّْي السَّلَامَ فَافْعَلْ، قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيْتُهُ بَعْدَ مَضِيِّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام عَلِيًّا عليه السلام فَبَدَأَنِي، فَقَالَ لِي يَا يَزِيدُ! مَا تَقُولُ فِي الْعُمُرَةِ؟ فَقُلْتُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَلِكَ إِلَيْكَ وَمَا عِنْدِي نَفَقَةٌ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كُنَّا نَكَلِّمُكَ وَلَا نَكْفِيكَ، فَخَرَجْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَابْتَدَأَنِي فَقَالَ: يَا يَزِيدُ! إِنَّ هَذَا الْمَوْضِعَ كَثِيرًا مَا لَقِيْتُ فِيهِ جَيْرَتِكَ وَعُمُومَتِكَ، قُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ قَصَصْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ لِي: أَمَّا الْجَارِيَةُ فَلَمْ تَحْجِي، بَعْدُ، فَإِذَا جَاءَتْ بَلَّغْتَهَا مِنْهُ السَّلَامَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى مَكَّةَ فَاشْتَرَاهَا فِيهَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ، فَلَمْ تَلْبَثْ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى حَمَلَتْ فَوَلَدَتْ ذَلِكَ الْغُلَامَ، قَالَ يَزِيدُ: وَكَانَ إِخْوَةَ عَلِيٍّ يَرْجُونَ أَنْ يَرْتَوْهُ فَعَادُونِي إِخْوَتَهُ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُوهُ إِنَّهُ لَيَقْعُدُ مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بِالْمَجْلِسِ الَّذِي لَا أُجْلِسُ فِيهِ أَنَا.

۴۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں عمرہ کے لئے جا رہا تھا کہ راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ مقام آپ کو یاد ہے کہ یہاں ایک وقت ہم ٹھہر چکے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں تم کو بھی یاد ہے میں نے کہا ہاں میں اور میرے والد یہاں آپ سے ملے تھے اور آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ آپ کے بھائی

بھی تھے میرے باپ نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں آپ سب آئمہ طاہرین ہیں اور موت سے کوئی بچنے والا نہیں آپ امر امامت کے متعلق مجھ سے بیان کیجئے تاکہ میں اپنے بعد والوں سے بیان کروں اور ان کو گمراہی سے بچاؤں فرمایا اے ابو عبد اللہ (کنیتِ راوی) یہ میری اولاد ہے اور میرا بیٹا ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا آپ کی طرف۔

اور وہ صاحب علم و حکمت و سخا و معرفت ہے اور اس کے پاس ہیں وہ تمام چیزیں جن کے لوگ محتاج ہوتے تھیں یا وہ دین و دنیا کے معاملات میں اختلاف کرتے ہیں ان میں جن خلق ہے جن جواب ہے وہ خدائی دروازوں میں رہے ایک دروازہ ہیں اور ان میں اور کبھی بہت سی خوبیاں ہیں میرے والد نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں وہ کیا ہیں فرمایا اس سے پیدا ہوگا اس امت کا فریادرس، وہ دادرسِ خلیق ہوگا وہ بلحاظ علم و نور و فضل و حکمت بہترین مولود اور بہترین پرورش یافتہ ہوگا۔ اللہ مومنوں کے خون کی اس کی وجہ سے حفاظت کرے گا اور ان کے جھگڑوں کی اصلاح کرے گا ان کی پر آگندگی کو دور کرے گا ان کے برہمنوں کو لباس پہناتے گا وہ جو کوسیر کرے گا۔ خوفزدہ اس سے امن میں ہو جائے گا اس کی برکت سے اللہ مینہ برسائے گا اور اپنے بندوں پر رحم کرے گا وہ سن رسیدوں سے بہتر ہوگا بہترین پرورش یافتہ ہوگا اس کا قول حکم ہوگا اس کا خاموش رہنا علم ہوگا وہ لوگوں کے جھگڑوں کو فیصلہ کرے گا اور اپنے قبیلہ کا سردار ہوگا اپنی جوانی کو بچنے سے پہلے ہی میرے ماں باپ نے پوچھا کیسا وہ پیدا ہو گئے ہیں فرمایا ہاں چند سال گزر گئے راوی کہتا ہے پس ہمارے پاس ایک شخص مخالفوں میں سے آگیا جس کے سامنے ہم نے کلام کرنے کی جرأت نہ کی۔

یزید نامی راوی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ بھی اسی طرح ہمیں آگاہ کیجئے جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے آگاہ کیلئے فرمایا میرے والد کا زمانہ اور تھا اب وہ زمانہ نہیں، میں نے کہا جو آپ کی پریشانی پر راضی ہو اس پر اللہ کی لعنت حضرت یسن کر بہت ہنسے۔ پھر فرمایا۔ اے ابو عمارہ میں نہیں بتانا ہوں۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور میں نے لوگوں کے سامنے وصیت کی اپنے فلاں بیٹے کے متعلق اور بظاہر اپنے اور بیٹوں کو بھی شریک کیا۔ لیکن درحقیقت وصیت اس کے لئے تھی۔ میں نے تنہا اسی کو وصی بنایا اگر بہ امر امامت میرے اختیار میں ہونا تو میں اپنے بیٹے قاسم کو نانا کیونکہ مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے اور میری ہر بانی بھی اس پر زیادہ ہے لیکن یہ امر تو خدا کے اختیار میں ہے۔

اور وہ امر امامت کو جہاں چاہتا ہے قرار دیتا ہے اور خواہیں رسول اللہ نے مجھے خبر دی اور میرے وصی کو دکھایا اور ان بادشاہانِ ضلالت کو بھی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اسی طرح ہمیں سے کوئی کسی کو وصی نہیں بناتا جب تک اس کو خبر نہ ملے۔ رسول اللہ سے اور میرے جد علی مرتضیٰ سے، خدا کا درود ہوان پر اور میں نے خواب میں رسول اللہ کے پاس انگوٹھی دیکھی اور تلوار، عصا اور کتاب اور عمامہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا ہے۔ منہ مایا یہ علامہ خدائے عزوجل کی سلطنت ہے۔

اور تلوار عزتِ خدا ہے اور کتاب نورِ خدا ہے اور عمامت خدا ہے اور انگوٹھی ان سب کی جامع ہے پھر مجھ سے

فرمایا۔ اب یہ امر امامت تم سے نکل کر دوسرے کی طرف جانے والا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ رکھائیے کہ ان میں وہ کون ہے حضرت نے فرمایا میں نے اس امر امامت کی مفارقت میں آنکھ میں سے کسی کو تم سے زیادہ منصوب نہیں پایا اگر امامت کا معاملہ محبت سے متعلق ہوتا تو اسماعیل تمہارے باپ کے لئے تم سے زیادہ محبوب تھے لیکن یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنی زندہ اور مردہ اولاد کو دیکھا، امیر المؤمنین نے مجھ سے خواب میں فرمایا۔ یہ ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا میرے بیٹے علی کی طرف اور کہا کہ یہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں اور اللہ محسنوں کے ساتھ ہے راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا (اسے یزید نام راوی) یہ تیرے پاس امانت ہے اس سے آگاہ نہ کرنا مگر عقلمند کو یا جسے تم سچا سمجھتے ہو اور اگر گواہی طلب کی جائے تو گواہی دو اور قول خدا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا سے گواہی چھپائے کہ راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا میں رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے اپنی اولاد کو جمع کیا ہے پس ان میں سے کون میرے بعد امام ہوگا فرمایا جو نور خدا سے دیکھتا ہے اور اس کی فہم سے سنتا ہے اور اس کی حکمت سے بولتا ہے وہ راستی پر ہنسا ہے خطا نہیں کرتا۔ علم رکھتا ہے۔ جاہل نہیں ہوتا وہ حکمت و علم کا علم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے اور اس کے بعد میرے فرزند علی کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا تم اس کے ساتھ بہت کم دن رہو گے جب تمہارے سفر سے لوٹو تو وصیت کرو دنیا اور اپنے معاملہ کو درست کر لینا اور جو ارادہ کیا ہے اسے پورا کر لینا۔ کیونکہ تم ان سے دور ہو کر بیٹھے ہو اور غیروں کے ہسلے بننے والے ہو۔

جب تم ارادہ کرو جانے کا یعنی جب ہارون مدینہ آئے اور تمہیں قید کرنا چاہے تو اپنے فرزند علی کو بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ تم کو غسل دے اور کفن پہنائے اور یہ طہارت کافی ہے تمہارے لئے کیونکہ اس کے بعد پھر تمہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کا موقع تمہارے بعد دے امام کو نہ مل سکے گا اور یہ سنت رہ جائے گی کہ امام سابق کو امام لاحق غسل دے دے پس تم امام رضا کے سامنے لیٹ جانا اور ان کے بھائیوں چچوں کے سامنے امام کے حسن خلق کو بیان کرنا اور حکم دینا کہ وہ تونکیریں تم پر کچھ یعنی نماز جنازہ میں۔

**توضیح :-** نماز میت میں چار تکبیریں ہیں لیکن اس حدیث میں نو کا ذکر ہے یا تو یہ پیشگی نماز جنازہ کی صورت میں ہے یا خصوصیات امام سے ہے یا پھر یہ کہا جائے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں واجب ہیں اور نو مستحب، بھائیوں اور چچوں کو بلائے کی ضرورت اس لئے بھی گئی کہ امام رضا علیہ السلام کی امت کا اعلان ہو جائے تاکہ بعد میں نزع کی صورت نہ ہو۔

اور وصیت ظاہر ہو جائے اور تمہاری زندگی میں تمہارا ولی معین ہو جائے۔ اس کے بعد اپنی اولاد کو جمع کرو اور لوگوں کے سامنے ان کو گواہ بناؤ اور اللہ بھی ان پر گواہ ہوگا اور خدا کا گواہ ہونا کافی ہے

یزید راوی ہے کہ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں اس سال گرفتار ہو جاؤں گا اور میرے بعد امر امامت میرے بیٹے علی سے متعلق ہوگا جو ہمسام علی بن ابی طالب ہے علی اقل علی بن ابی طالب ہیں ان کے بعد دوسرے علی بن حسین ہیں جن کو عطا کی گئی ہے علی اقل کی قوم ان کا غلبہ مومنین کی ان سے محبت اور علی اقل کا دین اور ان کی تکلیفات (از قلم غصب حقوق) اور دوسرے علی کے مصائب و محن اور تکلیف وہ باتوں پر ان کا صبر اور اس کو چاہیے کہ خاموش رہے اور ہاروں کے مرنے کے چار برس بعد کچھ کہے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ اے یزید جب تم اس جگہ پہنچو اور میرے پسر سے ملاقات کرو اور تم عنقریب اس سے ملو گے تو بشارت دینا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو امین خدا ہوگا اور مامون و مبارک ہوگا وہ تمہیں بتائے گا کہ تم مجھ سے ملے ہو۔ تم عندا ملاقات کہنا کہ یہ لڑکا جس کنیز سے پیدا ہوگا وہ خاندان سے ہوگی ماریہ کے جو کنیز رسولؐ تھیں اور ابراہیم پسر رسولؐ اللہ کی ماں۔ اگر ممکن ہو تو میرا سلام سے پہنچا دینا۔

یزید کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند امام رضا علیہ السلام سے ملا حضرت نے فرمایا عمرہ کا ارادہ ہے یا نہیں، میرے کہا آپ کے اختیار میں ہے میرے پاس زادراہ نہیں۔

حضرت نے تعجب سے فرمایا سبحان اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم عمرہ کی تکلیف تو دیں اور زادراہ نہ دیں، پس ہم چلے جب اس جگہ پہنچے جہاں امام موسیٰ کاظم سے ملاقات ہوئی تھی تو حضرت نے کلام کی ابتداء کی اور فرمایا۔ اے یزید! یہی وہ جگہ ہے یہاں تم اکثر اپنے چچا زاد بھائیوں (مراد امام جعفر صادق اور ان کی اولاد) سے ملے ہو۔ میں نے کہا بے شک، پھر میں نے امام موسیٰ کاظم کی ملاقات کا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا وہ کنیز ابھی نہیں آئی جب آئے گی تو میں اپنے والد کا سلام سے پہنچا دوں گا۔

ہم مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس کنیز کو خریدیا۔ اسی سال کچھ دن بعد وہ حاملہ ہوئی اور وہ لڑکا پیدا ہوا۔ یزید نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام کے بھائی ان کے لاولد ہونے کی وجہ سے یہ امید دل میں لے ہوئے تھے کہ وہ ان کے وارث ہوں گے وہ مجھ سے بھی عداوت رکھنے لگے (کہ اگر میں یہ خبر امام رضا علیہ السلام سے بیان نہ کرتا تو وہ صاحب اولاد نہ ہوتے) اسحاق بن جعفر علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بیشخص مجلس امام موسیٰ علیہ السلام میں بیٹھا تھا جہاں میں نہ بیٹھا تھا۔

۱۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَيْطٍ قَالَ: لَمَّا أَوْصَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ الْجَعْفَرِيِّ وَ إِسْحَاقَ بْنَ مُحَمَّدِ الْجَعْفَرِيِّ وَ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ جَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَ مُعَاوِيَةَ الْجَعْفَرِيِّ وَ يَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ سَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ

الْحَارِثُ الْأَنْصَارِيُّ وَ يَزِيدُ بْنُ سَلَيْطٍ الْأَنْصَارِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ الْأَسْلَمِيِّ - وَ هُوَ كَاتِبُ  
 الْوَصِيَّةِ الْأُولَى - أَشْهَدُهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ  
 رَسُولُهُ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللَّهَ يُعْتَبُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ  
 وَ أَنَّ الْوَعْدَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْقَضَاءَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ حَقٌّ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ  
 ﷺ حَقٌّ وَ أَنَّ مَا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ حَقٌّ ، عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ  
 اللَّهُ ، وَأَشْهَدُهُمْ أَنَّ هَذِهِ وَصِيَّتِي بِخَطْبِي وَفَدَى نَسَخْتُ وَصِيَّةَ جَدِّي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 ﷺ وَ وَصِيَّةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَبْلَ ذَلِكَ نَسَخْتُهَا حَرْفًا بِحَرْفٍ وَ وَصِيَّةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلِيٍّ مِثْلَ ذَلِكَ  
 وَإِنِّي قَدْ أَوْصَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ وَبَنِيٍّ بَعْدَ مَعِيَ إِنْ شَاءَ وَ آتَسَّ مِنْهُمْ رُشْدًا وَ أَحَبَّ أَنْ يُقَرَّ هُمْ ، فَذَلِكَ  
 لَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُمْ وَ أَحَبَّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَذَلِكَ لَهُ وَ لَا أَمْرَ لَهُمْ مَعَهُ وَ أَوْصَيْتُ إِلَيْهِ بِصَدَقَاتِي وَ أَمْوَالِي  
 وَ مَوَالِيٍّ وَ صَبِيَّائِي الَّذِينَ خَلَفْتُ وَ وُلْدِي إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَ الْعَبَّاسِ وَ قَاسِمٍ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ أَحْمَدَ وَ أُمَّ  
 أَحْمَدَ ، وَ إِلَى عَلِيٍّ أَمْرُ نِسَائِي دُونَهُمْ وَ ثَلَاثُ صَدَقَةٍ أَبِي وَ ثَلَاثِي ، يَضَعُهُ حَيْثُ يَرَى وَ يَجْعَلُ فِيهَا مَا  
 يَجْعَلُ ذُو الْمَالِ فِي مَالِهِ ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَبِيعَ أَوْ يَهَبَ أَوْ يَنْحَلَّ أَوْ يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَيَّ مِنْ سَمَّيْتُ  
 لَهُ وَ عَلَيَّ غَيْرِ مَنْ سَمَّيْتُ ، فَذَلِكَ لَهُ وَ هُوَ أَنَا فِي وَصِيَّتِي فِي مَالِي وَ فِي أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ إِنْ يَرَى  
 أَنْ يُقَرَّ إِخْوَتَهُ الَّذِينَ سَمَّيْتُهُمْ فِي كِتَابِي هَذَا أَقَرَّ هُمْ وَ إِنْ كَرِهَهُمْ فَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ غَيْرَ مُتْرَبٍ  
 عَلَيْهِمْ وَ لَا مَرْدُودٍ ، فَإِنْ آتَسَّ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي فَارَقْتُهُمْ عَلَيْهِ فَأَحَبَّ أَنْ يَرُدَّهُمْ فِي وِلَايَتِهِ فَذَلِكَ لَهُ وَ إِنْ  
 أَرَادَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَزُوجَ أُخْتَهُ ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَزُوجَهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ أَعْرَفُ بِمَنَاجِحِ  
 قَوْمِهِ وَ أَمْرِ سُلْطَانٍ أَوْ أَحَدٍ مِنَ السَّائِسِ كَفَّهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي  
 هَذَا أَوْ أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ ، فَهُوَ مِنَ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ بَرِيءٌ وَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بَرَاءٌ وَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ  
 عَصْبُهُ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ وَ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ جَمَاعَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ  
 مِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يَكْفَهُ عَنْ شَيْءٍ وَ لَيْسَ لِي عِنْدَهُ تَبِعَةٌ وَ لَا تَبَاعَةٌ وَ لَا أَحَدٌ مِنْ وُلْدِي لَهُ قَبْلِي مَالٌ ،  
 فَهُوَ مُصَدِّقٌ فِيمَا ذَكَرْتُ ، فَإِنْ أَقَلَّ فَهُوَ أَكْثَرُ وَ إِنْ أَكْثَرَ فَهُوَ الصَّادِقُ كَذَلِكَ وَ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِإِدْخَالِ  
 الَّذِينَ أَدْحَلْتُهُمْ مَعَهُ مِنْ وُلْدِي التَّنْوِيهَ بِأَسْمَائِهِمْ وَ التَّشْرِيفَ لَهُمْ وَ أُمَّهَاتِ أَوْلَادِي مَنْ أَقَامَتْ مِنْهُنَّ  
 فِي مَنَازِلِهَا وَ حِجَابِهَا فَلَهَا مَا كَانَ يَجْرِي عَلَيْهَا فِي حَيَاتِي إِنْ رَأَى ذَلِكَ ، وَ مَنْ خَرَجَتْ مِنْهُنَّ إِلَى

رَوْحٍ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَخَوَايَ إِلَّا أَنْ يَرَى عَلَيَّ غَيْرَ ذَلِكَ وَبَنَاتِي بِمِثْلِ ذَلِكَ وَلَا يَرْجِعُ  
بَنَاتِي أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِي مِنْ أُمَّهَاتِي وَلَا سُلْطَانٌ وَلَا عَمٌّ إِلَّا بِرَأْيِهِ وَمَشُورَتِهِ، فَإِنْ فَعَلُوا غَيْرَ  
ذَلِكَ فَقَدْ خَالَفُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَجَاهَدُوهُ فِي مَلِكِهِ وَهُوَ أَعْرَفُ بِمَنَاجِحِ قَوْمِهِ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ رَوْحٌ  
وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَرَكَ تَرَكَ وَقَدْ أَوْصَيْتُنَّ بِمِثْلِ مَا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي هَذَا وَجَعَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
عَلَيْهِنَّ شَهِيداً وَهُوَ وَأُمُّ أَحْمَدَ [شَاهِدَانِ] وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْشِفَ وَصِيَّتِي وَلَا يَتَشَرَّهَا وَهُوَ مِنْهَا  
عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرْتُ وَسَمَّيْتُ، فَمَنْ أَسَاءَ فَعَلِيهِ وَمَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ وَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَى عَمِّي وَعَلَى آلِهِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ سُلْطَانٍ وَلَا غَيْرِهِ أَنْ يَقْضَى كِتَابِي هَذَا الَّذِي خَتَمْتُ  
عَلَيْهِ الْأَسْفَلَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ وَلَعْنَةُ الْأَعْيُنِ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَجَمَاعَةِ  
الْمُرْسَلِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى مَنْ قَضَى كِتَابِي هَذَا. وَكُتِبَ وَخَتَمَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ وَالشُّهُودُ  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ، قَالَ أَبُو الْحَكَمِ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ آدَمَ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
سَلْبِطٍ قَالَ كَانَ أَبُو عِمْرَانَ الطَّلْحِيُّ قَاضِي أَلْمَدِينَةِ فَلَمَّا مَضَى مُوسَى قَدَّمَهُ إِخْوَتُهُ إِلَى الطَّلْحِيِّ  
الْقَاضِي فَقَالَ الْعَبَّاسُ ابْنُ مُوسَى: أَصْلَحَكَ اللَّهُ وَآمَنَعَ بِكَ، إِنَّ فِي أَسْفَلِ هَذَا الْكِتَابِ كَنْزاً وَ  
جَوْهراً وَيُرِيدُ أَنْ يَحْتَجِبَهُ وَيَأْخُذَهُ دُونَنَا وَلَمْ يَدْعُ أَبُونَا رَجْمَةَ اللَّهِ شَيْئاً إِلَّا أَلْجَأَ إِلَيْهِ وَتَرَكَنَا  
عَالَةً وَ لَوْلَا أَنِّي أَكْفُتُ نَفْسِي لَأَخْبَرْتُكَ بِشَيْءٍ عَلَى رُؤُوسِ الْمَلَأِ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
فَقَالَ: إِذَا وَاللَّهِ تُخَيَّرُ بِمَا لَأَنْقِبَلُهُ مِنْكَ وَلَا نُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ تَكُونُ عِنْدَنَا مَلُومًا مَدْحُورًا، نَمَرُ فُكْ  
بِالْكُتُبِ صَغِيراً وَكَبِيراً وَكَانَ أَبُوكَ أَعْرَفَ بِكَ لَوْ كَانَ فِيكَ خِيراً وَإِنْ كَانَ أَبُوكَ لَمَارِفاً بِكَ فِي  
الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَمَا كَانَ لِيَأْتِيكَ عَلَى تَمَرَتَيْنِ، ثُمَّ وَثَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمَّهُ فَآخَذَ بِنَيْسَبِهِ  
فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ لَسَفِيهٌ ضَعِيفٌ أَحْمَقُ أَجْمَعُ هَذَا مَعَ مَا كَانَ بِالْأَمْسِ مِنْكَ، وَأَعَانَهُ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ،  
فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ الْقَاضِي لِعَلِيِّ: فَمُ يَا أَبَا الْحَسَنِ! حَسْبِي مَا لَعَنَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ وَقَدْ وَسَّعَ لَكَ أَبُوكَ  
وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ أَعْرَفَ بِالْوَلَدِ مِنْ وَالِدِهِ وَلَا وَاللَّهِ مَا كَانَ أَبُوكَ عِنْدَنَا بِمُسْتَعَجِفٍ فِي عَقْلِهِ وَلَا ضَعِيفٍ  
فِي رَأْيِهِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْقَاضِي: أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَضَّرَّ الْخَاتَمَ وَأَقْرَأَ مَا تَحْتَهُ فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ: لَا  
أَفْضَهُ حَسْبِي مَا لَعَنَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: فَأَنَا أَفْضُهُ، فَقَالَ: ذَلِكَ إِلَيْكَ، فَفَضَّ الْعَبَّاسُ  
الْخَاتَمَ فَأَدَا فِيهِ إِخْرَاجَهُمْ وَإِقْرَارَ عَلَيَّ لَهَا وَحَدَّهُ وَإِدْخَالَهُ إِتَاهُمْ فِي وِلَايَةِ عَلَيَّ إِنْ أَحَبُّوا أَوْ  
كَرَهُوا وَإِخْرَاجَهُمْ مِنْ حَدِّ الصَّدَقَةِ وَغَيْرِهَا وَكَانَ فَتَحَهُ عَلَيْهِمْ بِلَاءً وَفَضِيحَةً وَذَلَّةً وَلِعَلِّي ﷺ خَيْرَةٌ.

وَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ النَّبِيُّ فَضَّ الْعَبَّاسُ تَحْتَ الْخَاتَمِ هُوَ لِأَيِّ الشُّهُودِ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ إِسْحَاقَ  
 بَنِ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ صَالِحٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عِمْرَانَ وَ أَبِرْزُوا وَ جِهَ أُمُّ أَحْمَدَ فِي مَجْلِسِ الْفَاضِي وَ  
 أَدْعُوا أَنَهَا لَيْسَتْ إِثَاهَا حَتَّى كَشَفُوا عَنْهَا وَعَرَفُوهَا ، فَقَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ : قَدَّوَاللهُ قَالَ سَيِّدِي هَذَا :  
 إِنَّكَ سَتُؤَخِّدِينَ جَبْرًا وَ تُخْرِجِينَ إِلَى الْمَجَالِسِ ، فَزَجَرَهَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَقَالَ : اسْكُنِي فَإِنَّ  
 النِّسَاءَ إِلَى الضَّعْفِ مَا أَظَنَّهُ قَالَ مِنْ هَذَا شَيْئًا ، ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام التَفَّتْ إِلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ : يَا  
 أَخِي إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكُمْ عَلَيَّ هَذِهِ الْفَرَاثِمُ وَ الدُّيُونَ النَّبِيَّ عَلَيْكُمْ ، فَانْطَلِقْ يَا سَعِيدُ  
 فَتَعَيَّنْ لِي مَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ أَفِضْ عَنْهُمْ وَلَا وَاللهِ لَأَدْعُ مَوَاسَاتِكُمْ وَ بِرَّكُمْ مَا مَشَيْتُ عَلَيَّ الْأَرْضِ فَقُولُوا  
 مَا شِئْتُمْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنَ الْفُضُولِ أَمْوَالِنَا ، وَ مَا لَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ فَقَالَ : قُولُوا مَا شِئْتُمْ  
 فَالْعَرْضُ عَرْضُكُمْ فَإِنْ تَحْسَبُوا فَذَلِكَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ وَ إِنْ تُسَبِّحُوا فَإِنَّ اللهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ  
 وَ اللهُ إِنَّمَا لَتَعْرِفُونَ أَنَّهُ مَالِي يَوْمِي هَذَا وَ لَدَّ وَلَا وَارِثُ غَيْرِكُمْ وَ لَكِنَّ حَبَسْتُ شَيْئًا مِمَّا تَنْظُنُونَ  
 أَوْادَ خَرْتُهُ فَإِنَّمَا هُوَ لَكُمْ وَ مَرَجَعُهُ إِلَيْكُمْ وَ اللهُ مَا مَلَكَتْ مِنْهُ مَضَى أَبُوكُمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شَيْئًا إِلَّا  
 وَقَدْ سَبَبْتُهُ حَيْثُ رَأَيْتُمْ ، فَوَسَّيْتُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُوَ كَذَلِكَ وَ مَا جَعَلَ اللهُ لَكَ مِنْ رَأْيِ عَلِيٍّ  
 وَ لَكِنَّ حَسَدَ أَيْبَانِنَا وَ إِزَادَتُهُ مَا أَرَادَ مِمَّا لَا يَسُوغُهُ اللهُ إِثَاءً وَلَا إِثْبَاتًا وَ إِنَّكَ لَتَعْرِفُ وَ إِنِّي أَعْرِفُ  
 صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى بِيَّاعَ السَّابِرِيِّ بِالْكُوفَةِ وَ لَكِنَّ سَأَمْتُ لَا غَصِيصَتُهُ بِرَبِيقِهِ وَأَنْتَ مَعَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ  
عليه السلام : لَأَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، أَمَا إِنِّي يَا إِخْوَتِي فَحَرِيصٌ عَلَى مَسَرَّتِكُمْ ، اللهُ  
 يَعْلَمُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أَحِبُّ صَلَاحَهُمْ وَ أَنِّي بَارِكُهُمْ وَأُحِبُّ لَهُمْ رَفِيقٌ عَلَيْهِمْ أَعْنِي بِأُمُورِهِمْ  
 لَيْلًا وَ نَهَارًا فَاجْزِنِي بِهِ خَيْرًا وَ إِنْ كُنْتُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَأَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ فَاجْزِنِي بِهِ مَا أَنَا أَهْلُهُ  
 إِنْ كَانَ شَرًّا فَشَرًّا وَ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَخَيْرًا ، اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لَهُمْ وَ أَصْلِحْ لَهُمْ وَ اخْسَأْ عَنَّا وَ عَنْهُمْ  
 الشَّيْطَانَ وَ أَعِينْهُمْ عَلَى طَاعَتِكَ وَ وَفِّقْهُمْ لِرُشْدِكَ أَمَا أَنَا يَا أَخِي ! فَحَرِيصٌ عَلَى مَسَرَّتِكُمْ ، جَاهِدْ  
 عَلَى صَلَاحِكُمْ ؛ وَ اللهُ عَلَيَّ مَا تَقُولُ وَ كَيْلٌ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا أَعْرَفْتَنِي بِلِسَانِكَ وَ لَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ  
 عِنْدِي طِبْنٌ ، فَافْتَرَقَ الْقَوْمُ عَلَى هَذَا وَ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ .

۵۰۰ یزید بن سلیمان سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے وصیت کی تو گواہ بنایا ابراہیم بن محمد

جعفری، اسحاق بن جعفر بن محمد و جعفر بن صالح و معاویہ جعفری (اولاد جعفر طیار) وہ بھی بن الحسین بن زید بن علی و سعد بن

عمران انصاری و محمد بن الحارث انصاری و یزید بن سلیمان انصاری اور محمد بن جعفر کو اور حضرت محمد اس وصیت کو لکھنے



دائے نفع فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا اور اس کا وعدہ حق ہے اور حساب حق ہے اور قضا حق ہے اور خدا کے روبرو کھڑا ہونا حق ہے اور جو محمد مصطفیٰ پر نازل ہوا حق ہے اور جو روح الامین لے کر آئے وہ حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی عقیدہ پر روز قیامت میں اٹھوں گا انشاء اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور یہ وہی خصوصیت ہے جو میرے بعد امیر المؤمنین نے کی اور ان کے وصی محمد بن علی نے اس سے پہلے ہمیں نے حرف بحرف وہی لکھا اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد نے کی تھی اور میں نے وصیت کی ہے اپنے فرزند علی کے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے جو اس کے ساتھ ہیں اور میں ان کی صلاحیت سے مانوس ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ ان سے اقرار لے کر میرے فرزند علی رضاکے لئے ہے تاکہ اور بھائیوں کے لئے میں نے اپنے فرزند علی کو وصیت کی ہے اپنے صدقات اور اوقاف کے متعلق اور اپنے غلاموں اور ان بچوں کے متعلق جو پیدا ہو چکے ہیں اور اپنے بیٹوں کے لئے ابراہیم اور عباس و قاسم و اسمعیل اور احمد کے لئے اور ام احمد (کنیز امام موسیٰ کاظمؑ) کے لئے اور میرے فرزند علی کے لئے وصیت کی ہے کہ میری ازواج کے لئے ایک تہائی صدقات میرے والد کے اوقاف سے اور ایک تہائی میرے اوقاف سے دیں باقی جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں صاحب مال کی طرح چلے فروخت کریں چلے ہبہ کریں، عطا کریں یا تصدق کریں ان پر جن کے نام میں نے لئے ہیں اور ان پر جن کے نام نہیں لئے۔

وہ مثل میری ذات کے ہے میرے مال و اولاد کے معاملے میں چاہیں تو ان بھائیوں کو جن کا ذکر میں نے اپنی تحریر میں کر دیا ہے اپنے پاس رکھیں اور اگر ناپسند کریں تو ان کو علیحدہ کر دیں اس بارے میں ان پر کوئی الزام نہ ہوگا اور نہ رائے بدلنے کی ضرورت پیش آئے گی کہ اگر ان میں سے کچھ ایسے ہوں کہ اپنا سلوک بدل دیں تو ان کو ساتھ لیں ان کا انحصار ان کی رائے پر ہے۔

اگر وفادان ہیں، کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چلے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے کیونکہ وہ قوم کے منافع کے اچھے جاننے والے ہیں اور اگر کوئی بادشاہ یا کوئی شخص کسی امر کی بجا آوری میں مانع ہو یا حائل ہو۔ ان امور (اوقاف وغیرہ) کے درمیان جو میں نے اپنے وصیت نامے میں ذکر کئے ہیں تو وہ اللہ اور رسولؐ سے الگ ہے اللہ اور رسولؐ اس سے بیزار ہیں اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت اور ملائکہ و مقربین کی انبیاء و مرسلین اور تمام مسلمانوں کی لعنت۔

اور کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے اوقاف و صدقات وغیرہ کے متعلق علیؑ کو باز رکھے ہماری طرف سے علیؑ کے کام باز رکھے۔

کوئی باز پرس نہیں اور نہ میری اولاد میں کسی کو یہ حق ہے میری طرف سے مال کے وہ مالک ہیں۔

اور وہ راست گو ہیں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ مال کم بتائیں تو صحیح ہے اور اگر زیادہ بتائیں تو صحیح ہے میں نے وصیت نامہ میں علیؑ کے ساتھ اپنی اولاد کے جو نام رکھے ہیں تو صرف ان کی عزت افزائی اور نیک نامی کے لئے اور انتظامی امور میں ان کا کوئی دخل نہیں۔

اور میری اولاد کی مائیں اگر اپنے گھروں میں پردہ کے اندر رہیں تو ان کو نفقہ اتنا ہی ملے گا جتنا میری زندگی میں ملتا رہا ہے اگر علیؑ اس کو مناسب سمجھیں، اور میری لڑکیوں کے لئے بھی یہی صورت ہے کوئی بھائی اپنی بہن کی اور کوئی ماں اپنی بیٹی کی ترویج بغیر علیؑ کے مشورہ کے کرے گی اور نہ اس کا حق بادشاہ کو ہے اور نہ چچوں کو مگر علیؑ کی رائے اور مشورہ کے بعد اگر اس کے خلاف انھوں نے عمل کیا تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور انھوں نے میرے فرزند کے اختیار پر میں جھگڑا کیا دراصل ایک کہ وہ مناکح قوم کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اگر وہ ترویج کرنی چاہے تو کرے اور میں نے یہی وصیت جو اس کتاب میں ہے لڑکیوں کو یہی کر دی ہے اور میں نے ان پر خدا کو گواہ قرار دیا ہے اور علیؑ اور ام احمد بھی ان پر گواہ ہیں اور نہیں جائز کسی کو میری اس تحریر کو کھولنے اور نہ اس کا اعلان کرے۔ دراصل ایک کہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور نامزد کیا ہے پس جو اس کے خلاف کرے گا اس کا منظم اس پر ہوگا اور جو نیکی کرے گا تو اس کا فائدہ اس کی ذات کو پہنچے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں اور درود ہو محمد اور ان کی آل پر۔ اور کسی بادشاہ وغیرہ کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس تحریر کی ہر کجی کے نیچے میں نے ہر لگا دی ہے توڑے اور جو ایسا کرے گا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی اور غضب خدا کا نازل ہوگا اور لعنت ہوگی لعن کرنے والوں کی اور ملکہ و مقربین کی، انبیاء اور مؤمنین کی، جماعت کی اور یہ تحریر حضرت نے لکھی اور ہر لگائی ابو ابراہیم علیہ السلام نے اور گواہوں نے بھی ہر لگائی اور درود ہو محمد و آل محمد پر۔

ابن الحکم نے بیان کیا کہ روایت کی مجھ سے عبداللہ بن آدم جعفری نے بنی بدین سلیط سے کہ ابو ابراہیم طلحی قاضی مدینہ تھا جب امام موسیٰ کاظمؑ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بھائی طلحی قاضی کے پاس گئے اور عباس ابن موسیٰ نے ان سے کہا کہ اس تحریر کے نیچے خزانہ اور جواہرات ہیں علیؑ نے امام رضا علیہ السلام سے ان کو چھپا لیا ہے اور ہم کو محروم کر کے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار نے جو کچھ مال چھوڑا ہے انھوں نے اس سب پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمیں مفلس بنا دیا ہے اور خوداری ملحوظ نہ ہوتی تو میں ایک ایک چیز کو سب کے سامنے بیان کر دیتا۔ مطلب یہ ہے کہ شیعہ بہت سال غم ہمارے باپ کو لا کر دیا کرتے تھے یہ تحریر اسی کے متعلق ہے۔

ابراہیم بن محمد جو اس تحریر کے گواہوں میں سے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے تم جو کچھ بیان کر رہے ہو ہم اسے قبول نہیں کرتے اور تمہارے اس بیان کی تصدیق نہیں کرتے اور ہمارے نزدیک ملعون و ذلیل ہو۔ ہم تمہارے جھوٹ کو طفلی اور بزرگی دونوں حالتوں میں جاننے والے ہیں تمہارا والد تمہاری حالت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اگر تم میں کوئی خوبی ہوتی تو تمہارے باپ تمہاری

ظاہری و باطنی صورت میں ضرور اسکے جلنے والے ہوتے۔ تو ضرور تم کو امین بناتے۔ لیکن انھوں نے کبھی دو خرموں پر سبھی تم کو امین نہیں بنایا۔

پھر اس کے چچا اسحاق بن جعفر اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر کہا، تو نادان کرو عقل اور احمق ہے تجھ سے یہ گستاخانہ باتیں آج سبھی اور کل سبھی مل کے بارے میں سرزد ہوتیں تمام قوم نے ان کی تصدیق و اعانت کی۔

ابو عمران قاضی نے کہا امام رضا علیہ السلام سے، اے علی ابوالحسن کافی ہے میرے لئے لعنت، آپ کے باپ کی دوستاویز میں امام موسیٰ کاظمؑ لکھا جو بادشاہ یا کوئی حاکم اس ہر کو توڑے تو اس پر خدا درسلین اور ملائکہ کی لعنت ہو، آپ کے والد نے آپ کو اختیار دیا ہے تم خدا کی ہر باپ اپنے بیٹے کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔

خدا کی قسم آپ کے پدر بزرگوار میرے نزدیک نہ تو خفیف العقل تھے اور نہ ضعیف العقل تھے۔ عباس نے قاضی سے کہا کہ اللہ تمہاری حفاظت کرے اس ہر کو توڑیے اور جو کچھ اس کے نیچے لکھا ہے اسے پڑھیے، اس نے کہا میں تو ہر کو نہ توڑوں گا۔ تمہارے باپ کی لعنت میرے لئے کافی ہے عباس نے کہا میں توڑوں گا اس نے کہا تم جتنا نو، عباس نے ہر کو توڑا تو اس میں تھا کہ ان لوگوں کو تو لیت سے خارج کرو۔ اس کے مالک صرف علی زمام رضا ہیں اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اطاعت علی میں داخل ہوں باخوشی یا بکراہت اور یہ کہ صدقات وغیرہ سے ان کو علیحدہ رکھا جائے۔ اس ہر کو توڑنا ان لوگوں کے لئے مصیبت رسوائی اور ذلت کا باعث بن گیا اور امام رضا علیہ السلام کے لئے سبب خیر ہوا۔

جب وصیت نامہ کی ہر عباس نے توڑی تو اس کے نیچے حسب ذیل کو امینوں کی گواہی تھی ابراہیم بن محمد، اسحاق بن جعفر بن جعفر بن صالح و سعید بن عمران، انھوں نے ام احمد کا چہرہ کھول دیا۔ قاضی کی کچھری میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ام احمد نہیں اس لئے انھوں نے ان کے چہرہ سے پردہ ہٹایا۔

پھر انھوں نے پہچان لیا تب ام احمد نے کہا۔ واللہ میرے سردار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسا ہی کہا تھا کہ تو عنقریب بیکڑی جلنے کی جبراً اور گھر سے مجلس کی طرف نکالی جائے گی اس پر اسحاق بن جعفر نے ڈانٹا اور کہا عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے عباس سے فرمایا۔ اے بھائی میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں تم نے ان قرضوں کی وجہ سے کی ہیں جو لوگوں کے تم پر ہیں پس لے سعید! تم میرے ساتھ چلو اور بتاؤ ان پر کتنا قرض ہے میں اس کو ادا کروں گا واللہ میں جب تک زمین پر چلتا ہوں تم سے ہمدردی کرنا اور نیکی کرنا نہیں چھوڑوں گا اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو۔

عباس نے کہا آپ ہم کو ہمارے زائد مال سے دینا چاہتے ہیں حالانکہ ہمارے حق کا مال آپ کے پاس بہت زیادہ ہے حضرت نے فرمایا تم جو چاہو کہو، ہماری عرض تمہاری عرض ہے اگر اچھی بات کہو گے تو خدا سے اس کا اچھا بدلہ پاؤ گے اور اگر بُرا کرو گے تو اللہ غفور الرحیم ہے اور تم کو معلوم ہے کہ ابھی تک میرے لوگ نہیں ہے اور تمہارے سوا اور کوئی میرا وارث

نہیں اگر جیسا تمہارا امکان ہے میں نے کوئی شے رد رکھی ہے یا ذخیرہ کر لی ہے تو وہ تم ہی کو ملے گی اور خدا کی قسم جیسا واللہ ما جد مرے ہیں جو چیز مجھے ملی ہے۔ میں نے اسے متفرق کر دیا ہے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہے (یعنی سب پر تقسیم کر دیا ہے)

یہ سن کر عباس اچھل پڑا اور کہنے لگا واللہ اب نہیں ہے۔ اللہ کا کوئی حکم ہمارے خلاف نہیں ہے بلکہ تم نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے از روئے حسد کیا ہے اور ہمارے باپ نے جو ارادہ کیا تھا وہ نہیں جائز کیا اللہ نے، نہ ان کے لئے نہ تمہارے لئے اور تم اس بات کو جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں صفوان بن یحییٰ (وکیل امام رضا) جو کوفہ کا پارچہ فروش ہے اس نے ہمارے حق کی چیز کو فروخت کیا، اگر میں زندہ ہوں تو اس کو اور تم کو شرمندہ ضرور کروں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے مدد اور قوت مگر خدا نے عظیم سے اے میرے بھائیو! میں تمہاری مسرت کا حصہ ہوں، خدا اس کو جانتا ہے خدا یا اگر تو جانتا ہے کہ میں ان کے درستی حال کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوں اور صلہ رحم کرنے والا ہوں اور ان پر مہربان ہوں اور رات دن ان کے معاملات میں انکی مدد کرتا ہوں تو مجھے اس کی بہتر جزا دے۔ اور اگر ایسا نہیں اور تو علام الغیوب ہے تو میرے ساتھ وہ کہیں کا میں اہل ہوں، شکر کا بدلہ شکر ہے اور خیر کا خیر ما خداوندان کی اصلاح کر اور ان کے معاملات کو درست کر اور ہم سے اور ان سے شیطان کو دور رکھ اور ذلیل کر، انہی اطاعت میں ان کی مدد کر اور ہدایت کی توفیق دے اور جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ اس کا دلیل ہے عباس نے کہا میں آپ کی چرب زبانی جانتا ہوں آپ کی بات کی میرے نزدیک کوئی دفعہ نہیں۔ یہ بلا کلامی سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیجا۔

۱۶- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْتَحَ الْوَرِاقَ بِسَنَةِ وَعَلِيٍّ ابْنُهُ جَالِسٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَنظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ حَرَكَةٌ ، فَلَا تَجْرِعْ لِي ذَلِكَ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا يَكُونُ جُعَلْتُ فِدَاكَ؟ فَقَدْ أَقْلَقَنِي مَا ذَكَرْتَ ، فَقَالَ: أَصْبِرْ إِلَى الطَّاعِيَةِ ، أَمَا إِنَّهُ لَا يَبْدَأُنِي مِنْهُ سُوءٌ ، وَمِنَ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا يَكُونُ جُعَلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: يُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَيَعْمَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ جُعَلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ ابْنِي هَذَا حَقَّهُ وَجَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَقَّهُ وَجَحَدَهُ إِمَامَتَهُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللَّهِ لَئِنْ مَدَّ اللَّهُ لِي فِي الْعُمُرِ لَأَسْلِمَنَّ لَهُ حَقَّهُ وَلَا يَفِرَّنَّ لَهُ بِإِمَامَتِهِ ، قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! يَمُدُّ اللَّهُ فِي عُمُرِكَ وَتُسَلِّمُ لَهُ حَقَّهُ وَتَقْرَأُ لَهُ بِإِمَامَتِهِ وَإِمَامَةِ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ ذَاكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدُ ابْنُهُ ، قَالَ: قُلْتُ:

لَهُ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمُ .

۱۶۔ اہل سنن سے مروی ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آبا عراق آپ کے جلنے سے قبل اور امام رضا علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے تھے مجھ سے فرمایا اے محمد اس سال ایک واقعہ ہونے والا ہے تم اس سے مضطرب نہ ہونا میں نے کہا وہ کیا ہے آپ کے اس فرمانے نے مجھے پریشانی میں ڈال دیا۔ فرمایا۔ مبرک کرنا لغات و سرکشی پر، لیکن اس سے مجھے اور میرے بعد والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ میں نے کہا میں فسا ہوں۔ وہ ہو گا کیا؟ فرمایا۔ خدا ظالموں کو گمراہی میں پھوڑے گا اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہے کیا بات، فرمایا۔ میرے اس بیٹے کے حق کو غضب کیا اور اس کی امامت سے انکار کیا تو ایسا ہے جیسے علی کا حق اور بعد رسول اللہ ان کی امامت سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا واللہ اگر میں زندہ رہا تو ان کا حق ضرور ان کے سپرد کروں گا اور ہم ان کی امامت کا اقرار کریں گے آپ کے بعد کون ہو گا۔ فرمایا میرا بیٹا محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے کہا۔ ہم ان پر راضی ہیں اور ان کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں۔

امام محمد تقی علیہ السلام کو بعض لوگ امام رضا علیہ السلام کا فرزند تسلیم نہیں کرتے تھے اور اس سے جھگڑا کیا تھا۔ آپ نے اوقات و صدقات کو ہم سے الگ رکھنے کے لئے امام محمد تقی کو اپنا بیٹا ظاہر کر لیا ہے اسی قصید کی طرف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مذکورہ بالا حدیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

## اکہتر وال باب

### امام محمد تقی علیہ السلام کی امامت پر نص

((باب)) ۷۱

الإشارة والنص على أبي جعفر الثاني عليه السلام

۱۔ علی بن محمد، عن سهل بن زیاد، عن محمد بن الوليد، عن يحيى بن حبيب الزيات قال: أخبرني من كان عند أبي الحسن الرضا عليه السلام جالسا، فلما نهضوا قال لهم: القوا أبا جعفر فسلموا عليه وأحدثوا به عهدا، فلما نهض القوم التفت إليّ فقال: يرحم الله المفضل إنّه كان ليقتع بدون هذا.

ارادی کہتا ہے کہ خبری مجھ کو اس نے جو امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا جب لوگ آپ کے پاس سے

آٹھ کے تو حضرت سے فرمایا ابو جعفر امام محمد تقی سے ملو اور عہد ملاقات کو تازہ کرو۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھ سے فرمایا خدا مفضل پر رحم کرے کہ اس نے امامت تقی کا اقرار کیا اور فتاعت کی ہمارے بیان پر بدوں اشارہ کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ: مَا حَاجَّتْكُمْ إِلَيَّ ذَلِكَ؟ هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ مَجْلِسِي وَصَبَّرْتُهُ مَكَانِي وَقَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يَتَوَارَثُ أَصَاغِرُنَا عَنْ أَكْبَابِنَا الْقُدَّةَ بِالْقُدَّةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ فرمایا، اس سے تمہارا کیا مقصد ہے یہ ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام میں میں نے ان کو اپنی حکم بٹھایا ہے، ہم اہل بیت ہیں ہمارے چھوٹے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں بے کم و بیش۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرِ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَظَرَنِي فِي أَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا أَبَا عَلِيٍّ، ارْتَفَعَ الشُّكُّ مَالِ أَبِي عَمِيرٍ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں محمد تقی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے چند چیزوں میں مجھ سے مناظرہ کیا۔ پھر فرمایا اے ابوالشک کو دور کرو میرے باپ کا فرزند میرے سوا کوئی نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْتَمٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ: كَتَبَ ابْنُ قِيَامًا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كِتَابًا يَقُولُ فِيهِ: كَيْفَ تَكُونُ إِمَامًا وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ؟ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ - شَبَّهَ الْمُنْغَصِبَ - : وَمَا عَلَّمَكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَاللَّهِ لَا تَمُضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَرِزُقَنِي اللَّهُ وَلَدًا ذَكَرًا يَقْرَأُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.

۴۔ راوی کہتا ہے ابن قیام نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا ہے آپ کیسے امام ہو سکتے ہیں درآنجا ایک آپ کا کوئی لڑکا نہیں، آپ نے غضبناک ہو کر جواب دیا۔ تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرے بیٹا ہو گا ہی نہیں خدا کی قسم چند روز گزرنے والے ہیں کہ خدا مجھے لڑکا دے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہو گا

۵۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ:

قَالَ لِي ابْنُ النَّجَّاشِيِّ : مَنْ الْإِمَامُ بَعْدَ صَاحِبِكَ ؟ فَأَشْبَهِي أَنْ تَسْأَلَهُ حَتَّى أَعْلَمَ ؟ فَدَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : الْإِمَامُ ابْنِي ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ يَتَجَرَّؤُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ ابْنِي وَلَيْسَ لَهُ وُلْدٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے ابن نجاشی نے مجھ سے پوچھا تمہارے امام کے بعد کون امام ہوگا میں چاہتا ہوں تم ان سے دریافت کرو تاکہ مجھے بھی علم ہو جائے میں نے بھی امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرا بیٹا امام ہے پھر فرمایا کسی کو جرأت ہے کہ کہہ دے میرا بیٹا۔ دراصل اس کا بیٹا نہ ہو۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : ذَكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَا وُلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : مَا حَاجَتُكُمْ إِلَيَّ ذَلِكَ ؟ هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ فِي مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ فِي مَكَانِي .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے امام محمد تقی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد کچھ سوال کئے آپ نے فرمایا۔ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے یہ ہیں ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ابْنِ قِيَامَةَ الْوَأَسِطِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : أَيْكُونُ إِمَامًا ؟ قَالَ : لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : هُوَذَا أَنْتَ ، لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ - وَلَمْ يَكُنْ وَوَلِدَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدُ - فَقَالَ لِي : وَاللَّهِ لِيَجْعَلَنَّ اللَّهُ مِنِّي مَا يُشِيتُ بِهِ الْحَقُّ وَأَهْلَهُ وَيَمْحَقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ ابْنُ قِيَامَةَ وَاقِفِيًّا .

۷۔ ابن قیامانے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا۔ نہیں مگر یہ ایک کہ ایک ان میں صامت ہو میں نے کہا۔ اب تو آپ کیلئے ہی ہیں صامت تو کوئی نہیں اور امام محمد تقی علیہ السلام اس وقت تک پیدائے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا خدا اس کو مجھ سے پیدا کرے گا جو حق اور اہل حق کو ثابت قدم بنائے گا اور باطل اور اہل باطل کو مٹائے گا۔ ایک سال بعد امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابن قیامہ واقف تھا۔

۸۔ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا ، فَدَعَا بَابِنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِي ، فَقَالَ لِي : جَرِّدْهُ وَانزِعْ قَبِيصَهُ ، فَزَعْنَتْهُ فَقَالَ لِي : انظُرْ بَيْنَ كَيْتَيْهِ ، فَتَنظَرْتُ فَإِذَا فِي أَحَدِ كَيْتَيْهِ شَيْبَةٌ بِالْحَاتَمِ ، دَاخِلٌ فِي اللَّحْمِ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَى هَذَا ؟ كَانَ مِثْلَهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے اپنے فرزند کو بلا یا دہ بہت کم سن تھے حضرت نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھا کر مجھ سے فرمایا، ان کے کپڑے اتار دو اور ان کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھو میں نے دیکھا تو آپ کے ایک شلے پر ایک مہر لگی تھی جس کا اثر گوشت کے اندر تک تھا، فرمایا تم نے اسے دیکھا اسی طرح کا نشان اسی جگہ میرے پدر بزرگوار کے بھی تھا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنَعَانِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجِئَنِي بِابْنِهِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ صَغِيرٌ ، فَقَالَ : هَذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ مَوْلُودٌ أَعْظَمُ بَرَكَةً عَلَيَّ شَيْعَتِنَا مِنْهُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے فرزند ابو جعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) در آئے لیکن وہ کم سن تھے آئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بچہ ہے جس سے زیادہ برکت والا ہمارے شیعوں کے لئے اور کوئی نہیں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللَّهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكُنْتَ تَقُولُ : يَهَبُ اللَّهُ لِي غُلَامًا ، فَقَدْ وَهَبَ اللَّهُ لَكَ ، فَأَقْرَبَ عُيُونَنَا ، فَلَا أَرَانَا اللَّهُ يَوْمَكَ فَإِنْ كَانَ كَوْنُ فَالِي مَنْ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ ؛ ! فَقَالَ : وَمَا يَصْرُفُ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَدْ قَامَ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ (۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ قبل اس کے کہ ابو جعفر پیدا ہوں تو ہم نے آپ سے آپ کے بعد والے امام کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ چنانچہ اس نے عطا کیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا ہمیں آپ کی موت کا دن نہ دکھائے اگر ایسا ہوتا آپ کے بعد کون امام ہوگا آپ نے ابو جعفر کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ تو میں ہی ہوں کہ آپ نے فرمایا۔ کیا مضا تقہ ہے یعنی تین ہی سال کے حجت خدا تھی۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمُورٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ ابْنِي فِي لِسَانِهِ ثِقْلٌ ، فَأَنَا أَبْعَثُ بِهِ إِلَيْكَ عَدَا تَمَسَّحَ عَلَيَّ رَأْسِي وَتَدْعُو لَهُ فَإِنَّهُ مَوْلَاكَ ، فَقَالَ : هُوَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ فَأَبْعَثْ بِهِ عَدَا إِلَيْهِ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ابراہیم بن اسماعیل نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے بیٹے کی زبان میں لکنت



ہے کل میں اُسے آپ کے پاس بھیجوں گا آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیریں اور دعا کریں وہ آپ کا غلام ہے فرمایا وہ ابو جعفر کا غلام ہے کل انہی کے پاس بھیجنا۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ التَّهْدِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَادِ الصَّقَلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ وَكُنْتُ أَقَمْتُ عِنْدَهُ سَتِينَ أَكْتُبُ عَنْهُ مَا يَسْمَعُ مِنْ أَحِبِّهِ - يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ - مَسْجِدَ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَوَثَبَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بِأِحْذَاءِ وَلَا رِذَاءِ فَقَبَّلَ يَدَهُ وَعَظَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَمُّ! اجْلِسْ رَحِمَكَ اللَّهُ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي كَيْفَ أَجْلِسُ وَأَنْتَ قَائِمٌ، فَلَمَّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى مَجْلِسِهِ جَعَلَ أَصْحَابَهُ يُوَبِّخُونَهُ وَيَقُولُونَ: أَنْتَ عَمُّ أَبِيهِ وَأَنْتَ تَفْعَلُ بِهِ هَذَا الْفِعْلَ؟ فَقَالَ: اسْكُنُوا إِذَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَقَبَضَ عَلِيٌّ لِحَبِيْبِهِ لَمْ يُؤْهِلْ هَذِهِ الشَّيْبَةَ وَأَهْلَ هَذَا الْفَتَى وَوَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ أَنْكُرُ فَضَلَّهُ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّا تَقُولُونَ، بَلْ أَنَا لَعَبْدٌ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں علی بن جعفر بن محمد کے پاس مدینہ میں بیٹھا تھا اور میں ان کے پاس دو سال سے قیام کئے ہوئے تھا جو کچھ وہ اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہوا بیان کرتے تھے میں اس کو لکھتا جاتا تھا ناگاہ امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے مسجد رسول میں، پس اُسے علی بن جعفر بغیر جوتوں اور ردا کے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور تعلیم کی۔ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا اے چچا بیٹھے اللہ آپ پر رحم کرے۔ فرمایا اے میرے سردار میں کیسے بیٹھوں، درآنحالیکہ آپ کھڑے ہیں جب علی بن جعفر اپنے مقام پر کتے تو ان کے یاروں نے یہ کہہ کر جھڑکا کہ وہ آپ کے باپ کے چچا ہیں آپ ان کے ساتھ ایسا بزرگوں کا سا بڑاؤ کرتے ہیں انھوں نے کہا چپ ہو جا۔ جبکہ اللہ عزوجل اتنا کہہ کر اپنی داڑھی کو بکڑا میری یہ سفید داڑھی قابلِ عظمت ہو اور یہ جوان نہ ہو۔ میں اس کو قابلِ عظمت جانتا ہوں خدا نے انھیں جس مقام پر رکھا ہے میں ان کی فضیلت کا کیسے انکار کروں جو کچھ تم کہتے ہو میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں تو ان کا غلام ہوں۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَاتِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحُرَّاسَانَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنُ قَائِلِي مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي - فَكَانَ الْقَائِلُ اسْتَصْفَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ كَانَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَسُولًا نَبِيًّا، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَتْ فِي أَصْغَرِ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۳۔ راوی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا اگر آپ کی موت کا حادثہ ہو جائے تو آپ کے بعد امام کون ہوگا، حضرت نے فرمایا: میرا بیٹا ابو جعفر، یہ کہنے والا شخص امام محمد تقی علیہ السلام کو کم سن ہونے کی وجہ سے دلیل جانتا تھا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بھیجا جیسی بن مریم کو رسول نبی اور صاحب شریعت بنا کر ایسے سن میں جو کم تھا سن ابو جعفر علیہ السلام سے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَاسَانِيِّ جَمِيعاً ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى بْنِ النُّعْمَانِ الصَّرِيفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ : وَاللَّهِ أَنْدَ نَصَرَ اللَّهُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : إِي وَاللَّهِ جُعِلَتْ فِدَاكَ لَقَدْ بَغَى عَلِيٌّ إِخْوَتَهُ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : إِي وَاللَّهِ وَنَحْنُ عُمُومَتُهُ بِغَيْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ صَنَعْتُمْ فَإِنِّي لَمْ أَحْضُرْكُمْ ؟ قَالَ : قَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ وَنَحْنُ أَيْضاً : مَا كَانَ فِينَا إِمَامٌ قَطُّ حَائِلَ اللَّوْنِ فَقَالَ لَهُمُ الرَّضَا عليه السلام : هُوَ ابْنِي ، قَالُوا : فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَدَقَصَى بِالْقَافَةِ فَبَيْنَا وَبَيْنَكَ الْقَافَةُ ، قَالَ : ابْعَثُوا أَنْتُمْ إِلَيْهِمْ فَأَمَّا أَنَا فَلَا لِأَتَلِمُوهُمْ لِمَا دَعَوْتُوهُمْ وَ لَتَكُونُوا فِي بُيُوتِكُمْ ، فَلَمَّا جَاؤُوا أَقْعَدُونَا فِي الْبُسْتَانِ وَ اصْطَفَتْ عُمُومَتُهُ وَ إِخْوَتُهُ وَ أَخَوَاتُهُ وَ أَخَذُوا الرَّضَا عليه السلام وَ الْبَسُوهُ حُبَّةَ صُوفٍ وَ قَلَنْسُوهُ مِنْهَا وَ وَضَعُوا عَلَيَّ عُتْقَهُ مِسْحَاةً وَ قَالُوا لَهُ : ادْخُلِ الْبُسْتَانَ كَأَنَّكَ تَعْمَلُ فِيهِ ، ثُمَّ جَاؤُوا بِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالُوا : الْحَقُوا هَذَا الْفُلَامَ بِأَبِيهِ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَهُ هُنَا أَبٌ وَلَكِنَّ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمَّةٌ وَ هَذِهِ عَمَّتُهُ وَإِنْ يَكُنْ لَهُ هُنَا أَبٌ فَهُوَ صَاحِبُ الْبُسْتَانِ ، فَإِنَّ قَدَمَيْهِ وَ قَدَمِيهِ وَاحِدَةٌ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قَالُوا : هَذَا أَبُوهُ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَقَمْتُ فَمَصَّصْتُ رِيقَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ إِمَامِي عِنْدَ اللَّهِ ، فَبَكَى الرَّضَا عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمُّ ! أَلَمْ تَسْمَعْ أَبِي وَ هُوَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : يَا بِي ابْنَ خَيْرَةِ الْأِمَاءِ ابْنَ التَّوْبِيَةِ الطَّيِّبَةِ الْقَمِّ ، الْمُنْجَبَةِ الرَّحِمِ ، وَيَلْمُهُ لَعَنَ اللَّهُ الْأَعْيِينَ وَ دَرَيْتَهُ ، صَاحِبِ الْفِتْنَةِ وَيَقْتُلُهُمْ سِنِينَ وَ شَهُوراً وَ أَيَّاماً ، يَسُومُهُمْ حَسَافاً وَ يَسْتَجِبُهُمْ كَأَسْمُوسِرَةٍ وَ هُوَ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ الْمَوْتُورُ بِأَبِيهِ وَ جَدِّهِ ، صَاحِبِ الْغَيْبَةِ يُقَالُ : مَاتَ أَوْ هَلَكَ ، أَيَّ وَ إِسْلَكَ ؛ أَفَيَكُونُ هَذَا يَا عَمُّ ! الْإِمْنِي ، فَقُلْتُ : صَدَقْتَ جُعِلَتْ فِدَاكَ

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن جعفر سے سنا کہ اس نے روایت کی ہے کہ میں نے علی بن حسین بن علی بن حسین سے کہا کہ اس

نے بیان کیا کہ خدا نے مدد کی امام رضا علیہ السلام کی۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم ان کے چچا ہیں۔ ہم نے بھی ان پر زیادتی کی، حسن نے کہا میں آپ پر وعدہ ہوں یہ کیسے آپ لوگوں نے کیا کیا۔ میں تو موجود نہ تھا انھوں نے کہا امام رضا علیہ السلام کے بھائیوں نے اور ہم نے بھی کہا کہ ہم میں سے کوئی امام سیاہ رنگ والا نہیں ہوگا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا وہ (امام محمد تقی علیہ السلام) میرا بیٹا ہے انھوں نے کہا زید بن عارثہ کے بارے میں (رسول اللہ نے قیامت فرشتوں کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا پس ہمارے اور تمہارے درمیان بھی قیامت سے فیصلہ ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا تم ان کو بلا لو مجھے تو ان کے بلانے کی ضرورت نہیں اور وہ تمہارے ہی گھروں میں آئیں جب وہ آئے تو انھوں نے ہم کو بلوغ میں بٹھایا اور امام رضا علیہ السلام کے چچا بھائی اور بہنیں سب وہاں جمع ہوئے اور انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو ادنیٰ جبہ پہنایا اور اسی کی ٹوپی سر پر رکھی اور گرلن پر سیلچر رکھا (کا شکر کاروں اور دہقانوں کے سے لباس میں آپیے کو نمایاں کیا۔

اور کہا آپ باغ میں اس طرح داخل ہوں گویا۔ آپ اس کے مانی ہیں اور قیامت فرشتوں سے کہا۔ بناؤ اس لڑکے کا باپ کون ہے انھوں نے کہا۔ ان میں سے اس کا کوئی باپ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے باپ کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کی چھوٹی ہے البتہ اس کا باپ یہ صاحب بستان ہے ان دونوں کے قدم ایک سے ہیں پس امام رضا علیہ السلام چلنے لگے تو انھوں نے کہا کہ اس کے باپ ہیں۔ علی بن جعفر نے کہا۔ میں اٹھا اور میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے لعاب دہن کو چوسا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی طرف سے میرے امام ہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور کہا اے چچا کیا تم نے میرے باپ کو کہتے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین کنیز کا فرزند نہا میگا وہ اس نند ہمیشہ کا فرزند ہوگا جس کے منہ سے خوشبو آتی ہوگی اور طیب لہر م ہوگی اور اہام کیا جائیگا اس پر خدا کی لعن ہو ان عباسیوں پر اور ان کی ذریت پر۔ انھوں نے اولاد سے دشمنی کی، وہ (امام عصر) کو قتل کریں گے ان کو رسول ہمسینوں اور دونوں اور ان کو ذلت کی طرف کھینچیں گے اور وہ در رہیں گے اپنے اب وجد سے وہ صاحب نعمت ہوں گے اور لے چچا یہ سب میری نسل سے ہوگا میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں یہ آپ نے سچ کہا۔

## بہتر وال باب

### امام علی تقی علیہ السلام کی امامت پر نص

۴۲ (باب)

الإِشَارَةُ وَالنَّمَى عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: لَمَّا حَرَجَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَنَ الْمَدِينَةَ إِلَى بَعْدَادَ فِي الدَّفْعَةِ الْأُولَى مِنْ خَرُوجِيهِ ، قُلْتُ لَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ : جُعِلْتُ فِدَاكَ  
 ابْنِي أَخَافُ عَلَيْكَ فِي هَذَا الْوَجْهِ ، فَأَلِي مِنَ الْأَمْرِ بَعْدَكَ ؟ فَفَكَرَّ بِوَجْهِهِ إِلَيَّ ضَاحِكًا وَقَالَ :  
 لَيْسَ الْعَيْبَةُ حَيْثُ ظَنَنْتَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ ، فَلَمَّا أُخْرِجَ بِهِ الثَّانِيَةَ إِلَى الْمُعْتَصِمِ صَرَّتْ إِلَيْهِ فَمَلَّتْ  
 لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتَ خَارِجٌ فَأَلِي مِنْ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَبَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ثُمَّ  
 انْتَفَتَّ إِلَيَّ فَقَالَ : عِنْدَ هَذِهِ يُخَافُ عَلَيَّ ، الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِي إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ .

۱۔ رادی کہتا ہے جب پہلی بار حضرت امام علی نقی علیہ السلام بغداد چلنے لگے تو میں نے چلتے وقت کہا میں آپ پر فدا  
 ہوں میں اس پیش آنے والی صورت حال سے ڈر رہا ہوں لہذا یہ بتائیے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا پس آپ نے ہنستے ہوئے میری  
 طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ اس سال میرا جانا وہاں نہیں ہے جو تم نے گمان کیا ہے یعنی اس سفر میں میری وفات نہ ہوگی کیونکہ  
 اس مرتبہ مامون نے میری دامادی کے لئے بلایا تھا جب آپ دوسری بار معتمد کے بلانے پر چلنے لگے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر  
 ہو کر کہنے لگا۔ میں آپ فدا ہوں آپ جا رہے ہیں یہ تو فرمائیے آپ کے بعد کون امام ہوگا پس حضرت انسا روئے کہ دش  
 مبارک تر ہوگی پھر مجھ سے فرمایا اس مرتبہ خوف کی صورت ہے پس میرے بعد میرے بیٹے علی امام ہیں۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْخَيْرَاتِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ يَلْزُمُ بَابَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام  
 لِلْخِدْمَةِ الَّتِي كَانَ وَكَيْلَ بِهَا وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى يَجِيءُ فِي الشَّحْرِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لِيَعْرِفَ  
 خَبْرَ عَلِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَكَانَ الرَّسُولُ الَّذِي يُحْتَلِفُ بَيْنَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَبَيْنَ أَبِي إِدَا حَضَرَ  
 قَامَ أَحْمَدُ وَخَلَا بِهِ أَبِي ، فَخَرَجَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَامَ أَحْمَدُ عَنِ الْمَجْلِسِ وَخَلَا أَبِي بِالرَّسُولِ وَ  
 اسْتَدَارَ أَحْمَدُ فَوْقَ حَيْثُ يَسْمَعُ الْكَلَامَ ، فَقَالَ الرَّسُولُ لِأَبِي : إِنَّ مَوْلَاكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ  
 لَكَ : ابْنِي مَاضٍ وَالْأَمْرُ صَائِرٌ إِلَيَّ ابْنِي عَلِيٍّ وَلَهُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ بَعْدَ أَبِي ، ثُمَّ  
 مَضَى الرَّسُولُ وَرَجَعَ أَحْمَدُ إِلَى مَوْضِعِهِ وَقَالَ لِأَبِي : مَا الَّذِي قَدْ قَالَ لَكَ ؟ قَالَ : خَيْرًا ، قَالَ :  
 قَدْ سَمِعْتُ مَا قَالَ فَلِمَ تَكْتُمُهُ ؟ وَأَعَادَ مَا سَمِعَ فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا فَعَلْتَ لِأَنَّ  
 اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ : « وَلَا تَجَسَّسُوا » فَاحْفَظِ الشَّهَادَةَ لَعَلَّنَا نَحْتَاجُ إِلَيْهَا يَوْمًا مَا ، وَإِيَّاكَ أَنْ تَنْظُرَهَا  
 إِلَى وَقْتِهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبِي كَتَبَ نُسْخَةَ الرَّسَالَةِ فِي عَشْرِ رِقَاعٍ وَحَمَمَهَا وَدَفَعَهَا إِلَى عَشْرَةٍ مِنْ وُجُوهِ  
 الْعِصَابَةِ وَقَالَ : إِنْ حَدَّثَ بِي حَدِيثُ الْمَوْتِ قَبْلَ أَنْ أَطَالِبُكُمْ بِهَا فَافْتَحُوهَا وَأَعْلِمُوا بِمَا فِيهَا ،  
 فَلَمَّا مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ذَكَرَ أَبِي أَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى قَطَعَ عَلِيٌّ يَدَيْهِ نَحْوَ مِائَةِ  
 أَرْبَعِمِائَةِ إِنْسَانٍ وَاجْتَمَعَ رُؤَسَاءُ الْعِصَابَةِ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَتَفَاوَضُونَ هَذَا الْأَمْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ

الْفَرَجِ إِلَى أَبِي يُعَلِّمُهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ عِنْدَهُ وَ أَنَّهُ لَوْلَا مَخَافَةُ الشَّهْرَةِ لَصَارَ مَعَهُمُ الْيَدُ وَيَسْأَلُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَرَكِبَ أَبِي وَصَارَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ الْقَوْمَ مُجْتَمِعِينَ عِنْدَهُ، فَقَالُوا لِأَبِي: مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ أَبِي لِمَنْ عِنْدَهُ الرَّقَاعُ: أَحْضِرُوا الرَّقَاعَ فَأَحْضَرُوهُمَا، فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا مَا أَمَرْتُ بِهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ كُنَّا نَحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ شَاهِدٌ آخَرَ؟ فَقَالَ لَهُمْ: قَدْ أَنَا كَمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ الْأَشْعَرِيُّ يَشْهَدُ لِي بِسَمَاعِ هَذِهِ الرَّسَالَةِ وَسَأَلَهُ أَنْ يَشْهَدَ بِمَا عِنْدَهُ، فَأَنْكَرَ أَحْمَدُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ هَذَا شَيْئاً فَدَعَاهُ أَبِي إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، فَقَالَ: لَمَّا حَقَّقَ عَلَيْهِ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ وَهَذِهِ مَكْرُمَةٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَجَمِ، فَلَمْ يَبْرَحِ الْقَوْمُ حَتَّى قَالُوا بِالْحَقِّ جَمِيعاً.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفَوَانِيِّ:

۲- خیرانی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ خادم تھا امام علی نقی علیہ السلام کا اور احمد بن محمد ہرات کو آتا تھا تاکہ امام علی نقی علیہ السلام کی بیماری کا حال معلوم کرے جب وہ شخص جو ان کے اور میری باپ کے درمیان پیغام رساں تھا آیا تو احمد اٹھ گیا اور اس سے تنہائی میں گفتگو کی میرے باپ نے، ایک رات میں گھر سے نکلا تو احمد مجلس سے اٹھ کھڑا ہوا اور میرے باپ نے قاصد امام سے خلوت کی احمد نے چکر لگایا اور ایسی جگہ چھپ کر کھڑا ہوا تاکہ بات چیت کو سنے قاصد نے میرے باپ سے کہا آپ کے بولنے آپ کو سلام کہیے اور فرمایا ہے میں دنیا سے جانے والا ہوں اور امر امامت منتقل ہونے والا ہے میرے فرزند علی کی طرف اس کی اطاعت تم پر ایسی طرح فرض ہے جس طرح میرے باپ کے بعد میری اطاعت تم پر فرض تھی قاصد یہ کہہ کر چلا گیا اور احمد اپنی جگہ پر آیا اور میری بات کہنے لگا تم سے اور اس سے کیا بات چیت ہوئی انھوں نے کہا ابھی بات چیت ہوئی اس نے کہا میں نے سن لیا ہے پس تم مجھے کیوں چھپاتے ہو اور جو سنا تھا بیان کر دیا میرے باپ نے کہا۔ تم نے فعل حرام کیا۔ خدا فرماتا ہے احوال المسالین کا تجسس نہ کرو۔ پس اس گواہی کو محفوظ رکھو، شاید کہ ہم کسی دن اس کی طرف محتاج ہوں اور تم پر لازم ہے کہ جب وقت آئے تو اس کو ظاہر کر دینا، جب صبح ہوئی تو میرے باپ نے دس پرچوں پر ایک پیغام لکھا اور وہ پرچے قوم کے سرسراؤدہ لوگوں کے حوالے کر کے کہا کہ اس سے پہلے کہ میں تم کو بلاؤں۔ اگر میری موت واقع ہو جائے تو اس کو کھولنا اور مجھاس میں ہے اس پر عمل کرنا۔ جب امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو میرے باپ نے بیان کیا کہ جنازہ ابھی گھر سے نہ نکلنے پایا تھا کہ تقریباً چار سو آدمیوں نے آپ کی امامت کا اقتدار کیا۔ قوم کے رؤسا محمد بن اُفْرَج کے یہاں جمع ہوئے اور امر امامت کے متعلق گفتگو کرنے لگے محمد بن اُفْرَج نے میرے باپ کو اس اجتماع کی خبر دی اور لکھا ہے کہ اگر شہرت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو لے کر آتا۔ لہذا آپ آئیے میرے باپ سوار ہو کر ان کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں قوم جمع تھی انھوں نے میرے باپ سے کہا۔ اس معاملے میں آپ کیا کہتے ہیں

میرے باپ نے کہا۔ ان میرے رفوعوں کو لاؤ۔ وہ لے آئے۔ ان سے کہا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کا کوئی گواہ بھی ہو انہوں نے کہا یہ ابو جعفر اشعری اس پیغام کا گواہ ہے جو مجھے امام محمد تقی علیہ السلام سے پہنچا تھا۔ اور انہوں نے اس سے گواہی دینے کو کہا۔ احمد نے انکار کر دیا میرے باپ نے اس کو میا ہلکی دعوت دی۔ انہوں نے جب معاملہ کی سورت پائی تو کہا میں نے اس پیغام کو سنا ہے میں چاہتا ہوں امام عرب ہو مجھ نہ ہو پس ان سب لوگوں نے اقرار حق کر لیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ الْكُوفِيِّ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَحْكِي أَنَّهُ أَشْهَدَهُ عَلَى هَذِهِ الْوَصِيَّةِ الْمَسْخُوحَةِ :

شَهِدَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشْهَدَهُ أَنَّهُ أَوْصَى إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيهِ بِنَفْسِهِ وَأَخْوَانِهِ وَجَعَلَ أَمْرَ مُوسَى إِذَا بَلَغَ إِلَيْهِ وَجَمَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَاوِرِ قَائِمًا عَلَى تَرَكِيهِ مِنَ الصِّيَاعِ وَالْأَمْوَالِ وَالنَّفَقَاتِ وَالرَّقِيقِ وَغَيْرِ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، صَيْرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَاوِرِ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيْهِ، يَقُومُ بِأَمْرِ نَفْسِهِ وَأَخْوَانِهِ وَيُصَيِّرُ أَمْرَ مُوسَى إِلَيْهِ، يَقُومُ لِنَفْسِهِ بَعْدَهُمَا عَلَى شَرْطِ أَبِيهِمَا فِي صَدَقَاتِهِ الَّتِي تَصَدَّقَ بِهَا وَذَلِكَ يَوْمَ الْأَحَدِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ عَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ وَكَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ شَهَادَتَهُ بِحَطِّهِ وَشَهِدَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ الْجَوَّانِيُّ عَلَى وَثَلِ شَهَادَةِ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ فِي صَدْرِ هَذَا الْكِتَابِ وَكَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ وَشَهِدَ نَصْرَ الْخَادِمِ وَكَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ .

۳۔ احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے بیان کیا کہ اس نے وصیت مکتوبہ کی گواہی دی۔

گواہی دی احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے اس کی کہ ابو جعفر بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اس بات کی گواہی دی کہ وصیت کی امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے فرزند علی اور ان کی بہنوں کے متعلق اور امر موسیٰ کو ان کے بلوغ تک تابع بنایا اور عبد اللہ بن مساور کو متولی بنایا زمینوں اور اموال اور نفقات و غلام و کنیزوں کا جب تک امام علی تقی علیہ السلام بالغ ہوں ران کی عمر اس وقت چھ یا آٹھ سال کی تھی، عبد اللہ بن مساور اس دن سے وکیل امام ہوئے امام علی تقی اور ان کی بہنوں کے معاملات کے اور امر موسیٰ متعلق ہوا امام علی تقی علیہ السلام سے بعد بلوغ جبکہ حاجت وکیل نہ رہے صدقات وغیرہ میں وہ بالغ ہوں امام علی تقی علیہ السلام کے۔ یہ واقعہ روزیک شنبہ ۳ ذی الحجہ ۲۲۰ھ کلپے احمد بن خالد نے اپنے تلم سے گواہی لکھی اور اس کے گواہ ہیں حسن بن محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام جو جو ان مشہور ہیں ان کی گواہی احمد بن ابی خالد کی گواہی کی طرح اس تحریر کے

صدر میں تھی انہوں نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی اور نصر فادم نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی۔

## تہترواں باب امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت پر نص

(باب) ۷۳

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ «ع»

۱- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَارٍ الْقَنْبَرِيِّ قَالَ : أَوْصَى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَبْلَ مَضِيِّهِ بِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَأَشْهُدُنِي عَلَى ذَلِكَ وَجَمَاعَةً مِنَ الْمَوَالِي.

اسی ہی میں یسار راوی کہتا ہے کہ وصی بنایا امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن عسکری (علیہ السلام) کو اپنے مرنے سے چار ماہ قبل اور گواہ بنایا مجھے اور اپنے غلاموں کو۔

۲- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو النَّوْفَلِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي صَحْنِ دَارِهِ، فَمَرَّ بِنَا مُحَمَّدٍ ابْنَهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا صَاحِبُنَا بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: لَا، صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الْحَسَنُ.

۲- راوی کہتا ہے میں امام علی نقی علیہ السلام کے گھر کے صحن میں آپ کے پاس تھا کہ آپ کے فرزند محمد نے میں نے کہا کیا آپ کے بعد ہی امام ہوں گے فرمایا نہیں میرے بعد حسن ہوں گے۔

۳- عَنْهُ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْفَهَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الَّذِي يُصَلِّي عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ تَعْرِفْ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَسَلَّى عَلَيَّ.

۳- راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ میرے بعد تمہارا امام وہ ہوگا جو میری نماز جنازہ پڑھے گا اور ہم اس سے پہلے ابو محمد کو جانتے بھی نہ تھے پس امام علی نقی علیہ السلام کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام نکلے اور نماز جنازہ پڑھائی۔

۴ - وَ عِنْدُ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً  
أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام لَمَّا تَوَفَّى ابْنَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ لِلْحَسَنِ عليه السلام: يَا بَنِيَّ! أَخَذْتُ لَكَ شُكْرًا فَقَدْ أَخَذْتُ  
فِيكَ أَمْرًا.

۴۔ راوی کہتا ہے میں موجود تھا امام علی نقی علیہ السلام کے پاس جس دن ان کے فرزند محمد نے وفات پائی آپ  
نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ خدا کا شکر کرو کہ امر امامت تم سے متعلق ہوا۔

۵ - الْحَسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ الْأَنْبَارِيِّ  
قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً عِنْدَ [مُضِيِّ] أَبِي جَعْفَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَجَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَوَضَعَ لَهُ كُرْسِيَّ  
فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَحَوْلَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام قَائِمٌ فِي نَاحِيَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَمْرِ أَبِي جَعْفَرٍ التَفَتَ إِلَى  
أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ: يَا بَنِيَّ! أَخَذْتُ لَكَ شُكْرًا وَتَعَالَى تَبَارَكَ وَتَعَالَى شُكْرًا فَقَدْ أَخَذْتُ فِيكَ أَمْرًا.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابو جعفر محمد بن علی کا انتقال ہوا تو امام علی نقی علیہ السلام تشریف لائے آپ کے لئے  
کرسی لائی گئی آپ اس پر بیٹھے اور آپ کے گرد آپ کے خاندان والے جمع تھے اور امام حسن عسکری علیہ السلام ایک طرف  
کھڑے تھے جب ابو جعفر کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ بیٹا خدا کا شکر کرو  
کہ اس نے امر امامت کو عطا فرمایا۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَلَانِسِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيٍّ  
بْنِ مَهْزِيَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام إِنْ كَانَ كَوْنٌ - وَأَعُوذُ بِاللَّهِ - فَاِلَى مَنْ؟ قَالَ: عَهْدِي  
إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْ وُلْدِي.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا۔ اگر آپ کا انتقال ہو جائے اور میں اس بچے کی خدا  
سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ میرے لوگوں میں سے سب سے بڑا۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَسْبَارِقِينِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْعَطَّارِ قَالَ: دَخَلْتُ  
عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام وَأَبُو جَعْفَرٍ ابْنُهُ فِي الْأَحْيَاءِ وَأَنَا أَظُنُّ أَنَّهُ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ:  
جُعِلَتْ فِدَاكَ مَنْ أَحْضَ مِنْ وُلْدِكَ؟ فَقَالَ: لِأَنْتَ أَحَدًا حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْكُمْ أَمْرِي، قَالَ:  
فَكُنْتُ إِلَيْهِ بَعْدُ: فِيمَنْ يَكُونُ هَذَا الْأَمْرُ؟ قَالَ: فَكُنْتُ إِلَيْ فِي الْأَكْبَرِ مِنْ وُلْدِي، قَالَ: وَكَانَ



أَبُو عَبْدِ أَكْبَرَ مِنْ جَعْفَرٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ کے فرزند ابو جعفر زندہ تھے میرا گمان تھا کہ وہی امام ہوں گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں امامت کے لئے آپ کی اولاد میں کون مخصوص ہے فرمایا جب تک میرا حکم نہ ہو کسی کو مخصوص نہ کرو۔ راوی کہتا ہے کچھ مدت بعد میں نے پھر حضرت کو لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ میری اولاد میں سب سے بڑا اور امام حسن عسکری ابو جعفر سے بڑے تھے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِنْهُمْ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَفْطَسُ أَنَّهُمْ حَضَرُوا - يَوْمَ تَوْفِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ - بَابُ أَبِي الْحَسَنِ يُعَزُّ وَنَهُ وَقَدْ بَسَطَلَهُ فِي سَخْنِ دَارِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ حَوْلَهُ، فَقَالُوا: قَدْ زَنَا أَنْ يَكُونَ حَوْلَهُ مِنْ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَبَنِي هَاشِمٍ وَقُرَيْشٍ مِائَةً وَخَمْسُونَ رَجُلًا سِوَى مَوَالِيهِ وَسَائِرِ النَّاسِ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَدْ جَاءَ مَشْفُوقَ الْجَنَابِ حَتَّى قَامَ عَنْ يَمِينِهِو نَحْنُ لَانَعْرِفُهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ بِإِطْلَاقِ بَعْدَ سَاعَةٍ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ أَخْبِرْنِي حَدِيثَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرًا، فَقَدْ أَحَدَتْ فِيكَ أَمْرًا، فَبَكَى الْفَتَى وَحَمِدَ اللَّهَ وَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ: وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَنَا أَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى نِعْمَةً لَنَا فِيكَ وَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقَبِلَ: هَذَا الْحَسَنُ ابْنُهُ، وَقَدْ زَنَا لَهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ عَشْرِينَ سَنَةً أَوْ أَرْجَحَ، فَيَوْمَئِذٍ عَرَفْنَا وَ عَلِمْنَا أَنَّهُ قَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِالْإِمَامَةِ وَأَقَامَهُ مَقَامَهُ.

۸۔ روایت کی ہے ایک جماعت بنی ہاشم نے ان میں حسن بن حسن الافطس بھی تھے یہ سب روز وفات محمد پر امام علی نقی بن علی بن محمد امام حسن عسکری کے دروازہ پر حاضر ہوئے بغرض تعزیت آپ کے گھر کے صحن میں تھے اور آپ کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو آل ابو طالب، بنی ہاشم اور قریش سے تھے جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی۔ سوائے غلاموں اور دوسرے لوگوں کے، آپ نے حسن بن علی (نقی) کو دیکھا ان کا گریبان پھٹا ہوا ہے وہ دہنی طرف آکر کھڑے ہو گئے ہم ان کو نہ پہچانتے تھے ایک گھڑی بعد امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا۔ بیٹا اللہ کاشک کرو کہ کہ اس نے تمہارے لئے امر امامت کو فرادیا۔ وہ جوان امام حسن عسکری، رونے لگا اور کہا۔ رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور میں سوال کرتا ہوں خدا سے کہ آپ کی برکت سے اپنی نعمتیں ہم پر تمام کرے اور پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ ہم نے اس جوان کے متعلق سوال کیا۔ لوگوں نے فرمایا۔ یہ حضرت کے فرزند حسن ہیں اس وقت ان کی عمر ۲۰ سال یا کچھ زائد تھی اس دن ہم نے پہچانا اور یہ سمجھا کہ حضرت کا یہ ارشاد امامت اور اپنا قائم مقام ہونے کی طرف تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرِيَابٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ فَعَزَّيْتُهُ عَنْهُ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام جَالِسٌ فَبَكَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ [لَهُ]: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ جَعَلَ فِيكَ خَلْفًا مِنْهُ فَأَحْمِدِ اللَّهَ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں ابو جعفر کے مرنے کے بعد حاضر ہوا تاکہ تعزیت کروں امام حسن عسکری بیٹھے ہوئے تھے وہ رونے لگے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ان کے بعد تم کو امام قرار دیا۔ پس شکر خدا کرو کہ اشتباہ کی صورت باقی نہ رہی

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بَعْدَ مَا مَضَى ابْنُهُ أَبُو جَعْفَرٍ وَإِنِّي لَا فِكْرَ فِي نَفْسِي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ: كَأَنَّهُمَا أَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ وَأَبَا مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْوَقْتِ كَأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَإِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَإِنَّ قِصَّتَهُمَا كَقِصَّتِهِمَا، إِذْ كَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام الْمُرْجِي بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَقْبَلَ عَلِيُّ أَبُو الْحَسَنِ قَبْلَ أَنْ أَنْطِقَ فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا هَاشِمٍ! بَدَأَ اللَّهُ فِي أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مَا لَمْ يَكُنْ يُعْرَفُ لَهُ، كَمَا بَدَأَهُ فِي مُوسَى عليه السلام بَعْدَ مُضِيِّ إِسْمَاعِيلَ مَا كَشَفَ بِهِ عَنْ خَالِهِ وَهُوَ كَمَا حَدَّثَكَ نَفْسُكَ وَإِنَّ كَرَهُ الْمُبْطِلُونَ وَأَبُو مُحَمَّدٍ ابْنِي الْخَلْفُ مِنْ بَعْدِي، عِنْدَهُ عِلْمٌ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَمَعَهُ آلَةُ الْإِمَامَةِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند ابو جعفر کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ابو جعفر اور امام حسن عسکری کا واقعہ اس وقت بالکل ویسا ہی جیسا امام موسیٰ کاظم اور اسماعیل اور فرزندان امام جعفر صادق کا تھا اور جو قصہ خوردی بزرگی کا وہاں تھا وہی یہاں ہے (یعنی جس طرح اسماعیل امام موسیٰ کاظم سے عمر میں بڑے تھے اسی طرح ابو جعفر امام حسن عسکری سے بڑے ہیں) کیونکہ ابو جعفر کے بعد امام حسن عسکری امام ہوئے۔ پھر امام علی نقی علیہ السلام، قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں۔ مجھ سے فرمانے لگے اے ابو ہاشم، خدا نے ابو جعفر کے بعد اپنا حکم ظاہر کیا ابو محمد (حسن عسکری) کے بارے میں جس کی معرفت لوگوں کو نہ تھی یہ ایسا ہی جیسا کہ اسماعیل کے مرنے کے بعد موسیٰ کاظم کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ یہ ایسا ہی جیسا کہ میں نے تم سے بیان کیا۔ اگرچہ باطل پرست اس کو پسند نہ کریں ابو محمد میرا بیٹا میرے بعد میرا جانشین ہے اس کے بعد وہ تمام علم جس کی طرف امتداع ہوتی ہے اس کے پاس سامان امامت ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ دَرِيَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ

الْفَتْحِي كَيْ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنِي أَنْصَحَ آلَ مُحَمَّدٍ غَيْرَ بَرَةٍ وَأَوْقَفْتَهُمْ حُجَّةً وَهُوَ الْأَكْبَرُ مِنْ وَلَدِي وَهُوَ الْخَلْفُ وَإِلَيْهِ يَنْتَهِي عُرَى الْإِمَامَةِ وَأَحْكَامُهَا، فَمَا كُنْتُ سَائِلِي فَسَلَّهُ عَنْهُ، فَمِنْهُ مَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے لکھا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ ابو محمد میرا بیٹا ہے خالص تر ہے آل محمد میں از روئے طبیعت مستحکم تر ہے ان میں از روئے برہان وہ میری اولاد اکبر ہے میرا قائم مقام ہے اس کی طرف منتہا ہوتی ہیں رسنبہائے امامت یعنی جغرافیہ و جغرافیہ وغیرہ جانتا ہے اور ہمیں مسائل کا علم اس کے پاس ہے پس جو تمہیں پوچھنا ہے اس سے پوچھو اس کو ہر اس چیز کا علم ہے جس کی طرف امتیاج ہوتی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَاهُوَيْهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلَّابِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ

أَبُو الْحَسَنِ فِي كِتَابٍ: أَرَدْتُ أَنْ تَسْأَلَ عَنِ الْخَلْفِ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ وَ قَلَعْتُ لِذَلِكَ فَلَا تَنْتَمَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ « لَا يُضِلُّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ حَتَّى يَسِينَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ، وَ صَاحِبُكَ بَعْدِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنِي وَ عِنْدَهُ مَا تَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ، يَقْدُومُ مَا يَشَاءُ اللَّهُ وَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ اللَّهُ مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِئُهَا نَاتٍ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا، قَدْ كُنْتُ بِمَا فِيهِ بَيَانٌ وَ قِنَاعٌ لِكَيْ يَعْظَلَ بِقِطَانٍ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے مجھے امام علی نقی علیہ السلام نے ایک خط میں لکھا کہ تم پوچھنا چاہتے ہو کہ میرے بعد میرا جانشین کون ہے اور تم کو اس معاملہ میں اضطرار ہے پس تم غم نہ کرو اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت کے بعد گمراہی میں نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ وہ ظاہر کر دیتا ہے اس چیز کو جس سے وہ صاحب تقویٰ ہوں تمہارا امام میرے بعد ابو محمد میرا فرزند ہے اس کے پاس تمام باتوں کا علم ہے جن کی تمہیں امتیاج ہو وہ مقدم رکھتا ہے اس چیز کو جس چیز کو خدا چاہتا ہے اور مؤخر کرتا ہے اس چیز کو جسے اللہ مؤخر چاہے خدا فرماتا ہے ہم کسی آیت کو مؤخر نہیں کرتے اور نہ سہلاتے ہیں مگر یہ کہ اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس کی مثل لے آتے ہیں میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں توضیح اور قناعت ہے صاحب عقل بیدار کے لئے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ

أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلْفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلْفِ؟ فَقُلْتُ: وَ لِمَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لِأَتْرُونَ شَخْصَهُ وَ لَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرا جانشین میرے بعد من ہے پس کیا حال ہوگا تمہارا میرے جانشین کے بعد آنے والے جانشین کے متعلق میں نے کہا یہ کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور اس کا ذکر اس کے نام سے نہ کر سکو گے میں نے کہا سپریم انہیں کیسے یاد کریں گے۔ فرمایا یہ کہنا حجت خدا آل محمد سے۔

## پوہترواں باب

### اشارہ اور نص صاحب الدار علیہ السلام کی طرف

(باب ۷۴)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ إِلَى صَاحِبِ الدَّارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ قَبْلَ مُضِيهِ بِسَنَتَيْنِ يُخْبِرُنِي بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ قَبْلِ مُضِيهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يُخْبِرُنِي بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ خبر آئی میرے پاس امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس سے ان کے مرنے کے دو سال قبل ان کی جانشینی کے متعلق پھر خبر آئی مرنے سے تین دن پہلے اور بتایا گیا کہ ان کے بعد کون امام ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَلَالَتِكَ تَمْنَعُنِي مِنْ مَسْأَلَتِكَ، فَتَادَنْ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ؟ فَقَالَ: سَلْ، قُلْتُ: يَا سَيِّدِي هَلْ لَكَ وَلَدٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: فَإِنْ حَدَّثَ بِكَ حَدَّثَ فَأَيْنَ أَسْأَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: بِالْمَدِينَةِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی جلالت سوال کرنے سے مانع ہے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے سوال کروں۔ فرمایا۔ پوچھو میں نے کہا آیا آپ کے کوئی فرزند ہے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہم کہاں سوال کریں فرمایا مدینہ شہر میں (وکلانہ کے ذریعہ)

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْمُوفِ، عَنْ عَمْرِوِ الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنَهُ وَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند کو مجھے دکھلا کر کہا یہ تمہارا امام ہے میرے بعد

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَابِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعُمَرِيِّ: قَدِمْتُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ هَالِكُ لِي: قَدِمْتُ وَإِلَيْكَ قَدْ خَلَفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبْتُهُ مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے وکیل امام حسن عسکری سے کہا کہ امام ابو محمد حسن عسکری انتقال کر گئے اس نے کہا ہاں۔ لیکن تم میں اپنا جانشین ان کو بنا گئے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ تَيْمَةَ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عَن أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُبُلَ الزَّيْبِيِّ لَعْنَهُ اللَّهُ: هَذَا جَزَاءُ مَنْ اجْتَرَأَ عَلَى اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِبٌ، فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللَّهِ فِيهِ، وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ «مُحَمَّد» فِي سَنَةِ سِتِّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے خبر دی جب زبیری (مقتدر عباسی) قتل کر دیا گیا کہ یہ سزا ہے اس کو جو اللہ سے گستاخی کرتا ہے اس کے اولیاء کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔ پس اس نے قدرتِ خدا کو کیسا دیکھا حضرت کے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام آپ نے محمد رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ ابْنِي عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ - مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ - عَنْ صَوِّ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ سَمَّاهُ قَالَ: أَتَيْتُ سَامِرًا وَ لَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمْتُ فَقَالَ: مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَالزِّمِ الْبَابَ، قَالَ فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ، ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ إِذْنٍ إِذَا كَانَ فِي الدَّارِ رِجَالٌ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَ هُوَ فِي دَارِ الرَّجَالِ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةَ فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي، مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ، فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَدْخُلْ وَلَا أَخْرُجْ، فَحَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مَغْطَى، ثُمَّ نَادَانِي أَدْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: اكْشِفِي عَمَّا مَعَكَ، فَكَشَفَتْ عَن غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ كَشَفَ عَن بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابَتْ مِنْ لَسَانِهِ إِلَى سُرَّتَيْهِ أَحْضَرَ لَيْسَ بِأَسْوَدَ، فَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلْتَهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ

حَسْبِيَ مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ راوی کہتا ہے میں سامرہ آیا اور امام حن عسکری علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہوا۔ حضرت نے مجھے بلایا۔ میں اندر داخل ہوا اور سلام کیا۔ فرمایا کیسے آئے میں نے کہا آپ کی خدمت کرنے کے لئے فرمایا۔ اچھا رہو میں حضرت کے عادلوں کے ساتھ رہنے لگا اور بازار سے سودا سلف لانے لگا میں بغیر اذن گھر کے اندر آتا جاتا تھا جبکہ مردانہ ہوتا تھا ایک روز میں اندر آیا اس وقت گھر میں مرد تھے میں نے گھر کے اندر ایک آواز سنی، حضرت نے مجھے پکار کر کہا اپنی جگہ پر ٹھہرو، پس میں نے اندر داخل ہونے کی جسارت نہ کی اور باہر نہ نکلا۔ ناگاہ ایک کنیز نکلی۔ اس کے ساتھ کوئی شے لپیٹی ہوئی پھر مجھے ہنسی آئی کہ جاؤ میں اندر آیا۔ پھر کنیز کو پکارا۔ وہ آئی تو فرمایا جو تیرے پاس ہے اس پر سے پردہ ہٹا دے۔ اس نے ہٹایا تو میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا جس کے بال سینہ سے نوات تک سنہری تھے کالے نہ تھے حضرت نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے اس کے بعد نوڈی کو اٹھالے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب تک امام حن عسکری زندہ رہے میں نے پھر نہ دیکھا

## پچھتروال باب

ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے حضرت حجت علیہ السلام کو دیکھا ہے

(باب) ۷۵

فِي تَسْمِيَةِ مَنْ رَأَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الْجَمْعِيِّ قَالَ: اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالشَّيْخَ أَبُو عَمْرٍو رَحِمَهُ اللَّهُ عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ فَغَمَزَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْخَلْفِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ، وَمَا أَنَا بِشَاكٍ فِيْمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَإِنَّ اعْتِقَادِي وَدِينِي أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلَّا إِذَا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ رُفِعَتِ الْحُجَّةُ وَ أُغْلِقَ بَابُ التَّوْبَةِ «فَلَمْ يَكْ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا» فَأَوْلِيكَ أَشْرَارٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ الَّذِينَ تَقُومُ عَلَيْهِمُ الْقِيَامَةُ وَ لِكَيْتِي أَحْبَبْتُ أَنْ أَرْدَادَ يَقِينًا وَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يَحْسِبِي الْمَوْتَى قَالَ: أَوْلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلَى وَ لَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي، وَ قَدْ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ وَ قُلْتُ: مَنْ أَعْمَلُ أَوْ عَمَّنْ آخَذَ وَ قَوْلٌ مِنْ أَقْبَلُ؟ فَقَالَ لَهُ:

الْعَمْرِيَّ تَعْتَبِي فَمَا آدَى إِلَيْكَ عَنِّي فَعَسَى يُؤَدِّي وَمَا قَالَ لَكَ عَنِّي فَعَسَى يَقُولُ ، فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِعْ ، فَإِنَّهُ التَّيَقَةُ الْمَأْمُونُ ، وَأَخْبَرَ نَبِيَّ أَبُو عَلِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ مِثْلِ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ: الْعَمْرِيَّ وَأَبْنُهُ يُقْتَانِ ، فَمَا آدَى إِلَيْكَ عَنِّي فَعَسَى يُؤَدِيَانِ وَمَا قَالَ لَكَ فَعَسَى يَقُولَانِ ، فَاسْمَعْ لَهُمَا وَأَطِعْهُمَا فَإِنَّهُمَا التَّيَقَتَانِ الْمَأْمُونَانِ ، فَهَذَا قَوْلُ إِمَامَيْنِ قَدْ مَضَى فَيْكَ . قَالَ : فَخَرَّ أَبُو عَمْرٍو سَاجِدًا وَبَكَتُمْ قَالَ: سَلْ حَاجَتَكَ فَقُلْتُ : أَنْتَ رَأَيْتَ الْخَلْفَمِينَ بَعْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ وَرَقَبَتُهُ مِثْلُ ذَا وَ أَوْ مَأْ بِيَدِيهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ لِي : هَاتِي قُلْتُ : فَالِاسْمُ ؟ قَالَ مَحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ ذَلِكَ وَلَا أَقُولُ هَذَا مِنْ عِنْدِي ، فَلَيْسَ لِي أَنْ أَحِلَّ وَلَا أُحْرِمَ وَلَكِنْ عَنْهُ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ أَنْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَضَى وَلَمْ يَخْلَفْ وَكَلَدًا وَقَسَمَ مِيرَاثَهُ وَأَخَذَهُ مَنْ لَأَحَقُّ لَهُ فِيهِ ، وَهُوَ ذَا عِيَالُهُ يَجُولُونَ ، لَيْسَ أَحَدٌ يَجُزُّ أَنْ يَتَعَرَّفَ إِلَيْهِمْ أَوْ يَنْبَلِغَهُمْ شَيْئًا وَإِذَا وَقَعَ الْإِسْمُ وَقَعَ الطَّلَبُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ أَمْسِكُوا عَنْ ذَلِكَ .

قَالَ الْكَلْبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَحَدَّثَ نَبِيَّ شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا - ذَهَبَ عَنِّي اسْمُهُ - أَنَّ أَبَا عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مِثْلِ هَذَا فَأَجَابَ بِمِثْلِ هَذَا .

زمانہ نبیت صغریٰ میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفر ار جار تھے۔ اول ابو عمرو عثمان بن  
توضیح: سعید عمری، دوسرے ان کے بیٹے ابو جعفر محمد بن عثمان تیسرے ابو القاسم الحسین بن روح بن

ابی بکر المنذر بنجی، چوتھے ابوالحسن علی بن محمد اسمری۔

۱۔ راوی کہتا ہے مجھے ہوئے میں اند شیخ ابو عمرو محمد اللہ علیہما السلام کے پاس انھوں نے اپنی اسکو سے اشارہ کیا کہ میں شیخ ابو عمرو سے امام حسن عسکری کے جانشین کے متعلق سوال کروں میں نے کہا۔ اے ابو عمرو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اس میں مجھے شک نہیں ہے میرا اعتقاد ہے اور یہ میرا دین ہے زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی مگر قبل قیامت چالیس روز دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخر میں نے والا امام ہو گا چونکہ مذکورہ بالا قول راوی کا ہے نہ کہ امام کا۔ لہذا اس کو قوت نہیں دی جاسکتی جب قیامت آجائے گی تو حجت خدا رفع ہو جائے گی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جب تک پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور دراصل صحابہ تقاضائے ایمان اس نے نہ کئے ہوں ایسے لوگ اشرار تعلق اللہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔ لیکن میں یقین میں زیادتی چاہتا ہوں جس طرح ابراہیم نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے دکھا دے کہ مردوں کیسے زندہ کر لے خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے کہا کیوں نہیں لیکن اطمینان تلب چاہتا ہوں مجھے خبر دی ہے

ابوعلیٰ احمد بن اسحاق نے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں مسائل میں کس شخص کے حکم پر عمل کروں اور احکام شریعت کو کس سے لوں اور کس کے قول کو قبول کروں حضرت نے فرمایا: عمری میرا معتمد ہے جو بات وہ میری طرف سے پہنچائے وہ میری ہی بات ہوگی اور جو میری طرف سے تم سے کہے وہ میرا ہی قول ہوگا تم اسے سنو اور اطاعت کرو وہ میرا معتمد ہے اور خط سے مامون و مصنون ہے۔

ابو اسحاق نے یہ بھی بتایا کہ ایسا ہی سوال انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے بھی کیا تھا انہوں نے بھی یہی فرمایا کہ عمری اور ان کا بیٹا دونوں ثقف میں ہیں وہ میری طرف سے تم کو پہنچائیں وہ صحیح ہوگا اور جو تم سے کہیں وہ میرا ہی قول ہوگا پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو وہ دونوں ثقف اور مامون ہیں۔

یہ قول دو اماموں کا تمہارے بارے میں ہے یہ سن کر ابو عمرو و سجدہ میں گر پڑے اور روئے اور فرمایا: پوچھو میں نے کہا کیا امام حسن عسکری کے جانشین کو دیکھا ہے فرمایا: خدا کی قسم ان کی گردن اس طرح کی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔ میں نے ان سے کہا۔

اب ایک سوال باقی رہا۔ انہوں نے کہا وہ بھی بیان کر رہے ہیں نے کہا۔ ان کا نام بتا دیجئے۔ فرمایا اس کے متعلق سوال کرنا تم پر حرام ہے میں کسی امر کے متعلق نہیں کہتا کہ یہ میری طرف سے ہے میں خود نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہوں اور نہ حرام، بلکہ جو کچھ کہتا ہوں امام علیہ السلام کی طرف سے، اس امر میں بادشاہ جابر کا خوف ہے لوگوں نے بیان کر دیا کہ امام حسن عسکری مر گئے درآئیں لیکن ان کا کوئی بیٹا نہیں پس ان کی میراث تقسیم ہوگئی اور وہ مل گئی اس شخص کو (جعفر کذاب) جس کا اس میں کوئی حق نہیں اور حال یہ ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے عیال (ان کے غلام وغیرہ) لوگوں کے درمیان گشت کرتے پھرتے ہیں اور کسی کی یہ جہالت نہیں کہ ان کا تعارف کرادے یا ان کو کچھ دے دے مگر بادشاہ جابر کو ان کا پتہ چل جائے تو فوراً بلے اور ان کو قتل کر ڈالے) پس اس سوال سے باز رہو اور ان کا نام نہ پوچھو۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ نے ہمارے اصحاب سے جن کا نام میں بھول گیا ہوں یہی روایت احمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَسَقَّ شَيْخٍ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ بِأَخِي

۴۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا موسیٰ بن جعفر نے جو خاندان رسول میں سب سے کبیر السن تھے کہ میں نے حضرت صاحب الامر کو دو مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان دیکھا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِزْقِ اللَّهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْرَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهِيَ عَمَةٌ أَبِيهِ أَنْهَا رَأَتْهُ



لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَبَعْدَ ذَلِكَ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ خاتون بنتِ امام محمد تقی علیہ السلام نے جو چھوٹی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کی بیان کیا کہ میں نے حضرت حجت کو ولادت کی اس رات اور اس کے بعد دیکھا ہے

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمْرِيِّ: قَنَمَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ قَدْ مَضَى وَلَكِنْ قَدْ خَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبْتَهُ مِثْلَ هَذَا... وَ أَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے عمری سے دریافت کیا کہ امام حسین علیہ السلام مر گئے۔ فرمایا۔ ہاں۔ لیکن انھوں نے اپنا فرزند چھوڑا ہے جس کا گردن ایسی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَتْحِ مَوْلَى الزَّرَّادِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ بِنِ مَطَهَّرٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ قَدْ رَأَاهُ وَوَصَفَ لَهُ قَدَهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو علی بن مٹھڑ سے کہ ذکر کیا انھوں نے کہ انھوں نے حضرت حجت کو دیکھا ہے اور حضرت نے ان سے حال بیابان نوردی بیان کیا ہے (قد کے معنی قامت کے بھی ہیں اور بیابان نوردی کے بھی، یہاں مناسب معنی بیابان نوردی ہے کیونکہ قامت کا بیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔)

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شاذَانَ بْنِ نَعِيمٍ، عَنْ خَادِمِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ النَّبِيِّ بُوْرِي أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ وَاقِعَةً مَعَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى الصَّفَا فَجَاءَ عليه السلام حَتَّى وَقَفَ عَلَيَّ إِبْرَاهِيمَ وَقَبَضَ عَلَيَّ كِتَابَ مَنَابِيهِ وَوَحَدَّ ثُهُ بِأَشْيَاءَ.

۶۔ کنیز نیشاپوری سے مروی ہے کہ میں ابراہیم کے ساتھ کہہ صفا پر کھڑی تھی کہ حضرت صاحب الامر آئے اور ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور ان سے حج کے مناسک کی کتاب لے لی اور ضروری مسائل ان کو بتائے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ رَأَاهُ عِنْدَ الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ وَالنَّاسُ يَتَجَادَبُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا يَهَذَا أُمْرًا.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو حجرِ اسود کے پاس دیکھا لوگ ہجوم میں ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اور حضرت فرما رہے تھے۔ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

۸- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُهُ بِالْمَقَالِ بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ حِينَ أَيَفَعَ وَ قَبِلَتْ يَدَيْهِ وَ رَأَسَهُ .

۸- راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر کو ۲۰ سالہ عمر کا دیکھا میں نے ان کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دیا (ایفعا زمانہ شباب بست سالہ عمر)

۹- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَبْرِيِّ - رَجُلٌ مِنْ وَدِّ الْقَبْرِ الْكَبِيرِ - مَوْلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا بِالْمَقَالِ قَالَ : جَرِي حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ فَدَعَمَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَلَيْسَ غَيْرُهُ فَهَلْ رَأَيْتَهُ ؟ فَقَالَ : لَمْ أَرَهُ وَلَكِنْ رَأَى غَيْرِي ، فُلْتُ : وَمَنْ رَأَاهُ ؟ قَالَ : قَدَّمَ آهُ جَعْفَرُ مَرَّتَيْنِ وَ لَهُ حَدِيثٌ .

۹- راوی سے جعفر کذاب کا ذکر آیا تو اس کی لوگوں نے مذمت کی، میں نے کہا اس کے سوا اور کوئی وارث ہی نہ تھا کیا تم نے وارث کو دیکھا ہے راوی نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا ہے میرے غیر نے دیکھا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا خود جعفر کذاب نے دو مرتبہ دیکھا ہے اور ان سے بات بھی کی۔

۱۰- عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَجْهَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَمَّنْ رَأَاهُ : أَنَّهُ حَرَجَ مِنَ الدَّارِ قَبْلَ الْحَادِثِ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ وَ هُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ لَوْلَا الطَّرْدُ - أَوْ كَلَامٌ هَذَا نَحْوَهُ .

۱۰- راوی کہتا ہے خبر دی مجھے محمد الوجہانی نے ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے صاحب الامر کو دیکھا قبل وفات امام حسن عسکری دس روز پہلے اور فرمایا۔ خداوند تو جانتا ہے کہ یہ گھر محبوب ترین گھروں میں سے ہوتا اگر جعفر وغیرہ کی مخالفت نہ ہوتی یا اس قسم کی باتیں نہ کی جاتیں۔

۱۱- عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَعْضِ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ قَالَ : شَاهَدْتُ سَيْمَاءَ آفَقًا بَسْرًا مِنْ رَأَى وَ قَدْ كَسَرَ بَابَ الدَّارِ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَ بِيَدِهِ طَبْرُزَيْنِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا تَسْتَعُ فِي دَارِي ؟ فَقَالَ سَيْمَاءُ : إِنَّ جَعْفَرَ أَدْعَمَ أَنَّ أَبَاكَ مَضَى وَلَا وَادَّ لَهُ ، فَإِنْ كَانَتْ دَارُكَ فَقَدْ انْصَرَفَتْ عَنْكَ ، فَخَرَجَ عَنِ الدَّارِ . قَالَ : عَلِيُّ بْنُ قَيْسٍ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا خَادِمٌ مِنْ خَدَمِ الدَّارِ فَسَأَلْتُمَعْنَ هَذَا الْحَبْرِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ : حَدَّثَنِي بَعْضُ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ ، فَقَالَ لِي : لَا يَكْدُ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ .

۱۱۔ علی بن قیس ایک دیہاتی قاضی سے بیان کیا کہ میں نے بادشاہ کے ایک افسر کو دیکھا کہ امام حسن عسکری کے گھر کا دروازہ توڑ رہا ہے پس حضرت صاحب الامرؑ کے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔ اس سے آپ نے فرمایا۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس حاکم نے کہا۔ جعفر کذاب کا گمان یہ ہے کہ آپ کے والد لاؤدر سے ہیں پس اگر یہ آپ کا گھر ہے تو میں واپس جاتا ہوں یہ کہہ کر وہ گھر سے واپس آگیا۔ علی بن قیس کا بیان ہے کہ اس گھر کے نوکروں میں سے ایک نوکر نکلا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ تم سے کس نے بیان کیا میں نے کہا دیہات کے ایک قاضی نے۔ اس نے کہا بیخبر لوگوں سے پرشیدہ نہ رہے گی۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرِو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِيهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ!

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے صاحب الامر کو دکھلا کر فرمایا۔ یہ ہیں تمہارے امام

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ النَّسَائِيِّ بُوْرِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَصْرِ طَرْيَفِ الْخَادِمِ أَنَّهُ رَأَاهُ.

۱۳۔ ابو نصر طریف خادم امام حسن عسکری علیہ السلام کہتا ہے کہ میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيِّ الْعَجَلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَاهُ إِيَّاهُ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دکھایا۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْمَدَائِنِ قَالَ: كُنْتُ حَاجِبًا مَعَ رَفِيقٍ لِي، فَوَاقَيْنَا إِلَى الْمَوْفِقِ فَإِذَا شَابٌ قَاعِدٌ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَفِي رِجْلَيْهِ نَعْلٌ صَفْرَاءُ، قَوْمٌ مِنَ الْإِزَارِ وَالرِّدَاءِ بِمِائَةِ وَخَمْسِينَ دِينَارًا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، قَدْنَا مِنْهَا سَائِلٌ فَرَدَدْنَا، قَدْنَا مِنَ الشَّابِّ فَسَأَلَهُ، فَحَمَلَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ وَنَاوَلَهُ، فَدَعَا لَهُ السَّائِلُ وَاجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ وَأَطَالَ، فَقَامَ الشَّابُّ وَغَابَ عَنَّا، فَدَنَوْنَا مِنَ السَّائِلِ فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ مَا أَعْطَاكَ؟ فَأَرَانَا حَصَاةً ذَهَبَ مِصْرَةَ سَهْ، قَدَرْنَاهَا عِشْرِينَ وَمِثْقَالًا، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: مَوْلَانَا عِنْدَنَا وَنَحْنُ لَانْدِي ثُمَّ دَهَبْنَا

فِي طَلَبِهِ فَدَرْنَا الْمَوْقِفَ كُلَّهُ، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَسَأَلْنَا كُلَّ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالُوا: شَاتٌ عَلَوِيٌّ، يَجِيحُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَا شِئًا.

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ حج کر رہا تھا جب عرفات میں ہم پہنچے تو میں نے ایک نوجوان کو بیٹھا پایا جو ایک ننگ اور رو پھینے ہوئے تھا اور زرد رنگ کا جو تاپیروں میں تھا میں ننگ اور ردا کی قیمت کا اندازہ لگا یا ۵۰ دینار اور یہ کہ سفر کی تکان کا کوئی اثر ان پر نہ تھا ایک سائل ہمارے پاس آیا۔ ہم نے اس کو رد کر دیا۔ وہ اس جوان کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے زمین سے کچھ اٹھایا اور لے لے دیا۔ سائل نے اسے دعا دی اور یہی دعا کی جوان وہاں سے اٹھا اور غائب ہو گیا۔ ہم دونوں سائل کے قریب آئے اور ہم نے اس سے کہا تجھے اس جوان نے کیا دیا۔ اس نے ہمیں دکھایا وہ سونے کی ایک دندانہ دار ٹلی تھی جو ہمیں منتقال وزنی تھی میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا مولا ہمارے پاس تھا اور ہم نے نہ جانا۔ پھر ہم اس کی تلاش میں چلے اور تمام عرفات میں ڈھونڈا۔ لیکن پتہ نہ چلا۔ پھر ہم نے مکہ اور مدینہ کے تمام لوگوں سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ ایک جوان علوی ہر سال پایادہ حج کرتا ہے۔

## چھترواں باب حضرت کے نام لینے کی نہی

(باب) ۷۶

فِي التَّهْوِي عَنْ الْأَسْمِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ يَقُولُ: الْخَلْفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلْفِ؟ فَقُلْتُ: وَ لِمَ جَمَلْتَنِي اللَّهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَرُونَ شَخْصَهُ وَلَا يَجِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذَكَرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرے بعد میرے جانشین جن عسکری علیہ السلام ہیں پھر فرمایا تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ان کے فرزند کے ساتھ، میں نے کہا آپ نے یہ کیوں فرمایا، فرمایا تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور نہیں جانتے ہو گا تمہارے لئے ان کا نام لے کر ذکر کرنا۔ میں نے کہا پھر ہم کیسے ذکر کریں گے فرمایا۔ یہ کہنا حجت آل محمد

صلوات اللہ وسلامہ

۲- عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّالِحِيُّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُصَيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَسْأَلَ عَنِ الْأِسْمِ وَالْمَكَانِ ، فَخَرَجَ الْجَوَابُ : إِنَّ دَلَّتْهُمْ عَلَى الْأِسْمِ أَدَاؤُهُ وَ إِنْ عَرَفُوا الْمَكَانَ دَلَّتُوا عَلَيْهِ .

۲- راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ میں حضرت صاحب الامر سے ان کا نام اور جگہ معلوم کروں جو اب آیا اگر کیا تم نام معلوم کرو گے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لئے مضرت رساں ہو گا اور اگر مکان کا پتہ چل گیا تو چڑھ دوڑیں گے۔

۳- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ - وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ - فَقَالَ : لَا يُرَى جِسْمُهُ وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ .

۳- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ حضرت نے جب قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا اور ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔

۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمَّى بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ .

۴- راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحب الامر کو ان کے نام سے نہ پکارا جائے مگر کافر۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آل رسول کے لئے وہ آشنا خوفناک دور تھا کہ حضرت صاحب الامر

**توضیح :-** علیہ السلام کا نام لینا اور ان کو موجود کہنا جان جو کھوں کا معاملہ تھا۔

## شہتروال باب امر نادرجال غیب میں

(باب ۷۷)

نادر فی حال الغیبة

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ،

وَعَنْ بِنِ يَعْنِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَأَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَلَمْ يَعْلَمُوا مَكَانَهُ وَهُمْ فِي ذَلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَّةُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا مَبِئَاتُهُ، فَمِنْهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَإِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبَ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّتَهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ مَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ طَرَفَةَ عَيْنٍ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا عَلَى رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندوں کو نزدیک خدا سے اور خدا کا راضی ہونا ان سے ایسی حالت میں ہے جب وہ جمعتِ خدا کو غائب پائیں اور وہ ان پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی جائے قیام کو نہ جانیں اور اس کا علم رکھیں کہ جمعتِ خدا سے زمانہ خالی نہیں ہوتا اور نہ جو اس کا عہد بندوں سے ہے وہ باطل ہوتا ہے لیکن ان کو چاہیے کہ ہر صبح و شام ظہور حضرت جمعتِ علیہ السلام کی توقع رکھیں جب جمعتِ خدا کا غائب ہونا یہ علامت ہے اس کی خدا کا غضب ہے اس کے دشمنوں پر امام کو ظاہر نہیں کیا گیا ان پر اور خدا کو اس کا علم ہے کہ اس کے اولیاء وجود حضرت جمعت میں شک نہیں کرتے اور اگر وہ شک کرنے والے ہوتے تو وہ حضرت کو غائب نہ کرتا ایک دن کے لئے بھی اور یہ شک تو بدترین لوگوں ہی کو ہوتا ہے۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْدَاسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْنِي وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارِ السَّابِاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّمَا أَفْضَلُ: الْعِبَادَةُ فِي السِّرِّ مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمْ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ أَوِ الْعِبَادَةُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ وَدَوْلَتِهِ، مَعَ الْإِمَامِ مِنْكُمْ الظَّاهِرِ؟ فَقَالَ: يَا عَمَّارُ! الصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ وَاللَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْعِلَاقَةِ وَكَذَلِكَ وَاللَّهُ عِبَادَتُكُمْ فِي السِّرِّ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَتَخَوُّكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَحَالِ الْهَدَنَةِ أَفْضَلُ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ مَعَ إِمَامِ الْحَقِّ الظَّاهِرِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَلَيْسَتْ الْعِبَادَةُ مَعَ الْخَوْفِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ مِثْلَ الْعِبَادَةِ وَالْأَمْنِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ. وَأَعْلَمُوا أَنَّ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَلَاةً قَرِيبَةً فِي جَمَاعَةٍ، مُسْتَتِرًا بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَاتَمَّتْهَا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَرِيبَةً فِي جَمَاعَةٍ، وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً قَرِيبَةً وَخَدَّهُ مُسْتَتِرًا بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَاتَمَّتْهَا، كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً قَرِيبَةً وَخَدَانِيَةً وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً نَافِلَةً لَوْ قَرَّبَهَا فَاتَمَّتْهَا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ نَوَافِلَ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

حَسَنَةً كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا عَشْرِينَ حَسَنَةً وَيُضَاعِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْكُمْ إِذَا أَحْسَنَ أَعْمَالَهُ وَدَانَ بِالتَّقِيَّةِ عَلَى دِينِهِ وَإِمَامِهِ وَنَفْسِهِ وَأَمْسَكَ مِنْ لِسَانِهِ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ

قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدَّوَاللهِ رَغَبْتَنِي فِي الْعَمَلِ وَحَثَّنْتَنِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ أَجِبْ أَنْ أَعْلَمَ كَيْفَ صِرْنَا نَحْنُ الْيَوْمَ أَفْضَلَ أَعْمَالًا مِنْ أَصْحَابِ الْأِمَامِ الظَّاهِرِ مِنْكُمْ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَنَحْنُ عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَإِلَى كُلِّ خَيْرٍ وَفَقِهِوَ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ سِرًّا مِنْ عَدُوِّكُمْ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَبْرِ ، مُطِيعِينَ لَهُ صَابِرِينَ مَعَهُ مُنْتَظِرِينَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ ، خَائِفِينَ عَلَى إِمَامِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ مِنَ الْمُلُوكِ الظَّالِمَةِ تَنْظُرُونَ إِلَى حَقِّ إِمَامِكُمْ وَحُقُوقِكُمْ فِي أَيْدِي الظَّالِمَةِ ، قَدَّمْتُمْ كُمْ ذَلِكَ وَأَضْطَرُّوْكُمْ إِلَى حَرْبِ الدُّنْيَا وَطَلَبِ الْمَعَاشِ مَعَ الصَّبْرِ عَلَى دِينِكُمْ وَعِبَادَتِكُمْ وَطَاعَةِ إِمَامِكُمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، فَبِذَلِكَ ضَاعَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ الْأَعْمَالَ فَهَبْنَا لَكُمْ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا تَرَى إِذَا أَنْ نَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ الْفَائِزِ وَيُظَهَرُ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْيَوْمَ فِي إِمَامَتِكَ وَطَاعَتِكَ أَفْضَلُ أَعْمَالًا مِنْ أَصْحَابِ دَوْلَةِ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَا تَجِبُونَ أَنْ يُظَهَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَقُّ وَالْعَدْلُ فِي الْبِلَادِ وَيَجْمَعَ اللَّهُ الْكَلِمَةَ وَيُولِفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَا يَعْصُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ وَتَعَامَ حُدُودُهُ فِي خَلْقِهِ وَيَرِدَ اللَّهُ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِهِ فَيُظَهَرُ ، حَتَّى لَا يَسْتَخْفَى بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ ، أَمَا وَاللَّهِ يَا عَمَّارُ لَا يَمُوتُ مِنْكُمْ مَيِّتٌ عَلَى الْخَالِ الْبَيْتِ أَنْتُمْ عَلَيْهَا إِلَّا كَانَ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَنِي وَاحِدٍ فَابْشَرُوا ،

۲۔ عمار سا باطل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کون سی عبادت افضل ہے آیا وہ جو دولت باطل میں امام مستور کے ساتھ ہو خفیہ طور پر یا وہ عبادت جو حق کی حکومت میں امام ظاہر کے ساتھ ہو، فرمایا ہے عمار پوچھو صدقہ علانیہ صدقہ سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح واللہ تمہاری وہ عبادت ہے جو سلطنت باطل میں امام غائب کے ساتھ ہو اور اس سلطنت باطل میں تم کو تمہارے دشمن سے دُرا تا ہوں اور اہل حق کا اپنے دعوتی حق کو سلطنت باطل میں چھوڑ دینا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو عبادت کرتا ہے پھر حق کے وقت امام برحق کے ظاہر ہونے پر سلطنت حق میں اور نہیں ہے دولت باطل میں خوف کے ساتھ عبادت کرنا مثل اس عبادت کے جو بحالت امن ہو اہل حق کی سلطنت میں۔

اور یہ بھی جان لو کہ تم میں سے جو شخص کسی دن ایک فرض نماز جماعت کے ساتھ صبح وقت پر اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور اس کو تمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس فرض نمازوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو کوئی ایک نماز کو آپ فرمائی اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور وقت پر اسے پورا کرے تو خدا اسے ۲۵ فرمائی واجب نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو ایک نماز نافلہ وقت پر ادا کرے تو خدا اسے دس سنت نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو چھپا کر نیکی کرتا ہے تو خدا اسے بین نیکیوں کا ثواب دیتا ہے اور اللہ اس مومن کے حسنت کو دو گنا کر تلہے جو اچھے افعال بجالائے اور عمل کرے تقیہ پر اپنے دین اور اپنے امام اور اپنے نفس کی حفاظت کے لئے اور اپنی زبان کو روکے لہے اور اس کو دو چند ثواب ملے گلبے شک اللہ کریم ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ نے عمل کی طرف مجھے رغبت دلائی اور اس کے لئے اُسبارا۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیونکہ ہم افضل ہوں گے از روئے اعمال ان اصحاب سے جو امام ظاہر کے ساتھ ہوں سلطنت حق درآسنا لیکہ ہم دین و اہل پر میں فرمایا تم سبقت لے گئے ان پر داخل ہونے سے دین خدا میں اور نماز روزہ حج اور ہر امر خیر میں جس کی توفیق اللہ نے دی اور اللہ کی عبادت کی طرف سبقت کرنے میں اپنے دشمن سے پوشیدہ طور پر بجالانے میں اپنے نائب امام کے ساتھ اس کی اطاعت میں رہتے ہوئے اور اس کے ساتھ صبر سے کام لیتے ہوئے اور سلطنت حق کا انتظار کرتے ہوئے اور ظالم بادشاہوں سے اپنی جان اور اپنے امام کی جان سے خوفزدہ ہو کر اور انتظار کرتے ہوئے اپنے امام اور اپنے حقوق کے واپس لینے کا ان ظالموں سے جنہوں نے تمہارے حقوق روک رکھے ہیں اور انہوں نے مضطرب دیا ہے کہ تم کو کسب دنیا کے لئے محنت و مشقت کے ساتھ اور مجبور کئے گئے ہو صبر کرنے پر اپنے دین کے اپنی عبادت کے اور اپنے امام کی اطاعت کے معاملے میں اور تمہیں ہر وقت اپنے دشمن کا خوف رہتا ہے یہ وجہ ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجر کو دو گنا کر دیا ہے پس تمہیں یہ گوارا ہو۔

میں نے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اس صورت میں جبکہ ہوں گے ہم اصحاب قائم آل محمد سے اور حق ظاہر ہوگا۔ درآسنا لیکہ اب ہم آپ کی امامت و اطاعت میں رہ کر افضل ہیں از روئے اعمال ان لوگوں سے جو سلطنت حق میں ہوں گے اور وہ دولت عدل میں ہوگی فرمایا سبحان اللہ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ شہروں میں حق اور عدل کو قائم کرے اور سب کو ایک کلمہ پر جمع کرے اور اختلاف وائے دلوں میں الفت پیدا کرے اور لوگوں کو ایسا بنا دے کہ وہ روئے زمین پر اس کی نافرمانی نہ کریں اور حدود شریعت لوگوں میں قائم ہو جائے اور اللہ قائم آل محمد کے زمانہ میں حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے گا اور وہ اس طرح ظاہر ہوگا کہ کوئی حق کی بات کسی کے خوف سے چھپی نہ رہے گی۔ خدا کی قسم اے عمار! تم میں سے کوئی نہ رہے گا اس حال میں کہ تم ہو مگر یہ کہ عند اللہ اس کی فضیلت ہوگی بہت سے شہیدوں پر بدر اور اہل حد کے پس تم کو بشارت ہو۔



يَحْيَىٰ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ :  
 حَدَّثَنِي الثَّقَفُ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ :  
 اللَّهُمَّ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَأْرِزُ كُلَّهُ وَلَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَأَنَّكَ لَا تَجْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ  
 عَلَى خَلْقِكَ ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمَطَاعِ أَوْ خَائِبٍ مَغْمُورٍ ، كَيْلًا تَبْطُلُ حُجَّتَكَ ، وَلَا يَبْضِلُ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ ،  
 بَلْ أَيْنَ هُمْ وَكَمْ ؛ أَوْلِيَاؤُكَ الْأَقْلُونَ عَدَاؤًا وَالْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْرًا ، الْمُسْتَمِعُونَ لِقَادَةِ الدِّينِ ،  
 الْأَيْمَةَ الْهَادِينَ ، الَّذِينَ يَتَأَذَّبُونَ بِأَدَابِهِمْ وَيَنْهَجُونَ نَهَجَهُمْ ، فَمَعِنْدَ ذَلِكَ يَهْجُمُ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ  
 الْإِيمَانِ ، فَتَسْتَجِيبُ أَرْوَاحَهُمْ لِقَادَةِ الْعِلْمِ وَيَسْتَلْبِثُونَ مِنْ حَدِيثِهِمْ مَا اسْتَوْعَرَ عَلَى غَيْرِهِمْ وَيَأْتِسُونَ  
 بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْمَكْدِبُونَ وَأَبَاءُ الْمُسْرِفُونَ ، أَوْلِيَاؤُكَ أَتْبَاعُ الْعُلَمَاءِ صَحْبُوا أَهْلَ الدُّنْيَا بِطَاعَةِ اللَّهِ  
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَوْلِيَاؤُهُ وَدَانُوا بِالثَّقِيفَةِ عَنْ دِينِهِمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّهِمْ ، فَأَرْوَاحُهُمْ مَعْلُوقَةٌ بِالْمَحَلِّ  
 الْأَعْلَى فَعَلِمَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ حُرُسٌ صُمْتُ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ ، مُنْتَظِرُونَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ وَسَيَحِقُّ  
 اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَمْحَقُ الْبَاطِلَ ، هَا ، طُوبَى لِمَنْ عَلِيَ صَبْرُهُمْ عَلَى دِينِهِمْ فِي حَالِ هُدْيَتِهِمْ وَيَأْشُقُوا  
 إِلَى رُؤْيَتِهِمْ فِي حَالِ ظُهُورِ دَوْلَتِهِمْ وَسَيَجْمَعُنَا اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ  
 وَأَرْوَاحِهِمْ وَدَرِيَّتِهِمْ .

۳۔ رادی کہتا ہے کہ بیان کیا امیر المؤمنین علیہ السلام کے ثقہ اصحاب نے کہ انھوں نے سنا امیر المؤمنین سے ایک  
 خطبہ میں خداوند میں جانتا ہوں کہ کل علم کسی وقت بظرف نہیں ہوتا اور اس کا مواد منقطع نہیں ہوتا اور تیری زمین تیری  
 مخلوق پر تیری محبت سے خالی نہیں ہوتی۔ خواہ وہ ظاہر ہوں بلوں اس کے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں یا مخالف پر شیرہ  
 کہ تاکہ کسی زمانہ میں بھی تیری محبت مخلوق پر باطل نہ ہو اور تیرے دوست ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوں کہاں ہیں  
 اور کتنے ہیں تیرے اولیاء، اذروئے شمار بہت کم ہیں اور ان کی عظمت قدر خدا کے نزدیک زیادہ ہے وہ پیشوائے  
 دین اور آئینہ ہار دین کے تابعین ہیں اور ان کے آداب سے ادب حاصل کرتے ہیں اور انہی کے طریقہ پر چلتے ہیں ایسی صورت  
 میں حقیقت ایمان کا علم ان پر سچوم کرتا ہے پس ان کی رو میں قبول کرتی ہیں اپنے پیشواؤں کے علم کو اور ان کے  
 دل نرم ہوتے ہیں ان کی حدیثوں سے اور انکی بیان کردہ حدیثوں سے اعراض کرتے ہیں اور ان کے غیر کی باتوں سے بیزار  
 ہوتے ہیں اور مالوس ہوتے ہیں ان چیزوں سے اور جھوٹوں سے وحشت ہوتی ہے اور صرف اس کا انکار کرتے ہیں یہ  
 لوگ علماء کے پیرو ہیں اور اطاعت خدا و اولیائے خدا کے تحت وہ اہل دنیا سے مصاحبت کرتے ہیں اور عمل کرتے  
 ہیں تقیہ پر اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور اپنے دشمن کے خوف سے، پس ان کی رو میں بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور ان

کے علماء و اتباع خاموش ہیں دشمنوں کے خوف سے حکومتِ باطلہ میں اور انتظار کر رہے ہیں حکومتِ حق کا اور اللہ اپنے کلمات کو حق سے ثابت کر دے گا اور باطل کو مٹائے گا آگاہ ہو کہ خوشخبری ہے ان کے لئے اس صبر کے متعلق جو انھوں نے دین کے معاملہ میں مصائب و آلا پر کیا اور کیسا شوق ہے ان کو اپنی دولت و حکومتِ حقہ کے وقت ظہور کو دیکھنے کا اور عنقریب اللہ ہمیں اور ان کو جمع کرے گا جناتِ عدن میں اور ان کے نیک صالح آباء و اجداد کو اور ان کی ازواج و ذریعت کو۔

## المُتْرِوَالِ بَابُ بَيَانِ غَيْبَتِ

(بَابُ فِي الْغَيْبَةِ) ۷۸

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنِ صَالِحِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ يَمَانَ التَّمَارِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جُلُوسًا فَقَالَ لَنَا: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، الَّتِي تَمَسُّكَ فِيهَا بِدِينِهِ كَالْخَارِطِ لِلْقِتَادِ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا يَدِينُهُ. فَأَيْكُمْ يُمْسِكُ شَوْكَ الْقِتَادِ بِدِينِهِ؟ ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، فَلَيْسَتْ لِي غَيْبَةٌ وَبَلْتَمَسُّكَ بِدِينِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ صاحبِ لامر کے لئے غیبتِ ضروری ہے اس حالت میں دین سے تمک رکھنے والا دشمنانِ دین کی مخالفت کے باعث، ایسا ہوگا جیسے خاردار درخت پر ہاتھ کھینچنے والا، پھر حضرت نے سر جھکایا اور فرمایا صاحبِ امر امت کے لئے غیبتِ ضروری ہے بندہ کو چاہیے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے تمک رکھے۔

۲- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ جَدِّهِ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ أَحَبِّهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا فَقِدَ الْخَامِسَ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ فَإِنَّ اللَّهَ فِي أَدْيَانِكُمْ لَا يُزِيلُكُمْ عَنْهَا أَحَدًا، يَا بَنِيَّ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ، إِنَّمَا هِيَ مِخْنَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ امْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ، لَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَأَجْدَادُكُمْ هَذَا أَسَحَّ مِنْ هَذَا لَأَسْبَعُوهُ، قَالَ: فَعَلْتُ: يَا سَيِّدِي مِنَ الْخَامِسِ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ! عَفْوُكُمْ تَصْفَرُّ

عَنْ هَذَا وَأَحْلَامِكُمْ تَصِيبُ عَنْ حَمَلِهِ وَلَكِنْ إِنْ تَعَيْشُوا فَسَوْفَ تُنذَرُونَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانچواں امام فائب ہوگا اولاد امام ہفتم سے پس چاہیے کہ تم اللہ سے ڈرو اپنے دین کے متعلق کوئی تمہیں اس سے ہٹانہ دے بیٹا۔ اس امر امامت کے صاحب کا فائب ہونا ضروری ہے یہاں تک کہ پلٹ جائیں گے اس امر امامت سے اس کے قابل یہ فیبت امتحان ہے خدا کی طرف سے اس کی مخلوق کا۔ اگر تمہارے (یعنی لوگوں کے) آباد اجداد رہ جانتے کہ صحیح ترین دین یہ ہے تو البتہ اس کا اتباع کرتے راوی نے کہا میں نے پوچھا پانچواں کون سے اس ساتویں کی اولاد سے فرمایا تمہاری عقول اس سے قاصر ہیں اور تمہاری انہماگ کا دامن تنگ ہے اس کے اٹھانے سے اگر تم زندہ رہو گے تو ضرور اس کو پاؤ گے۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا كُمُ وَالْتَوَيْتُمْ أَمَا وَاللَّهِ لَيَغِيْبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِينَ مِنْ دَهْرِكُمْ وَلَنْتَحَصَّنَ حَتَّى يُقَالَ: مَاتَ، قُتِلَ، هَلَكَ، بَأْتِي وَإِسْلَاكُ؟ وَلَتَدَمَعَنَّ عَلَيْهِ عُبُورُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَتَكْتُمَنَّ كَمَا تَكْتُمُ السَّفِينُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، فَلَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ وَآيَدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَتُرْفَعَنَّ اثْنَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً، لَا يَنْدِي أَيْ مِنْ أَيْ، قَالَ: فَكَيْفَ تَمَّ قُلْتُ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: فَظَنَّرَ إِلَى شَمْسٍ دَاخِلَةً فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَرَى هَذِهِ الشَّمْسُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَمْرًا أَيْبُنُ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ.

۳۔ مفصل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپنے کو رفع تشہیر سے بچاؤ خدا کی قسم تمہارا امام برسوں فائب رہے گا اور لوگ گریز کریں گے اس عقیدے سے تا اینکه یہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے قتل ہو گئے ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے اور یونین کی آنکھوں سے ان کے فراق میں آنسو بہیں گے اور وہ اس طرح مضرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں پس اس مصیبت کے بھنور سے نجات نہ پائے گا مگر جو شخص جس کے عہد کو خدا نے قائم رکھا ہوگا اور جس کے ایمان کو اس کے قلب میں مضبوط بنا دیا ہوگا اور اپنی رحمت سے اس کی تائید کی ہوگی اور بارہ جھنڈے شہادت کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کہاں سے اٹھے ہیں راوی کہتا ہے یہ سن کر میں رویا اور کہنے لگا پھر ہم کیا کریں گے پھر آپ نے دھوپ کی طرف دیکھا جو جیوتڑے پر پھیلی ہوئی تھی اور فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ (کنیت راوی) تم اس دھوپ کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا واللہ ہمارا امر اس سے زیادہ روشن ہے یعنی ظہور قائم آل محمد ہو کر رہے گا

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ، عَنْ سَدِيرِ الصَّعْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ فِي صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ شَبْهًا مِنْ يُونُسَ عليه السلام

قَالَ : فُلْتُ لَهُ : كَأَنَّكَ تَذْكُرُ حَيَاتَهُ أَوْ غَيْبَتَهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَمَا يُنْكِرُ مِنْ ذَلِكَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ  
 الْحَنَازِيرِ ، إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ ۑ كَانُوا أَسْبَاطًا أَوْلَادًا لِنَبِيٍّ تَاجِرٍ وَأَيُّوسُفَ وَبَايَعُوهُ وَخَاطَبُوهُ وَهَمَّ  
 إِخْوَتُهُ وَهُوَ أَخُوهُمْ ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ : أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي ، فَمَا تُنْكِرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ  
 أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ ، كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، إِنَّ يُوسُفَ ۑ كَانَ الْبَدِ  
 مُلْكٌ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةٌ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا ، فَلَوْ أَرَادَ أَنْ يُعَلِّمَهُ لَقَدَّ عَلَى ذَلِكَ ، لَقَدَّ سَارَ  
 يَعْقُوبَ ۑ وَوَلَدَهُ عِنْدَ الْبَشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرَ ، فَمَا تُنْكِرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ جَلَّ  
 وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، أَنْ يَمِشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَّابُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ لَهُ ،  
 كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا : أَئِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ؟ قَالَ : أَنَا يُوسُفُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر امامت حضرت حجت مشابہ ہے امر  
 یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا نہیں  
 انکار کریں گے اس امت سے گروہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں سے دراد یہ ہے کہ جیسے یوسف کے غائب ہونے کو ان کے مرنے سے  
 تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے۔

یوسف کے بھائی اسباط تھے اولاد ابنیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انہیں ماننا چاہیے تھا انہوں نے تجارت  
 کی اور یوسف کو بیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے رہتے تھے وہ ان کے بھائی تھے اور یہ اس کے لیکن جب یہ  
 بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پہچانا۔ آخر انہوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں  
 انکار کرتی ہے یہ امت ملعونہ اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ  
 کر سکتا ہے یوسف ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارہ دن کا راستہ تھا اگر یوسف  
 اپنے حالات سے آگاہ کر دیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستہ سے صرف نو روز میں پہنچ جاتے  
 (مگر خدا کو ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ امت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے  
 جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ باز اول میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گزرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہوگا  
 ایسا ہی ہوتا رہے گا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصالحت ہوئی  
 تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسف ہو یوسف نے کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ بَكْرِ ، عَنِ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ۑ يَقُولُ : إِنَّ لِلْغُلَامِ عَيْنَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ : فُلْتُ  
 وَلَمْ ؟ قَالَ : يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - ثُمَّ قَالَ : يَا زُرَّادَةَ ! وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يَشْكُ

فِي وِلَادَتِهِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ بِإِخْلَافٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمَلٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: إِنَّهُ  
وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسِتِّينَ وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ، غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشَّيْبَةَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ  
يُرْتَابُ الْمُبْطَلُونَ يَا زُرَّادَةَ! [ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَدْرَكَتُ ذَلِكَ الرَّمَانَ أَيُّ شَيْءٍ  
أَعْمَلُ؟ قَالَ يَا زُرَّادَةُ إِذَا أَدْرَكَتُ هَذَا الزَّمَانَ فَادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ عَرِّ فَنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ  
إِنْ لَمْ تُعَرِّ فَنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَيْبِكَ اللَّهُمَّ عَرِّ فَنِي رَسُولَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّ فَنِي  
رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اللَّهُمَّ عَرِّ فَنِي حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّ فَنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ  
عَنْ دِينِي، ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَّادَةُ! لِأَبْدُ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ  
جَيْشُ السُّفْيَانِيِّ؟ قَالَ، لِأَوْلَكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فُلَانٍ<sup>(۱)</sup> يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ،  
فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ، فَإِذَا قَتَلَهُ بَغْيًا وَعُدْوَانًا وَظُلْمًا لَا يَزْهَلُونَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعُ  
الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۵- زرادرہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا حضرت حجت کی فیبت لو کہیں ہی سے شروع ہوگی۔ میں نے کہا یہ کیوں فرمایا۔ دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اٹا رہ گیا اپنے بطن کی طرف (یعنی وہ دشمن میری ہی نسل سے ہوگا یہ اشارہ ہے جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا۔ اے زرادرہ وہ امام منتظر ہوگا۔ اور اس کی ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا اس کے باپ لا ولد مرے، کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہو گیا کوئی کہے گا کہ وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس فیبت کے ذریعہ سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک میں پڑ جائیں گے اے زرادرہ۔ میرے کہا اگر میں اس زمانہ فیبت کو پا لوں، تو کیا کروں، فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔ خداوند اچھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر تو نے اپنی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہ کروں گا اور اگر ایسا ہو تو میں دین سے گراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا اے زرادرہ ایسا بھی ہوگا کہ مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا میں نے کہا کیا اس کو سفیان ثوری کا شکر قتل کر چکا فرمایا نہیں۔ بلکہ اس کو آل بنی فلان قتل کرے گی وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا لوگ اس کو پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (اور یہ لڑکا اولاد امام حسن سے ہوگا) جب یہ ظلم و جور سے قتل ہوگا تو خدا پھر حجت نہ دے گا اور انشاء اللہ حضرت کا ظہور ہوگا۔

۶ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُسْتَمْسِقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ بُكَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يَفْقَدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ، وَيَشْهَدُ الْمَوْسِمَ،  
فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگ امام کو نہ پہچانیں گے وہ موسم حج میں ہر سال آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَالِكِ الْجَهَنِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : أَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّرًا أَيُّنْكَتُ فِي الْأَرْضِ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! مَا لِي أَرَاكَ مُتَفَكِّرًا تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ ، أَرَعَبَتْ مِنْكَ فِيهَا ؟ فَقَالَ : لِأَنَّ اللَّهَ مَا رَعِبَتْ فِيهَا وَلَا فِي الدُّنْيَا يَوْمًا قَطُّ وَلِكَيْتِي فَكَرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِي [ الْحَادِي عَشَرَ مِنْ وُلْدِي ، هُوَ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مَلَأْتَ جَوْرًا وَظُلْمًا تَكُونُ لَهُ عَيْبَةٌ وَحَيْرَةٌ ، يَصِلُ فِيهَا أَقْوَامٌ وَ يَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! وَكَمْ تَكُونُ الْحَيْرَةُ وَالْعَيْبَةُ ؟ قَالَ : سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّ سِنِينَ ، فَقُلْتُ : وَإِنَّ هَذَا لَكَاثِبٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ وَ أَنْتَى لَكَ بِهَذَا الْأَمْرِ يَا أَصْبَغُ ! أَوْلَيْكَ خِيَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ خِيَارِ أَوْلِيَاءِ هَذِهِ الْعِثْرَةِ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : ثُمَّ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ، فَإِنَّ لَهُ بَدَائِعَ وَإِرَادَاتٍ وَغَايَاتٍ وَنَهَايَاتٍ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ایک روز امیر المؤمنین علیہ السلام کو متفکر دیکھا آپ لکڑی کی ٹوک سے زمین کو رید رہے تھے میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں آپ کو متفکر بنا رہا ہوں کیا آپ کے دل میں رغبت سلطنت ہے فرمایا۔ نہیں میرے دل میں نہ کسی دن اس کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور نہ دنیا کی، میں سوچ رہا ہوں اس مولود کے بارے میں جو میری فرزند گیا رہوں امام کی پشت سے ہوگا اس کا نام مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور ہوگی اس کے لئے رغبت اور حیرت، اور کچھ لوگ ہدایت پائیں گے اور کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین یہ حیرت اور غیبت کتنے دن رہے گی۔ لے تاکہ بعد اس کے مومنین کو اطمینان ہو فرمایا بعض کو، دن بعض کو چھ ماہ اور بعض کو چھ سال، ہمیں نے کہا کیا یہ امر ہونے ہی والا ہے۔ فرمایا، ہاں گویا وہ پیدا ہوگی ہے اور اے اصبغ کہاں ہے تمہارا مرتبہ ان مومنین کا سا (یعنی یہ حیرت ان کے لئے باعث نقص نہ ہوگی) اور مومنین اس امت کے بہترین لوگ ہوں گے میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ (یعنی غیبت میں جب تک چلے گا، کچھ کا) بے شک خدا کے لئے بدار ہے ارادات ہیں، غایات و نہایات ہیں کون ان

کو جانے۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ حَزْرَةَ بُودَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ ، كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ ، حَتَّى إِذَا أَشْرْتُمْ بِأَصَابِعِكُمْ وَوَلْتُمْ بِأَعْنَاقِكُمْ ، غَيَّبَ اللَّهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ ، فَاسْتَوَتْ بِنُوعِبِدِ الْمُظْلِمِ ، فَلَمْ يَعْرِفْ أَيُّ مِنْ أَيْ : فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ .

۸- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بے شک ہم ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے جب ایک غائب ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ پر ظاہر ہوگا یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنے امام پر انگشت نمائی کرو گے اور اپنی گردنوں کو اس کی اطاعت سے کج کرنے لگو گے تو خدا تمہارے ستارے کو غائب کر دے گا پس متولی ہوگی اولاد عبدالمطلب اور اس کی یہ شناخت نہ ہوگی کہ کون کس طرف ہے یعنی کون مخالف ہے اس وقت تمہارا امام ظاہر ہوگا پس تم اپنے رب کی حمد کرنا۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قُلْتُ : وَرَأَيْتُ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْ مَا بَدِيهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ .

۹- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، قائم آل محمد کے لئے غیبت ضروری ہے قبل اس کے کہ وہ چلیں پھریں میں نے کہا ایسا کیوں ہوگا فرمایا۔ ظالموں کے خوف سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے بطن کی طرف، یعنی وہ مخالف جو قتل پر آمادہ کرے گا ہماری نسل سے ہوگا۔ (یعنی جعفر کذاب جو حکومت سے سازش کرے گا۔)

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةٌ فَلَا تُسْكِرُواهَا .

۱۰- محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تم کو صاحب امر کے غائب ہونے کی خبر ملے تو تم اس کو برا نہ سمجھنا کیونکہ وہ بسنی برصحت ہوگی۔

۱۱ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنُوحَ بْنَ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلْفِ بْنِ عَبَّادِ الْأَنْمَاطِيِّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي

كَمَا تَكْمَأُ السَّهْبَةُ فِي أَنْوَاجِ الْبَحْرِ ، لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَحَدَّ اللَّهُ مِيثَاقَهُ وَ كَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَ أَيْدَهُ  
 بِرُوحٍ مِنْهُ وَ كَتَرَفَعَنَّ اثْنَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُبْدِي أَيُّ مِنْ أَيُّ ، قَالَ : فَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا  
 يُشَبِّهُكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لِأَبِيكَ وَأَنْتَ تَقُولُ: اثْنَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُبْدِي  
 أَيُّ مِنْ أَيُّ؟ قَالَ : وَفِي مَجْلِسٍ كُوَّةٌ تُدْخَلُ فِيهَا الشَّمْسُ ، فَقَالَ : أَيُّتَهُ هَذِهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ ،  
 قَالَ: أَمْرُنَا أَتَيْنُ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ .

۱۱۔ اردو کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے  
 میں نے خیال کیا کہ حضرت میرے سوا اوروں سے بات کرنا چاہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا۔ تمہارے صاحب الامر ہونے کا نائب  
 ہونا ضروری ہے لوگوں کو ان کے متعلق شبہات ہیں گے کوئی کچھ گامرگے کوئی کچھ گاہلاک ہو گئے، کوئی کچھ گاکس طرف  
 چلے گئے اس معاملہ میں لوگ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں پھولے کھاتی ہیں نہیں نجات پانے گا اس محکمہ  
 سے، مگر وہ شخص جس نے خدا سے میثاق لیا ہو اور اس نے ایمان کو اس کے قلب میں راسخ کر دیا ہو اور اپنی راسخ سے اس  
 کی تائید کی ہو۔ اس وقت میں بارہ جھنڈے شبہات والوں کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون کس کا ہے یہ سن کر  
 میں رونے لگا فرمایا تم کہیں دوتے ہو، میں نے کہا کیسے نہ دوتوں حالانکہ آپ فرما رہے ہیں کہ مخالفوں کے بارہ جھنڈے  
 ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون جھنڈا کس کا ہے حضرت کے جرم میں ایک سوراخ تھا جس سے دھوپ آتی تھی فرمایا ان کا ظہور اس  
 سے زیادہ روشن ہوگا۔ پھر فرمایا ہمارا امر امامت سورج سے زیادہ روشن ہے۔

۱۲۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ  
 الْمُثَنَّى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رُدَاةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِلْقَائِمِ عَيْنَانِ ، يَشْهَدُ  
 فِي إِحْدَيْهِمَا الْمَوَائِمَ ، يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد کی دو قیمتیں ہوں گی (قیمت مغربی و قیمت  
 کبریٰ) وہ ہر قیمت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَ غَيْرِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيِّ بْنِ  
 إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيْعًا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي  
 إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ يَوْمَئِذٍ بِهَ أَنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام  
 تَكَلَّمَ بِهَذَا الْكَلَامِ وَ حَفِظَ عَنْهُ وَ حَطَبَ بِهَ عَلَى وَتِيرِ الْكُوفَةِ : اللَّهُمَّ إِنَّهَ لِأَبَدًا لَكَ مِنْ حُجَجٍ فِي  
 أَرْضِكَ ، حُجَّةٌ بَعْدَ حُجَّةٍ عَلَى خَلْقِكَ ، يَهْتَدُونَ إِلَيْ دِينِكَ ، وَيَعْلَمُونَ نَهْمَ عِلْمِكَ ، كَيْلَا يَتَفَرَّقَ أَتْبَاعُ



أُولِيَاتِكَ ، ظَاهِرٌ غَيْرُ مَطَاجٍ أَوْ مَكْتَمٍ يَتَرَقَّبُ ، إِنْ غَابَ عَنِ النَّاسِ شَخْصُهُمْ فِي حَالِ هُدْيَتِهِمْ  
فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُمْ قَدِيمٌ مَبْنُوثٌ عَلَيْهِمْ ؛ وَ آذَابُهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مُبْتَنَةٌ ، قَهْمٌ بِهَا عَامِلُونَ وَيَقُولُ  
ﷺ فِي هَذِهِ الْخُطْبَةِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : فَيَمُنْ هَذَا وَإِلْهَذَا يَارِزُ الْعِلْمُ إِذَا لَمْ يُوْجَدْ لَهُ حَمْسَةٌ  
يَحْفَظُونَهُ وَيَرَوُونَهُ ، كَمَا سَمِعُوهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ يَصْدُقُونَ عَلَيْهِمْ فِيهِ ، اللَّهُمَّ فَانْتَبِ لَأَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ  
لَا يَارِزُ كُلَّهُ وَ لَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَ إِنَّكَ لَأَنْخَلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ ، ظَاهِرٌ لَيْسَ  
بِالْمَطَاجِ ، أَوْ خَائِبٍ مَمْعُورٍ كَيْلَا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ وَ لَا يَضِلَّ أُولِيَاؤُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ بَلْ أَيْنَ هُمْ وَ كَمْ هُمْ  
أَوْ لَيْتَكَ الْآقِلُونَ عَدَدًا ، الْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ قَدْرًا .

۱۳۱ بعض اصحاب امیر المؤمنین نے جو معتبر و موثق ہیں بیان کیا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے منبر کو نہ پر بیان فرمایا  
اور لوگوں نے اس کو حفظ بھی کر لیا۔

خداوند ارادے زمین پر تیری جھتوں میں سے ایک کے بعد دوسرے کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہدایت کریں تیرے دین  
کی طرف اور تعلیم دین تیرے علم کی تاکہ تیرے اولیاء کے پیڑ متفرق نہ ہوں۔ خواہ وہ امام ظاہر ہو اور اس کی اطاعت نہ کی جاتی  
ہو، خواہ مخفی ہو اور اس کے ظہور کی امید ہو اور تیرے ولی کا وجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہو ترک دعویٰ امامت کے  
ساتھ تاہم اس کے قدیم منتشر علوم و آداب مؤمنین کے قلوب میں ثابت و برقرار ہوں گے وہ ان پر عمل کرنے والے ہوں گے  
اسی خطبہ میں ایک دوسری جگہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے، کس میں ہے یہ علم و آداب کم ہو جاتا ہے علم جب اس کے  
ایسے حامل نہ پائے ملتے ہوں جو اس کی حفاظت کریں گے اور جیسا کہ علماء سے سنا ہے اس کی روایت کریں اور اس کی  
تصدیق کریں۔ خداوند میں جانتا ہوں کہ کل علم غائب نہیں ہوا اور نہ اس کے سہرے بند ہوئے ہیں تو زمین کو اپنی  
جست سے اپنی مخلوق کیسے خالی نہیں چھوڑتا۔ خواہ وہ حجت اس صورت میں موجود ہو کہ کوئی اس کی اطاعت نہ کرے یا وہ  
محاکات نفوت پوشیدہ ہو تو یہ اس لئے تو کرتا ہے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں  
لیکن ایسے لوگ کہاں ہیں اور کتنے ہیں وہ تعداد میں کم ہیں لیکن از روئے قدر بیش خدا ان کا بڑا اثر ہے۔

۱۴ - عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ  
بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ مَوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْحَابَ مَاؤُكُمْ  
عَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ » قَالَ : إِذَا غَابَ عَنْكُمْ إِمَامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ ؟

۱۳۲ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہہ دوئے رسول کریم نے اس پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارا  
زمین کی تہ میں چلا جاتا ہے تو پھر دوبارہ خالص پانی کون برآمد کرتا ہے ، فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارا ایک امام

غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ پر دوسرا امام کون لاتا ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِكُمْ غَيْبَةً فَلَا تَنْكِرُوا وَهَذَا

۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر تمہارے صاحب الامر کی غیبت ہو تو اس سے انکار نہ کرنا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَائِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ مِنْ عَزْلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيِّبَةٌ وَمَا بِثَلَاثِينَ مِنْ وَحْشَةٍ .

۱۶۔ ابراہیم سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ صاحب الامر کے لئے غائب ہونا ضروری ہے کہ اس زمانہ غیبت میں گوشہ نشینی لازمی ہے اور ان کے لئے اچھی جگہ حوالی مدینہ ہے اور تیس دن اور خادم ہر وقت آپ کی خدمت میں رہیں گے اگر ان میں سے ایک مرجائے گا تو دوسرا اس کی جگہ پر آجائے گا۔

۱۷۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْوَشَائِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ ، فَيَارِزُ الْعِلْمَ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةَ فِي جُحْرِهَا وَ اخْتَلَفَتِ الشَّيْعَةُ وَسَمِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا كَدَّ آيِنٍ وَ تَقَلَّ بَعْضُهُمْ فِي وُجُوهِ بَعْضٍ ، قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا عِنْدَ ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ ، فَقَالَ لِي : الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ ذَلِكَ - ثَلَاثًا -

۱۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب نندنہ سفیانی مسجد مکہ و مدینہ کے درمیان (مقام دو جا) میں واقع ہوگا تو تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت علم اس طرح چھپ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں اور ہمارے شیعوں میں (بابت مسائل دین اور وجود حضرت) اختلاف پیدا ہو جائے گا بعض بعض کو جھوٹا کہیں گے اور بعض بعض کے منہ پر تھوکس گے میں نے کہا ہمارے لئے اس وقت امیر کبھی نہ ہوگا۔ فرمایا میں ترسہ ہو گا اور یہی ہمارے لئے کل خیر ہوگا (مؤمنین و کاملین کے لئے جو اپنے ایمان پر ایسے نازک وقت پر قائم رہیں گے)۔

۱۸۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ لِلْقَائِمِ غَيْبَةٌ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ .

۱۸۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ قائم آل محمد کے لئے پچپن ہی میں غیبت ہوگی خوف کی وجہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے شکم کی طرف یعنی قتل کے خوف سے۔

۱۹۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن ابن محبوب، عن إسحاق بن عمّار قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: للقائم عليه السلام غيبتان: إحداهما قصيرة والأخرى طويلة، الغيبة الأولى لا يعلم بمكانه فيها إلا خاصة شيعته والأخرى لا يعلم بمكانه فيها إلا خاصة مواليه.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قائم آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک مغزی دوسرے کئی پہلی غیبت میں آپ کی جگہ کو کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے مخصوص شیعوں کے اور دوسری میں حضرت کی جگہ کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے خاص الخاص دوستوں کے۔

۲۰۔ محمد بن یحییٰ و أحمد بن إدريس، عن الحسن بن علي الكوفي، عن علي بن حسان، عن عمه عبد الرزحمن بن كبر، عن مفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لصاحب هذا الأمر غيبتان: إحداهما يرجع منها إلى أهله والأخرى يقال: هلك، في أي وإدسلك، قلت: كيف نصح إذا كان كذلك؟ قال: إذا ادغها مدع فاسألوه عن أشياء، يجب فيها مثله.

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ صاحب الامر کی دو غیبتیں ہوں گی ایک میں تو وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے اور دوسری میں کہا جائے گا، ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ میں نے کہا ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اگر کوئی مدعی امام آخر الزماں ہونے کا دعویٰ کرے تو اس سے چیز شکل سوالات کا جواب مانگو اور دیکھو کہ وہ امام کی طرح ہیں یا نہیں دیکھی نہ ہوں گے کیونکہ وہ جو کہے گا بنا رہا بیرونی ظن ہے گا۔

۲۱۔ أحمد بن إدريس، عن محمد بن أحمد، عن جعفر بن القاسم، عن محمد بن الوليد الخزازي عن الوليد بن عتبة، عن الحارث بن زياد، عن شعيب، عن أبي حمزة قال: دخلت على أبي عبد الله عليه السلام فقلت له: أنت صاحب هذا الأمر؟ فقال: لا؛ فقلت: فولدك؟ فقال: لا، فقلت: فولد ولدك هو؟ قال: لا، فقلت: فولد ولد ولدك؟ فقال: لا، قلت: من هو؟ قال: الذي يملأها عدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً، على فترة من الأئمة، كما أن رسول الله صلى الله عليه وآله بعث

عَلَى قَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ.

۲۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ صاحب الامر ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا آپ کے فرزند میں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پوتے میں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پوتے میں فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر وہ کون ہیں فرمایا۔ وہ وہ ہیں جو زمین کو صل و دار سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ سب اماموں کے بعد ہوں گے جس طرح حضرت رسول خدا سب رسولوں کے بعد ہوئے۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ شاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ»، قَالَتْ: فَقَالَ: «إِمَامٌ يَخْسُ سَنَةً سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَطْهَرُ كَالشَّهَابِ يَتَوَقَّدُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكَتْ زَمَانَهُ قَرَّتْ عَيْنُكَ».

۲۲۔ اُمّ ہانی خواہر امیر المؤمنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں۔ آخر ہمسایہ پنہاں کی۔ امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سن وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہابِ ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم ان کا زمانہ پا لو گی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ثَمَلَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ: لَبِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ»، قَالَ: «الْخُنُوسُ إِمَامٌ يَخْسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِطَاعِ مِنْ عِلْمِهِ عِنْدَ النَّاسِ سَنَةً سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ ثُمَّ يَبْدُو كَالشَّهَابِ الْوَائِدِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ. فَإِنْ أَدْرَكَتْ ذَلِكَ قَرَّتْ عَيْنُكَ».

۲۳۔ اُمّ ہانی خواہر امیر المؤمنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں۔ آخر ہمسایہ پنہاں کی، امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جو سن وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہابِ ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم اس زمانہ پا لو گی تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ النَّثَالِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا دَفِعَ عِلْمُكُمْ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ.

۲۴۔ امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تمہارا امام تمہارے درمیان سے اٹھ جائے تو کٹا دگی تمہارے قدموں کے درمیان ہوگی یعنی تمہیں ظالموں کے شر سے نجات مل جائے گی۔

۲۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ وَ أَنْ يَسُوقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ بِغَيْرِ سَبَبٍ، فَقَدْ بُويعَ لَكَ وَضُرِبَتِ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِكَ، فَقَالَ: مَا مِمَّا أَحَدٌ اخْتَلَفَ إِلَيْهِ الْكُتُبُ وَأَشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَ سُئِلَ عَنِ الْمَسَائِلِ وَ حُمِلَتْ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ إِلَّا اغْتَبِلَ أَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ، حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ لِهَذَا الْأَمْرِ غُلَامًا مِثْلًا، خَفِيَ الْوِلَادَةَ وَالْمَنْشَأَ، غَيْرِ خَفِيٍّ فِي نَسَبِهِ.

۲۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم صاحب الامر ہو اور یہ امر امامت تمہارے پاس بغیر شیش زنی آیا ہے آپ کی بیعت دل چاہی ہوگی اور آپ کے نام کا سکہ بھی بن گیا، حضرت نے فرمایا۔ ہم میں سے کوئی امام ایسا نہیں ہوا کہ جس سے مومنین نے خط و کتابت کی ہو انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ ہوا ہو مسائل اس سے دریافت کئے گئے ہوں اور اموال اس کی طرف بھیجے گئے ہوں مگر یہ کہ اس کو یا زہر دیا گیا ہے یا دہ اپنے فرش پر ملے یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کے لئے ہم میں سے ایک لڑکے کو بھیجے گا جس کی ولادت اور پرورش خفیہ طور سے ہوگی اور اس کا نسب غیر خفی ہوگا۔

۲۶۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمْرٍو: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ: عَنْ مُوسَى بْنِ هِلَالِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ شِعْمَكَ بِالْعِرَاقِ كَثِيرَةٌ وَاللَّهِ مَا فِي أَهْلِ بَيْتِكَ مِثْلُكَ؛ فَكَيْفَ لَاتَخْرُجُ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَطَاءٍ! قَدْ أَخَذَتْ تَقَرُّشُ أذُنِكَ لِلنَّوْءِ كَيْ إِي وَاللَّهِ مَا أَنَا بِصَاحِبِكُمْ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: انظُرُوا مَنْ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ وَوَلَدَتْهُ؛ فَذَاكَ صَاحِبِكُمْ؛ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصْبَعِ وَ يُمَضَّعُ بِاللَّسَنِ إِلَّا مَاتَ غَيْظًا أَوْ رَغَمَ أَنْفَهُ.

۲۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کے شیعہ عراقی میں بکثرت ہیں آپ بنی امیہ پر خدوے کیوں نہیں کرتے۔ آپ کے خاندان میں آپ جیسا کوئی نہیں، فرمایا۔ اے عبد اللہ بن قوفوں کی بات پر کان نہ لگاتے ہو خدا کی قسم میں صاحب الامر نہیں ہوں۔ میں نے کہا سپر ہمارا صاحب الامر کون ہے۔ فرمایا۔ دیکھو جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے وہ تمہارا صاحب الامر ہے ہم میں سے کوئی امام ایسا نہ ہوگا جس کی طرف انگلی سے اشارہ کیا گیا ہو یا

لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر ہو مگر یہ کہ یا تو وہ غم وغصہ کھا کر میرا ذلت و خواری کے ساتھ۔

۲۷۔ محمد بن یحییٰ؛ عن أحمد بن محمد؛ عن الحسن بن سبید؛ عن ابن أبي عمير؛ عن هشام بن سالم؛ عن أبي عبد الله عليه السلام قال: يقوم القائم وليس لأحد في عتقه عهد ولا عقد ولا بيعه.

۲۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ظہور قائم آل محمد ہوگا تو کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو۔

۲۸۔ محمد بن یحییٰ؛ عن أحمد بن محمد؛ عن ابن فضال؛ عن الحسن بن علي العطّار؛ عن جعفر بن محمد؛ عن منصور بن عمار؛ عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت: إذا أصبحت وأمست لا أرى إماماً أتمم به ما أصنع؟ قال: فأجبت من كنت تحب وأبغض من كنت تبغض حتى يظهره الله عز وجل.

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں صبح و شام انتظار میں بسر کر رہا ہوں لیکن امام کو نہیں پاتا کہ ان کی اقتدا کروں۔ پس میں کیا کروں فرمایا جس سے محبت کر رہے ہو یعنی آئمہ اہلبیت کے جاؤ اور جس سے بغض رکھتے ہو (آئمہ ضلالت) تو رکھتے جاؤ یہاں تک کہ خدا صاحب الامر کو ظاہر کرے۔

۲۹۔ الحسن بن أحمد، عن أحمد بن هلال قال: حدثنا عثمان بن عيسى؛ عن خالد بن نجيع؛ عن زرارة بن أعين قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: لأبد للغلام من عيبة؛ قلت: ولم؟ قال: يخاف. وأوماً بيده إلى بطنه. وهو المنظر وهو الذي يشك الناس في ولادته؛ فمنهم من يقول: حمل، ومنهم من يقول: مات أبوه ولم يخلف، ومنهم من يقول: ولد قبل موت أبيه يستبين قال زرارة: فقلت: وما تأمرني لو أدركت ذلك الزمان؟ قال: ادع الله بهذا الدعاء: واللهم عرّ فني نفسك؛ فإنك إن لم تعرّ فني نفسك؛ لم أعرفك؛ اللهم عرّ فني نبيك؛ فإنك إن لم تعرّ فني نبيك؛ لم أعرفه قط؛ اللهم عرّ فني حجتك؛ فإنك إن لم تعرّ فني حجتك؛ صلت عن ديني؛ قال أحمد بن هلال: سمعت هذا الحديث منذ سنين وخمسين سنة.

۲۹۔ راوی کہتا ہے فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک لڑکے کا غائب ہونا ضروری ہے میں نے کہا یہ کیوں

فرمایا: ظالم بادشاہ کے خونِ قتل سے وہ منتظر ہوگا اور اس کی ولادت میں لوگوں کو شک ہوگا کوئی کہے گا حمل میں ہے کوئی کہے گا اس کا باپ لا ولد مرا، کوئی کہے گا باپ کے مرنے سے دو سال پہلے پیدا ہوا۔ زرارہ نے کہا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا۔ اگر تم وہ زمانہ پالو تو خدا سے اس طرح دعا کرنا، خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر نہ دی تو مجھے تیری نعمت حاصل نہ ہوگی خدا یا مجھے اپنے نبی کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں ان کو کبھی نہ پہچانوں گا۔ خدا یا مجھے حضرت حجت کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو ۵۶ سال تک زرارہ سے سنا۔

۳۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ؛ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِذَا تَقَرَّرَ فِي النَّاقُورِ»، قَالَ: إِنَّ مِمَّا إِمَامًا مُظْفَرًا مُسْتَرًّا؛ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ ذِكْرَهُ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نَكْتَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۳۰۔ آیہ و اذا نقر الناقور کے متعلق فرمایا ہے: تک ہم میں ایک امام فاضل منظر و منصور ہوگا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہوگا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کرے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہوگا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِذَا غَضِبَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ نَحْنًا عَنْ جَوَارِحِهِمْ.

۳۱۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے لکھا۔ جب خدا اپنی مخلوق پر غضبناک ہوتا ہے تو ہم کو اس کے پڑوس سے ہٹا لیتا ہے۔

## اناسیواں باب

اس چیز کا بیان جو اراکات میں محقق و مبطل کے درمیان فیصلہ کن سوالی ہے

(باب) ۷۹

مَا يَفْصَلُ بِهِ بَيْنَ دَعْوَى الْمُحَقِّقِ وَالْمُبْطِلِ فِي أَمْرِ الْإِمَامَةِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ؛ عَنْ أَبِيهِ؛ عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ؛ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعًا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أُسْبَاطٍ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : وَ مَدَّ سَمِعُهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : بَعَثَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ : خِدَاشٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ : إِنَّا نَبْعُثُكَ إِلَى رَجُلٍ طَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالسِّحْرِ وَ الْكِبَايَةِ وَأَنْتَ أَوْثَقُ مَنْ يَحْضَرُنَا وَنَ أَنْفُسِنَا مِنْ أَنْ تَمْتَنِعَ مِنْ ذَلِكَ مِنْهُ وَأَنْ تُحَاجَّهُ لَنَا حَتَّى يَقْفَهُ عَلَيَّ أَمْرٌ مَعْلُومٌ وَاعْلَمْ أَنَّهُ أَعْظَمُ النَّاسِ دَعْوَى فَلَا يَكْسِرُكَ ذَلِكَ عَنْهُ وَ مِنْ الْأَبْوَابِ الَّتِي يَخْدَعُ النَّاسَ بِهَا الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ وَ الْمَسَلُ وَ الدَّهْنُ وَ أَنْ يُخَالِيَ الرَّجُلَ فَلَا تَأْكُلْ لَهُ طَعَامًا وَ لَا تَشْرَبْ لَهُ شَرَابًا وَ لَا تَمَسَّ لَهُ عَسَلًا وَ لَا دُهْنًا وَ لَا تَخُلْ مَعَهُ وَ اخْذْ هَذَا كَلِمَةً مِنْهُ وَ انْطَلِقْ عَلَيَّ بِرَكَّةِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ فَاقْرَأْ آيَةَ السِّحْرِ وَ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ كَيْدِهِ وَ كَيْدِ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا جَلَسْتَ إِلَيْهِ فَلَا تُمَكِّنْهُ مِنْ بَصَرِكَ كَلِمَةً وَ لَا تَسْتَأْنِسْ بِهِ ، ثُمَّ قُلْ لَهُ : إِنَّ أَخَوَيْكَ فِي الدِّينِ وَ ابْنِي عَمِّكَ فِي الْقَرَابَةِ يُنَادِيَانِكَ الْقَطِيعَةَ وَ يَقُولَانِ لَكَ : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّا تَرَكْنَا النَّاسَ لَكَ وَ خَالَفْنَا عَشَائِرَنَا فِيكَ مِنْذُ قَبَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّدًا عليه السلام فَلَمَّا بَلَغْتَ أَذْنَى مَنَالٍ ، ضَيَّعْتَ حُرْمَتَنَا وَ قَطَعْتَ رَجَاءَنَا ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتَ أفعالنا فِيكَ وَ قَدَرْتَنَا عَلَيَّ النَّاسِ عَنكَ وَ سِعَةَ الْبِلَادِ دُونَكَ وَ أَنْ مَنْ كَانَ يَمْرُوكَ عَتَا وَ عَن صَلَاتِنَا كَانَ أَقَلَّ لَكَ نَفْعًا وَ أَضْعَفَ عَنكَ دَفْعًا مِنَّا ، وَ قَدْ وَضَحَ الصَّبْحُ لِنَبِيِّ عَيْنَيْنِ وَ قَدْ بَلَغْنَا عَنكَ اتِّهَانًا لَنَا وَ دُعَاءَ عَلَيْنَا ، فَمَا الَّذِي يَحْمِلُكَ عَلَيَّ ذَلِكَ ؟ أَقَدَّ كُنَّا نَرَى أَنَّكَ أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ ، أَتَتَّخِذُ اللَّعْنَ لَنَا دِينًا وَ تَرَى أَنَّ ذَلِكَ يَكْسِرُنَا عَنكَ ، فَلَمَّا أَنَّى خِدَاشُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَنَعَ مَا أَمَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ عَلِيٌّ عليه السلام وَ هُوَ يُنَاجِي نَفْسَهُ - صَحَبَكَ وَ قَالَ : هَهُنَا يَا أَخَا عَبْدِ قَيْسٍ - وَ أَشَارَ لَهُ إِلَى مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنْهُ - فَقَالَ : مَا أَوْسَعَ الْمَكَانَ أُرِيدُ أَنْ أُوَدِّيَ إِلَيْكَ رِسَالَةً ، قَالَ : بَلْ تَطْعَمُ وَ تَشْرَبُ وَ تَجَلُّ رِيَابَكَ وَ تَدَهِنُ ثُمَّ تُؤَدِّي رِسَالَتَكَ قُمْ يَا قَسْبِرُ فَأَنْزِلْهُ ، قَالَ : مَا بِي إِلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ حَاجَةً ، قَالَ : فَأَخْلُو بِكَ ؟ قَالَ : كُلُّ سِرِّ لِي عِلَاقِيَّةٌ ، قَالَ : فَأَنْشُدْكَ بِاللَّهِ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ، الْحَائِلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ قَلْبِكَ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، أَتَقْدَمُ إِلَيْكَ الرَّبِيرُ بِمَا عَرَضَتْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَوْ كَمَنْتَ بَعْدَ مَا سَأَلْتَنِي مَا أَرْتَدُّ إِلَيْكَ لِمَ رَفَعْتُ ، فَأَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ عَلِمْتَ كَلِمًا تَقُولُ إِذَا أُنْتَبِئْتُ ؟ قَالَ : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : آيَةَ السِّحْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَأَقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا وَ جَعَلَ عَلِيٌّ عليه السلام يَكْرِرُهَا وَ يَرِدُّهَا وَ يَقْتَحُّ عَلَيْهِ إِذَا أَخْطَأَ حَتَّى إِذَا قَرَأَهَا سَبْعِينَ مَرَّةً قَالَ



الرَّجُلُ : مَا يَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِإِلَّاهِ أَمْرَهُ يَتَرَدُّ دِهَاسِمِينَ مَرَّةً ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَتَجِدُ قَلْبَكَ أَطْمَآنًا ؟ قَالَ : إِي - وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - قَالَ : فَمَا قَالَا لَكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : قُلْ لِهَيْمَا : كَفَى بِمَنْطِقِكُمَا حُجَّةً عَلَيْكُمَا وَ لَكِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ، رَعَمْتُمَا أَنْكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَأَبْنَاعِي فِي النِّسْبِ ، فَأَمَّا النِّسْبُ فَلَا أُنْكِرُهُ - وَإِنْ كَانَ السَّبِّ مَقْطُوعًا إِلَّا مَا وَصَلَهُ اللَّهُ بِالإِسْلَامِ - وَأَمَّا قَوْلِكُمَا : أَنْكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ ، فَإِنْ كُنْتُمَا صَادِقِينَ فَقَدْ فَارَقْتُمَا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَصَيْتُمَا أَمْرَهُ بِأَفْعَالِكُمَا فِي أَحْبَابِكُمَا فِي الدِّينِ وَإِلَّا فَقَدْ كَذَبْتُمَا وَافْتَرَيْتُمَا بِأَدْعَائِكُمَا أَنْكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَأَمَّا مُفَارَقَتِكُمَا النَّاسَ مُنْذُ قَبِضَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صلى الله عليه وآله فَإِنْ كُنْتُمَا فَارَقْتُمَا هُمْ بِحَقِّ فَقَدْ تَقَضَّيْتُمَا ذَلِكَ الْحَقَّ بِفِرَاقِكُمَا إِيَّايَ أَحْيَاءً وَإِنْ فَارَقْتُمَا هُمْ بِبَاطِلٍ فَقَدْ وَقَعَ إِيَّاهُ ذَلِكَ الْبَاطِلُ عَلَيْكُمَا مَعَ الْحَدِيثِ الَّذِي أَحَدْتُمَا ، مَعَ أَنْ صَفَّقْتُمَا بِمُفَارَقَتِكُمَا النَّاسَ لَمْ تَكُنْ إِلَّا لِطَمَعِ الدُّنْيَا رَعَمْتُمَا وَ ذَلِكَ قَوْلِكُمَا ؟ فَقَطَعْتَ رَجَاءَنَا ، لِأَتَعْبِيَانِ بِحَمْدِ اللَّهِ مِنْ دِينِي شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِي صَرَفْتُمَا عَنْ صَلَاتِكُمَا ، فَالَّذِي صَرَفْتُمَا عَنِ الْحَقِّ وَ حَمَلْتُمَا عَلَيَّ خَلْعِي مِنْ رِفَائِكُمَا كَمَا يَخْلَعُ الْحَرُونَ لِحَامَهُ وَ هُوَ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَلَا تَقُولَا : أَقَلَّ نَعْمًا وَأَضْفَّ دَفْعًا فَتَسْتَحِقَّ اسْمَ الشِّرْكِ مَعَ التِّيَاقِ وَأَمَّا قَوْلِكُمَا : إِنِّي أَشْجَعُ فُرْسَانَ الْعَرَبِ وَ هَرَبْتُمَا مِنْ لَعْنِي وَ دُعَائِي ، فَإِنَّ لِكُلِّ مَوْقِفٍ عَمَلًا إِذَا اخْتَلَفَتِ الأَسِنَّةُ وَمَاجَتْ لُبُودُ النِّخِيلِ وَ مَلَأَ سَحْرًا كَمَا أَجَوَافِكُمَا ، فَنَمَّ يَكْفِينِي اللَّهُ بِكَمَالِ الْقَلْبِ ؛ وَأَمَّا إِذَا أَبَيْتُمَا بِأَتْيِ أَدْعَاؤِ اللَّهِ فَلَا تَجْرَعَا مِنْ أَنْ يَدْعُو عَلَيْكُمَا رَجُلٌ سَاحِرٌ مِنْ قَوْمِ سَحْرَةٍ رَعَمْتُمَا ؛ اللَّهُمَّ أَقْصِ الرِّبِّيَّ بِسَرِّ قَتْلَةٍ وَ اسْفِكْ دَمَهُ عَلَيَّ ضَالِئَةً وَ عَرِّ فِطْلِحَةَ الْمَذَلَّةِ وَ ادْخِرْ لِهَيْمَا فِي الآخِرَةِ شَرًّا مِنْ ذَلِكَ ، إِنْ كَانَا ظَلَمَانِي وَ افْتَرَيَا عَلَيَّ وَ كَتَمَا شَهَادَتَيْمَا وَ عَصَيْتُمَا وَ عَصَيْتُمَا رَسُولَكَ فَيَ ، قُلْ : آمِينَ ، فَالْخِدَاشُ : آمِينَ ، ثُمَّ قَالَ خِدَاشٌ لِنَفْسِهِ : وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ لِحَبِيبةً قَطُّ أَبَيْنَ خَطَأً مِنْكَ ، حَامِلٌ حُجَّةً يَنْقُضُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهَا مِثْلًا كَأَنَّا أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمَا ، قَالَ عَلِيُّ عليه السلام : إِرْجِعْ إِلَيْهِمَا وَ أَعْلِمُهُمَا مَا قُلْتَ ، قَالَ : لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَسْأَلَ اللَّهُ أَنْ يَرُدَّ بِي إِلَيْكَ عَاجِلًا وَأَنْ يُوقِفَنِي لِرِضَاهُ فَيْكُ ، فَفَعَلَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ انصَرَفَ وَ قِيلَ مَعَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ رَحِمَهُ اللَّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خداش نامے ایک شخص کو طلحہ و زبیر نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس

بھیجا اور اس سے کہا کہ ہم تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیج رہے ہیں جس کو اور جس کے خاندان کو ہم برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ سحر و کھانت والے ہیں یعنی معاذ اللہ بڑے فریب دینے والے ہیں اور تو ہمارے لئے ہمارے نفسوں سے زیادہ معتمد ہے اظہارِ پیغام سے رکنا نہیں اور امر معلوم میں ہمارے دعویٰ کو قوی دلائل سے ثابت کر دینا اور آگاہ ہو کہ یہ شخص اثباتِ دعویٰ میں بہت بڑا آدمی ہے اس کی دلیلیں تجھے لاجواب نہ کر دیں اور جن چیزوں سے وہ لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں اور دامِ فریب میں پھانتے ہیں وہ کھانا پلانا شہد چٹانا اور بدن و سر پر تیل ملوانا ہے اور خلوت میں بیٹھی بیٹھی باتیں کرنا ہے پس ان کے یہاں کوئی کھانا نہ کھانا، ان کے یہاں کا پانی نہ پینا، ان کے شہد و تیل کو ہاتھ نہ لگانا، ان سے خلوت نہ کرنا اور پوری پوری طرح ان سے بچے رہنا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جا جب ان کو دیکھنا تو یہ آئیہ سخرہ (سورہ اعراف) شمس سے والقمر والنجوم مسخرات بامسورہ (۵) پڑھنا۔ اور اللہ سے پناہ

مانگنا، ان کے اور شیطان کے مکر سے۔

جب تو ان کے پاس بیٹھے تو اپنی آنکھ سے اس کی عزت نہ کرنا اور اس سے مانوس نہ ہو جانا ان سے یوں کہنا کہ تمہارا اور دو چچا کے بیٹے ہیں از روئے قرابت اور قسم دیتے ہیں وہ تم کو اس بارے میں کہ تم ان سے قطع تعلق کرنے والے ہو اور وہ تم سے کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے تمہاری خاطر ان لوگوں سے ترک تعلق کیا اور اپنے قیدل والوں سے مخالفت مول لی حضرت رسولؐ خدا کے انتقال کے بعد، لیکن تمہارا یہ حال ہے کہ جب تمہیں تھوڑی سی عدلت مل گئی تو تم نے ہماری عزت و حرمت کو ضائع کر دیا اور ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور صورت یہ ہے کہ ہمارے افعال کو اپنے معاملہ میں دیکھ چکے ہیں کہ لوگوں سے سازا با ذکر کے تم کو کتنا نقصان پہنچا ہے اور ہم سے علیحدگی کی صورت میں تم نے ہماری قوت و طاقت کا اندازہ کر ہی لیا ہے۔

اور ہمارے شہروں کی وسعت تم سے زیادہ ہم تمہارے محکوم نہیں جس شخص نے تمہاری توجہ ہماری طرف سے ہٹائی ہے ہم نے دیکھ لیا کہ وہ تمہیں کس قدر کم نقصان پہنچانے والا ہے اور ہمارا مقابلہ کرنے میں اس کی قوت کس قدر کم ہے۔

اور ہر آنکھ والے پر ہماری شوکت و قوت ظاہر ہو چکی ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آپ ہماری ہتک و حرمت کرتے ہیں اور ہمارے لئے بد دعا کرتے ہیں پس کس چیز نے آپ کو اس بات پر آمسوارا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ عرب کے شہسواروں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں کیا ہم پر لعن کرنا آپ دینداری جانتے ہیں اور کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ لعن کرنا ہماری قوت کو توڑ دے گا۔

جب خدائے امیر المؤمنین کے پاس آیا تو وہی کیا جو ان کے دونوں نے حکم دیا تھا جب امیر المؤمنین نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہونٹوں میں آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہا تھا اور آئیہ سخرہ حضرت بنی اور فرمایا۔ اے بھائی عبدقیس

یہاں آ، اور اپنے قریب کی جگہ کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا موجودہ جگہ خاصی گنجائش کی ہے میں تو آپ کے پاس ایک پیغام پہنچانے آیا ہوں، فرمایا۔ ٹھیک لیکن کچھ کھاؤ پیو، کپڑے اتارو تیل کی ماش کرو۔ پھر پیغام بھی پہنچا دینا۔ لے قبر آٹھ اور اسے مقام ضیافت میں لے چل، اس نے کہا اس کی مجھے ضرورت نہیں، فرمایا۔ غلوت میں چل کر بات کر، اس نے کہا کوئی پوشیدہ راز نہیں، کلمہ کھلا بات ہے۔ فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جو تیرے نفس سے زیادہ قریب ہے اور تیرے اور تیرے دل کے درمیان مائل ہے اور جہاں نگھوں کی چوڑی اور دل کی چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے بت کیا زبیر تیرے پاس نہیں آئے تھے اور جو باتیں میں نے تجھ پر پیش کیں کیا وہ انھوں نے تجھ سے بیان نہیں کی تھیں اس نے کہا ضرور کی تھیں۔

فرمایا اگر میرے سوال کے بعد تو چھپاتا تو حیشم زندن میں مر کے رہ جاتا اب میں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیسا جب تو میرے پاس آنے والا تھا تجھے زبیر نے وہ باتیں نہیں سکھائی تھیں جو تو نے بیان کیں اس نے کہا بے شک ایسا ہی، فرمایا۔ کیا آیت سحرہ بھی تعلیم دی تھی اس نے کہا اسے بار بار پڑھو، اور اس کی غلطی درست کی یہ بیان تک کہ اس نے ستر بار پڑھا اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیر المؤمنین نے ستر بار پڑھوایا، حضرت نے فرمایا کیا تو اپنے قلب کو مطمئن پاتا ہے اس نے کہا ضرور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

فرمایا۔ اب بیان کرو جو انھوں نے کہا۔ سن اُن دونوں سے کہہ دینا کہ تمہاری گفتگو تمہارے اوپر حجت بنتی کو کافی ہے خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تمہارا گمان ہے کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور ازدتے نسب میرے چچا زاد بھائی ہو۔

رہا نسب کا معاملہ تو میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ اگرچہ نسب کا سلسلہ قطع ہو جاتا ہے سولے اس کے کہ اللہ اس کو بصورت اسلام باقی رکھے اور تم نے یہ جو کہا کہ تم دونوں دین میں میرے بھائی ہو تو اگر تم سچے ہو تو تم نے کتاب اللہ کو کیوں چھوڑا اور اس کے حکم کی نافرمانی کیوں کی اپنے افعال سے اپنے دینی بھائی کے متعلق، مگر یہ کہ تم دونوں جھوٹے ہو، اور تم نے افترا پردازی کی یہ کہہ کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور آنحضرت کے انتقال کے بعد جو تم نے لوگوں کو چھوڑا اور اگر یہ چھوڑنا حق پر تھا تو تم نے اپنے اس حق پر ہونے کو مجھ سے علیحدہ ہو کر توڑ دیا کیا یہ امر خیر تھا اور اگر تم کو چھوڑنا باطل پر تھا تو اس باطل کا گناہ تمہارے اوپر ہوا اور اس کے ساتھ یہ گناہ اور کیا کہ تم نے احداث فی الدین کیا پھر یہ کہ تم نے جو لوگوں کو چھوڑا اور میری طرف آئے تو محض طبع دنیا کے لئے تھا اور یہ تمہارے اس قول سے ظاہر ہے کہ آپ نے ہماری امیدوں کو منقطع کر دیا۔ یعنی جو حکومت کی امید تم نے مجھ سے ملنے میں رکھی تھی وہ پوری نہ ہوئی کیونکہ میں تمہاری حالت کو جانتا تھا۔

اور امر دین میں سجد اللہ تم مجھ پر کوئی الزام عائد نہ کر سکے اب رہا یہ امر کہ میں نے تم سے قطع رحم کیوں کیا تو

اس کی وجہ یہ ہے کہ تم امر حق سے ہٹ گئے اور اس روگردانی کی بنا پر تم نے میری بیعت کو اپنی گردن سے اس طرح نکال پھینکا جیسے ایک سرکش گھوڑا اپنی لجام کو منہ سے نکال دے۔

میرا رب اللہ ہے میں نے کسی چیز کو اسکے ساتھ شریک قرار نہیں دیا، پس تم مت کہو یہ بات کہ مجھے کم نفع پہنچا اور دفاعی قوت کمزور رہی تم دونوں نفاق کے ساتھ مستحق شریک ہوئے۔

(یعنی تقسیم بیت المال میں میں نے حکم خدا کی خلاف ورزی نہیں کی اور کسی دوسرے کو اس کے حکم میں شریک نہیں بنایا بخلاف تمہارے کہ تم دوسرے کے حکم پر عمل کر کے ترکب شرک و نفاق ہوتے ہو۔)

اور تمہارا یہ کہنا کہ میں اشیاع العرب ہوں اور تم میری لعن اور بددعا سے بچنا چاہتے ہو تو یہاں تو کہہ رہا تھا کہ تم نے ایک جہرا کا نعل عمل ہوتا ہے جس وقت میدان جنگ میں سنائیں ٹکڑا رہی ہوں اور گھوڑوں کی گردنوں کے بال کٹے ہوں اور تمہارے پیچھے پڑے پھولے ہوئے ہوں تو اس وقت خدا میرے قلب میں قوت دیتا ہے اور میں ٹوٹ کر جنگ کرتا ہوں۔

لیکن جب تم نے امر حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو پھر میں نے خدا سے دعا کی۔ پس اب اس شخص کی بددعا سے گھبراتے کیوں ہو جو تمہارے گمان میں ایک مرد سا ہے اور جا دو گروں کی قوم سے ہے۔

خدا یا جلد ہلاک کرے بہترین ہلاکت کے ساتھ اور گمراہی کی حالت میں اس کا خون بہا اور طلحہ کو زلت کے ساتھ مار اور آخرت میں ان دونوں کو بہترین عذاب میں مبتلا کر، اگر ان دونوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھ پر انفرادی پرانی کا ہے اور میرے بارے میں ان دونوں نے اپنی گواہیوں کو چھپایا ہے اور تیری اور تیرے رسول کی نافرمانی کی ہے میں میرے بارے میں خدا سے کہتا ہوں کہ اس نے آمین کہی اور اپنے دل میں کہنے لگا واللہ میں نے آپ سے زیادہ الزام سہانے والا نہیں دیکھا، آپ نے ان کی ایک ایک دلیل توڑ کر رکھ دی۔ میں ان دونوں سے برأت چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا۔ واپس جا اور جو میں نے کہا ہے وہ اسمیں سنا دے۔ اس نے کہا۔ جب جاؤنگا جب آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے آپ کے پاس واپس لائے جلد اور مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے بارے میں اس کی مرضی حاصل کروں۔ پس حضرت نے دعا کی وہ گیا اور واپس آگیا اور جنگ جمل میں شہید ہوا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُرَاجِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَرَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، فَبَيْنَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مَا لَكَ - تَكَتَكَ أُمَّتِكَ - لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيَّ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : بَلَى سَأَخْبِرُكَ عَنْ ذَلِكَ كُنْتُ إِذْ كُنْتُ

عَلَى الْحَقِّ يَصِفِينَ فَلَمَّا حَكَمَتِ الْحَكَمَةَ بَرِئْتُ مِنْكَ وَسَمَيْتُكَ مُشْرِكًا فَأَصْبَحْتُ لِأَدْرِي إِلَى أَيْنَ  
 أَصْرَفُ وَلَا بَيْتِي وَاللَّهِ لَأَنْ أَعْرِفَ هَذَا مِنْ صَلَاتِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَقَالَ لَهُ :  
 عَلِيُّ عليه السلام : تَكُنْكَ أُمَّكَ وَنَبِيَّ قَرِيبًا أُرِيكَ عِلَامَاتِ الْهُدَى مِنْ عِلَامَاتِ الضَّلَالَةِ ، فَوَقَفَ  
 الرَّجُلُ قَرِيبًا مِنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ فَارِسٌ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى عَلِيًّا عليه السلام فَقَالَ : يَا أَمِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ ! أَبَشِّرْ بِالْفَتْحِ أَقْرَبَ اللَّهُ عَيْنَكَ ، قَدَ اللَّهُ قَتَلَ الْقَوْمَ أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ لَهُ : مِنْ دُونِ النَّهْرِ  
 أَوْ مِنْ خَلْفِهِ ؟ قَالَ : بَلْ مِنْ دُونِهِ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ التَّمَّةَ لَا يَعْبرُونَ  
 أَبَدًا حَتَّى يَقْتُلُوا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : فَازْدَدْتُ فِيهِ بَصِيرَةً ، فَجَاءَ آخِرُ يَرْكُضُ عَلِيَّ قَرِيبًا لَهُ فَقَالَ  
 لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِثْلَ الَّذِي رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ، قَالَ الرَّجُلُ الشَّاكُّ : وَ  
 هَمَمْتُ أَنْ أَحْمِلَ عَلِيَّ عليه السلام فَأَفْلَقَ هَامَتَهُ بِالسَّيْفِ ثُمَّ جَاءَ فَارِسَانِ يَرْكُضَانِ قَدَاغَرًا قَارَسِيهِمَا  
 فَقَالَ : أَقْرَبَ اللَّهُ عَيْنَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! أَبَشِّرْ بِالْفَتْحِ قَدَ اللَّهُ قَتَلَ الْقَوْمَ أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ عَلِيُّ عليه السلام  
 أَمِنْ خَلْفِ النَّهْرِ أَوْ مِنْ دُونِهِ ؟ قَالَ : لِأَبَلٍ مِنْ خَلْفِهِ ، إِنَّهُمْ لَمَّا افْتَحَمُوا خَيْلَهُمُ النَّهْرَ وَانْضَرَبَ  
 الْمَاءَ لَبَّاتٍ حَيْوَاهُمْ رَجَعُوا فَأَصِيبُوا ، فَقَالَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَدَقْتُمَا ، فَزَلَّ الرَّجُلُ عَنْ قَرِيبِهِ  
 فَآخَذَ بِيَدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَبَرَّجِلِهِ فَقَبَّلَهُمَا ، فَقَالَ عَلِيُّ عليه السلام : هَذِهِ لَكَ آيَةٌ .

۲۔ رافع بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں علی بن ابی طالب کی خدمت میں یوم نہروان حاضر تھا پس جبکہ حضرت  
 علی بیٹھے ہوئے تھے ایک گھڑسوار آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا علی حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو نے  
 امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیوں نہ کیا۔ اس نے کہا میں اس کی وجہ بتاتا ہوں آپ امیر المؤمنین اس وقت تھے جب تک  
 آپ صفین میں تھی پرڑتے رہے کہ جب آپ حکمیں دالوسوی اور عین عاص کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تو میں آپ سے الگ  
 ہو گیا اور آپ کا نام میں نے مشرک رکھا پس اس وقت سے میں نہیں جانتا کہ کس کی محبت کی طرف لوٹوں میرے نزدیک  
 دنیا و ما فیہا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب بہ نسبت آپ کی ضلالت کے، آپ کی ہدایت ہے حضرت نے فرمایا۔ تیری ماں  
 تیرے ماتم میں بیٹھے میرے قریب آتا کہ میں تجھے علامات ہدایات کو دکھلاؤں وہ شخص حضرت کے قریب آ گیا۔ ناگاہ ایک  
 شخص گھوڑے کو ہمیں کرتا آیا اور کہنے لگا یا امیر المؤمنین مسیح کی بشارت ہو اور خدا آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے واللہ  
 تمام قوم قتل ہو گئی فرمایا۔ نہر کے اس پار یا اس پار، اس نے کہا اس پار، فرمایا تو جھوٹے قسم خدا کی جس نے دانہ کو تشنگاقت کیا  
 اور ہواؤں کو چلایا، وہ نہر نہر کو عبور نہ کریں گے کہ وہ قتل ہو جائیں اس پہلے شخص نے کہا چلو یہ اچھا موقع حضرت کی  
 صداقت جاننے کا ملا، کچھ دیر بعد ایک شخص اور گھوڑا لگاتا آیا اور اس نے بھی ایسا بیان کیا۔ حضرت نے اس کے متعلق

بھی وہی فرمایا اس تک کرنے والے آدمی نے کہا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں علیؑ پر حملہ کر کے ان کا ستر تلوار سے جدا کر دوں۔ پھر دوسرا گھوڑے کداتے آئے ان کے دونوں گھوڑے سینے سے سینے ہو رہے تھے انھوں نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے واللہ تمام قوم قتل ہو گئی حضرت نے فرمایا نہر کے اس پار یا اس پار، انھوں نے جواب میں کہا اس پار، جب انھوں نے نہر میں اپنے گھوڑے ڈالے اور پانی ان کے گھوڑوں کے سینوں تک آ گیا تو پلٹ پڑے اور مصیبت میں مبتلا ہوئے امیر المؤمنین نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ پس وہ شخص گھوڑے سے اترا اور حضرت کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا حضرت نے فرمایا تیرے لئے ہماری صداقت کا یہی نشان ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ تَمِيمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْمَعْرُوفِ بَكْرِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُدَّاهِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثَمِيِّ، عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِيَّةِ قَالَتْ: رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شُرْطَةِ الْخَمَيْسِ وَمَعَهُ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ يَضْرِبُ بِهَا بَيْتَاعِي الْجَرِيَّ وَالْمَارِمَاهِيَّ وَالزَّمَارِ وَيَقُولُ لَهُمْ: يَا بَيْتَاعِي مُسُوخٌ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَجُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَرَأَتْ بَنُ أَحْنَفَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا جُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: أَقْوَامٌ حَلَقُوا اللَّحْيَ وَفَنَلُوا الشَّوَارِبَ فَصَسَّخُوا فَلَمْ أَرِنَا طَقًا أَحْسَنَ نَطَقًا مِنْهُ، ثُمَّ اتَّسَعَتْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَقْمُو أَزْرَهُ حَتَّى قَعَدَ فِي رَحْبَةِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَلَالَةُ الْإِمَامَةِ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ؟ قَالَتْ: فَقَالَ أَتَيْتَنِي بِتِلْكَ الْحَصَاةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَطَبَعَ لِي فِيهَا بِخَاتَمِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَسَابَةَ! إِذَا ادَّعَى مُدَّعٍ الْإِمَامَةَ: فَقَدَّرْ أَنْ يَطْبَعَ كَمَا رَأَيْتَ، فَأَعْلَمِي أَنَّهُ إِمَامٌ مُقَرَّرٌ الطَّاعَةِ وَالْإِمَامُ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَيْءٌ يُرِيدُهُ، قَالَتْ: ثُمَّ انصرفتُ حَتَّى قُبِضَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَجِئْتُ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام وَهُوَ فِي مَجْلِسِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ: يَا حَبَابَةَ الْوَالِيَّةِ! أَفَقُلْتُ: نَعَمْ يَا مَوْلَايَ! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكَ قَالَتْ: فَأَعْطَيْتُهُ فَطَبَعَ فِيهَا كَمَا طَبَعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَفَرَّبَ وَرَحَّبَ، ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ فِي الدَّلَالَةِ دَلِيلًا عَلَيَّ مَا تُرِيدِينَ أَفْتَرِيدِينَ دَلَالَةَ الْإِمَامَةِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا سَيِّدِي! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكَ، فَنَاولْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَقَدْبَلَعُ بِي الْكِبْرَ إِلَى أَنْ أَرَعَشْتُ وَأَنَا أَعْدُّ يَوْمِيذٍ مِائَةً وَثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً قَرَأْتُهُ رَاكِعًا وَسَاجِدًا وَ

مَشْعُولًا بِالْعِبَادَةِ فَيَسْتُ مِنْ الدَّلَالَةِ، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالسَّبَابَةِ فَعَادَ إِلَيَّ شَبَابِي، وَقَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي! كَمْ مَضَى مِنَ الدُّنْيَاوَكَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: أَمَّا ماضِي فَنَعَمٌ وَأَمَّا مَا بَقِيَ فَلَا، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ لِي: هَاتِنِي مَا مَعَكَ فَأَعْطَيْتُهُ الحِصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ الرِّضَا عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، وَعَاشَتْ حَبَابَةَ بَعْدَ ذَلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ عَلَيَّ مَا ذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ.

۳۔ حبابہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو دیکھا کہ شکر کے سپاہیوں کے ساتھ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں دو سروال کوڑا ہے اور آپ جری ماراہی اور زرارہ (بے سین والی ٹھیلیاں) فروخت کرنے والوں سے فرما رہے ہیں (اے بنی اسرائیل کے سوغات بیچنے والو! اے بنی مروان کے شکر یو! فرات بن احنف نے پوچھا اے امیر المومنین بنی مروان کا شکر کیسا؟ فرمایا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو ڈاڑھی مند لٹے ہیں اور مونچھوں پر بل دیتے ہیں پس وہ لوگ صورت کے لحاظ سے مسخ ہو گئے (مروان کے شکر میں ایسے ہی لوگ تھے) میں نے دیکھا کہ حضرت علی سے بہتر ازوئے نطق کوئی نہیں، پھر میں حضرت کے پیچھے لگی رہی، جب حضرت مسجد کے چبوترے پر بیٹھے تو میں نے کہا اے امیر المومنین دلالت امامت کیا ہے؟ فرمایا یہ کنکری اٹھالا اور اپنے ہاتھ سے ایک کنکری کی طرف اشارہ کیا حضرت نے اس پر مہر لگائی وہ پتھروں میں بیٹھ گئی۔ پھر فرمایا۔ اے حبابہ کوئی مدعی امامت ہو تو اس سے کہو کہ اس پتھر پر ہر لگادے جیسے میں نے ہر لگادی ہے اگر لگائے تو سمجھنا کہ وہ امام ہے۔

اور مفترض الطاعت ہے اور امام جس چیز کا ارادہ کر لے وہ شے اس سے پوشیدہ نہیں رہتی، حبابہ کہتی ہے میں حضرت کے انتقال کے بعد امام حسن کے پاس آئی آپ امیر المومنین کی جگہ بیٹھتے تھے اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے مجھ سے فرمایا۔ اے حبابہ لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا دے دیا۔ حضرت نے اس پر اس طرح ہر لگادی جس امیر المومنین نے لگائی تھی پھر میں امام حسن کے بعد امام حسین کی خدمت میں آئی، آپ اس وقت مسجد نبوی میں تھے پس حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مرحبا کہا۔ پھر فرمایا جو میں نے ارادہ کیا ہے اس کی دلالت میں ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ دلیل امامت معلوم کرنے کا نہیں؟ میں نے کہا ضرور میرے سید و مولانا فرمایا جو تیرے پاس ہے میں نے وہی پتھری نکال کر دی۔ آپ نے اس پر مہر لگادی پھر میں علی بن الحسین کے پاس آئی اور اب بڑھاپے کی وجہ سے وعشہ تھا اور میری عمر ایک سو تیرہ برس کی ہو گئی تھی میں نے امام علیہ السلام کو روک کر اور سجود اور عبادت میں مشغول پایا۔ پس میں دلالت سے مایوس ہوئی حضرت نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا پس میرا شباب لوٹ آیا۔ میں نے کہا میرے آقا میری عمر کتنی گزر گئی اور کتنی باقی ہے فرمایا۔ گذری کو بتادوں گا باقی کو نہیں بتاؤں گا۔

پھر فرمایا۔ جو تیرے پاس ہے وہ لایا میں نے وہ پتھر دیا آپ نے اس پر ہر گادی، پھر میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے بھی ہر گادی، پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی ہر گادی پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی ہر گادی، پھر امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آئی انھوں نے بھی ہر گادی اس کے بعد جیسا کہ محمد بن ہاشم نے ذکر کیا ہے جابہ نوماہ تک اور زندہ رہی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَاسْتَوْذَنَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَبْلٌ، طَوِيلٌ، حَسِيمٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْوَلَايَةِ فَرَدَّ عَلَيْهِ بِالْقَبُولِ وَأَمَرَهُ بِالْجُلُوسِ، فَجَلَسَ مُلَاصِقًا لِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَ شِعْرِي مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام هَذَا مِنْ وَلَدِ الْأَعْرَابِ صَاحِبَةُ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ آبَائِي عليهم السلام فِيهَا بِخَوَاتِمِهِمْ فَانْطَبَعَتْ وَقَدْ جَاءَ بِهَا مَعَهُ يُرِيدُ أَنْ اطَّبَعَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: هَاتِيهَا فَأَخْرَجَ حَصَاةً وَفِي جَانِبِ مِنْهَا مَوْضِعٌ أَمْلَسُ، فَأَخَذَهَا أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام ثُمَّ أَخْرَجَ خَاتَمَهُ فَطَبَعَ فِيهَا فَانْطَبَعَ فَكَانَتِي أَرَى نَقْشَ خَاتَمِهِ السَّاعَةَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقُلْتُ لِلْيَمَانِيِّ: رَأَيْتَهُ قَبْلَ هَذَا قَطُّ؟ قَالَ: لِأَوْلَادِهِ وَإِنِّي لَمُسْتَدْمِرٌ حَرَبِيٌّ عَلَى رُؤْيَيْهِ حَتَّى كَانَتِ السَّاعَةُ أَتَانِي شَأْنٌ لَسْتُ أَرَاهُ فَقَالَ لِي: فَمَ فَادْخُلْ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ نَهَضَ الْيَمَانِيُّ وَهُوَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، ذُرِّيَّةَ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنْ حَقَّقَكَ لَوَاجِبٌ كَوَجُوبِ حَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأُئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ثُمَّ مَضَى فَلَمْ أَرَهُ بَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ اسْمِهِ فَقَالَ: اسْمِي مَهْجَعُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ سَعْمَانَ بْنِ غَابِنَ بْنِ أُمِّ غَابِنَ وَهِيَ الْأَعْرَابِيَّةُ الْيَمَانِيَّةُ، صَاحِبَةُ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ فِيهَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالسَّبْطَ إِلَى وَقْتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یمن کے ایک شخص نے داخلہ چاہا حضرت نے اجازت دی۔ ایک شخص لمبا تونگا موٹا مازہ اندر آیا اور سلام کیا۔ السلام علیک لے ولی اللہ حضرت نے جواب سلام دے کر بیٹھنے کا حکم دیا وہ مجھ سے مل کر بیٹھا مجھے فکر ہوئی کہ یہ کون ہے حضرت نے فرمایا یہ اولاد اس عربی عورت کی ہے جو صاحب حصاة تھی اور جس کے پتھر پر میرے آبا و اجداد نے ہر سر دگائیں اور وہ ہر پتھر میں بیٹھ گئی یہ اس پتھر کو لے کر آئی ہے تاکہ میں بھی ہر گادوں۔ پھر اس سے فرمایا۔ اسے لا، پس اس نے پتھر نکالا اس میں ایک جگہ خالی تھی حضرت نے اسے لیا اور اپنی انگلی سے نکال کر اس پر ہر گادی جو اس کے اوپر ڈرائی، گویا میں یہ نقش اس پر دیکھ رہا تھا



الحسن بن علیؑ۔

میں نے اس مرد یعنی سے کہا کیا تم نے امام علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اس نے کہا کبھی نہیں میں ایک مدت سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا ناگاہ ابھی ایک جوان آیا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا اندر آ پس میں گیا پھر وہ کہنے لگا یہ کہنا ہوا تھا۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر اسے اہلبیت ذرینہ بعضہا من بعض یعنی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا حق اسی طرح واجب ہے جس طرح حق امیر المؤمنین اور حق دیگر آئمہ خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو، پھر وہ چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔ اسحاق راوی ہے کہ ابوہاشم جعفری نے فرمایا۔ میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام یحییٰ بن صلت بن عقبہ بن سمعان بن فہم بن ام فہم ہے اور یہ وہی زین العابدین ہے جس کو صاحبہ الحصاصہ کہتے ہیں اس کے پتھر پر چہرہ لگائی امیر المؤمنین علیہ السلام سے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام تک آئمہ نے

۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَائِعٍ، عَنِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ زُرَّارَةَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْسَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَالَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ إِلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ قُتِلَ أَبُوكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ صَلَّى عَلَى رُوحِهِ وَلَمْ يُوصِ وَأَنَا عَمَّكَ وَصَنُؤُ أَبِيكَ وَ وِلَادَتِي مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سِتِّي وَ قَدِيمِي أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ فِي حَدَائِكَ، فَلَا تَنَازِعْنِي فِي الْوَصِيَّةِ وَالْإِمَامَةِ وَلَا تَحَاجِبْنِي، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَمُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَدْعُ مَا لَيْسَ لَكَ بِحَقِّهِ إِيَّيْ عِظُوكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ، إِنَّ أَبِي يَأْتِي عَمَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَوْسَى إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ وَعَهْدَ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَشِيرَ بِسَاعَةِ وَ هَذَا سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي؛ فَلَا تَتَعَرَّضْ لِهَذَا، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَقْصَ الْعُمُرِ وَ تَشْتِئُ الْحَالِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَجْرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى تَفْجَأَ كُمْ إِلَيْهِ وَ نَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا بِمَكَّةَ، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْحَجْرَ الْأَسْوَدَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ: إِنْ أَنْتَ قَابَلْتِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلَهُ أَنْ يُنْطِقَ لَكَ الْحَجَرُ ثُمَّ سَلْ، قَابَلْتِ الْحَجْرَ فِي الدُّعَاءِ وَ سَأَلَ اللَّهُ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ، فَأَمَّ يَجِبُهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَمُّ لَوْ كُنْتَ وَصِيّاً وَ إِمَاماً لَأَجَابَكَ، قَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي وَ سَلَهُ، فَدَعَا اللَّهَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بِمَا أَرَادَ ثُمَّ قَالَ : أَسْأَلُكَ بِالَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَمِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ  
وَمِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا مِنَ الْوَصِيِّ وَالْإِمَامِ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : فَتَجَرَّكَ  
الْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ عَن مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ  
إِنَّ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَأَنْصَرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن حَمَادِ بْنِ عَيْسَى ، عَن حَرِيزٍ ، عَن زُرَّادَةَ ، عَن أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ .

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز خلوت میں امام  
زین العابدین علیہ السلام سے کہا۔ اے پسر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر  
کے سپرد کی، پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسینؑ نے امام حسینؑ اور تمہارے پدر بزرگوار نے خدا کا درود اور  
رحمت ہوان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا وصی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا اچھا ہوں تمہارے باپ کے بھائی  
ہوں اور علی کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امر وصیت اور امامت میں مجھ سے جھگڑانہ کرو حضرت علی بن  
الحسینؑ نے فرمایا اے چچا۔ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو میں نصیحت کرتا ہوں کہ  
تم جاہلوں میں سے نہ بنو، بے شک لے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہوان پر، عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت  
فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہؐ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑانہ  
کو نہ مجھے ڈر ہے کہیں تمہاری عمر کم نہ ہو جائے۔ اور حال تباہ نہ ہو۔ خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد حسینؑ میں قرار  
دیا ہے اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ حجر اسود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا قبضہ کر لیں اور اس بارے میں سوال  
کریں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں چلے۔ جب حجر اسود کے پاس آئے تو علی  
بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ حجر اسود کو ناطق کر دے پس محمد نے  
ایسا ہی کیا اور حجر سے سوال کیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ لے چچا۔ اگر آپ وصی و امام ہوتے تو  
یہ ضرور جواب دیتا۔ انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں، مجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطے جس نے فرار دیا۔ تجھ میں ميثاق انبياء و اوصياء اور تمام  
لوگوں کے ميثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد وصی اور امام کون ہے رومی کہتا ہے کہ جب رومی  
اس زور سے حرکت ہوئی۔ گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا۔  
خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام وصی اور امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی بن الحسین کی امامت کے قائل ہو گئے

یسی ہی روایت ملی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عماد بن عیسیٰ سے اس نے حریر سے اس نے ذرار سے اس نے امام جعفر صادق سے بیان کی ہے۔

۶۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ النَّسَّابُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَلَسْتُ أَعْرِفُ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَاتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ: أَخْبِرُونِي عَنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْحَسَنِ.

فَاتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ رَجُلٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ غُلَامٌ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى مَوْلَاكَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِي: أَدْخُلْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُعْتَكِبٍ شَدِيدِ الْأَجْبَانِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابُ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ، فَقَالَ: أَمَرَّتْ بَابِنِي مُحَمَّدٌ؟ قُلْتُ: بَدَأَتْ بِكَ، فَقَالَ: سَلْ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عِدَّةَ نَجُومِ السَّمَاءِ، فَقَالَ تَبِينُ بِرَأْسِ الْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِي وَزُرْ عَلَيْهِ وَ عَفُوبَةٌ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاجِدَةٌ، فَقُلْتُ: مَا يَقُولُ الشَّيْخُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْحَفِيِّينَ؟ فَقَالَ: فَدَمَسَحَ قَوْمٌ صَالِحُونَ وَنَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ لَنَمَسَحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثِنْتَانِ، فَقُلْتُ: مَا تَقُولُ فِي أَكْلِ الْجِرِّيِّ أَحْلَالٌ هُوَ أَمْ حَرَامٌ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ نَعَاْفُهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثَلَاثٌ، فَقُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي شُرْبِ النَّبِيدِ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ لَنَشْرِبُهُ. فَفَمَتُّ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ أَنَا أَقُولُ: هَذِهِ الْعِصَابَةُ تَكْذِبُ عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَظَنَرْتُ إِلَى جَمَاعَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: مَنْ أَعْلَمُ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ، فَقُلْتُ: فِدَا أُتَيْتُهُ فَلَمْ أَحِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَرَفَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَنْتَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ أَعْلَمُ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، فَلَامَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ بِالْحَضْرَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ الْقَوْمَ إِنَّمَا مَنَعَهُمْ مِنْ إِرْشَادِي إِلَيْهِمْ أَوْلَمَرَّةٍ الْحَسَدُ، فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ أَيُّهَا أَرَدْتُ.

فَمَضَيْتُ حَتَّى صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَفَرَعْتُ الْبَابَ، فَخَرَجَ غُلَامٌ لَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ فَإِنَّ اللَّهَ لَقَدْ أَدْهَشَنِي، فَدَخَلْتُ وَ أَنَا مُضْطَرِبٌ وَ نَظَرْتُ فَإِذَا شَيْخٌ عَلَى مِصْلَى بِالْأَمْرِ قَفِيٍّ وَ لَا بَرْدَ عَمَةٍ، فَابْتَدَأَنِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا سُبْحَانَ اللَّهِ غُلَامُهُ يَقُولُ

لي بالباب: ادخل يا أبا كلب! ويسألني المولى من أنت؟ فقلت له: أنا الكلبى السبابة،  
فصرب بيده على جبهته وقال كذب العادلون بالله و ضلوا ضلالاً بعيداً و خسروا خسراً مُبيناً  
يا أبا كلب! إن الله عز وجل يقول: «وعاداً و ثموداً و أصحاب الرس و قروناً بين ذلك  
كثيراً» أفنسيبها أنت؟ فقلت: لأجملت فداك، فقال لي: أفنسيب نفسك؟ قلت: نعم أنا فلان  
بن فلان بن فلان حتى ارتفعت فقال لي: ففليس حيث تذهب، ويحك أتدري من فلان بن فلان؟ قلت  
نعم فلان بن فلان، قال: إن فلان بن فلان [بن فلان] الراعي الكردى إنما كان فلان  
الراعي الكردى على جبل آل فلان فنزل إلى فلانة امرأة فلان من جبله الذي كان يرعى غنمه عليه  
فأطعمها شيئاً و غشيها فولدت فلاناً و فلان بن فلان من فلانة و فلان بن فلان، ثم قال:  
أتعرف هذو الأسامي؟ قلت: لأ والله جعلت فداك فإن رأيت أن تكنت عن هذا فقلت؟ فقال:  
إنما قلت فقلت، فقلت: إنني لأعود، قال: لا تعود إذا و أسأل عمّا جيئت له.

فقلت له: أخبرني عن رجل قال لامرأته: أنت طالق عدد نجوم السماء؟ فقال: ويحك  
أما تقرأ سورة الطلاق؟ قلت: بلى، قال: فأقرأ فقرأت «فطلقوهن لعدتهن و أحصوا العدة»  
قال: أتري هنا نجوم السماء؟ قلت: لا، قلت: فرجل قال لامرأته: أنت طالق ثلاثاً؟ قال:  
ترد إلى كتاب الله و سنة نبيه ﷺ، ثم قال: لأطلاق إلا على طهر، من غير جماع بشاهدين  
مقبولين، فقلت في نفسي: واحدة، ثم قال: سل، قلت: ما تقول في المسح على الخفين؟  
فتمسّم ثم قال: إذا كان يوم القيامة و رد الله كل شيء إلى شئيه و رد الجلد إلى الغنم فترى  
أصحاب المسح أين يذهب و ضوؤهم؟ فقلت في نفسي: نبتان، ثم التفت إليّ فقال: سل.

فقلت: أخبرني عن أكل الجري فقال: إن الله عز وجل مسح طائفة من بني إسرائيل فما أخذ  
منهم بحر أفهو الجري و الرمار و المارماهي و ماسوى ذلك و ما أخذ منهم برأ فألقردة و الحنازير و  
الوبر و الورك و ما سوى ذلك، فقلت في نفسي ثلاث ثم التفت إليّ فقال: سل و قم، فقلت:  
ما تقول في النبيذ؟ فقال: حلال، فقلت: إننا نبيذ فطرح فيه العكر و ماسوى ذلك و نشربه،  
فقال: شمشة تلك الحمرة المنيئة، فقلت: جعلت فداك فأي نبيذ تعني؟ فقال: إن أهل  
المدينة شكوا إلى رسول الله ﷺ تغيير الماء و فساد طباعهم، فأمرهم أن يبيدوا، فكان الرجل

يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَسِدَّ لَهُ ، فَيَعْمِدُ إِلَى كَفِّ مِنَ التَّمْرِ فَيَقْدِفُ بِهِ فِي الشَّنِّ فَيَمْنُهُ شُرْبُهُ وَمِنْهُ طَهْوَرُهُ ، فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ عَدَدُ التَّمْرِ الَّذِي [كَانَ] فِي الْكَفِّ ، فَقَالَ : مَا حَمَلَ الْكَفُّ ، فَقُلْتُ : وَاحِدَةٌ أَوْ ثِنْتَانِ ؟ فَقَالَ : رُبَّمَا كَانَتْ وَاحِدَةٌ وَرُبَّمَا كَانَتْ ثِنْتَيْنِ فَقُلْتُ : وَكَمْ كَانَ يَسَعُ الشَّنُّ ؟ فَقَالَ : مَا بَيْنَ الْأَرْبَعَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ إِلَى مَا فَوْقَ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ بِالْأَرْطَالِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ أَرْطَالُ بِمِثَالِ الْعِرَاقِ ؛ قَالَ : سَمَاعَةٌ : قَالَ الْكَلْبِيُّ : ثُمَّ نَهَضَ بِاللَّيْلِ وَقَمَّتْ ؛ فَخَرَجْتُ وَأَنَا أَضْرِبُ بِيَدِي عَلَى الْأُخْرَى وَأَنَا أَقُولُ : إِنَّ كَانَ شَيْءٌ فَبُذِيَ ، فَلَمْ يَزَلِ الْكَلْبِيُّ يَدِينُ اللَّهَ بِحُبِّ آلِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى مَاتَ .

۱۔ کلبی نسابہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا اور مجھے علم نہ تھا کہ امرامامت کس سے متعلق ہے میں مسجد رسولؐ میں آیا وہاں کچھ لوگ جمع تھے میں نے ان سے پوچھا کہ اہل بیت میں عالم کون ہے انھوں نے کہا عبد اللہ بن الحسن ، میں ان کے گھر آیا اذن دخول چاہا۔ پس ایک شخص گھر میں سے نکلا میں سمجھا کہ یہ ان کا نوکر ہے میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے آقا سے میرے لئے اجازت لو، وہ اندر گیا اور باہر آیا اور مجھ سے کہا اندر آؤ، میں نے اندر جا کر ایک بزرگ گوشہ نشین کو دیکھا جو سخت ریاضت نفس کرنے والے تھے میں نے سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کلبی نسابہ ہوں۔

فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے میں نے کہا کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا تم میرے فرزند محمد سے ملے ہو میں نے کہا نہیں۔ میں تو پہلے آپ ہی کے پاس آیا ہوں۔ انھوں نے کہا پوچھو جو چاہتے ہو۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا تمہ کو میں نے طلاق دی ستاروں کی تعداد کے برابر، انھوں نے کہا طلاق بائین تو تین بار میں ہوتی ہے باقی ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر عذاب نازل ہوگا۔ کیونکہ اس نے بدعت کی۔ (جو برابرچ میں چونکہ تین ستارے ہیں لہذا طلاق بائین مراد لی گئی) میں نے پوچھا لے شیخ آپ موزوں پر مسح کے بارے میں کیا کہتے ہیں انھوں نے کہا نیک لوگ مسح کرتے ہیں لیکن ہم اہلبیت مسح نہیں کرتے، ہم نے کہا یہ دوسری فطری ہے پھر میں نے پوچھا۔ آپ بے چھلکے کی چھلکے کے بارے میں کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں کھاتے۔ میں نے پوچھا آپ بنید (جو کی شراب) کے متعلق کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں پیتے۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے نکل آیا میں دل میں کہتا تھا اس گروہ نے اہلبیت پر جھوٹ بولا۔ پھر میں مسجد میں آیا وہاں کچھ لوگ قریش وغیرہ کے بیٹھے تھے میں نے سلام کر کے کہا، اہلبیت میں کون زیادہ عالم ہے۔ انھوں نے کہا عبد اللہ بن الحسن میں نے کہا ان سے تو میں مل آیا ہوں ان کے پاس تو کچھ نہیں، ان میں سے ایک شخص نے سراٹھایا اور کہا تم جعفر بن محمد کے پاس جاؤ وہ اہلبیت میں سب سے زیادہ عالم ہیں لوگوں نے اسے ملاحت کہا۔ مجھے بھی لوگوں نے اذروئے حسد ان کے پاس جانے سے روکا تھا میں نے اس شخص سے کہا جس کا پتہ دیا ہے وہاں لے چلو، پس میں وہاں گیا اور دروازہ کھٹ کھٹا یا ایک غلام نکلا اس نے کہا۔ لے برادر کلب آؤ۔ واللہ تم نے مجھے اضطراب میں ڈال دیا۔ اب تک کہاں تھے میں یہ سن کر گھبرا گیا اندر جا کر ایک بزرگ کو دیکھا وہ ایک حصے پر بیٹھے ہیں جس کا کوئی فرش نہیں اور نہ کوئی تکبیر ہے جب میں نے سلام کیا تو انھوں

نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سبحان اللہ، تو کرنے دروازہ پر یا اذنا کلب کہا اور آقا پوچھتا ہے تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کلبی ہوں نسب عرب کا سب سے زیادہ جاننے والا۔ حضرت نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا عادلوں نے (جو بغیر وحی مسائل تکملہ از روئے ظن و قیاس بیان کرتے ہیں) جھوٹ بولا اور پوری طرح گمراہ ہو گئے اور پورے پورے خسارے میں رہے، اسے سمجھائی مجلس خدا فرماتا ہے ہم نے ہلاک کیا عاد و ثمود کو اور کنوئیں والوں کو (جنہوں نے نبی کی نافرمانی کی) اور ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو کیا تو ان قوموں کے نسب کو جانتا ہے کہ آدم تک ان کا سلسلہ نسب کیا تھا کون کس کا بیٹا تھا) میں نے کہا میں نہیں جانتا۔

پھر مجھ سے فرمایا تو اپنے نسب کے متعلق جانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں فلاں بن فلاں ہوں اور سلسلہ کو آگے بڑھایا فرمایا ٹھہر جا۔ ایسا نہیں، جیسا تو بیان کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ فلاں (ہیثم بن یمان) کس کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا میں جانتا ہوں فرمایا فلاں (ہیثم بن یمان) ایسا نہیں، وہ ایک کروی پر واپسے (عمر و) کا بیٹا ہے یہ اپنی کمریاں فلاں قبیلہ کے پہاڑ پر چرایا کرتا تھا وہ اس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس آیا جو فلاں کی زوجہ تھی (بذلتے) پس اسے کچھ طمع دے کر اس سے جماع کیا۔ اس سے فلاں (ہیثم بن یمان) پیدا ہوا پس وہ ہیثم بن عمرو بن مرتعیہ سے تو غلطی سے بیان کا بیٹا بنا رہا ہے۔ کیسا ناسب ہے۔

پھر فرمایا جو نام میں نے بتلے کیا تجھے یہ معلوم تھے؟ میں نے کہا نہیں، اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں یہ میرے لئے بدنامی کا باعث ہے فرمایا تو نے لسانی کا دعویٰ کیا تھا اس لئے میں نے کہا۔ اب میں ایسا نہ کہوں گا۔ فرمایا ہم بھی کسی سے نہ کریں گے۔ آپ نے اس کے سوالات سے پہلے ہی علم امامت کا اظہار کر دیا، اچھا۔ اب جن سوالات کے جوابات کے لئے تو آیا ہے وہ دیا نت کر میں نے کہا تجھے اس مسئلے کا جواب بتائیے۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجھے طلاق ہے ستاروں کی تعداد کے مطابق (کیا طلاق بائن ہوگئی) فرمایا تو نے سورۃ طلاق پڑھ لے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پڑھو، میں نے پڑھا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور مدہ کا شمار رکھو۔

فرمایا۔ اس آیت میں نجوم سما کا ذکر ہے میں نے کہا نہیں، پھر فرمایا۔ طلاق نہیں دی جاتی مگر ظہر میں جبکہ جماع نہ کیا ہو اور اس کے گواہ دو عادل ہوں میں نے دل میں کہا یہ پہلا نبوت ہے۔ علم امامت کا، پھر فرمایا اور پوچھ، میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں موزوں پر مسیح کے متعلق، یہ سن کر حضرت نے تبسم فرمایا، دعوہ اللہ بن الحسن کے جواب پر ہم اور پھر فرمایا۔ روز قیامت خدا ہر نفسے کو اس کی صورت پرے آئے گا پس جنہوں نے موزہ پر مسیح کیا (عرب کا موزہ بکری کے پوست کا ہوتا تھا) ان کے پیروں پر بکری کی کھال ہوگی اب خود گواہ مسیح کرنے والوں کا وضو کہاں جائے گا۔

فرمایا اب اور پوچھ، میں نے کہا کیا جری حلال ہے (ایک قسم کی پھلی بے چھلکے کی) فرمایا۔ خدا نے مسیح کیا ایک گروہ کو بنی اسرائیل سے جو دریا کے حصہ میں آئے وہ جری۔ زمار اور ماہی ہیں) جو خشکی میں وہ بندر، سور اور در (ایک قسم کی بلی) اور وک (ایک قسم کا گواہ بنے ہیں نے دل میں کہا۔ بینبیری علامت ہے۔ پھر فرمایا اب آخری سوال بھی پوچھ اور اٹھ

کھڑا ہوا میں نے کہا بنیذ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے (ایک خاص صورت میں آپ نے جھلا فرمایا تاکہ عبد اللہ بن الحسن کی غلطی ثابت کریں جنہوں نے تفصیل کے بغیر مطلقاً حلال کہہ دیا تھا) میں نے کہا ہم بنیذ میں ڈر د بنیذ اور دوسری ادویہ ڈالتے ہیں تاکہ وہ جوش کھا جائے فرمایا دور ہو، دور ہو، تو گندی شراب ہے جو حرام ہے، میں نے کہا پھر بنیذ سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا اس اہل مدینہ نے حضرت رسولؐ خدا سے شکایت کی کہ مدینہ کا پانی تلخ ہو گیا ہے، اور اس کے پینے سے صحت خراب ہو رہی ہے فرمایا اس میں خرے ڈالو، اس شخص نے ایک ٹوکرو کو حکم دیا کہ ایسا کرے اس نے ایک مٹھی خرے ایک کستر میں ڈال دیئے۔ اس نے اس کو پیا اور طہارت کی یعنی وضو غسل کیا میں نے کہا وہ خرے کتنے تھے جو اس کی مٹھی میں تھے فرمایا جتنے اس کی مٹھی میں سہلے، میں نے کہا ایک مٹھی میں یا دونوں میں فرمایا کبھی ایک کبھی دو، میں نے کہا پیے میں پانی کتنا تھا فرمایا چالیس سے لے کر اسی یا اس سے کچھ زیادہ (بلحاظ وسعت ظرف) میں نے کہا اس سے مراد آپ کی رطل ہے۔ فرمایا۔ ہاں رطل عراق۔

**توضیح :-** رطل ایک پیمانہ ہے لیکن فقہانے اسے آب کر کے لئے وزن قرار دیا ہے رطل عراق ایک سو تیس درہم وزنی تھے کا ہوتا ہے اور درہم ہوتا ہے ۴۸ جو کا وزن ہیں۔ امام نے لفظ بنیذ مجازاً استعمال کیا ہے تاکہ عبد اللہ بن الحسن کی اس غلطی کو ظاہر کریں کہ انہوں نے مطلق بنیذ کو حلال قرار دیا حالانکہ وہ حرام ہے عبد اللہ بن الحسن کو چاہیے تھا کہ جو بنیذ حلال ہے اس کی توضیح اسی طرح کرتے جس طرح امام نے کی ہے چونکہ امام کے اس بیان کردہ صورت پر عرب لفظ بنیذ استعمال کرتے تھے لہذا اس لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا۔

سما ع نے کہا کہ کلمی نے بیان کیا کہ پھر امام اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی باہر نکلا میں نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا کہ اگر کوئی چیز قابل عمل ہے تو یہ ہے کلمی مرتے دم تک محبت اہلبیت پر قائم رہا۔

۷ - عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَفَاتِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَا وَصَاحِبُ الطَّاقِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ بَعْدَ أَبِيهِ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ أَنَا وَصَاحِبُ الطَّاقِ وَالنَّاسُ عِنْدَهُ وَذَلِكَ أَنَّهُمْ رَوَّاعُونَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ بِهِ عَاهَةً ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَسَّأَلُهُ عَمَّا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهُ أَبِيهِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الرَّكَاعَةِ فِي كَمْ تَجِبُ ؟ فَقَالَ فِي مِائَتَيْنِ خَمْسَةٌ فَقُلْنَا : فِي مِائَةٍ ؟ فَقَالَ : دَرَهْمَانِ وَنِصْفُ ، فَقُلْنَا : وَاللَّهِ مَا نَقُولُ الْمُرْجِئَةَ هَذَا ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةَ ؟

قال: فخرجننا من عنده ضللاً؛ لاندري إلى أين تتوجه أنا وأبو جعفر الأ حول، فقعدنا في بعض أزقة المدينة باكين حيارى لاندري إلى أين تتوجه ولأمن نقصد؟ ونقول: إلى المرجئة، إلى القدرية، إلى الزيدية، إلى المعتزلة، إلى الخوارج، فحنن كذلك إذ رأيت رجلاً شيخاً

لَا أَعْرِفُهُ ، يَوْمِي إِلَيَّ بِيَدِهِ فَخَفْتُ أَنْ يَكُونَ عَيْنًا مِنْ عِيُونِ أَبِي جَعْفَرِ الْمَنْصُورِ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ جَوَاسِيسٌ يَنْظُرُونَ إِلَيَّ مِنْ اتَّفَقَتْ شَيْعَةُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ، فَيَضْرِبُونَ عُنُقَهُ ، فَخَفْتُ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ فَقُلْتُ لِلْأَحْوَالِ : تَسَخَّ فَاثْبَتِي خَائِفٌ عَلَى نَفْسِي وَعَلَيْكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُنِي لِأَيِّدِكَ ، فَتَنَحَّ عَنِّي لِأَتَمِّ لِكَ وَتُعِين عَلَيَّ نَفْسِيكَ فَتَنَحَّيْ غَيْرَ بَعِيدٍ وَتَبِعْتُ الشَّيْخَ وَذَلِكَ أَنِّي طُنْتُ أَنِّي لَا أَتَدْرُ عَلَى التَّخْلِصِ مِنْهُ فَمَارَلْتُ أَنْبَعَهُ وَقَدَّعَزَمْتُ عَلَى الْمَوْتِ حَتَّى وَرَدَّ بِي عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ خَلَانِي وَمَضَى ، فَإِذَا خَادِمٌ بِالْبَابِ فَقَالَ لِي : ادْخُلْ رَحِمَكَ اللَّهُ .

فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي ابْتِدَاءً مِنْهُ : لِأَيِّ الْمُرَجِّعَةِ وَلَا إِلَيَّ الْقَدْرِيَّةِ وَلَا إِلَيَّ الزَيْدِيَّةِ وَلَا إِلَيَّ الْمُعْتَزِلَةِ وَلَا إِلَيَّ الْخَوَارِجِ إِلَيَّ إِلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَضَى أَبُوكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : مَضَى مَوْتًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ فَقَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيكَ هَذَا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَزْعَمُ أَنَّهُ مِنْ بَعْدِ أَبِيهِ ، قَالَ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَا يُعْبَدَ اللَّهُ [ قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيكَ هَذَا ] قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ : لَا مَا أَقُولُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَمْ أَصِبْ طَرِيقَ الْمَسْأَلَةِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَيْكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لَا فِدَاخَلَنِي شَيْءٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِعْظَامًا وَهَيْبَةً لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَجِلُّ بِي مِنْ أَبِيهِ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ .

ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَسْأَلُكَ كَمَا كُنْتُ أَسْأَلُ أَبَاكَ ؟ فَقَالَ : سَلْ تُخْبِرُ وَلَا تُدْرِعُ ، فَإِنْ أَدَعَتْ فَهُوَ الدَّبْحُ ، فَسَأَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ بَحْرٌ لَا يُنْزَفُ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شَيْعَتِكَ وَشَيْعَةَ أَبِيكَ سَأَلْتُ فَالْتَقَى إِلَيْهِمْ وَأَدَعَوْهُمْ إِلَيْكَ وَقَدْ أَخَذْتُ عَلَيَّ الْكَيْمَانَ ، قَالَ : مَنْ آسَتْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَأَلْقِي إِلَيْهِ وَخَذْ عَلَيْهِ الْكَيْمَانَ فَإِنْ أَدَاعُوا فَهُوَ الدَّبْحُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ - قَالَ : فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقَيْتُ أَبَا جَعْفَرِ الْأَحْوَالِ فَقَالَ لِي : مَا وَرَاءَكَ ؟ قُلْتُ : الْهُدَى ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْقِصَّةِ ، قَالَ : ثُمَّ لَقِينَا الْفَضِيلَ وَأَبَا بَصِيرٍ فَدَخَلَا عَلَيَّ وَسَمِعَا كَلَامَهُ وَسَأَلَاهُ وَقَطَعَا عَلَيَّ بِالْإِمَامَةِ ، ثُمَّ لَقِينَا النَّاسَ أَفْوَاجًا فَكُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَطَعَ الْأَطَائِفَةَ عَشَارًا وَأَصْحَابَهُ وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ إِلَيْهِ إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ النَّاسِ ؟ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ : مَا حَالُ النَّاسِ ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّ هِشَامًا صَدَّ عَنْكَ النَّاسُ ؛ قَالَ هِشَامٌ : فَأَقْعَدَ لِي بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ وَاحِدٍ لِيَضْرِبُونِي .

۱۔ ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں اور میں طاق (ابو جعفر



بن النعمان (احول) مدینہ گئے۔ وہاں معلوم ہوا کہ لوگوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ امام جعفر صادقؑ کے بعد امام عبد اللہ بن جعفر ہیں اور اس لئے کہ انھوں نے روایت بیان کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت منتقل ہوگی ولد اکبر کی طرف بشرطیکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو پس ہم عبد اللہ بن جعفر کے پاس آئے اور سوال کیا ان سے جیسے ان کے باپ سے کرتے تھے۔

ہم نے سوال کیا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہے انھوں نے کہا دو سو پر پانچ ہم نے کہا سو پر انھوں نے کہا پانچ ۲ درہم، حالانکہ دوسو سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے) ہم نے کہا ایسا تو مرجعہ فرقہ کہتا ہے پس ہم ان سے گمراہی کی حالت میں اٹھائے ہم نہیں جانتے تھے کہیں اور ابو جعفر (احول) کس کی طرف رجوع کریں۔ ہم مدینہ کے ایک کوچہ میں بیٹھے دو رہے تھے اور حیران تھے کہ کس کی طرف جائیں مرجعہ کی طرف، قدریہ کی طرف، زیدریہ کی طرف، معتزلہ کی طرف یا خوارج کی طرف، ہم اسی حالت میں تھے کہ میں نے ایک بوڑھے کو جسے میں نہیں جانتا تھا اپنی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے پایا۔ میں خائف ہو گیا کہ کہیں یہ ابو جعفر منصور بادشاہ عباسی کا جاسوس نہ ہو اور صورت اس کی یہ تھی کہ منصور کے جاسوس یہ دیکھتے پھرتے تھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ کس امامت پر متفق ہوتے ہیں تاکہ اس کی گردن ماریں ہیں ڈرا کہ یہ شخص انہی میں سے نہ ہو۔ میں (احول) سے کہا کہ ایک طرف ہو جاؤ میں اپنے اور تمہارے متعلق اس سے ڈرتا ہوں اس کا ارادہ مجھ سے متعلق ہے اور نہ تم سے تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے کو ہلاکت میں مبتلا کرو اور اپنے نفس کی حفاظت کرو، پس وہ مجھ سے تھوڑی دور ہو گیا اور میں اسکی طرف بڑھا۔ کیونکہ میں نے گمان کیا کہ میں اس سے چھڈکارہ حاصل کرنے پر قادر نہیں، پس میں اس کی طرف بڑھتا رہا اور موت میرے سامنے تھی یہاں تک کہ وہ مجھے لے کر امام موسیٰ کاظمؑ کے دروازہ پہنچا۔

اس کے بعد اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ ناگاہ ایک خادم دروازہ پر آیا اور مجھ سے کہنے لگا۔ اندر آؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے میں اندر داخل ہوا وہاں ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے حضرت نے بغیر میرے کچھ کچھ فرمایا نہ مرجعہ کے پاس جاؤ، نہ قدریہ کے نہ زیدریہ کے اور نہ معتزلہ اور خوارج کے، بلکہ میرے پاس آؤ۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ کے پدربزرگوار کا انتقال ہو گیا۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا اپنی موت مرے درمیان ہے کہ بارہویں امام کی طرح غائب تو نہیں ہوئے) فرمایا۔ ہاں۔

میں نے کہا۔ پھر ان کے بعد ہمارا امام کون ہے، فرمایا۔ اگر خدا تمہاری ہدایت چاہے گا تو ہدایت کر دے گا میں نے کہا عبد اللہ کا خیال ہے کہ اپنے باپ کے قائم مقام وہ ہیں۔ فرمایا۔ عبد اللہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت نہ کریں۔ زکافر ہو جائیں کیوں کہ امام برحق کا نہ ماننا کفر ہے۔

میں نے کہا پھر ہمارا امام حضرت کے بعد کون ہے فرمایا اگر خدا تمہاری ہدایت کرنا چاہے گا تو کرے گا۔ میں نے کہا کیا وہ آپ ہیں فرمایا نہیں۔ میں خود نہیں کہتا۔ اللہ اللہ کیسا خطرناک دور تھا کہ اگر زبان سے کہتے کہ میں امام ہوں اور یہ خبر بادشاہ تک پہنچ جاتی تو وہ قتل کر دیتا۔ میں نے دل میں کہا معاملہ صاف نہ ہوا۔ پھر میں نے کہا۔ کیا آپ کا کوئی

امام آپ سے بالاتر ہے فرمایا نہیں۔

میرے دل میں ایسی بات پیدا ہوئی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ حضرت کی عظمت و ہیبت کا  
کا اثر تھا میرے دل پر اس سے زیادہ تھا جتنا ان کے والد کی خدمت میں حاضر ہونے پر میرے دل پر ہوتا تھا۔

پھر میں نے کہا۔ میں آپ سے اسی طرح سوال کرنا چاہتا ہوں جس طرح آپ کے والد ماجد سے پوچھا کرتا تھا۔  
فرمایا۔ پوچھو آگاہ کئے جاؤ گے مگر کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر ظاہر کر دیا تو اس کا نتیجہ قتل ہے میں نے سوالات کئے پس میں  
نے دیکھا کہ حضرت علم کے ایسے دیا ہیں جن کا زور کم نہیں ہوتا۔

میں نے کہا۔ آپ کے اور آپ کے آباء و اجداد کے شیعہ مگر اسی میں پڑے ہوئے ہیں ان سے اپنی امامت کو بیان کیجئے۔  
اور ان کو اپنی طرف بلائیے اور یہ کام میں خفیہ انجام دوں گا فرمایا جن میں صلاحیت ہدایت پاؤں سے بیان کر دینا اور  
ان سے بھی پوشیدہ رکھنے کا عہد لے لینا اگر انہوں نے ظاہر کر دیا تو میرا ذبح ہونا یقینی ہے اشارہ کیا اپنے خلیق کی طرف۔  
میں حضرت کے پاس سے چلا آیا اور ابو جعفر حول سے ملا۔ انہوں نے کہا کیا صورت پیش آئی بیس نے کہا بھلا اللہ  
ہدایت حاصل ہوئی پھر تمام قصہ ان سے بیان کیا۔

ہشام نے کہا پھر ہم نے ملاقات کی فضیل اور ابو عبید سے انہوں نے خلوت کی امام علیہ السلام سے اور سنا حضرت  
کے کلام کو اور ان سے سوالات کئے اور ان کی امامت پر پورا پورا یقین ہو گیا پھر ہم بہت سے لوگوں سے ملے۔ پس جو کوئی  
حضرت کے پاس گیا اس نے آپ کی امامت کا اقتدار کر لیا۔ سوائے عمار ساہلی کے اور اس کے اصحاب کے اور عبداللہ کا یہ  
حال رہا کہ بہت کم لوگ ان کے پاس جلتے تھے یہ صورت دیکھ کر انہوں نے کہا۔ لوگ جاہل ہو گئے ہیں اور یہ بھی ان سے بیان  
کیا گیا کہ ہشام لوگوں کو تمہارے پاس آنے سے روکتے ہیں انہوں نے کہا کچھ لوگ مدینہ میں میرے مارنے کے لئے بٹھا دیئے گئے ہیں

مرجمیہ :- وہ فرقہ ہے جو ایمان کو محض علم ماجارہ النبی تک محدود رکھتے ہیں اور عمل کو داخل

توضیح :- ایمان نہیں جانتے خواہ عمل دل سے ہو۔ جیسے تصدیق باعمل بلاکان ہو، وہ افراد ایمان یا  
توت وضعف کا کوئی فرق نہیں کرتے، بد سے بد آدمی ایمانی مرتبہ میں جبریل کے برابر جانتے ہیں اور امیر المؤمنین  
کو چوتھے نمبر پر خلیفہ مانتے ہیں۔

تدریہ :- وہ فرقہ ہے جو بندہ کو بالاستقلال اپنے افعال پر قادر مانتے ہیں یہ عقیدہ میں جسیرہ

فرقہ کی ضد میں شیعہ ان دونوں کے درمیان ہیں۔

زیدیہ :- یہ امامت زید بن علی بن الحسین کے قائل ہیں اور اجتہاد اور خروج بالسیف کو شرط

امامت مانتے ہیں۔

معتزلہ :- ترکب زنا وغیرہ کو ایمان سے خارج جانتے ہیں خواہ وہ گناہ بے اصرار ہو یا بے اصرار

بچے تو بر مرنے والے کو نہیں جانتے ہیں۔

**خواریج:** حکم غیر اللہ کو اگرچہ از روئے علم بہر شرک جانتے ہیں یہ جماعت سفین میں حضرت علیؑ سے اس لئے علیہ رہی کہ آپؑ حکمین کے فیصلہ پر کیوں راضی ہوئے۔

۸ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَلَانٍ الْوَاقِعِيِّ قَالَ : كَانَ لِي ابْنٌ عَمٌّ يُقَالُ لَهُ : الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ زَاهِدًا وَكَانَ مِنْ أَعْبَادِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَكَانَ يَتَّقِيهِ السُّلْطَانُ لِجِدِّهِ فِي الدِّينِ وَاجْتِهَادِهِ وَرُبَّمَا اسْتَقْبَلَ السُّلْطَانَ بِكَلَامٍ صَعْبٍ يَمِطُّهُ وَيَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَكَانَ السُّلْطَانُ يَحْتَمِلُهُ لِمَلَأْجِدِهِ ، وَلَمْ تَزَلْ هَذِهِ حَالَتُهُ حَتَّى كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى الْبَلَّاءُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَاهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَنَاءَهُ فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَلِيٍّ مَا أَحَبَّ إِلَيَّ مَا أَنْتَ فِيهِ وَأَسْرَى بِي إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَتْ لَكَ مَعْرِفَةٌ ، فَاطْلُبِ الْمَعْرِفَةَ ، قَالَ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَ مَا الْمَعْرِفَةُ ؟ قَالَ : أَذْهَبَ فَمَنْعَتَهُ وَ اطْلُبِ الْحَدِيثَ ، قَالَ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ اعْرَضَ عَلَيَّ الْحَدِيثَ .

قَالَ : فَذَهَبَ فَكَتَبَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَاسْقَطَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَذْهَبَ فَاعْرِفِ الْمَعْرِفَةَ وَكَانَ الرَّجُلُ مَعْنِيًا بِدِينِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَرَصَّدُ أَبَا الْحَسَنِ الْبَلَّاءَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى ضَيْعَةٍ لَهُ ، فَلَقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فِدَاكَ عَلَى الْمَعْرِفَةِ قَالَ : فَأَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ الْبَلَّاءُ وَمَا كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَأَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الرَّجُلَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : فَمَنْ كَانَ بَعْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْبَلَّاءُ ؟ قَالَ : الْحَسَنُ الْبَلَّاءُ ثُمَّ الْحَسَنِ الْبَلَّاءَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ ثُمَّ سَكَتَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَمَنْ هُوَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ : إِنْ أَخْبَرْتُكَ تَقْبَلُ ؟ قَالَ : بَلَى جُعِلَتْ فِدَاكَ ، قَالَ : أَنَا هُوَ ، قَالَ : فَسَيُّئُ اسْتَدِلُّ بِهِ ؟ قَالَ : أَذْهَبَ إِلَى تِلْكَ الشَّجَرَةِ وَأَشَارَ [بِيَدِهِ] إِلَى أُمَّ غَيْلَانَ - فَقُلْ لَهَا : يَقُولُ لَكَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِلِي ، قَالَ : فَأَتَيْتُهَا فَرَأَيْتُهَا وَاللَّهِ تَحُدُّ الْأَرْضَ حُدًّا حَتَّى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا فَرَجَعْتُ ، قَالَ : فَأَقْرَأْ بِهِ ، ثُمَّ لَزِمَ الصَّمْتَ وَالْعِبَادَةَ ، فَكَانَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذَلِكَ .

عُمَدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ مِثْلَهُ .

۸ - راوی کہتا ہے حسن بن عبد اللہ میرے چچا کا بیٹا نہ امر تھا اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے زیادہ ماہر اس

کی دینی جہاد و جدوجہد اور سخت ریاضت کی بنا پر بادشاہ اس سے ڈرتا تھا۔ اوقات وہ بادشاہ سے بڑے سخت کلمات بطور نصیحت کہہ جاتا تھا اور اس کو نیک کام کرنے کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور بادشاہ اس کی باتوں کو برداشت کرتا تھا اور اسی حالت میں چلا آ رہا تھا ایک دن جبکہ وہ مسجد میں تھا امام موسیٰ کاظم دہاں تشریف لائے اس کو دیکھا اور شاہ سے بلایا وہ آگیا آپ نے اس سے فرمایا تمہاری اس حالت نے مجھے بہت مسرت بخشی، مگر یہ کہ تمہارے لئے معرفت نہیں اس کو تلاش کرو، اس نے کہا کیسی معرفت؟ فرمایا جاؤ علم فقہ حاصل کرو، اس نے کہا کس سے، فرمایا فقہائے مدینہ سے پھر ان احادیث کو میرے سامنے پیش کرو، پس وہ گیا اور احادیث کو لکھ لایا۔ حضرت نے فرمایا۔ پڑھو، اس نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سب ساقط اعتبار اور قلط ہیں تم معرفت حاصل کرو اور اس شخص کو امر دین میں عنایت خدا حاصل تھی وہ ہمیشہ حضرت سے ملنے کا متمنی رہتا ایک روز حضرت اپنی زمین پر تشریف لے جا رہے تھے اس نے راستہ میں ملاقات کی اور کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کی ہدایت کا محتاج ہوں آپ معرفت الہی کی طرف میری رہنمائی کیجئے۔ آپ نے امیر المؤمنین کے حالات اس سے بیان کئے اور جو کچھ ان دونوں (حضرت ابو بکر و عمر) نے کیا تھا۔ وہ بھی سنایا اس نے قبول کیا۔ پھر دریافت کیا۔ امیر المؤمنین کے بعد کون امام ہوا، فرمایا امام حسن، ان کے بعد امام حسین یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے پھر فاموش ہو گئے اس نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اب امام کون ہے؟ فرمایا۔ اگر میں تجھے بتا دوں تو تو قبول کرے گا۔ اس نے کہا ضرور تب آپ نے فرمایا۔ وہ میں ہوں، اس پر دلیل چاہی فرمایا اس درخت کے پاس جا، اور اپنے ہاتھ سے ایک ببول کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس کے پاس جا کر کہو کہ موسیٰ بن جعفر کہتے ہیں میرے پاس آ۔ اس نے ایسا ہی کیا بس اس نے دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور وہ اٹھ کر حضرت کے سامنے آگیا پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہ پر واپس گیا اس نے حضرت کی امامت کا اقرار کیا پھر فاموش ہو کر مشغول عبادت ہوا اور پھر کسی نے اس کو کلام کرتے نہ پایا۔

۹۔ عَجْرَةُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ عَجْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّبَّيْبِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَىٰ بْنَ أَكْثَمٍ - قَاضِي سَامَرَاءَ - بَعْدَ مَا جَهَدَتْ بِهِ وَنَظَرَتْهُ وَحَاوَرَتْهُ وَوَأَصَلَتْهُ وَوَأَسَلَتْهُ عَنْ عِلْمِ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ دَخَلْتُ أَطُوفَ بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَطُوفُ بِهِ، فَنَظَرْتُ فِي مَسَائِلٍ عِنْدِي فَأَخْرَجَهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ مَسْأَلَةً وَاحِدَةً وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَسْأَلُكَ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِي: أَنَا أَخْبِرُكَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَنِي، تَسْأَلُنِي عَنِ الْأَمَامِ، فَقُلْتُ: هُوَ وَاللَّهِ هَذَا، فَقَالَ: أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: عَلَامَةٌ؟ فَكَانَ فِي يَدِهِ عَصَا فَطَقَّتْ وَقَالَتْ: إِنَّ مَوْلَايَ إِمَامٌ هَذَا الرَّمَانُ وَهُوَ الْحُجَّةُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے قاضی سامرہ کی بی بی بن اکثم سے سنا اس کے بعد میں نے اس کو آزمایا، مناظرہ کیا۔ گفتمو

کی میں نے علم آل محمد سے متعلق اس سے سوال کیا، اس نے کہا میں ایک روز قبر رسول کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو سہی طواف کرتے پایا۔ میں نے ان سے چند سوالات کئے جن کے انھوں نے تسلی بخش جواب دیئے۔ پھر میں نے ان سے کہا ایک سوال آپ سے کرتے مجھے حیا آتی ہے۔ فرمایا میں تمہارے سوال سے پہلے بتلے دیتا ہوں تم مجھ سے یہ پوچھنا چاہتے ہو۔ امام کون ہے؟ میں نے کہا بے شک ہی سوال میرے ذہن میں تھا لیکن اس کا ثبوت آپ کے ہاتھ میں عصا تھا وہ گویا ہوا۔ میرا مولا یہ امام زمانہ ہے اور وہی خدا کی حجت ہیں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَاقِفٌ وَقَدْ كَانَ أَبِي سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ سَبْعِ مَسَائِلَ فَأَجَابَهُ فِي بَيْتٍ وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا سَأَلْتَهُ عَمَّا سَأَلَ أَبِي أَبَاهُ، فَإِنْ أَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ كَانَتْ دَلَالَةً، فَسَأَلْتُهُ فَأَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ أَبِي فِي الْمَسَائِلِ السَّبْعِ، فَلَمْ يَزِدْ فِي الْجَوَابِ وَادَا وَلَا يَأْ، وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِعَةِ وَقَدْ كَانَ أَبِي فَسَأَلَ لِأَبِيهِ: إِنِّي أَحْتَجُّ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ إِمَامًا، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: نَعَمْ أَحْتَجُّ عَلَيْكَ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا كَانَ فِيهِمْ مِنْ إِثْمٍ فَهُوَ فِي رَقَبَتِي.

فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ شِيعَتِنَا يُبْتَلَى بِبَلِيَّةٍ أَوْ يَشْتَكِي فَيَصِيرُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَحْرَافَ شَهِيدٍ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللَّهِ مَا كَانَ لِيَذَاذِكْرٌ، فَلَمَّا مَضَيْتُ وَكُنْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، خَرَجَ بِي عِرْقُ الْمَدِينِيِّ فَلَقَيْتُ مِنْهُ شِدَّةً، فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَّجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَسْبَعْتِي مِنْ وَجْهِ بَقِيَّةً، فَشَكَّوْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ: جَعَلْتُ فِدَاكَ عَوْدَ رِجْلِي وَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: لَيْسَ عَلَيَّ رِجْلُكَ هَذِهِ بَأْسٌ وَلَكِنْ أَرَانِي رِجْلَكَ الصَّحِيحَةَ فَبَسَطْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّ ذَهًا فَلَمَّا خَرَجْتُ لَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ بِي الْعِرْقُ وَكَانَ وَجَعُهُ يَسِيرًا

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس زمانہ میں مذہب و ا فقیر رکھتا تھا لیکن اس کا عقیدہ تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام زندہ ہیں اور وہی ہمدنی موعود ہیں، میرے باپ نے امام موسیٰ کاظم سے سات سوال کئے تھے جو کہ جواب تو انھوں نے دیئے ساتویں کے جواب سے رک گئے میں نے دل میں کہا میں وہی مسئلے پوچھتا ہوں جو میرے باپ نے ان کے باپ سے پوچھے تھے اگر وہی جواب دیئے جو ان کے باپ نے دیا تھا تو ان کی امامت کی دلیل ہوگی پس سوال کیا۔ انھوں نے وہی جواب دیا جو میرے باپ کو ان کے باپ نے دیا تھا انھوں نے جواب میں ایک داؤ یا ایک سی کی بھی زیادتی نہ کی اور ساتویں سوال کے جواب میں رک گئے میرے باپ نے ان کے باپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں نے

قیامت پیش خدا احتجاج کروں گا کہ آپ کا گمان یہ ہے کہ عبداللہ بن جعفر امام نہیں ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر رکھا اور فرمایا تم ایسا کرنا جو اس کا گناہ ہو گا وہ میری گردن پر جب میں رخصت ہو کر چلا تو فرمایا۔ ہمارے شیعوں میں سے جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار شہیدوں کا اجر تحریر فرما لے یعنی امام مظلوم اور بے اختیار کے زمانہ میں جو شیعوں حکومت کے ظلم و جور پر صبر کرتے ہیں وہ اپنے عقیدہ پر ثابت قدم رہتے ہیں تو ان کے اعمال کا اجر ان لوگوں سے ہزار درجہ زیادہ ہو گا جو امام صاحب حکومت و دولت کے زمانہ میں بجا آئیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بات کا کوئی ذکر تھا ہی نہیں، تو یہ حضرت نے کسی وجہ سے کہا ہے، جبکہ میں راستہ میں جا رہا تھا مجھے نارو کی بیماری لاحق ہوئی اور میری اکثر شکلوں میں ہوتی ہے۔ ساق یا میں کسی جگہ ایک سوراخ سا ہو کر اس میں سے ایک سفیدھاگسا نمودار ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا باہر آتا رہتا ہے اسے کاٹنا نہیں جاتا۔ بلکہ کاغذ یا روئی کا تپی پر بیٹھے رہتے ہیں، میرے اوپر اس کی بڑی شدت تھی اگلے سال جب میں حج کے لئے آیا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری تکلیف باقی تھی میں نے حضرت سے بیان کر کے کہا آپ میرے لئے دعا کیجئے اور اپنا پیر آپ کے سامنے پھیلا دیا۔ فرمایا اس کا تو کوئی خوف نہیں صبح پیر دکھاؤ۔ حضرت نے دعا کی۔ اب جو میں وہاں سے چلا تو نارو باہر آ گیا اور تھوڑا سا درد باقی رہ گیا۔

۱۱ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ نُجَيْمِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ قِيَامَةَ الْوَاسِطِيِّ - وَكَانَ مِنَ الْوَأَقْفَةِ - قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : يَكُونُ إِمَامًا مِّنْ قَالٍ : لِأَنَّ وَأَحَدَهُمَا صَامِتٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : هُوَذَا أَنْتَ لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ - وَلَمْ يَكُنْ وَلِدُهُ أَبُو جَعْفَرٍ بَعْدُ - فَقَالَ لِي : وَاللَّهِ لِيَجْعَلَكَ اللَّهُ مِنِّي مَا يُنْبِئُ بِالْحَقِّ وَأَهْلَهُ وَ يُؤَجِّقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ ، فَوَلِدٌ لَهُ بَعْدَ سَنَةِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقِيلَ لِابْنِ قِيَامَةَ : أَلَا تَقْنَعُكَ هَذِهِ الْآيَةُ ؟ فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَا آيَةَ عَظِيمَةَ وَلَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ابْنِهِ ؟

۱۱۔ ابن قیاما مذہب و اقصیہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی کیا ایک ذوت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں۔ مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ دراصل یہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی اس ذوت تک پیدا نہیں ہوئے تھے مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عطا کریگا مجھے ایک لڑکا۔ جو حق کو اور اس کے دہن کو ثابت و برقرار رکھے گا۔ اور باطل اور اہل باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی پیدا ہوئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت امامت پر تعلق نہ ہو گے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق ہی فرمایا ہے۔

**توضیح:** ابن قیامہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کئی نے نقل کیا ہے بروایت یحییٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا، مناشا نیتہ محدثون سابقہم القائم اہم میں محدث (جس سے فرشتہ کلام کرے) آٹھویں دستہ امام موسیٰ کاظم سات اور ایک جناب فاطمہ اور ان کا سابقین قائم ہوگا) اس سے واقفیت فروتہ والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہو گئی اور ہدیٰ آخر الزماں وہی ہیں لیکن انہوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے اول تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی شخص واحد ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے جلتے تو اس سے مراد یہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے۔ ان کے سابقین یعنی یہ سلسلہ محدثین امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں چنانچہ وہ اس وقت امامت پر فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمد ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نص بھی جدا گانہ نہیں۔ پس واقفیت کا سلسلہ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے کیونکہ ان کے بعد کے آئمہ کے متعلق بہ ثرت احادیث موجود ہیں۔

۱۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: أَتَيْتُ خُرَاسَانَ وَأَنَا وَاقِفٌ فَحَمَلْتُ مَعِيَ مَتَاعًا وَكَانَ مَعِيَ ثَوْبٌ وَشَيْءٌ فِي بَعْضِ الرَّزْمِ وَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ أَعْرِفْ مَكَانَهُ، فَلَمَّا قَدِمْتُ مَرَوَ وَتَرَلْتُ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهَا لَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَرَجُلٌ مَدَنِيٌّ مِنْ بَعْضِ مُوَلَدِيهَا، فَقَالَ ابْنِي: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لَكَ: ابْعَثْ إِلَيَّ الثَّوْبَ الْوَشَّاءِ الَّذِي عِنْدَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: وَمَنْ أَحْبَبَ أَبَا الْحَسَنِ يَقْدُومِي وَأَنَا قَدِمْتُ أَنفَا؟ وَمَا عِنْدِي ثَوْبٌ وَشَيْءٌ فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَعَادَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَقُولُ لَكَ: بَلَى هُوَ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا وَرَزْمَتُهُ كَذَا وَكَذَا، فَطَلَبْتُهُ حَيْثُ قَالَ، فَوَجَدْتُهُ فِي اسْفَلِ الرِّزْمَةِ، فَبَعَثْتُ بِهِ إِلَيْهِ

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں آیا اور میں مذہب واقفیت رکھتا تھا میرے ساتھ کچھ مسلمان تھا جس میں کچھ چھینٹ کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھری میں ہے جب مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اترا ایک شخص مدنی جو مرو کا رہنے والا باشندہ تھا میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے کہنے لگا امام رضا علیہ السلام نے کہا ہے کہ جو فلم کار کپڑا تیرے پاس ہے مجھے بھیج دے، میں نے کہا میرے آنے کی خبر حضرت کو کیے ہوئی، حالانکہ میں بھی آیا ہوں اور میرے پاس چھینٹ کی قسم کا کوئی کپڑا نہیں، وہ لوٹ کر آیا اور کہنے لگا حضرت نے فرمایا ہے تیرے پاس ہے اور فلاں جگہ ہے اور وہاں گٹھری میں بندھا ہوا ہے میں نے تلاش کیا تو ایک گٹھری میں سب سے نیچے اسے پایا۔ پس میں نے اس کو حضرت کے پاس بھیج دیا۔

۱۳ - ابْنُ فَضَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ : كُنْتُ وَاقِعًا وَحَجَّجْتُ عَلَى نَيْلِكَ الْحَالِ ، فَلَمَّا صِرْتُ بِمَكَّةَ حَلَجْتُ فِي صَدْرِي شَيْئًا ، فَتَعَلَّقْتُ بِالْمَلْتَرَمِ ثُمَّ قُلْتُ : اللَّهُمَّ قَدَعَلِمْتَ طَلِبَتِي وَارَادَتِي فَأَرْشِدْنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنْ آتِيَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَوَقَفْتُ بِبَابِهِ وَقُلْتُ لِلْعَلَامِ : قُلْ لِمَوْلَاكَ : رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْوَرَأَقِ بِالْبَابِ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ نِدَاءَهُ وَهُوَ يَقُولُ : ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةَ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةَ ، فَدَخَلْتُ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ قَالَ لِي : قَدْ أَجَابَ اللَّهُ دُعَاكَ وَهَذَاكَ لِدِينِهِ فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ وَأَمِينُهُ عَلَى خَلْقِهِ

۱۳۔ عبد اللہ بن مغیرہ کہتا ہے میں واقفہ مذہب رکھتا تھا اس حالت میں میں نے حج کیا۔ جب میں مکہ پہنچا تو اپنے مذہب کے بارے میں میرے دل کے اندر ایک شک پیدا ہوا پس میں مقام ملتزم رضائے کعبہ میں دو روز اور کن بیانی کے درمیان یہاں بس کعبہ کو پکڑ کر لوگ دعا کرتے ہیں میں آیا اور کعبہ کے پردہ کو پکڑ کر دعا کرنے لگا۔ خدا ندا تو میری طلب اور میرے اسادہ کو جانتا ہے پس مجھے ہدایت کر بہترین دین کی طرف، میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس جاؤں پس میں مدینہ آیا اور حضرت کے دو روزہ پر پہنچا۔ غلام سے کہا اپنے آفس سے کہدے، ایک شخص اہل عراق سے آئے آپسے میں نے حضرت کی آواز سنی، اے عبد اللہ بن مغیرہ اندر آ۔ میں اندر آیا تو حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خدا نے تجھے اپنے دین کی طرف ہدایت کی میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں۔

۱۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُرَيْرٍ يَقُولُ بَعْدَ أَنْ فَضَّارَ إِلَى الْعَسْكَرِ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ سَبَبِ رُجُوعِهِ فَقَالَ : إِنِّي عَرَضْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَافَقَنِي فِيهِ طَرِيقُ صَبِيحِي ، فَمَا لَنْحَوِي حَتَّى إِذَا حَادَانِي ، أَقْبَلَ نَحْوِي بِشَيْءٍ مِنْ فَيْهِ ، فَوَقَعَ عَلَيَّ صَدْرِي ، فَأَخَذْتُهُ فَإِذَا هُوَ رَقٌّ فِيهِ مَكْتُوبٌ مَا كَانَ هُنَالِكَ وَلَا كَذَلِكَ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے عبد اللہ بن ہریر نے بیان کیا کہ وہ عبد اللہ فطح کی امامت کا قائل تھا وہ سارہ گیا۔ وہاں سے آیا تو اپنے سابقہ عقیدے کو چھوڑ کر آیا میں نے اس کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا میں نے اپنے آپ کو تیار کیا۔ امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کرنے پر آپس حضرت مجھے ایک ٹکڑا لاسٹہ پر مل گئے۔ جب میرے مقابل ہوئے۔ تو حضرت نے اپنے منہ سے کوئی چیز میری طرف پھینکی جو میرے سینے پر لگی وہ ایک جھلی تھی جس پر لکھا تھا وہ (عبد اللہ فطح) نہ یہاں ہے اور نہ وہ امام ہے۔



۱۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ذَكَرَ اسْمَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :  
 أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَمْرٍو بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي  
 جَعْفَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا : جَاءَتْ أُمُّ أَسْلَمٌ يَوْمًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
 وَهُوَ فِي مَزَلِ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَسَأَلَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : خَرَجَ فِي بَعْضِ الْحَوَائِجِ وَ  
 السَّاعَةَ يَجِيءُ ، فَانْتَظَرْتُهُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ حَتَّى جَاءَ ﷺ ، فَقَالَتْ أُمُّ أَسْلَمٌ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي قَدِ قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَعَلِمْتُ كُلَّ نَبِيٍّ وَوَصِيٍّ ، فَمُوسَى كَانَ لَهُ وَصِيٌّ فِي حَيَاتِهِ وَ  
 وَصِيٌّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَكَذَلِكَ عِيسَى ، فَمَنْ وَصِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ فَقَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمُ ! وَصِيِّي فِي  
 حَيَاتِي وَبَعْدَ مَمَاتِي وَاحِدٌ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : يَا أُمَّ أَسْلَمُ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ  
 إِلَى حِصَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَفَرَّ كَهَا بِأَصْبَعِهِ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَّنَهَا ، ثُمَّ طَبَعَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ  
 قَالَ : مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَمَاتِي ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَتَيْتُ أَمِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ وَصِيِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمُ !  
 ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ إِلَى حِصَاةٍ فَفَرَّ كَهَا فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَّنَهَا وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ :  
 يَا أُمَّ أَسْلَمُ ! مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيِّي فَأَتَيْتُ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ غُلَامٌ فَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي !  
 أَنْتَ وَصِيِّي أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمُ ، وَضَرَبَ يَدَهُ وَأَخَذَ حِصَاةً فَفَعَلَ بِهَا كَفِعْلِهِمَا ، فَخَرَجْتُ  
 مِنْ عِنْدِهِ فَأَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَإِنِّي لَمُسْتَضْعِرَةٌ لِسَيِّدِي - فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، أَنْتَ وَصِيِّي  
 أَخِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمَّ أَسْلَمُ ! اثْنَيْنِي بِحِصَاةٍ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ ، فَمَمَرْتُ أُمَّ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَتْ  
 بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَ وَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَنْصَرِفِهِ ، فَسَأَلْتُهُ أَنْتَ وَصِيِّي أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ،  
 ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ ام اسلم ایک روز رسول اللہ صلعم کے پاس آئی جبکہ آپ کی باری خانہ ام سلمہ میں تھی  
 ان سے آنحضرت کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے کہا کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے ہیں ابھی آئے جاتے ہیں اس نے انتظار  
 کیا۔ حضرت تشریف لے آئے ام اسلم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے مجھے معلوم ہے ہر نبی و  
 وصی کے متعلق، موسیٰ کے وصی زندگی میں ہارون تھے اور مرنے کے بعد یوشع ہوئے ایسے ہی عیسیٰ کے وصی ہوئے۔ پس یہاں  
 رسول اللہ آپ کے وصی کون ہوئے فرمایا میرا وصی میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد ایک ہی ہے اے ام اسلم،

جو کوئی میرا سا کام کرے دکھائے وہی میرا وہی ہے پھر آپ نے زمین پر سے ایک سنگ ریزہ اٹھایا اور اسے اپنی چٹکی میں لے کر دیا یا اور اٹے کی طرح باریک کر دیا پھر اسے گوندھا اور اس پر اپنی انگوٹھی سے چہرہ لگا کر فرمایا جو کوئی میری طرح ایسا کام کرے وہی میرا وہی ہے میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد۔

پھر میں حضرت کے پاس سے چلی آئی۔ امیر المؤمنین کی خدمت میں آئی اور ان سے کہا کیا آپ وہی رسول ہیں فرمایا ہاں پھر آپ نے ایک سنگ ریزہ لے کر اسے چٹکی سے اٹے کی طرح باریک کیا پھر اسے گوندھا اور اپنی انگوٹھی سے اس پر چہرہ لگا دی اور پھر سے کہا جو کوئی میری طرح ایسا کرے وہ میرا وہی ہے پھر میں امام حسن کے پاس آئی۔ وہ لڑکے تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے باپ کے وہی ہیں فرمایا ہاں لے ام اسلم، پھر انھوں نے کنکری اٹھا کر دیا یہی کیا جیسا حضرت رسول خدا اور حضرت علی نے کیا تھا۔ میں وہاں سے امام حسین کے پاس آئی۔ وہ بہت ہی صغیر سن تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے بھائی کے وہی ہیں فرمایا ہاں لے ام اسلم کنکری لا۔ پس انھوں نے بھی وہی کر کے دکھایا۔ ام اسلم کی عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ وہ حضرت علی بن حسین سے ملی مدینہ واپس آنے کے بعد ان سے کہا۔ کیا آپ اپنے باپ کے وہی ہیں فرمایا ہاں اور انھوں نے وہی کر کے دکھایا۔ اللہ کا درود و سلام ہوا ان پر

۱۶ - عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجَارُودِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ بْنِ دَابٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَبِئْسَ مَا كَانَتْ بِهِ إِلَيْهِمْ وَدَعْوَتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ : بَلْ أَبْتَدَاءُ مِنَ الْقَوْمِ لِمَعْرِفَتِهِمْ بِحَقِّنَا وَبِقِرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَإِنَّمَا يَعْبُدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وُجُوبِ مَوَدَّتِنَا وَفَرْضِ طَاعَتِنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الصَّبِيِّ وَالصَّنْكَ وَالْبَلَاءِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الطَّاعَةَ مَقْرُوضَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةٌ أَمْضَاهَا فِي الْأَوَّلِينَ وَكَذَلِكَ يُجْرِيهَا فِي الْآخِرِينَ وَالطَّاعَةُ لِمَا جِئْنَا بِالْمَوَدَّةِ لِلْجَمِيعِ ، وَأَمْرُ اللَّهِ يُجْرِي لِأَوْلِيَائِهِ بِحُكْمِ مَوْصُولٍ وَقَضَاءِ مَقْصُولٍ وَحَتْمِ مَقْضِيٍّ وَفَدْرٍ مَقْدُورٍ وَأَجَلٍ مُسْمًى لَوْ قَبْتُ مَعْلُومٌ ، فَلَا يَسْتَخْفَتُكَ الذَّنْبُ لَأَيُوقِنُونَ . إِنَّهُمْ لَنْ يُعْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ، فَلَا تَعْجَلْ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ وَلَا تَسْبِقَنَّ اللَّهَ فَتَعْجِزَكَ الْبَلْبِيَّةُ فَتَمْرَعَكَ ، قَالَ : فَغَضِبَ زَيْدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَيْسَ الْإِمَامُ مِمَّا مَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَأَدْحَى سِتْرَهُ وَتَبَطَّ عَنِ الْجِهَادِ وَلَكِنَّ الْأِمَامَ مِمَّا مَنْ مَنَّ حَوْرَتَهُ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَدَفَعَ عَنِ رَعِيَّتِهِ وَدَبَّ عَنِ حَرِيمِهِ .

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُ يَا أُجَيُّ ! مِنْ نَفْسِكَ شَيْئاً مِمَّا نَسَبْتَهَا إِلَيَّ فَتَجِيءُ عَلَيْهِ بِشَاهِدٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَوْ حُجَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَوْ تَضْرِبُ بِهِ مَثَلاً ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ حَلَالاً وَحَرَّمَ حَرَاماً وَفَرَضَ فَرَائِضَ وَضَرَبَ أَمْثَالاً وَسَنَّ سُنَناً وَلَمْ يَجْعَلِ الْإِمَامَ الْقَائِمَ بِأَمْرِهِ شَبْهَةً فِيمَا فَرَضَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ أَنْ يَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ قَبْلَ مَحَلِّهِ أَوْ يُجَاهِدَ فِيهِ قَبْلَ حُلُولِهِ ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الصَّيْدِ : «لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ» أَفَقَتِلُ الصَّيْدَ أَعْظَمُ أَمْ قَتَلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مَحَلًّا وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «لَا تَحْلُوا شَهْرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ» فَجَعَلَ الشُّهُورَ عِدَّةً مَعْلُومَةً ، فَجَعَلَ مِنْهَا أَرْبَعَةَ حُرْمًا وَقَالَ : «فَسَبِّحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَلِّمُوا أَنْتُمْ غَيْرَ مَعْجِزِي اللَّهِ» ، ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرْمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ» فَجَعَلَ لِذَلِكَ مَحَلًّا وَقَالَ : «وَلَا تَمْرُمُوا عُقْدَةَ الْبَيْتِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجْلاً وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابًا .

فَإِنْ كُنْتَ عَلَى بَيْتِهِ مِنْ رَبِّكَ وَيَقِينُ مِنْ أَمْرِكَ وَتَبَيَّنَ مِنْ شَأْنِكَ ، فَشَأْنُكَ وَالْإِفْلَاتِرُونَ نَ امْرَأً أَنْتَ مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَشَبْهَةٌ وَلَا تَتَعَاطَى رِذَالُ مَلِكٍ لَمْ تَنْقُضِ أَكُلَّهُ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، فَلَوْ قَدْ بَلَغَ مَدَاهُ وَانْقَطَعَ أَكُلُهُ وَبَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ لَأَنْقَطَعَ النَّصْلُ وَتَتَابَعَ النِّظَامُ وَلَا عَقَبَ اللَّهُ فِي التَّابِعِ وَالْمَتَّبِعِ الدُّلَّ وَالصَّفَارَ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ إِمَامٍ ضَلَّ عَنْ وَقْتِهِ فَكُنَّ التَّابِعُ فِيهِ أَعْلَمَ مِنَ الْمَتَّبِعِ ، أُرِيدُ يَا أُجَيُّ ! أَنْ تُجِيبِي مَلَّةَ قَوْمٍ قَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَ عَصَوْا رَسُولَهُ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ وَادَّعَوْا الْخِلَافَةَ بِإِلَابُرْهَانَ مِنَ اللَّهِ وَالْأَعْيُنِ مِنْ رَسُولِهِ ؛ أَعْبُدُكَ بِاللَّهِ يَا أُجَيُّ ! أَنْ تَكُونَ عَدَا الْمَصْلُوبِ بِالْكَفَّاسَةِ ، ثُمَّ ارْقُضْتِ عَيْنَاهُ وَ سَأَلَتْ دُمُوعُهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَنْ هُنَاكَ سَتَرْنَا وَجَحَدْنَا حَقًّا وَأَفْشَى سِرًّا وَ نَسَبْنَا إِلَى غَيْرِ جَدِّ نَا وَقَالَ فِينَا مَا لَمْ تَقُلْهُ فِي أَنْفُسِنَا .

۱۶۔ زید بن علی ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس اہل کوفہ کے کچھ خطوط لے کر آئے جس میں انھوں نے زید کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی اور لکھا تھا کہ لوگ ان کی مدد کے لئے جمع ہیں اور خروج کرنے کی ترغیب دی تھی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ان خطوط کی ابتداء انھوں نے کی ہے یا تم نے جو لکھا تھا اور ان کو اپنی طرف بلایا تھا یا اس کا جواب ہے انھوں نے کہا اس کی ابتداء انھوں نے ہی کی ہے ہمارے حق کو اور رسول اللہ سے ہماری قربت کو پہچانتے ہوئے اور اس لئے کہ انھوں نے کتاب خدا میں ہماری مودت کے رُجوب کو اور ہماری اطاعت کو فرض پایا اور اس لئے کہ انھوں

نے ہماری پریشاں حالی تانگہ دستی اور حکومت کے منظام کو دیکھ لیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اطاعت تو اللہ کی طرف سے فرض کی ہوئی ہے اور یہ وہ طریقہ ہے کہ جو اولین کے لئے بھجا اور یہی آخرین کے لئے ہے اور اطاعت تو ہم میں سے صرف ایک کے لئے ہے البتہ صورت سب کے لئے ہے اور امر خدا جاری ہو گیا ہے اس کے اولیا میں بالاتصال حکم کے ساتھ (حضرت علی سے بارہویں امام تک) اور یہ کہ ان کی طرف رجوع فیصل شدہ ہے اور ایک یقینی امر ہے اور ایک وقت معلوم تک اس کی مدت معین ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جو خدا کی ربوبیت پر یقین نہیں رکھتے ہمیں بے وقوف بنائیں (چونکہ تم امام مخصوص اللہ نہ ہوتے ہوئے خود پر حاکم اور ادھر رکھتے ہو لہذا) یہ لوگ تم کو عذاب الہی سے نہیں بچا سکتے پس جلدی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی جلدی کرنے پر جلدی نہیں کرتا۔ اور تم اللہ پر سبقت نہ کرو ورنہ مصیبت تم کو عاجز بنا دے گی اور گرا دے گی یسین کو زید کو غصہ آیا اور کہنے لگے وہ امام نہیں ہو سکتا جو گھر میں پرے پھوڑ کر بیٹھے اور جہاد فی سبیل اللہ سے کنارہ کش ہو بلکہ امام وہ ہے جو حدود اسلام سے دشمنوں کو روکے اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرے اور رعیت سے ظالموں کو دفع کرے اور اپنے حرم کی حفاظت کرے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی جس چیز (امانت) کی طرف تم اپنے کو نسبت دے رہے ہو اس کے متعلق کوئی گواہی تمہارے پاس کتاب خدا سے یا طریقہ رسول سے ہے یا زمانہ سابق کی کوئی مثال ایسی دے سکتے ہو جس سے معلوم ہو کہ تمہارا چلنے بچنے کوئی امام نہیں ہونا یا علوم دین سے جاہل امام ہو سکتا ہے خدا نے بعض چیزوں کو حلال کیا ہے۔ بعض کو حرام، اسی نے فرائض بتائے ہیں اسی نے مثالیں قائم کی ہیں اور طریقے بنائے ہیں ہم کو ان امور میں دخل نہیں کہ وہ اپنی طرف سے جو چاہیں کر لیں، خدا نے اپنے امر پر قائم رہنے والا کوئی امام ایسا نہیں بنایا جو طاعت کے فرائض میں شک و شبہ رکھتا ہو اور وہ کسی امر میں وقت سے پہلے سبقت کرنے لگے اور جہاد کا وقت آنے سے پہلے جہاد پر تیار ہو جائے۔

خدا نے فرمایا ہے کہ احرام کی حالت میں شکار نہ کرو، تو آیا شکار کا قتل زیادہ بڑا ہے یا اس نفس انسانی کا جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے اور قتل حرام قرار دیا ہے (یعنی نادقت جب خدا نے شکار کرنے کی اجازت نہیں دی تو آدمیوں کے قتل کا تو ذکر ہی کیا۔

پہرٹنے کا ایک محل ہوتا ہے فرمایا ہے جب تم احرام کھول دو تو شکار کر لو پہلے جس کی ممانعت تھی اب اس کی اجازت ہوگی) اور خدا نے فرمایا کہ ترک نہ کرو حرمت کو صاحب احترام مقامات کی اور نہ حرمت والے مہینوں کی (شوال، ذیقعد، ذالحجہ اور محرم) خدا نے بارہ مہینے رکھے ہیں ان میں چار کو صاحب حرمت قرار دیا ہے ان میں جنگ کرنے سے منع کیا ہے) اور فرمایا کہ ان چار مہینوں میں روئے زمین کی سیر کرو اور یہ سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں۔

پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا جب یہ حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔

مطلب یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہونا ہے۔ اسے زبرد تم بے موقع بے حکم خدا کے جہاد کے لئے کھڑے ہو رہے ہو۔  
خدا نے قتل مشرکین کا ایک وقت معین فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ عمدہ ذفات میں عورت سے عقد نہ کرو جب تک اس کی  
مدت ختم نہ ہو جائے۔ پس خدانے ہر شے کے لئے ایک عمل قرار دیا ہے اور ہر امر کے لئے ایک مدت ہے  
پس اگر تمہارے پاس اپنے اس ارادہ کے متعلق خدا کی طرف سے کوئی دلیل ہے اور تمہیں اس امر میں اپنی صداقت  
کا یقین ہے اور تمہارا معاملہ واضح ہے تو ٹھیک ہے جو کرنا چاہتے ہو کرو اور نہ ایسے امر کا قصد نہ کرو۔ اور اس سلطنت  
کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرو جن کا نصیب ابھی دنیا سے ختم نہ ہوا یعنی سلطنت بنی امیہ اور ان کی مدت حکومت ابھی  
آخر نہیں ہوئی اور ان کے زوال کا وقت ابھی نہیں آیا۔ پس جب ان کی مدت ختم ہو جائے گی اور دنیا سے ان کا نفق اٹھ  
جائے گا اور مدت سلطنت اپنے آخری نقطہ پر پہنچ جائے گی اور یہ ان کی فضیلت اور بات عمدہ انتظام کا سلسلہ ختم ہو  
جائے گا اور رعیت اور بادشاہ دونوں کو اللہ ذلت و حقارت میں مبتلا کرے گا۔

میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس امام کے بارے میں جو وقتی ضرورت کو نہیں سمجھتا اور جو اتنا جاہل ہو کہ اس کی رعایا  
اپنے بادشاہ سے زیادہ عالم ہو۔ اسے بھائی کیا تم زندہ کرنا چاہتے ہو ان لوگوں کے طریقہ حکومت کو جنہوں نے آیات خدا کا  
انکار کیا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور بغیر خدا کی ہدایت کے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور دعویٰ خلافت کیا بغیر  
کسی خدائی دلیل کے اور بغیر حکم رسول کے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس امر میں کہ اسے بھائی کہ تم کو رسولی دی جائے گا  
میں، یہ فرما کر آپ کی آنکھیں ڈبڈبائیں اور آنسو جاری ہو گئے۔ پھر فرمایا اللہ نبی فیصلہ کرنے والا ہے ہمارے اور ان  
لوگوں کے درمیان جنہوں نے ہماری پردہ درمی کی اور ہمارے حق سے انکار کیا اور ہمارے جمید کا افشا کیا اور نسبت  
دی ہم کو ہمارے جد کے غیر سے اور ہمارے بارے میں ان باتوں کو بیان کیا جو ہمارے دل میں نہ تھیں۔

۱۷۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَوَيْهٖ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَزْمَعِيِّ،  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : أَتَيْنَا خَدِيجَةَ بِنْتَ عَمْرِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ  
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدْنَا عِنْدَهَا مَوْسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ ، فَأَذَا هُوَ فِي  
نَاحِيَةٍ قَرِيبًا مِنَ النِّسَاءِ ، فَعَزَّيْنَاهَا ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا عَلَيْهِ فَأَذَا هُوَ يَقُولُ لِابْنَةِ أَبِي يَشْكُرُ الرَّائِيَةَ :  
قَوْلِي فَقَالَتْ :

أَسَدَ الْأَلَمِ وَ ثَالِثًا عَبَّاسًا  
وَأَعَدُّ دَعْقِيلاً بَعْدَهُ الرَّؤُوسَا

أَعَدُّ رَسُولَ اللَّهِ وَأَعَدُّ دَعْدَهُ  
وَأَعَدُّ عَلِيَّ الْحَيْرَ وَأَعَدُّ جَعْفَرًا

فَقَالَ : أَحْسَنْتِ وَ أَطْرَبْتِنِي ، زَائِدِيْنِي ، فَأَنْدَفَعْتِ تَقُولُ :

وَمِثَا إِمَامُ الْمُتَّقِينَ مُحَمَّدٌ

وَحَمْرَةٌ مِثَا وَالْمَهْدَبُ جَعْفَرُ

وَمِنَا عَلِيُّ صِهْرُهُ وَابْنُ عَمِّهِ

وَ فَارِسُهُ ذَاكَ الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ

فَأَقَمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى كَادَ اللَّيْلُ أَنْ يَجِيءَ ، ثُمَّ قَالَتْ خَدِيجَةٌ : سَمِعْتُ عَمِّي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّمَا تَحْتَاجُ الْمَرْأَةَ فِي الْمَأْتَمِ إِلَى التَّوَجُّحِ لِتَسْبِيلِ دَمْعِنَهَا وَلَا يَسْبِغِي لَهَا أَنْ يَقُولَ  
هُجْرًا ، فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ فَلَا تُؤْذِي الْمَلَائِكَةَ بِالنُّوحِ ، ثُمَّ خَرَجْنَا فَعَدَوْنَا إِلَيْهَا غَدْوَةً فَتَدَا كَرْنَا عِنْدَهَا  
اخْتِرَالِ مَنْزِلِهَا مِنْ دَارِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ : هَذِهِ دَارُ تَسْمَى دَارَ الشَّرَفِ ، فَقَالَتْ : هَذَا  
مَا صَطَفَى مَهْدِيْنَا - تَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ - تُمَارِحُهُ بِذَلِكَ - فَقَالَ : مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :  
وَاللَّهِ لَا خَيْرَ لَكُمْ بِالْمَعْجَبِ ، زَايَتْ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ لَمَّا أَحَدَ فِي أَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَجْمَعَ عَلَى لِقَاءِ  
أَصْحَابِهِ . فَقَالَ : لِأَحَدِ هَذَا الْأَمْرِ يَسْتَقِيمُ إِلَّا أَنْ أَلْقَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَانْطَلَقَ وَهُوَ  
مُنْتَكِبٌ عَلَيَّ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

فَلَقِينَاهُ خَارِجًا يُرِيدُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَوْفَقَهُ أَبِي وَكَلَّمَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَيْسَ هَذَا  
مَوْضِعُ ذَلِكَ ، نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَرَجَعَ أَبِي مَسْرُورًا ، ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ أَوْبَعَدَهُ يَوْمًا ،  
انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبِي وَأَنَا مَعَهُ فَأَبْتَدَأَ الْكَلَامَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ فِيمَا يَقُولُ : قَدَعَلِمْتُ  
جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْ السَّنَّ لِي عَلَيْكَ وَأَنْ فِي قَوْمِكَ مِنْ هُوَ أَسْنُ مِنْكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ  
قَدَّمَ لَكَ فَضْلًا لَيْسَ هُوَ أَحَدٌ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ جِئْتُكَ مُعْتَمِدًا لِمَا أَعْلَمُ مِنْ بَرِّكَ ، وَأَعْلَمُ - فَدَيْتُكَ -  
أَنَّكَ إِذَا أَحْبَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيَّ اثْنَانِ مِنْ قُرَيْشِي وَلَا غَيْرِهِمْ ،  
فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّكَ تَجِدُ غَيْرِي أَطْوَعَ لَكَ مِثْبِي وَلَا حَاجَةَ لَكَ فِيَّ ، فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ  
أَنْبِي أُرِيدُ الْبَادِيَةَ أَوْ أَمَّهُ بِهَا ، فَاتَّقِلْ عَنِّي وَأُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا أَدْرِكُهُ إِلَّا بَعْدَ كَدِّ وَتَمَبِّ وَمَشَقَّةٍ  
عَلَيَّ نَفْسِي ، فَاطْلُبْ غَيْرِي وَسَلِّمْ ذَلِكَ وَلَا تَعْلِمُهُمْ أَنَّكَ جِئْتَنِي ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ مَا دُونَ أَعْنَاقِهِمْ  
إِلَيْكَ وَإِنْ أَحْبَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ وَلَكِنْ أَنْ لَا تُكَلِّفَ قِتَالًا وَلَا مَكْرُوهًا ، قَالَ : وَهَجَمَ عَلَيْنَا  
نَاسٌ فَدَخَلُوا وَقَطَعُوا كَلَامَنَا ، فَقَالَ أَبِي : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ : نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَقَالَ :  
أَلَيْسَ عَلَيَّ مَا أَحْبَبْتُ ؟ فَقَالَ : عَلَيَّ مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ إِصْلَاحِكَ .

ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ ، فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فِي جَبَلِ بَجْبِينَةَ ، يُقَالُ لَهُ : الْأَشْقَرُ  
عَلَيَّ لَيْلَتَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَبَشَّرَهُ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ قَدْ ظَفَرَ لَهُ بِوَجْهِ حَاجَتِهِ وَمَا طَلَبَ ، ثُمَّ عَادَ بَعْدَ

ثلاثة أيام فوُقِفْنَا بِالْبَابِ وَلَمْ نَكُنْ نَحْجِبُ إِذَا حَفْنَا فَأَبْطَأَ الرَّسُولُ ، ثُمَّ أَدِنَ لَنَا ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فِي نَاحِيَةِ الْحَجْرَةِ وَدَنَا أَبِي إِلَيَّ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : جُعِلَتْ فِدَاكَ قَدْ عَدْتُ إِلَيْكَ رَاحِيًا ، مُؤَمِّلًا ، قَدَانَسَطَ رَجَائِي وَأَمَلِي وَرَجَوْتُ التَّدْرِكَ لِحَاجَتِي ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا ابْنَ عَمِّ ابْنِي أَعْبَدُكَ بِاللَّهِ مِنَ التَّعَرُّضِ لِهَذَا الْأَمْرِ ، الَّذِي أُمْسِيَتْ فِيهِ ؛ وَإِنِّي لَخَائِفٌ عَلَيْكَ أَنْ يَكْسِبَكَ شَرٌّ ، فَجَرَى الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا ، حَتَّى أَقْضِيَ إِلَى مَا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ وَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ : يَا بَنِي شَيْءٍ ، كَانَ الْحُسَيْنُ أَحَقَّ بِهَا مِنَ الْحُسَيْنِ ؛ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَحِمَ اللَّهُ الْحَسَنَ وَرَحِمَ الْحُسَيْنَ وَكَيْفَ ذَكَرْتَ هَذَا ؛ قَالَ : لِأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام : كَانَ يَنْبَغِي لَهُ إِذَا عَدَلَ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي الْأَسْرِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَنْ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّهِ عليه السلام أَوْحَى إِلَيْهِ بِمَا شَاءَ ، وَلَمْ يُؤْمِرْ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ وَأَمَرَ عُنْدَ نَبِيِّهِ عليه السلام عَلِيمًا عليه السلام بِمَا شَاءَ ؛ فَعَمَلُ مَا أُمِرَ بِهِ وَلَسْنَا نَقُولُ فِيهِ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ تَبَجُّلِهِ وَتَصَدِيقِهِ ، فَلَوْ كَانَ أَمْرُ الْحُسَيْنِ أَنْ يُصَيَّرَهَا فِي الْأَسْرِ أَوْ يُنْقَلَهَا فِي وَوَلِدَيْهَا - يَعْنِي الْوَصِيَّةَ - لَفَعَلَ ذَلِكَ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَمَا هُوَ بِالْمَنْتَهَمِ عِنْدَنَا فِي الذَّخِيرَةِ لِنَفْسِهِ ، وَلَقَدْ وَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ ذَلِكَ وَلِكَيْتَهُ مَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ وَهُوَ جَدُّكَ وَوَعَمَّكَ ، فَإِنْ قُلْتَ خَيْرًا فَمَا أَوْلَاكَ بِهِ وَإِنْ قُلْتَ هُجْرًا فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ ، أَطْعَمَنِي يَا ابْنَ عَمِّ وَاسْمَعْ كَلَامِي ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا أَلْوَاكَ نَضْحًا وَجِرْصًا فَكَيْفَ وَلَا أَرَاكَ تَفْعَلُ ، وَمَا لِأَمْرِ اللَّهِ مِنْ مَرَدٍ .

فَسَرَ أَبِي عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّهُ الْأَحْوَالُ الْأَكْثَفُ الْأَخْضَرُ الْمَقْتُولُ بَسْدَةً أَشْجَع ، عِنْدَ بَطْنِ مَسِيلِيَا ، فَقَالَ أَبِي : لَيْسَ هُوَ ذَلِكَ وَاللَّهِ لِيُحَارِبَنَّ بِالْيَوْمِ يَوْمًا وَبِالسَّاعَةِ سَاعَةً وَبِالسَّنَةِ سَنَةً وَلَيَقُومَنَّ بِثَأْرِ بَنِي أَبِي طَالِبٍ جَمِيعًا ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ مَا أَخَوْفَنِي أَنْ يَكُونَ هَذَا الْبَيْتُ يَلْحَقُ صَاحِبَنَا :

مَمْنَتِكَ تَمْسُكَ فِي الْحَلَا ضَلَالًا ،

لَا وَاللَّهِ لَا يَمْلِكُ أَكْثَرَ مِنْ جِبْطَانِ الْمَدِينَةِ وَلَا يَبْلُغُ عَمَلُهُ الطَّائِفَ إِذَا أَحْفَلَ - يَعْنِي إِذَا أَجْهَدَ نَفْسَهُ - وَمَا لِلْأَمْرِ مِنْ بُدٍّ أَنْ يَقَعَ ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَارْحَمْ نَفْسَكَ وَبَنِي أَبِيكَ ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ أَشْأَمَ سَلْحَةٍ أَخْرَجَتْهَا أَصْلَابُ الرِّجَالِ إِلَى أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَاللَّهِ إِنَّهُ الْمَقْتُولُ بَسْدَةً أَشْجَعَ بَيْنَ دُورِهَا وَاللَّهِ لَكَأَنِّي بِهِ صَرِيحًا مَسْلُوبًا بَرُّهُ بَيْنَ رَجُلَيْهِ كَيْفَ لَا يَنْتَفِعُ هَذَا الْغَلَامُ مَا يَسْمَعُ - قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي - وَلَيَخْرُجَنَّ مَعَهُ فَيَهْرَمُ وَيُقْتَلُ صَاحِبُهُ ، ثُمَّ يَمْضِي فَيَخْرُجُ مَعَهُ رَايَةً أُخْرَى ،

فَيَقْتُلُ كَبِشَهَا وَيَقَرِّقُ حَيْشَهَا ، فَإِنْ أَطَاعَنِي فَلْيَطْلُبِ الْأَمَانَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُ اللَّهُ بِالْفَرَجِ .

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَيْتُمْ وَأَنَّكَ لَتَعْلَمُ وَلَتَعْلَمَنَّ ابْنُكَ ، الْأَحْوَلُ الْأَخْضَرُ الْأَكْشَفُ الْمَقْتُولُ بِسَدَّةٍ أَشْجَعُ بَيْنَ دُورِهَا عِنْدَ بَطْنِ مَسْبِلِهَا ، فَقَامَ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ : بَلْ يَغْنِي اللَّهُ عَنْكَ وَلَتَعُودَنَّ أَوْلِيَّيَ اللَّهِ بِكَ وَيَغْفِرَ لَكَ ؛ وَمَا زِدْتْ بِهَذَا إِلَّا آمِنِيَّاعَ غَيْرِكَ وَأَنْ تَكُونَ ذَرِيعَتَهُمْ إِلَى ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اللَّهُ يَعْلَمُ مَا أُرِيدُ إِلَّا نَصْحَكَ وَرُشْدَكَ وَمَا عَلَيَّ إِلَّا الْجَهْدُ

فَقَامَ أَبِي يَجْرُ ثَوْبَهُ مَغْضَبًا فَلَجِجَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، فَقَالَ لَهُ : أَخْبِرْكَ أَنِّي سَمِعْتُ عَمَّكَ وَهُوَ خَالُكَ - يَذْكُرُ أَنَّكَ وَبَنِي أَبِيكَ سَتَقْتُلُونَ ، فَإِنْ أَطَعَنِي وَرَأَيْتَ أَنْ تَدْفَعَ يَأْتِيَنِي هِيَ أَحْسَنُ فَأَفْعَلْ ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْكَبِيرُ الْمُنْعَالُ عَلَيَّ حَلْفِي لَوَدِدْتُ أَنِّي فَدَيْتُكَ بِوَلَدِي وَبِأَحْبَبِهِمْ إِلَيَّ وَبِأَحَبِّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ ، وَمَا يَعْدِلُكَ عِنْدِي شَيْءٌ فَلَا تَرَى أَنِّي عَشَشْتُكَ .

فَخَرَجَ أَبِي مِنْ عِنْدِهِ مَغْضَبًا سِيفًا ، قَالَ : فَمَا أَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا قَلِيلًا - عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ نَحْوَهَا - حَتَّى قَدِمَتْ رُسُلُ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَخَذُوا أَبِي وَعَمُومَتِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَسَنِ وَحَسَنَ بْنَ حَسَنِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ حَسَنِ وَدَاوُدَ بْنَ حَسَنِ وَعَلِيَّ بْنَ حَسَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ بْنَ حَسَنِ وَعَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ حَسَنِ وَوَحْسَنَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ حَسَنِ ، وَطَبَّاطِبَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ حَسَنِ ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ ، قَالَ : فَصَفِدُوا فِي الْحَدِيدِ ، ثُمَّ حُمِلُوا فِي مَخَامِلِ أَعْرَاءٍ لِأَوْطَاءٍ فِيهَا وَوَقَّفُوا بِالْمَصْلَى لِكَيْ يَسْمَعَهُمُ النَّاسُ ، قَالَ : فَكَفَّتِ النَّاسُ عَنْهُمْ وَرَفَقُوا لَهُمْ لِلْحَالِ الَّتِي هُمْ فِيهَا ، ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى وَقَفُوا عِنْدَ بَابِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم .

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ : فَحَدَّثَنَا حَدِيثُهُ بِتُ عُمَرَ بْنِ بِنْتِ عَلِيٍّ : أَنَّهُمْ لَمَّا وَقَفُوا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ - الْبَابِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ بَابُ جِبْرِئِيلَ - أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَعَامَّةُ رِذَائِهِ مَطْرُوحٌ بِالْأَرْضِ ، ثُمَّ أَطْلَعَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : لَمَنْكُمُ اللَّهُ يَأْمُرُ بِالْإِنْفَارِ - ثَلَاثًا - مَا عَلَيَّ هَذَا عَاهَدْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَلَا بَايَعْتُمُوهُ ، أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ حَرِيصًا وَلِكَيْتِي غَلِيظٌ وَلَيْسَ لِلْقَضَاءِ مِدْفَعٌ ، ثُمَّ قَامَ وَأَخَذَ إِحْدَى نَعْلَيْهِ فَأَدَخَلَهَا رِجْلَهُ وَالْأُخْرَى فِي يَدِهِ وَعَامَّةُ رِذَائِهِ يَجْرُ هُ فِي الْأَرْضِ ، ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ فَحَمَّ عِشْرِينَ لَيْلَةً ، لَمْ يَزَلْ يَبْكِي فِيهَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ حَتَّى خَفْنَا عَلَيْهِ ، فَهَذَا



## حَدِيثُ حَدِيَجَةَ .

۷۔ ارادی کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین کی پوتی خدیجہ کے پاس ان کی بھانجی کی تعزیت کے لئے آئے ہیں ان کے پاس عبد اللہ بن حسین علیہ السلام کے فرزند موسیٰ کو دیکھا جو عورتوں کے قریب ایک گوشہ میں بیٹھے تھے ہم نے تعزیت کی گھر والوں سے پھر ہم موسیٰ کے پاس آئے انھوں نے دخترانی لشکر سے جو مزنیہ گو تھی کہا مزنیہ پڑھو اس نے یہ شعر پڑھے۔  
گنومرے والوں کو رسول اللہ، حمزہ عباس ۔ وہ علی جو خیر پر تھے، پھر جعفر پر عقل پھر ام المہلبیت  
موسیٰ نے کہا تو نے خوب شعر پڑھے اور ہم کو خوش کیا اور پڑھو اس نے دو شعر اور پڑھے  
ہم ہی میں متقیوں کے امام محمد تھے اور ہم میں حمزہ تھے اور ہندب جعفر، ہم میں علی تھے رسول کے داماد پاک و پاکیزہ ۔  
ہم ان کے پاس رات آنے تک ٹھہرے، خدیجہ نے کہا میں نے اپنے چچا محمد بن علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ انھوں نے  
فرمایا ہے عورتوں کو ماتم میں لڑکی ضرور ہے تاکہ وہ روئیں نہ کہ طرب میں لانے والے اشعار کی اور جب رات آئے تو ملا مکہ  
کو ایسے لڑکی اشعار اذیت نہ دو،

پھر ہم وہاں سے نکل آئے اور صبح ہی پھر خدیجہ کے پاس آئے ہم نے ان سے ذکر کیا امام جعفر صادق علیہ السلام کا  
مکان چھوڑ کر اس مکان میں آئے گا موسیٰ نے کہا یہ دارا سرقہ یعنی چرایا ہوا گھر ہے خدیجہ نے کہا کہ یہ سب کیا کر آیا ہے  
جہدی صاحب کا یعنی محمد بن عبد اللہ بن حسن کا جو اپنے آپ کو جہدی بنائے ہوئے تھے یہ جواب تھا مزاحیہ بات کا۔  
امام جعفر صادق علیہ السلام جس گھر میں رہتے تھے یہ گھر اس کا ایک جزو تھا۔ عبد اللہ محض کے فرزند محمد نے جو مدعی جہدی تھے  
عدالت دیوانی سے اس مکان کو امام کے مکان سے جدا کر لیا اور خدیجہ کو عاریتاً اپنے کے لئے دے دیا تھا۔

موسیٰ بن عبد اللہ نے کہا۔ میں نم کو ایک عجیب بات سنا ہوں۔ جب میرے باپ نے محمد بن عبد اللہ کی امت  
کے معاملے کو اٹھایا تو اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا۔ اس معاملے میں بغیر امام جعفر صادق علیہ السلام کے میرے لئے کامیابی  
نہیں ہو سکتی دسٹا لیکہ میرے اوپر تکیہ کئے ہوئے تھے ہم ان سے گھر کے باہر ملے جبکہ وہ مسجد کی طرف جا رہے تھے میرے والد  
نے ان کو ٹھہرا لیا اور بات چیت شروع کی۔ انھوں نے فرمایا۔ ایسی گفتگو کی یہ جگہ نہیں۔ انشا اللہ ہم پھر ملیں گے میرے  
والد خوش و خرم وہاں سے لوٹے اور دوسرے یا۔ تیسرے روز ہم پھر ملے اور حضرت کے پاس آئے۔ میرے باپ میرے ساتھ  
ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر بات چیت شروع ہوئی میرے باپ نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلعاطس میں آپ سے بڑا ہوں  
بلکہ تمام خاندان میں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، لیکن خدا نے آپ کو وہ فضیلت دی ہے جو قوم کے کسی ایک فرد کو نہیں ملی، میں آپ  
کے پاس پورے اعتماد کے ساتھ آیا ہوں، کیونکہ میں آپ کی نبی اور ایشار کو خوب جانتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری بات  
کو مان لیں گے آپ کے اصحاب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور قریش وغیرہ میں سے دو شخص بھی ایسے نہیں  
جو مخالف ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ میرے غیر کو مجھ سے زیادہ اطاعت والا پائے ہیں تو آپ کو میری ضرورت ہی کیا ہے بخدا آپ جانتے ہیں کہ میں صحرا میں جا کر رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور پوری کوشش اس کے لئے کرتا ہوں پس آپ بھی اپنے نفس پر جفا و مشقت اٹھائیے اور میں توجہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس کو میں اپنے نفس پر بڑی مشقت و تکلیف و کوشش کے بعد حاصل کروں گا آپ میرے غیر کو تلاش کیجئے اور اس امر کے بارے میں ان سے سوال کیجئے اور ان سے یہ نہ بتائیے کہ آپ میرے پاس آئے تھے۔

انہوں نے کہا کہ لوگوں کی گردنیں آپ کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اگر آپ نے میری بات مان لی تو پھر کوئی میری مخالفت نہ کرے گا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو نہ توجہ تک کی تکلیف دی جائے گی اور نہ کسی ایسے امر کی جو آپ کی طبیعت کے خلاف ہے اسی اثنا میں کچھ لوگ آگئے اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد میرے باپ نے کہا۔ آپ نے کیا فیصلہ کیا۔ فرمایا ہم پھسے انشاء اللہ ملیں گے انہوں نے کہا۔ کیا آپ کو میری خواہش منظور نہیں۔ فرمایا۔ انشاء اللہ تمہاری اصلاح کی تمہاری خواہش کے مطابق کوئی صورت نکالی جائے گی۔

پھر میرے باپ اپنے گھر آگئے اور انہوں نے اپنے بیٹے محمد زکیہ کے پاس پیغام بھیجا وہ جنینہ کے پاس پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دورات کے فاصلے پر ہے ان کو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لی ہے تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی اب دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی اور ہم اندر آئے۔ میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر نذر ہوں میں آپ کے پاس امیدوں سے پر آ رہا ہوں۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہوگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی۔ اس امر کے متعلق جس پر غور فرما کر کرنے میں تم وائیں گزار رہے ہو اور در در ہا ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شر سے نعلق نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان تشریح گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہیے تھا وہ کہہ گزرے۔ انہوں نے کہا۔ امر امامت میں کس وجہ سے امام حسین کو امام حسن پر ترجیح ہوئی۔ (یعنی کیا وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے امام حسن کے امام حسین کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسن اور امام حسین علیہ السلام پر۔

اور تم نے یہ بات کیوں کہی۔ انہوں نے کہا اس لئے کہ ان دونوں نے انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں ملنی چاہیے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو۔

خدا نے اپنے رسول کی طرف جو چاہا۔ وحی کی۔ اس کی مخلوق میں اور کسی کو کوئی حکم نہیں دیا گیا اور حضرت محمد مصطفیٰ نے علی علیہ السلام کو حکم دیا۔ جیسا مناسب جانا، انہوں نے وہی کیا جو ان کو حکم دیا گیا تھا اور ہم اس بارے میں وہی کہتے

ہیں جو رسولِ خدا نے کہا۔ رسول کی عظمت شان اور حضرت علی کی تصدیق کے لحاظ سے (یعنی ہم حکم رسول اور علی علی کے خلافت اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر امامت حسین بالحاظ بزرگی من ہونے یا امر و وصیت دونوں بھائیوں کی اولاد میں منتقل کرنے کے لئے ہونا تو امام حسین ضرور ایسا کرنے اور ہمارے نزدیک امام حسین اس تہمت سے بری ہیں کہ وہ بے حکم خدا۔ امامت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتے۔ انھوں نے ایسے امر سے روگردانی اور دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کو جو حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پورا کیا۔ وہ آپ کے جد اور عم تھے اور ان طرف مادر جد اور ان طرف پدر عم)۔

اگر تم ان کے لئے کلمہ خیر کہو تو تمہارے لئے یہی زیبا ہے اور اگر ان کی شان میں ہرزہ سراہی کی تو اللہ تمہیں بخشے لے میرے ابن عم۔ میری اطاعت کرو۔ میرا کلام سنو، پس تم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کو تاہی نہیں کرو یا ہوں نصیحت کرنے میں اور حوص ہے تمہاری اصلاح کی۔ لیکن میں کیا کروں تم کو ایسا کرتے نہیں دیکھ پارہا۔ دیکھیے حکم خدا کا کوئی رد کرنے والا نہیں۔ میرے باپ یہ سن کر خوش ہوئے۔ امام نے کہا خدا کی قسم آپ جانتے ہیں کہ آپ کا بیٹا محمد، (جس کو آپ امام بنا نا چاہتے ہیں) بھیدنگا اکشف واحضری وہ اشبح کے بند پر پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کیا جائے گا۔

**توضیح :-** اکشف سے مراد یہ ہے کہ سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں۔ ایسے کو عرب و لے منحوس جانتے تھے بنا دیا جائے۔ اشبح پر قبیلہ کا نام جس سے وہ بند منسوب تھا اسل پانی کے بہاؤ کی جگہ ہے۔

میرے باپ نے کہا۔ واللہ وہ ایسا نہیں ہے خدا کی قسم خدا اس کے دشمنوں سے بدلے لے گا دن کا دن میں سات کا ساعت میں اور سال کا سال میں اور اللہ کھڑا کرے گا لوگوں کو تمام اولاد ابو طالب کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اس کے بعد عبد اللہ نے اخطل شاعر کا ایک شعر پڑھا جس کا متن میں ذکر نہیں)۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا تمہارے گناہ بخشے تم نے مجھے یہ شعر پڑھ کر ڈر دیا۔ حالانکہ اس کا مضمون ہمارے صاحب یعنی تم ہی سے متعلق ہے (شعر کا مضمون یہ ہے کہ بکری کو بھیر ٹیٹے کے سامنے جانے سے روکو۔

تمہارے نفس نے خلونوں میں ایسی آرزو کو پیدا کر کے تم کو گمراہی میں ڈال دیا ہے اور تمہارے بیٹے کی حکومت حدود مدینہ سے آگے نہ بڑھے گی اور اس کی پوری جد و جہد کے بعد طائف رکوہ احد سے آگے نہ جائے گی جس امر سے چارہ کار نہیں وہ تو ہو کر ہی رہیگا پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفس پر رحم کرو اور اپنے باپ کی اولاد پر ترس کھاؤ۔

واللہ میں تمہارے بیٹے کو بچ بچک سے زیادہ شرم و نحوس جانتا ہوں۔ اصحاب آہار نے ارجم نام میں اس سے زیادہ منحوس نطقہ نہیں ڈالا۔ واللہ مقتول ہوگا سدا اشبح میں پانی کے بہاؤ کی جگہ واللہ گویا زمین پر پھینکا ہوا اس کا لباس اتار لیا گیا ہے اور اس کے دونوں پیروں کے درمیان اینٹ رکھی گئی ہے (تا کہ شرمگاہ کھلی رہے) اور اس لڑکے کو جو میری گفتگو سن رہا ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا موسیٰ بن عبد اللہ نے کہا حضرت کا یہ اشارہ میری طرف

تھا۔ پھر فرمایا یہ خرچ کرے گا اپنے بھائی محمد کے ساتھ اور نکت کھائے گا اس کا ساتھ (ممن قتل کیا جائے گا۔ پھر یہ خرچ کرے گا دوسرے جھنڈے کے ساتھ (ابراہیم بن عبد اللہ کے ساتھ)

پس ان کا سر و اقل کیا جائے گا اور اس کا شکر تشریح ہو جائے گا پس میری بات ماننا اور بنی عباس سے امان طلب کرو اور یہ جانتے ہیں کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں، اور آپ کو جاننا چاہیے کہ آپ کا بیٹا جو احوال رحمتی گام بہن چشم اور اکتف ہے یہ سدہ اشجع میں اس کے پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کر دیا جائے گا۔

موسیٰ نے کہا یہ سن کر میرے باپ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے خدا تمہاری مدد سے ہمیں بے پرواہ بنا دیگا اور تم ضرور بطور خود ہماری طرف لوٹو گے یا خدا تم کو اور تمہارے غیر کو بے اختیار اس طرف لائے گا تم نے یہ طریقہ اختیار کر کے اپنے غیر کی امداد کو ہم سے روک لیا ہے اور یہ تمہارا انکار ان کے لئے رک جانے کا ایک ذریعہ بن جائے گا

فرمایا۔ امام علیہ السلام نے اللہ جاننے سے کہ میرا ارادہ محض تم کو نصیحت و ہدایت کرنے کا تھا اور ہمارا فرض تو کوشش ہی کرنا ہے (آگے تم جانو اور تمہارا کام) یہ سن کر میرے باپ غصہ میں اٹھے اور اپنی ردا کا دامن طیش میں زور سے جھٹکا۔ امام علیہ السلام ان کے قریب آئے اور فرمایا: میں نے تمہارے چچا امام محمد باقر علیہ السلام، اور ماں کی طرف سے تمہارے ماموں سے یہ فقرہ سنا ہے کہ تم اور تمہارے باپ کی اولاد عنقریب قتل کر دی جائے گی۔

اگر تم میری بات مان لو اور اس بلا کو صحت تدبیر سے ٹلا سکتے ہو تو مال دو، قسم اس بات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا رحمن و رحیم اور اپنی مخلوق سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ خدا کروں تم پر اپنا وہ بیٹا جو میرے نزدیک اور میرے اہلبیت کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مرا و اسمعیل) تم میری برابری کسی چیز میں نہیں کر سکتے۔ پس یہ خیال مت کرو کہ میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں اور خلاف حق بات کہہ رہا ہوں۔

میرے باپ وہاں سے غصہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اٹھ آئے اس واقعہ کو بیس روز یا کچھ کم بیش گزرے ہوں گے کہ ابو جعفر منصور بادشاہ کے لوگ آئے اور انہوں نے گرفتار کیا میرے باپ کو اور میرے چچوں میں سلیمان بن حسن، حسن بن حسن، ابراہیم بن حسن، ہارون بن حسن، علی بن حسن، سلیمان بن داؤد بن حسن اور علی بن ابراہیم بن حسن، حسن بن جعفر بن حسن، طباطبائی (ابراہیم بن اسماعیل بن حسن اور عبد اللہ بن داؤد کو اور انہوں نے ان سب کو زنجیروں سے جکڑ لیا اور ایسی محمولوں میں بٹھا یا جن میں کوئی گدانا نہ تھا۔ خالی لکڑیاں تھیں یہ انہیں گرفتار کر کے مدینہ کے مقام مصلت تک لے آئے تاکہ لوگ ان کی شناسا کر سکیں

پس لوگوں نے اپنے کون سے بچایا اور ان کے حال پر لوگوں کے دل کڑھ رہے تھے پھر وہاں سے چل کر مسجد نبوی کے اس دروازے پر آئے جس کو باب جبرئیل کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح تشریف لائے کہ آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر تھا پھر باب مسجد سے آپ اندرون مسجد آئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان سے فرمایا: میں

بار۔ اے گروہ انصار! کیا تم نے رسول اللہ سے اس کا عہد کیا تھا۔ اسی پر بیعت کی تھی (تم نے رسول کی بیعت تو لو کر آئتمہ  
ضلالت کی بیعت کی اور ان کے ظلم و ستم جو اولاد رسول پر ہو رہے ہیں ان کو خاموشی سے دیکھ رہے ہیں خدا تم پر لعنت  
کرے۔ واللہ میں ان کی عزت کا چاہنے والا تھا مگر ان کے زمانے سے میں مغلوب ہو گیا یہ فرما کر حضرت وہاں سے چلے،  
دراستحالیہ کہ ایک جوتا آپ کے ہاتھ میں تھا (اس ایک پیر میں یعنی انتہائی اضطراری حالت میں)۔  
ایک جوتے میں اپنا پیر داخل کیا اور دوسرا ہاتھ میں تھا اور آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر کھینچ رہا تھا۔ پھر  
حضرت اپنے گھر پر گئے اور اس غم میں بیس روز تک مبتلا رہے پھر اسی دن گریہ فرماتے تھے یہاں تک کہ ہمیں  
آپ کی موت کا خوف ہونے لگا۔ یہ حدیچ کا بیان تھا۔

۱۸ - قَالَ الْجَعْفَرِيُّ : وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمَّا طَلِعَ بِالْقَوْمِ فِي الْمَحَامِلِ  
قَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْمَحْمُولِ الَّذِي فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ يُرِيدُ كَلَامَهُ  
فَمَنْعَ أَشَدَّ الْمَنْعِ وَأَهْوَى إِلَيْهِ الْحَرَسِيُّ فَدَفَعَهُ وَقَالَ : نَتَخَّ عَنْ هَذَا ، فَإِنَّ اللَّهَ سَيَكْفِيكَ وَ يَكْفِي  
غَيْرَكَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِهِمُ الرِّقَاقَ وَرَجَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِمُ الْبَقِيعَ حَتَّى ابْتُلِيَ  
الْحَرَسِيُّ بِبَلَاءٍ شَدِيدٍ ؛ رَمَحَتْهُ نَاقَتُهُ فَدَقَّتْ وَرَكِبَتْ فِيهَا وَمَضَى بِالْقَوْمِ ، فَأَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ جِيئًا ،  
ثُمَّ أَتَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ ، فَأَخْبِرَانِ أَبَاهُ وَعُمُومَتَهُ فُقِلُوا - قَتَلَهُمُ أَبُو جَعْفَرٍ <sup>(۱)</sup> - إِلَّا حَسَنَ  
بْنَ جَعْفَرٍ ، وَطَبَّاطِبَا ، وَعَلِيِّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ، وَسَلِيمَانَ بْنَ دَاوُدَ ، وَدَاوُدَ بْنَ حَسَنِ ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ ، قَالَ :  
فَظَهَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ وَدَعَا النَّاسَ لِيْبِعَتِهِ ، قَالَ : فَكُنْتُ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ بَايَعُوهُ وَاسْتَوَسَّقَ  
النَّاسُ لِيْبِعَتِهِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ فُرْشِي وَلَا أَنْصَارِي وَلَا عَرَبِي .

قَالَ : وَشَاوَرُ عَيْسَى بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِهِ وَكَانَ عَلَى شَرْطِهِ فَمَا وَرَهُ فِي الْبَيْعَةِ إِلَى وُجُوهِ قَوْمِهِ ، فَقَالَ  
لَهُ عَيْسَى بْنَ زَيْدٍ : إِنْ دَعَوْتَهُمْ دَعَا ، يَسِيرًا لَمْ يُجِيبُوكَ ، أَوْ تَغْلِظَ عَلَيْهِمْ ، فَخَلِينِي وَإِيَّاهُمْ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ :  
امضُ إِلَيَّ مِنْ أَرَدْتُمْ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : ابْعَثْ إِلَيَّ رُؤَسِيَهِمْ وَكَبِيرَهُمْ - يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام -  
فَإِنَّكَ إِذَا أَعْلَظْتَ عَلَيْهِ عَلِمُوا جَمِيعًا أَنَّكَ سَمُورٌ هُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الَّتِي أَمَرَتْ عَلَيْهَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ،  
قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا لَيْسْنَا أَنْ أَيْتِي بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَتَّى أُوقِفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَيْسَى بْنَ زَيْدٍ :  
أَسْلِمْتُ تَسْلَمٌ : فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَحَدَثْتَ بُرُوءَةً بَعْدَ مُحَمَّدٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لَا وَلَكِنْ بَايَعُ  
تَأْمَنَ عَلَى نَفْسِكَ وَمَالِكَ وَوَلَدِكَ وَلَا تَتَكَلَّفَنَّ حَرْبًا ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا فِي حَرْبٍ وَلَا

قَالَ وَلَقَدْ تَقَدَّمْتُ إِلَى أَبِيكَ وَحَدَرْتُهُ الَّذِي حَاقَ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَنْفَعُ حَدْرٌ مِنْ قَدْرِ ، يَا ابْنَ  
 أُخِي عَلَيْكَ بِالشَّبَابِ وَدَعَّ عَنْكَ الشُّبُوحَ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : مَا أَقْرَبَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي السِّنِّ .  
 فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أَعَاذَكَ وَلَمْ أُجِبْ ، لَا تَقْدَمَ عَلَيْكَ فِي الذَّنْبِ أَنْتَ فِيهِ ،  
 فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لِوَاللَّهِ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا فِيَّ يَا ابْنَ أُخِي طَلَبٌ وَلَا  
 حَرْبٌ وَإِنِّي لَا رِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَادِيَةِ فَيُصَدُّ بِي ذَلِكَ وَيَقْتُلَ عَلَيَّ حَتَّى تُكَلِّمَنِي فِي ذَلِكَ الْأَهْلِ ،  
 غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا يَمْنَعُنِي مِنْهُ إِلَّا الضَّعْفُ . وَاللَّهِ وَالرَّحِمَ أَنْ تُدْبِرَ عَنَّا وَتَشْفَى بِكَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ! قَدْ  
 وَاللَّهِ مَا أَتَى أَبُو الدَّوَانِيقِ - يَعْنِي أَبَا جَعْفَرَ - فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَمَا تَصْنَعُ بِي وَ قَدَّمَاتِ ؟  
 قَالَ : أُرِيدُ الْجَمَالَ بِكَ ، قَالَ : مَا إِلَيَّ مَا تُرِيدُ سَبِيلٌ ، لِوَاللَّهِ مَا مَاتَ أَبُو الدَّوَانِيقِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
 مَا مَاتَ النَّوْمُ قَالَ : وَاللَّهِ لَتُبَايِعُنِي طَائِعًا أَوْ مُكْرَهًا وَلَا تُحْمَدُ فِي بَيْعَتِكَ ، فَأَبَى عَلَيْهِ إِبَاءً شَدِيدًا  
 وَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ .

فَقَالَ لَهُ عَيْسَى بْنُ زَيْدٍ : أَمَا إِنْ طَرَحْنَاهُ فِي السِّجْنِ - وَقَدَّخِرَبِ السِّجْنِ وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ  
 غَلَقٌ - خِفْنَا أَنْ يَهْرَبَ مِنْهُ ، فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ أَوْ تَرَكَ تُسَجِّنُنِي ، قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّدًا عليه السلام بِالنَّبُوَّةِ لِأَسْجِنَتِكَ وَلَا شِدْرَ دَنْ  
 عَلَيْكَ ، فَقَالَ عَيْسَى بْنُ زَيْدٍ : أَحْسُوهُ فِي الْمَحْبَأِ - وَذَلِكَ دَارُ رِيْطَةِ الْيَوْمِ - فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام :  
 أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي سَاقُولُ نَهْمٌ أَصْدَقُ ؛ فَقَالَ لَهُ عَيْسَى بْنُ زَيْدٍ : لَو تَكَلَّمْتَ لَكَسَرْتُ فَمَكَ ، فَقَالَ لَهُ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَمَا وَاللَّهِ يَا أَكْشَفُ يَا أَرْزُقُ ، لَكَأَنِّي بِكَ تَطَلَّبُ لِنَفْسِكَ جُجْرًا تَدْخُلُ فِيهِ وَمَا  
 أَنْتَ فِي الْمَذْكَورِينَ عِنْدَ الْإِقَاءِ وَإِنِّي لَا أَطْنُكَ إِذَا صَفَّقَ خَلْفَكَ طَرْتُ مِثْلَ الْهَبِيقِ النَّسَافِرِ فَتَمَرَّ  
 عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِانْتِهَارٍ : أَحْبِسْهُ وَشَدِّدْ عَلَيْهِ وَأَعْلِظْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَمَا وَاللَّهِ لَكَأَنِّي بِكَ  
 خَارِجًا مِنْ سُدَّةٍ أَشْجَعَ إِلَى بَطْنِ الْوَادِي وَقَدْ حَمَلَ عَلَيْكَ فَارِسٌ مُعَلِّمٌ فِي يَدِهِ طِرَادَةٌ ، نَصَفَهَا  
 أَيْضًا وَنَصَفَهَا أَسْوَدٌ ، عَلَى فَرَسٍ كَمَيْتٍ أَفْرَحَ فَطَعَنَكَ فَلَمْ يَصْنَعْ فِيكَ شَيْئًا وَصَرَبَتْ حَيْشُومُ  
 فَرَسِهِ فَطَرَحَتْهُ وَحَمَلَ عَلَيْكَ آخَرُ خَارِجٌ مِنْ رُفَاقِي آلِ أَبِي عَمَّارِ الدِّيَلِيِّينَ عَلَيْهِ غَدِيرَتَانِ ،  
 مَضْفُورَتَانِ ، وَقَدْ خَرَجْنَا مِنْ تَحْتِ بَيْضَتِهِ كَثِيرَ شَعْرِ الشَّارِبِينَ ، فَهُوَ وَاللَّهِ مَا حَبَّكَ ، فَلَا رَجَمَ  
 اللَّهُ رَمَتَهُ .

فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ! حَسِبْتَ فَأَخْطَأْتُ وَ قَامَ إِلَيْهِ الشَّرَاقِيُّ بْنُ سَلْجِ الْحَوْتِ ، فَدَفَعَ

فِي ظَهْرِهِ حَتَّى أُدْخِلَ السِّجْنَ وَاصْطَفَى مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ وَ مَا كَانَ لِقَوْمِهِ مِنْ لَمْ يَخْرُجَ مَعَ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ : فَطَلَعَ بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ ، فَذَهَبَتْ  
 إِحْدَى عَيْنَيْهِ وَذَهَبَتْ رِجْلَاهُ وَهُوَ يُحْمَلُ حَمَلًا ، فَدَعَا إِلَى الْبَيْعَةِ ، فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي !  
 إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ وَ أَنَا إِلَى بَيْتِكَ وَعَوْنِكَ أَحْوَجُ ، فَقَالَ لَهُ : لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ ، فَقَالَ  
 لَهُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ تُسْتَبَعُ بِبَيْعَتِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَا ضَيْقَ عَلَيْكَ مَكَانَ اسْمِ رَجُلٍ إِنْ كَتَبْتَهُ ، قَالَ : لَا بُدَّ لَكَ أَنْ  
 تَفْعَلَ ، وَ أَغْلَبَا لَهُ فِي الْقَوْلِ ، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : ادْعُ لِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، فَلَمَعْنَا نُبَايِعَ جَمِيعًا .  
 قَالَ : فَدَعَا جَعْفَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : جَعَلْتُ فِذَاكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَهُ وَافِعِلَ ، لَعَلَّ  
 اللَّهُ يَكْتُبُهُ عَسَاءً ، قَالَ : فَدَاجَمَعْتُ أَلَا كَلِمَةً ، فَلَمَّ فِي بَرَأَيْدِ .

فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ إِلَيْهِ : أُنشِدْكَ اللَّهُ هَلْ تَذْكُرُ يَوْمًا أَنْتَ أَبَاكَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِلَيْهِ  
 وَ عَلِيٍّ حُلْتَانِ صَفْرَاوَانِ ، فَدَامَ النَّظَرُ إِلَيَّ فَبَكَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لِي : يُبْكِيَنِي أَنَّكَ  
 تَقْتُلُ عِنْدَ كَبْرِ سِنِّكَ ضِيَاعًا ، لَا يَنْتَطِحُ فِي دِمَاكَ عَمْرَانٍ ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَتَى ذَاكَ ، قَالَ : إِذَا دُعِيتَ  
 إِلَى الْبَاطِلِ فَأَبَيْتَهُ وَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْأَحْوَالِ مَشُورَمٍ قَوْمِهِ يُسَمِّي مِنْ آلِ الْحَسَنِ إِلَيْهِ عَلِيٍّ وَنَبِيٍّ  
 رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْهِ ، يَدْعُو إِلَى نَفْسِهِ ، فَدُسِّمِي بِغَيْرِ اسْمِهِ فَاحْدَثْ عَهْدَكَ وَ اكْتُبْ وَبَيْتَكَ ، فَإِنَّكَ مَقْتُولٌ  
 فِي يَوْمِكَ أَوْ مِنْ عَدُوٍّ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نَعَمْ وَ هَذَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ لَا يَصُومُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ  
 إِلَّا أَقَلَّهُ ، فَاسْتَوْدِعَكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَنَا فِيكَ وَ أَحْسَنَ الْخِلَافَةَ عَلَيَّ مَنْ خَلَفْتَ  
 رِثَاتِهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، قَالَ : ثُمَّ احْتَمَلَ إِسْمَاعِيلُ وَرَدَّ جَعْفَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى  
 الْحَبْسِ ، قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا أَمْسَيْنَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ بَنُو أَحْمَدَ : بَنُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرَ  
 فَتَوَطَّؤُهُ حَتَّى قَتَلُوهُ وَ بَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى جَعْفَرَ إِلَيْهِ فَحَلَّى سَبِيَّهُ ، قَالَ : وَ أَوْفَيْنَا بَعْدَ ذَلِكَ  
 حَتَّى اسْتَهْلَلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَبَلَّغْنَا خُرُوجَ عَيْسَى بْنِ مُوسَى يَرِيدَ الْمَدِينَةَ

قَالَ : فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيَّ مُقَدَّمٌ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرَ وَ كَانَ عَلَيَّ  
 مُقَدَّمٌ عَيْسَى بْنِ مُوسَى وَ لُدُّ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ قَاسِمٌ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ زَيْدٍ وَ عَلِيٌّ وَ  
 إِبْرَاهِيمُ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ ، فَهَرَمَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ قَدِمَ عَيْسَى بْنُ مُوسَى الْمَدِينَةَ وَ صَارَ الْقِتَالُ  
 بِالْمَدِينَةِ ، فَنَزَلَ بِدُبَابٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْنَا الْمَسْوَدَةُ وَنْ حَلَفْنَا وَ خَرَجَ مُحَمَّدٌ فِي أَصْحَابِهِ حَتَّى بَلَغَ  
 الشُّوقَ ، فَأَوْصَلَهُمْ وَ مَضَى ، ثُمَّ تَبِعَهُمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَسْجِدِ الْحَوَامِينِ فَنَظَرَ إِلَى مَا هُنَاكَ فَضَاءَ  
 لَيْسَ فِيهِ مَسْوَدٌ وَ لَا مَبِيضٌ ؛ فَاسْتَقَدَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى شَعْبِ قَرَارَةَ ثُمَّ دَخَلَ هُدَيْلٌ ثُمَّ مَضَى

إِلَى أَشْجَعٍ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْفَارِسُ الَّذِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْ خَلْفِهِ، مِنْ سَكَّةٍ هَدِيْلَ فَطَعَنَهُ، فَلَمْ يَصْنَعْ فِيهِ شَيْئًا وَحَمَلَ عَلَى الْفَارِسِ، فَضْرَبَ خَيْشُومَ قَرَسِيهِ بِالسِّيفِ، فَطَعَنَهُ الْفَارِسُ، فَأَنْفَذَهُ فِي الدَّرْعِ وَانْتَنَى عَلَيْهِ نَحْلًا، فَضْرَبَهُ فَأَثْحَنَهُ وَخَرَجَ عَلَيْهِ حُمَيْدُ بْنُ قَحْطَبَةَ وَهُوَ مُدْبِرٌ عَلَى الْفَارِسِ يَضْرِبُهُ مِنْ رُفَاقِ الْمَمَّارِيِّينَ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً أَنْفَذَ السِّتَانَ فِيهِ، فَكَسَرَ الرَّمْحَ وَحَمَلَ عَلَى حُمَيْدٍ فَطَعَنَهُ حُمَيْدٌ بِرُجِّ الرَّمْحِ فَصَرَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَيْهِ فَضْرَبَهُ حَتَّى أَثْحَنَهُ وَقَتْلَهُ وَأَخَذَ رَأْسَهُ وَدَخَلَ الْجَنْدَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَأَخَذَتِ الْمَدِينَةَ وَاجْلَيْنَا هَرْبًا فِي الْبِلَادِ.

قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى لَحِقْتُ بِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَوَجَدْتُ عَيْسَى بْنَ زَيْدٍ مَكْمَلًا عِنْدَهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِسُوءِ تَدْبِيرِهِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أُصِيبَ - رَحِمَهُ اللَّهُ -، ثُمَّ مَضَيْتُ مَعَ ابْنِ أَخِي الْأَشْجَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ حَتَّى أُصِيبَ بِالسِّنْدِ، ثُمَّ رَجَعْتُ شَرِيدًا طَرِيدًا،

نُصِيقُ عَلَيَّ الْبِلَادُ، فَلَمَّا ضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ وَاسْتَدَّ [بِي] الْخَوْفُ، ذَكَرْتُ مَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: فَجِئْتُ إِلَى الْمَهْدِيِّ وَقَدْ حَجَّ وَهُوَ يَحْتَطِبُ النَّاسَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَمَا شَعَرَ إِلَّا وَأَنْتِي قَدَمْتُ مِنْ تَحْتِ الْمِنْبَرِ، فَقُلْتُ: لِي الْأَمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ وَأَدْلِكَ عَلَيَّ نَصِيحَةَ لِكَ عِنْدِي؟ فَقَالَ: نَعَمْ مَا هِيَ؟ قُلْتُ: أَدْلِكَ عَلَيَّ مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ، فَقَالَ لِي: نَعَمْ لَكَ الْأَمَانُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي مَا أَتَّقِي بِهِ، فَأَخَذْتُ مِنْهُ عُبُودًا وَمَوَاتِيقَ وَوَقَفْتُ لِنَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ: أَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ لِي: إِذَا تَكْرَمَ وَتَحَيَّا، فَقُلْتُ لَهُ: أَقْطِعْنِي إِلَى بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِكَ، يَقُومُ بِأَمْرِي عِنْدَكَ، فَقَالَ لِي: انظُرْ إِلَيَّ مَنْ أَرَدْتَ، فَقُلْتُ: عَمَّكَ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: لِأَحَاجَةَ لِي فِيكَ، فَقُلْتُ: وَلَكِنْ لِي فِيكَ الْحَاجَةُ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْإِقْلِبِيِّنِي فَقَبِلَنِي شَاءَ أَوْ أَبِي، وَقَالَ لِي الْمَهْدِيُّ: مَنْ يَعْرِفُكَ؟ - وَحَوْلَهُ أَصْحَابُنَا أَوْ أَكْثَرُهُمْ - فَقُلْتُ: هَذَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ يَعْرِفُنِي وَهَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يَعْرِفُنِي وَهَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَعْرِفُنِي، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! كَأَنَّهُ لَمْ يَغِبْ عَنَّا، ثُمَّ قُلْتُ لِلْمَهْدِيِّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهَذَا الْمَقَامِ أَبُو هَذَا الرَّجُلِ وَأَشْرَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ.

قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَكَذِبْتُ عَلَى جَعْفَرٍ كَذِبَةً، فَقُلْتُ لَهُ: وَآمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَكَ السَّلَامَ وَقَالَ: إِنَّهُ إِمَامٌ عَدْلٌ وَسَخَاءٌ، قَالَ: فَأَمَرَ لِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ بِخَمْسَةِ آلَافِ دِينَارٍ، فَأَمَرَ لِي مِنْهَا مُوسَى بِالْفَيِّ دِينَارٍ وَوَصَلَ عَالَمَةَ أَصْحَابِهِ وَوَصَانِي، فَأَحْسَنَ صِلَتِي، فَحَيْثُ مَا ذُكِرَ وَوُلِدُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ



بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقُولُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَمَلَائِكَتُهُ وَحَمَلَةُ عَرَشِهِ وَالْكَرَامُ الْكَائِبُونَ وَخُصُّوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِأَطْيَبِ ذَلِكَ، وَحَزَى مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنِّي خَيْرًا، فَأَنَا وَاللَّهُ مَوْلَاهُمْ بَعْدَ اللَّهِ۔  
 وَهَذَا الْإِسْنَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَقْتُولُ بِمَجٍّ وَأَخْتَوَى عَلَى الْمَدِينَةِ، دَعَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ عَمِّ لِأَنْتَ كَلَّمْتَنِي مَا كَلَّمَ ابْنَ عَمِّكَ، عَمَّكَ أبا عَبْدِ اللَّهِ، فَيَخْرُجُ مِنِّي مَا لَا أُرِيدُ، كَمَا خَرَجَ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: إِنَّمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ أَمْرًا فَإِنْ أَرَدْتَهُ دَخَلْتُ فِيهِ وَإِنْ كَرِهْتَهُ لَمْ أَحْمِلْكَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ ثُمَّ وَدَّعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حِينَ وَدَّعَهُ يَا ابْنَ عَمِّ إِنَّكَ مَقْتُولٌ فَأَجِدْ الصِّرَاطَ فَإِنَّ الْقَوْمَ فَسَاقٍ يَظْهَرُونَ إِيمَانًا وَيَسْتُرُونَ شُرْكًَا وَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ، أَحْسِبُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عَصَبَتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ الْحُسَيْنُ وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، فَمَاتُوا كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۸۔ جعفری کا بیان ہے میں نے موسیٰ بن عبد اللہ بن الحسن سے سنا کہ جب وہ اپنے خاندان کے ساتھ اترے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد سے نکل کر اس اونٹ کی طرف بڑھے جس پر عبد اللہ بن حسن سوار تھے چاہتے تھے کہ ان سے کچھ بات کریں۔ ان کو سختی سے روکا گیا اور ایک سپاہی نے یہ کہہ کر مٹا دیا کہ ان سے الگ رہو۔ اللہ بہت جلد تم کو اور تمہارے علاوہ دوسروں کو گرفتار کرے گا جو حلیفہ کے مخالف ہیں اس کے بعد وہ لوگ ان سب قیدیوں کو لے کر کوچوں میں داخل ہوئے امام علیہ السلام لوٹ آئے ابھی جنت البقیع تک نہ پہنچے تھے کہ وہ سپاہی بلا میں مبتلا ہوا۔ اونٹ نے اس کو کچل دیا۔ وہ وہیں مکر رہ گیا اور وہ لوگ قیدیوں کو لے کر بغداد کی طرف چل دیئے۔

کچھ مدت ہم منتظر احوال رہے پھر محمد بن عبد اللہ (جو قیدیوں میں شامل نہ تھے) آئے اور انھوں نے خبر دی کہ ان کے باپ اور ان کے چچا قتل کر دیئے گئے ان کو منصور بادشاہ نے قتل کیا۔ سوائے حسن بن جعفر، طباطبائی بن ابراہیم و سلیمان بن داؤد و عبد اللہ بن داؤد کے اس کے بعد محمد بن عبد اللہ نے ظاہر ہو کر لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی موسیٰ کا بیان ہے کہ اول بیعت کرنے والوں میں میں میں میں کا تیسرا تھا اور لوگوں نے یہی بیعت نہ کی، کسی قریشی نے اختلاف کیا نہ انصاری نے، اور نہ عربی نے اور مشورہ دیا محمد کو عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین نے اور وہ ان کے لشکر کے افسر تھے۔

انھوں نے مشورہ دیا کہ آپ لوگوں کو اپنے رشتہ داروں کے پاس بیعت کے لئے بھیجیں، اگر آپ نے نرمی سے کام لیا تو وہ قبول نہ کریں گے لہذا سختی سے کام لیجئے۔ اور ان کا معاملہ میرے سپرد کیجئے۔ محمد نے کہا میں

نے اختیار دیا جو چاہو کرو۔ اس نے کہا۔ پہلے ان کے سردار اور بزرگ یعنی امام جعفر صادق کے پاس بھیجئے۔ جب آپ ان پر ستمی کریں گے تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ ستم ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو گے جیسا ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔

موسیٰ کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد محمد و علیؑ، امام علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ آپ محمد کی بیعت کر لیجئے، جان کی سلامتی اسی میں ہے۔ آپ نے محمد کو مخاطب کر کے کہا، کیا تم نے حضرت رسول خدا کے بعد اور نبوت پیدا کر لی۔ محمد نے کہا نہیں، مگر آپ کو بیعت کرنی ہے تاکہ آپ کی جان محفوظ رہے اور آپ کی اولاد بھی اور آپ کو لڑنے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔

حضرت نے فرمایا۔ نہ مجھے کسی سے لڑنا ہے اور نہ مجھ میں قوتِ جنگ ہے۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا تمہارے باپ سے کہہ چکا ہوں میں نے اس مصیبت سے جو ان کو گھیرے ہوئے تھی ڈرا یا تھا۔ مگر مقدرات کے سامنے ڈرنا کیا کام دیتا ہے میرے بھتیجے! تم اس کام کے لئے جہازوں کو لو اور لوڑھوں کو چھوڑ دو محمد نے کہا بلحاظ سن میرے اور آپ کے درمیان کوئی فرق نہیں، حضرت نے فرمایا۔ میں تم سے نہ جھگڑانا چاہتا ہوں اور نہ مقابلہ میں آنا چاہتا ہوں اور نہ جس کام کے لئے تم اٹھے ہو۔ اس میں پیش قدمی کرنا چاہتا ہوں، محمد نے کہا۔ آپ کو اب بغیر بیعت کے چھکارہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ نہ میری تم سے کوئی خواہش ہے اور نہ لڑنے کا ارادہ ہے۔ بلکہ میں اس شہر سے نکل کر جنگل میں جلنے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن یہ امر مجھے روک رہا ہے اور میرے اوپر یہاں سے جانا گراں بھی ہے۔

میرے اہل و عیال بار بار مجھ سے برمنت و زاری کہہ چکے ہیں کہ برائے کسب معاش (زرعوت) یہاں سے باہر نکلوں مگر میرا صنعت مانع ہے خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو اور مجھ سے روگردانی کرو تاکہ ہم تمہاری بے ادبی سے تکلیف نہ اٹھائیں۔

محمد نے کہا۔ اے ابو عبد اللہ واللہ منصور دوانقہی مر گیا اد اب زمانہ میری حکومت کا ہے، فرمایا۔ اگر بالفرض وہ مر گیا ہے تو تم میرے ساتھ کیا کرو گے۔ انھوں نے کہا۔ میں تمہاری شان بڑھانا چاہتا ہوں فرمایا جو تم ارادہ رکھتے ہو وہ پورا نہ ہو گا خدا کی قسم منصور دوانقہی نہیں مر اس کی موت نیند کی سی موت ہے یعنی یہ خبر غلط ہے۔

محمد نے کہا واللہ آپ کو میری بیعت کرنا ہوگی چاہے خوشی، یا بے کراہت، کرنے میں آپ کی تعریف نہ ہوگی پس حضرت نے ستمی سے انکار کیا۔ محمد نے قید کرنے کا حکم دیا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ قید خانہ خراب ہے ابھی اس میں تالا نہیں لگ سکتا مجھے ڈر ہے کہ یہ قید خانہ سے بھاگ نہ جائیں یہ سن کر امام علیہ السلام ہنسے اور فرمایا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم کیا تم مجھے قید کرنا ہی چاہتے ہو۔ اس نے کہا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر ہمیں عزت بخشی، میں تم کو فہر و قید کروں گا اور تم پر ستمی روا رکھوں گا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا۔ ان کو محراب میں قید کرو۔ اس وقت وہی زیادہ مضبوط گھر ہے

امام علیہ السلام نے فرمایا میں جو کچھ کہوں گا اس کی تصدیق ہو جائے گی۔ عیسیٰ بن زید نے کہا اگر اب آپ کچھ بولے تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شیوم کبوتر چشم میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ تو اپنے کوچہ پلنے کے لئے دہونے والی جنگ میں، سورخ ڈھونڈ رہا ہے اور تو ان لوگوں میں نہیں کہ دوںشکروں کے ٹکراتے وقت تیری جرأت تامل نہ کر ہو۔ تو اب بزدل ہے کہ کوئی تالی بجائے تو تو تیز رفتار اونٹ کی طرح بھاگ کھڑا ہو۔ محمد نے آپ کے انکار کو بہت برا جانا۔

اور اس نے حضرت کو قید کر دیا اور حکم دیا کہ ان پر ہر طرح کی سختی روا رکھی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم گویا میں اس وقت کو دیکھ رہا ہوں کہ تیرا آئینہ سے نکل کر اس کے رودخانہ میں آ رہا ہے اور تجھ پر ایک سوار نے حملہ کیا ہے جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے آدھا سفید اور آدھا سیاہ وہ سفید پٹنیانی والے کست گھوڑے پر سوار ہو گا وہ تیرے اوپر نیزہ مارے گا مگر اس سے تجھے ضرر نہ پہنچے گا تو اس کے گھوڑے کے دماغ پر نیزہ مارے گا اور تو اس کو گرا دے گا۔ پھر حملہ کرے گا تجھ پر ایک دوسرا آدمی جو برآمد ہوگا۔ کوچہ آل عار و یلین (نام فیصلہ) سے اس کے ڈوبے ہوئے گیسو ہوں گے جو اس کے خود کے نیچے سے ظاہر ہوں گے اور منہ چھوں کے بال گھنے ہوں گے وہی نیرا قاتل ہوگا خدا اس کی بوسیدہ ہڈیوں پر رحم نہ کرے اس کا نام حمید بن محبوب تھا) محمد نے کہا۔ اے ابوعبداللہ! آپ نے یہ حساب لگانے میں غلطی کی ہے یعنی اگر قرآن سے استنباط کیا ہے تو خفا کی ہے۔ اس کے بعد سرتانی بن سلخ المحدث نے حضرت کی پشت پر ہاتھ مارا اور حضرت کو قید خانہ میں بند کر دیا اور ان کا اور ان کے رشتہ داروں کا جنھوں نے محمد کے ساتھ خیر فرمایا تھا۔ تمام مال ضبط کر لیا۔ اس کے بعد اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر ابی طالب کے پاس پہنچے۔ یہ مرد بزرگ اور ضعیف تھے ایک آنکھ ان کی جاتی رہی تھی اور پیروں کی طاقت بھی ان کی زائل ہو گئی تھی لوگوں کے سہارے چلتے تھے ان سے بیعت طلب کی گئی انھوں نے کہا برادر زادے میں تو بوڑھا ہوں، کمزور ہوں، تمہاری نیکی اور مدد کا محتاج ہوں۔

اس نے کہا۔ تم کو بیعت ضرور کرنا ہوگی انھوں نے کہا میری بیعت سے تم کو کیا فائدہ ہو گا میں تمہارے شکر کے ایک کارآمد سپاہی کی جگہ کو تنگ بنا دوں گا۔ یعنی بہتر یہ ہے کہ میری بجائے کسی کارآمد سپاہی کو رکھو۔ اس نے کہا بغیر بیعت تمہارے لئے چارہ کار نہیں اور ان سے سخت کلامی کی۔ اسماعیل نے کہا اچھا تو جعفر بن محمد علیہ السلام کو بلاؤ تاکہ ہم سب مل کر تمہاری بیعت کریں۔ پس امام علیہ السلام کو بلایا۔ اسماعیل نے ان سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اگر مناسب ہو تو آپ اس شخص کا انجام کار بیان کر دیں شاید یہ ہم سے باز رہے فرمایا۔ میں نے پکارا ادہ کر لیا ہے کہ اس شخص سے کلام نہ کروں گا۔ میرے بارے میں جو اس کا دل چاہے کرے۔

اسماعیل نے کہا۔ میں آپ کو فدا کی قسم دے کر پوچھنا ہوں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کی خدمت میں ایک روز دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے آیا تھا۔ حضرت نے دیر تک مجھ کو دیکھا اور رونے لگے۔ میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا۔ تمہارا استقبال خیال کر کے رو رہا ہوں تم بڑھاپے میں عبدت قتل کئے جاؤ گے تمہارے خون کی شکایت تمک

نہ کی جاسکے گی۔

میں نے کہا ایسا کب ہوگا۔ فرمایا جب تم کو باطل کی طرف بلایا جائے گا اور تم اسے انکار کر دو گے اور اس وقت تم دیکھو گے بھیجنے اور قوم کے منحوس ترین انسان کو اولاد حسن سے کہ وہ منبر رسول پر چڑھے گا اور اپنی امامت کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور اپنا نام رکھے گا اپنے اصلی نام کے علاوہ (یعنی لوگوں میں اپنا نام نفس زکیہ رکھے گا۔) پس تازہ کرنا اس روز اپنے ایمان کو اور لکھنا اپنی وصیت۔ پس تم یا تو اسی روز قتل کئے جاؤ گے یا دو ستر روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں یہ بات مجھے یاد ہے قسم ہے رب کعبہ کی یہ ماہ رمضان کے بہت کم روز سے رکھ پلے گا پس میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اسے ابواحسن اور دعا کرتا ہوں کہ تمہاری مصیبت میں صبر کرنے پر خدا ہم کو بڑا جردے۔

اور آپ کی اولاد کو آپ کا اچھا جانشین بنائے پھر انا باللہ وانا الیہ راجعون، فرمایا اس کے بعد اسماعیل کو وہاں سے اٹھائے گئے اور امام علیہ السلام کو قید خانہ میں لے گئے۔ موسیٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک رات گزری تھی کہ اسماعیل کے بھتیجے معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کی اولاد آئی اور انھوں نے اسماعیل کو لات، گھونسوں سے اتانا مارا کہ وہ مر گئے۔ پھر محمد نے کسی کو امام علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کو رہا کر دیا۔

اس کے بعد چند روز توقف رہا یہاں تک کہ ہم نے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ ناگاہ ہمیں خبر ملی کہ عیسیٰ بن موسیٰ (منصور عباسی کا چچا) نے چڑھائی کی ہے یہ سن کر محمد بن عبد اللہ نے اپنے شکر کے اگلے حصے کا سردار یزید بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کو معین کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنے شکر کے سردار بنائے اولاد حسن بن زید ابن احسن و قاسم و محمد بن زید و علی بن ابراہیم کو جو حسن بن زید کے بیٹے تھے یزید بن معاویہ نے شکست کھائی اور عیسیٰ بن موسیٰ مدینہ آیا اور مدینہ میں کشت و خون ہوا عیسیٰ کو ذاب پر آکر ٹھہرا۔ موسیٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں پس عباسی شکر کے سیاہ پوش سپاہی ہمارے پیچھے سے آئے اور محمد نے مع اپنے اصحاب کے خر مچ کیا۔ بازار تک پہنچا اور اپنے شکر کو وہاں پہنچا کر اپنے گھر کی طرف لوٹا۔ پھر آیا اور مسجد تہرب (موسیٰ فرشتوں تک پہنچا وہاں دیکھا نہ کوئی سیاہ پوش (عباسی سپاہی) اور نہ سفید پوش (محمد کا سپاہی) وہ آگے بڑھ کر قبیلہ نزارہ کی گھاٹی تک پہنچا اور نیچے آیا۔ جہاں قبیلہ ہذیل تھا۔ وہاں سے التجمع کے بند پر آیا۔ ناگاہ حسب پیشین گوئی امام جعفر صادق علیہ السلام، ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا ہذیل کے کوچہ سے نکل کر اور محمد کے نیزہ مارا۔ لیکن یہ وار کارگر نہ ہوا۔ پھر محمد نے حملہ کیا اور اپنی تلوار اس کے گھوڑے کے سر پر پاری، سوار نے بھی نیزہ مارا۔ وہ محمد کی زرہ میں رہ گیا اور کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ سوار چونکہ گھوڑے کے زخمی ہونے سے پیادہ ہو گیا تھا لہذا محمد نے اس پر جھک کر وار کیا اور اس کو عاجز کر دیا۔

ابھی محمد متوجہ تھا اس سوار کی طرف کہ حمید بن محمد نے کوچہ ہمارے نکل کر محمد پر حملہ کیا اور ایسا نیزہ مارا کہ اس کی سنان بدن محمد میں دسائی اور نیزہ ٹوٹ گیا۔ محمد نے حمید پر حملہ کیا۔ حمید نے ٹوٹے نیزے کی جڑ سے حملہ کیا اور محمد کو زمین

پر گرا کر مارا اور بے بس کر کے قتل کر دیا اور سر کاٹ لیا اور اس کے بعد عباسی لشکر ہر طرف سے سمٹ آیا اور مدینہ کو گھیر لیا بہت سے لوگ وہاں سے جلا وطن ہو کر اور شہروں کو چلے گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ کا بیٹا ہے کہیں وہاں سے اپنے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ کے پاس پہنچا۔ وہاں میں نے موسیٰ بن زید کو سوراخ میں چھپا ہوا پایا۔ میں نے ابراہیم کو محمد کی غلط تدبیر سے آگاہ کیا کہ وہ اپنے لشکر کو چھوڑ کر تنہا نکل کھڑا ہوا) پھر ہم نے ابراہیم کے ساتھ خروج کیا۔ وہ بھی قتل کر دیئے گئے، خدا اس پر رحم کرے۔

پھر اپنے ہونٹ پھٹے بھائی عبداللہ بن محمد کے ساتھ سندھ میں چلا گیا باحال پریشاں اس حال میں لوٹا کہ شہروں کی رہائش میرے اوپر تنگ تھی بادشاہ کا خوف مجھ پر غالب تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول مجھے یاد آیا میں خلیفہ کے پاس گیا جبکہ وہ حج کے ایام میں کعبہ کی دیوار کے سایہ میں خطبہ سنارہا تھا میری اسے اطلاع نہ تھی میں منبر کے نیچے کھڑا ہوا اور میں نے کہا اگر مجھے جان کی امان دی جائے تو میں ایک اچھی بات آپ سے بیان کروں۔ اس نے کہا امان ہے۔ بتاؤ وہ کیلے میں نے کہا میں آپ کو موسیٰ بن عبداللہ بن حسن کا پتہ بتاتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا تیرے لئے امان ہے میں نے کہا پکا وعدہ کیجئے۔

غرض میں نے اس سے عہد لیا۔ پھر کہا۔ موسیٰ بن عبداللہ میں ہی ہوں

اس نے کہا ایسا ہے تو تیری عزت کی جائے گی اور انعام دیا جائے گا میں نے کہا آپ اپنے خاندان میں سے کسی کے حوالے مجھے کر دیجئے تاکہ وہ میرے حالات سے آپ کو اطلاع دینا رہے اس نے کہا جس کی طرف چاہتا ہوں بیان کر۔ میں نے عباس بن محمد آپ کے چچا، عباس نے کہا مجھے تمہاری ضرورت نہیں، میں نے کہا مجھے تو ہے امیر المؤمنین کے حق کا واسطہ آپ قبول کر لیں پس اس نے خوش و ناخوش قبول کر لیا۔

پھر ہمدی نے کہا تمہیں یہاں پہنچانا کون ہے اور اس کے پاس ہمارے اصحاب یا ان کے اکثر لوگ موجود تھے میں نے کہا جیسن بن زید مجھے پہنچاتے ہیں۔ انھوں نے کہا بے شک اے امیر المؤمنین جتنی مدت یہ ہندوستان میں رہے گویا ہم سے غائب نہیں تھے۔ میں نے ہمدی سے کہا اے امیر المؤمنین۔ اس مقام کی خبر مجھے اس شخص کے باپ نے دی تھی اور میں نے اشارہ کیا موسیٰ بن جعفر کی طرف، موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ اس وقت میں نے حب مصلحت امام جعفر صادق علیہ السلام پر ایک جھوٹ بولا۔ میں نے ہمدی سے کہا کہ انھوں نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا وہ امام (ہمدی) عادل اور سخی ہے۔

پس ہمدی نے حکم دیا۔ موسیٰ بن جعفر کے لئے پانچ ہزار دینار کے لئے اس میں سے امام موسیٰ کاظم نے مجھے دو ہزار دینار دیئے اور ہمدی نے امام موسیٰ کاظم کے اصحاب کو بھی رقوم دیں اور مجھے بھی اور مجھے زیادہ دیا۔ اس طرح کہ اس نے حکم دیا کہ جہاں کہیں اولاد امام محمد باقر کا ذکر ہو تو کہو۔ خدا کی رحمت ہوتا ہے اور ملائکہ اور حاملین عرش اور کرام کا تبین کا درود ہو ان پر بالخصوص امام جعفر پر سب سے بہتر، اور موسیٰ بن جعفر نے بہترین ہلا دیا۔ اللہ کے بعد میں ان کا غلام ہوں۔

ابراہیم جعفری سے مروی ہے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مفضل، غلام عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے کہ جب

خروج کیا حسین بن علی مقتول فتح نے تو وہ مدینہ آئے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بلا کر اپنی بیعت کی دعوت دی آپ نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی مجھے اس امر کی تکلیف نہ دو جس کی تکلیف تمہارے چچا زاد (محمد بن عبد اللہ) نے تمہارے چچا امام جعفر صادق علیہ السلام کو دی تھی ایسا نہ ہو کہ میری زبان سے ایسی بات نکلے جسے میں کہنا نہیں چاہتا جس طرح امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہنا پڑا تھا جسے وہ نہیں چاہتے تھے حسین نے کہا۔ میں نے تو ایک امر آپ کے سامنے پیش کیا تھا اگر آپ چاہیں منظور کر لیں، چاہیں رد کر دیں میں کوئی تعرض نہ کروں گا۔ اللہ میرا مددگار ہے پھر حضرت کو زحمت کیا۔ وقت زحمت آپ نے فرمایا۔ اے بھائی تم قتل کر دیے جاؤ گے پس خوب جھم کر لو اور جتنے دشمن مارے جائیں اچھا ہے) یہ لوگ فاسق ہیں ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور شرک کو چھپاتے ہیں انا باللہ وانا الیہ راجعون، میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ تم ہمارے خاندان کے ہو۔ اس کے بعد حسین نے خروج کیا اور پھر جو کچھ ہوا۔ وہ ہوا جیسا امام نے فرمایا تھا۔ سب کے سب قتل ہو گئے۔

**توضیح** حسین بن علی بن الحسن بن الحسن بن ابی طالب نے ذی قعدہ ۱۰۹ھ میں بزمانہ خلافت ہادی بن مہدی عباسی مکہ میں خروج کیا اور وہاں سے مدینہ آئے۔ زید یہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ علوی سادات کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھے جب مکہ کے نزدیک مقام فح پر پہنچے تو عباسی لشکر مقابل آیا۔ انھوں نے امان کا پیغام بھیجا تاکہ بعد میں حیلہ سے قتل کر دیں حسین نے کہا ہم کو تمہاری امان درکار نہیں۔ ہم ڈٹ کر لڑیں گے چنانچہ انھوں نے اپنے خاندان والوں اور ناصروں کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور آخر شکست ہوئی حسین کا سر کاٹ کر ہادی کے پاس لے گئے اس گروہ کے مقتول تین دن تک بے دفن پڑے رہے صحرائی زبوروں نے ان کا گوشت کھایا یہ کتاب معجم البلدان میں امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واقعہ کربلا کے بعد و فسخ سے زیادہ دردناک واقعہ کوئی نہ تھا۔

۱۰۹۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : كَتَبَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ «أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِي نَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِهَا أُوصِيكَ فَإِنَّهَا وَصِيَّةُ اللَّهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَوَصِيَّتُهُ فِي الْآخِرِينَ ، حَسْبَ بِي مَنْ وَدَّ عَلَيَّ مِنْ أَعْوَانِ اللَّهِ عَلَيَّ دِينَهُ وَنَشْرَ طَاعَتِهِ بِمَا كَانَ مِنْ تَحَنُّنِكَ مَعَ خِدْلَانِكَ وَ قَدْ شَاوَرْتُ فِي الدَّعْوَةِ لِلرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَدْ أَحْتَجِبْتُهَا وَ أَحْتَجِبَهَا أَبُوكَ مِنْ قَبْلِكَ وَ قَدْ بَيَأُ أَدْعَائِي لَكُمْ وَ بَسَطْتُمْ أَمَا لَكُمْ إِلَى مَا لَمْ يُعْطِكُمْ اللَّهُ فَاسْتَهْوَيْتُمْ وَأَسَلْتُمْ وَأَنَا مَحْدَرُكَ مَا حَدَّرَكَ اللَّهُ مِنْ نَفْسِهِ»

فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ «مِنْ مُوسَى بْنِ [أَبِي] عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرٍ وَ عَلَيَّ مُشْتَرِكِينَ فِي التَّدَلِّيِ لِلَّهِ وَ طَاعَتِهِ إِلَى يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ اللَّهُ وَ نَفْسِي وَ أَعْلَمُكَ أَلِيمَ عَذَابِهِ وَ شَدِيدَ عِقَابِهِ وَ تَكْمُلُ نِقْمَاتِهِ وَ أُوصِيكَ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا زَيْنُ الْكَلَامِ وَ تَنْبِيهُ النَّعْمِ ، أَنَا بِي كِتَابِكَ تَذَكَّرُ فَبِي أَبِي مَدْعٍ وَ أَبِي مِنْ قَبْلِ وَ مَأْسَمَتْ ذَلِكَ

مِثِّي «وَسَنَكُنُّ شَهَادَتَهُمْ وَ يُسْأَلُونَ» وَلَمْ يَدْعُ حِرْضَ الدُّنْيَا وَمَطَالِبَهَا لِأَهْلِهَا مَطْلَبًا لِآخِرَتِهِمْ ،  
 حَتَّى يُفْسِدَ عَلَيْهِمْ مَطْلَبَ آخِرَتِهِمْ فِي دُنْيَاهُمْ وَ ذَكَرَتْ أَبِي تَبَطُّتُ النَّاسَ عَنْكَ لِرَغْبَتِي فِيمَا فِي  
 يَدَيْكَ وَ مَا مَنَعَنِي مِنْ مَدْخَلِكَ الَّذِي أَنْتَ فَيْدٌ لَوْ كُنْتُ دَائِعِيًّا صَعَفْتُ عَنْ سُنَّةٍ وَ لَا وَ لَهٗ بِصِيرَةٍ بِحُجَّةٍ  
 وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ النَّاسَ أَمْشَاجًا وَ عَرَائِبَ وَ عَرَائِبًا ، فَأَحْزِنِي عَنْ حَرْفَيْنِ أَسْأَلُكَ  
 عَنْهُمَا مَا اعْتَرَفَ فِي بَدَنِكَ وَ مَا الصَّهْلُجُ فِي الْإِنْسَانِ ، ثُمَّ أَكْتُبُ إِلَيْكَ بِحَبْرٍ ذَلِكَ وَ أَنَا مُتَقَدِّمٌ  
 إِلَيْكَ أُحَذِّرُكَ مَعْصِيَةَ الْخَلِيفَةِ وَ أَحْتَكُ عَلَى بَرِّهِ وَ طَاعَتِهِ وَ أَنْ تَطْلُبَ لِنَفْسِكَ أَمَانًا قَبْلَ أَنْ  
 تَأْخُذَكَ الْأَطْفَارُ وَ يَلْزِمَكَ الْخِيفَةُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ، فَتَرْجُحُ إِلَى النَّفْسِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَ لَا تَجِدُهُ  
 حَتَّى يَمُنَّ اللَّهُ عَلَيْكَ بِمَنِّهِ وَ فَضْلِهِ ، وَ رِقَّةَ الْخَلِيفَةِ أَبْنَاءَ اللَّهِ فَيُؤْمِنُكَ وَ يَرْحَمُكَ وَ يَحْفَظُ فَيْدَكَ  
 أَرْحَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ السَّلَامَ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى دَائِمًا قَدْ أَوْحَى إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى مَنْ  
 كَذَّبَ وَ تَوَلَّى ،

قَالَ الْجَعْفَرِيُّ: قَبَّلَنِي أَنَّ كِتَابَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَعَ فِي يَدَيَّ هَارُونَ فَلَمَّا قَرَأَهُ قَالَ:  
 النَّاسُ يَحْمِلُونِي عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ هُوَ بَدِيٌّ سِيمًا يَرْمَى بِهِ .  
 ثُمَّ الْجُرُءُ النَّابِيُّ مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَ يَتْلُوهُ بِسَمِيئَةِ اللَّهِ وَ عَوْنِهِ الْجُرُءُ الثَّلَاثُ وَ هُوَ بَابُ كَرَاهِيَةِ  
 التَّوْبِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَ آلِهِ أَجْمَعِينَ .

۱۹۔ عبد اللہ بن حسن نے ایک خط میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا، جس طرح میں اپنے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی  
 ہدایت کرتا ہوں تم کو بھی کرتا ہوں اللہ کی یہ ہدایت جس طرح اولین کے لئے تھی اسی طرح آخرین کے لئے بھی ہے مجھے ایک دیندار اعتبار  
 آدمی نے خبر دی ہے کہ تم اپنی امامت کے انہار کا شوق رکھتے ہو باوجودیکہ خدا نے اپنی مدد کو تم سے روک کر تمہیں ذلیل بنا دیا ہے اور  
 تم نے خرد ڈالا میری امامت کی امت میں جو موافق رضائے الہی ہے تم نے ہماری امامت کے بارے میں پوشیدہ طور پر اس طرح مخالفت  
 کی ہے جس طرح تمہارے باپ نے کی تھی تم سے پہلے اور ہمیشہ سے تم اس چیز کے دعویدار ہو جو تمہارے لئے معین نہیں تم نے اپنی  
 آرزوؤں کو اس چیز کے لئے پھیلارکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا نہیں کیں۔ تم خواہشوں میں پھنس کر گمراہ ہو گئے اور میں تم کو اس  
 چیز سے ڈراتا ہوں جس سے خود اللہ نے تم کو ڈرایا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب میں لکھا یہ خط موسیٰ بن جعفر اور علی رضاعیثیت ولی عہد آپ نے امام رضا  
 علیہ السلام کو بھی شامل کر لیا کی طرف جو خضوع و خشوع اور اطاعت میں برابر کے شریک ہیں کبھی بن عبد اللہ کے لئے ہے۔  
 (ما بعد میں تم کو اور اپنے نفس کو اللہ سے ڈراتا ہوں اور تم کو آگاہ کرتا ہوں اس دردناک عذاب، سخت عتاب

اور اس کے پورے پورے انتقام سے اور تجھ کو اور اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی جو زینت کلام ہے اور اس کی نعمتوں کو قائم رکھتا ہے۔ تمہارا خط آیا جس میں تم نے لکھا ہے کہ میں مدعی امامت ہوں اور مجھ سے پہلے میرے باپ تھے اس کی گواہیاں لوگ دیتے ہیں ان سے پوچھو مجھ سے تو دعویٰ نہ سنا ہو گا (لوگوں سے پوچھو کہ وہ حق کی گواہی دیتے ہیں یا باطل کی۔)

دنیا کی حرص اور اس کی طلب نے لوگوں کے لئے آخرت کا کوئی مقصد باقی ہی نہیں رکھا دنیا ہی کے مقاصد و اغراض ان کے لئے رہ گئے اور تم نے لکھا ہے کہ میں لوگوں کو روک رہا ہوں کہ میری خواہش ہے اس چیز کی طرف جو تمہارے پاس ہے۔ (یعنی مال و متاع اور حکومت) حالانکہ تمہارے گرد وہ ہیں داخل ہونے سے مجھے نہیں روکا، مگر اسی چیز نے جس میں تم پھنسے ہوئے ہو اگر میں اس چیز کی طرف راغب ہوتا تو یہ کمزوری ہوتی۔ سنت رسول پر قائم رہنے میں نہ کہ تمہاری بصیرت کی وجہ سے برہان اپنی ہیں لیکن خدا نے انسانوں کو مخلوط پیدا کیا ہے جو مختلف ہیں طبائع میں اور بیگانہ ہیں عادات میں (اگر تم مدعی امامت ہو) تو تمہارے علم کی جانچ کے لئے دو لفظوں کے معانی پوچھتا ہوں۔ عترت تمہارے بدن میں ہے اور صلح انسان میں کیا چیز ہے۔ (ان دو لفظوں کی ذکر کتب سنت میں نہیں ہے۔ غالباً عترت سے مراد وہ نشان ہے جو آدمی کے شانہ یا سر یا کسی جگہ ہوتا ہے جس کا رنگ مرغ کی کلنی کی طرح سرخ ہوتا ہے جو منجوس سمجھا جاتا ہے۔ صلح وہ نشان ہے جو آنکھ ہڈی کے شانہ پر ہوتا ہے اور ہر کی طرح اس کا اثر گوشت کے اندر تک ہوتا ہے۔)

اس کا جواب دو پھر امر مذکور کے بارے میں لکھنا ہے میں تم کو خلیفہ کی مخالفت سے بچانا چاہتا ہوں اور تم کو رغبت دلاتا ہوں اس کی نیکی حاصل کرنے اور اس کی اطاعت کی طرف اور اس سے ایمان بجا ہو تبیل اس کے کہ تم اس کے بیچ میں پھنسو اور ہر طرف سے تمہاری گردن میں رسی بندھے اور ہر طرف سے اپنے لئے راحت طلب کرو اور کوئی کوشش نہ کرو یہاں تک کہ خدا تم پر اپنا احسان کرے اور خلیفہ کو تم پر مہربان کرے۔ خدا اس کو باقی رکھے تاکہ تم کا مان دے اور رسول کے رشتہ داروں کی حفاظت کرے سلام ہو طاب بدایت پر وہی کہتی ہے عذاب اس کے لئے جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ جعفری نے کہا حضرت کا یہ خط ہارون کے ہاتھ لگ گیا اس نے پڑھ کر کہا لوگوں نے خواہ مخواہ موسیٰ بن جعفر پر ہیبت لگائی۔



## ایکا سیواں باب

کراہیت التوقیت نہی امام ہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

(باب) ۸۱

کراہیۃ التوقیت

۱- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى جَمِيعاً، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يَا ثَابِتُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَانَ وَقَّتَ هَذَا الْأَمْرَ فِي السَّبْعِينَ، فَلَمَّا أَنْ قَتِلَ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَخْرَجَهُ إِلَى أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ، فَحَدَّثَنَا كُمْ فَأَذَعْتُمُ الْحَدِيثَ فَكَشَفْتُمْ قِنَاعَ السِّرِّ وَ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَقْتاً عِنْدَنَا وَ يَمْجُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ،

قَالَ أَبُو حَمْرَةَ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ: قَدْ كَانَ كَذَلِكَ.

۱۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابو حمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فریضی اور حکومت آسمان کا زمانہ ۷۰ ہ کو معین کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے لہذا خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمین پر، پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے ۱۴۰ھ تک، پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو، تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابو حمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مرآة العقول میں جو تحقیق فرمائی

**توضیح:** ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے شیخ نے کتاب لغیبت میں اور کمال الدین صدوق میں

بھی ایسا ہی ہے۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ۷۰ھ تک کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہو گا د ہمارے شیعوں کو ابو حمزہ نے کہا ۷۰ھ تو

گذر چکے۔ اس کے بعد ہم نے اطمینان دیکھا نہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت اللہ عزوجل نے ظہور حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور آئمہ اثناعشر میں سے کسی امام کے عہد میں باطل پر اس کا غلبہ ظاہر کیا تھا نہ کہ ۷۰ھ میں بارہویں امام کا ظہور یا یہ امر اور بدایہ میں سے ہے اور ۷۰ھ سے امام حسین علیہ السلام کا تعلق اس طرح ہو گا جبکہ میرا ولی جلتے، واقعہ کربلا کی چھیڑ چھاڑ کی ابتداء کیونکہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کا ذکر ۱۴۰ھ میں ہے یہ میں (علامہ مجلسی) کہتا ہوں کہ تواریخ مشہورہ کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا کیونکہ شہادت امام حسین علیہ السلام ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے ۲۰ھ ہاں اس سورت میں یہ صحیح ہو گا جبکہ ان سین کا تعلق ابتداء تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے، خروج حسین کا درحقیقت آغاز ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہل کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں دوسرے واقعہ کے متعلق اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا۔ اگر ابتدائے بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۵ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے اگر وہ فسخ پالیٹے تو یقیناً آل محمد کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے اور واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابومسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خط امام جعفر صادق کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے لیکن بمصالح کثیر آپ نے قبول نہ کیا یہ سبب ہوا امر امامت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا۔ لیکن مشیعوں سے چونکہ کتمان امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کی پوری پیروی نہ ہو سکی، لہذا حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابومسلم کا داخلہ اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ھ میں تھا اور خروج ابومسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسول سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے۔

اور اگر سن ہجری ہی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہو گا مختار کے ظہور کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف لوٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے اور دوسرا میرے ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت کے ظہور کے متعلق ہو گا اور ان کے شیعوں کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے افسار کی ایک جماعت کا تخریب خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ۷۰ھ کو شہادت حسین سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات مکنونہ کا جن کا تعلق لوح محو الثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو ان میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت رجعت معلوم نہ ہو اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ تمثیل ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر ظلم الہی میں قتل حسین اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فراموش

کو، ۷ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دوچند مدت میں ظاہر کرنا، بڑا کامسئلہ پہلے بیان ہو چکا۔

اس حدیث کی توفیج میں لکھتے ہیں کہ ۷ھ زمانہ امامت

### صاحب صفائی شارح اصول کافی

زین العابدین علیہ السلام ہے اسی زمانہ میں عبد اللہ بن زبیر نے مکہ میں دعویٰ خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں چونکہ باہمی کشمکش اور حکومت کو ان دونوں استقلال نہ تھا لہذا اس دور میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیر المومنین علیہ السلام نے جو یہ ہے اس کی، اسی لئے لفظ ارفار بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے ابو حمزہ کے خیال میں بہ جز ظہور امام ہدی تھی۔ حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسین ۶۱ھ میں ۷۰ھ سے پہلے ہوئی، ۲۰ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور وراثتی کا تھا اور ابند او میں ان کی حکومت کو استقلال نہ تھا امام اور ان کے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبد اللہ نے خسر جی کیا تھا اور منصور اپنا قصر بنانے کے بعد اور بغداد کو سنانے کی شکر میں تھا ۴۰ھ قبل وفات امام محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادق کی وفات ۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۴۰ھ صادر ہوئی، پس اس قسم کی احادیث بطور استعارہ تمثیلیہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں، اس قدر معلوم ہے کہ اگر نسل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور، ۷ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۴۰ھ میں ہوتا۔ بہر حال حدیث مذکور کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت حجت سے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيَّ مِهْرَمٌ، فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَحْبَبْتُ نَبِيَّ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَنْتَظِرُهُ مَتَى هُوَ؟ فَقَالَ: يَا مِهْرَمُ! كَذَبَ الْوَقَاتُونَ وَهَلَكَ الْمُسْتَعِجِلُونَ وَنَجَا الْمُسْلِمُونَ.

۷- راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محرم آیا اور اس نے کہا مجھے بتائیے

اس امر کے متعلق جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں کہ وہ کب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محرم جنہوں نے وقت مقرر کیا وہ جھوٹے ہیں اور ہلاکت پائی جلدی کرنے والوں نے، نجات پائی۔ قضا و قدر تسلیم کرنے والوں نے۔

۳- عَدَمًا مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَاتُونَ.

إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَانُوقِتْ

۳۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے۔ ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

۴۔ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ: أَبِي اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَقْتِ الْمُوقِتِينَ.

۴۔ قائم آل محمد کے متعلق ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

۵۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَائِرِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَنَمِيِّ، عَنِ الْمُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: لِهَذَا الْأَمْرِ وَقْتٌ؟ فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَاتُونَ، إِنَّ مُوسَى عليه السلام لَمَّا خَرَجَ وَافِدًا إِلَى رَبِّهِ، وَأَعَدَّهُمْ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، فَلَمَّا زَادَهُ اللَّهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ عَشْرًا قَالَ قَوْمُهُ: قَدْ أَخْلَفْنَا مُوسَى فَصَعَمُوا مَاصِعُوا فَإِذَا حَدَّثَنَا كُمْ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلِيُّ مَا حَدَّثَنَا كُمْ [بِهِ] فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ، وَإِذَا حَدَّثَنَا كُمْ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلِيُّ خِلَافِ مَا حَدَّثَنَا كُمْ بِهِ فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ، تَوَجَّرُوا مَرَّتَيْنِ (۱)

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا ظہور امام مہدی کے لئے کوئی وقت ہے فرمایا جھوٹے ہیں (بغیر وحی اپنی طرف سے) وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام جو اپنے رب کی طرف سے کوہ طور پر جانے لگے اور اپنی قوم سے (ازرے ظن) تیس دن کے بعد لوٹنے کا وعدہ کیا۔ جب خذرنے تیس کے اوپر دس اور بڑھا دیئے تو ان کی قوم نے کہا موسیٰ نے ہم سے وعدہ خلافی کی اور پھر انھوں نے جو کچھ کیا۔ (دگن سو سالہ پرست ہو گئے) پس جب ہم سے کوئی حدیث (ازرے ظن) بیان کر دیں اور تم سے کہیں انشاؤ اللہ ایسا ہو گا اور وہ اسی طور سے ہو جائے تو کہو اللہ نے سچ کر دکھایا۔ اور اگر کوئی بات کہیں اور ویسا نہ ہو تو کہو اللہ اس کو راست پر لائے (کیونکہ غیب نہیں جانتا مگر اللہ) اس صورت میں تم کو دوسرا نواب لے گا (اول بہ سبب ایمان بالغیب جو مشترک ہے دونوں اقوال ایک دوسرے آئمہ ہدیٰ کی امامت پر ایمان جو مختص ہے قول دوم سے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی خدا کے عالم الغیب ہونے پر اعتقاد ہوتا ہے۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآة العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار دو قسم کے ہیں ایک یہ کہ اس کے

**توضیح:-** مخبرات میں کوئی تغیر نہ ہو پس ان سے ہم کو قطعی حکم معلوم ہو جاتا ہے اس علم کی بنا پر کہ اس خبر میں تغیر نہ ہوگا جیسے وہ اخبار جو صفات باری تعالیٰ سے متعلق ہیں یا کائنات میں جو ہو چکا ان کے متعلق یا جیسے اللہ مومن کو نواب دیتا ہے دوسرے وہ جس میں تغیر جائز ہے مصلحت یا شرط کے بدل جانے سے جیسے آئندہ کے حوادث کی خبریں ہوں اگر کوئی خبر ایسی مل جائے جس سے معلوم ہو کہ جو خبر دی گئی ہے وہ نہیں بدلے گی تو اس وقت ضرور ہم کو قطعی حکم معلوم ہوگا اس

طرح گزشتہ حدیث سے جو اشکال پیدا ہوتے ہیں وہ دفع ہو گیا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو اس حدیث میں ذکر ہے تو سورہ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاذْذُرْنَا مَوْسَىٰ وَآدِيْعِيْنَةَ لَيْلَةَ اَرْسُوْهُ اَعْرَافٍ مِّنْ هَا وَذَا عُدُوْهُ نَامُوْسُوْهُ ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً وَاَنْصَحْنَا هَا بِعَشْرِ فَيَوْمٍ مِّمَّاتٍ دِيْبِهِ اَدْبَعِيْنَةَ لَيْلَةَ مُّفْسِرِيْنَ كَا اِسْمِيْنَ اِخْتِلَافٍ هُوَ كَمَا كَانَتْ كَرْمُوْسِيْ كُوْجُوْرُوْدِيْ كُوْمِيْ هُوَ ۴۰ دن کی تھی اور خدا نے ۳۰ دن جو کچھ اس پر دس زیادہ کئے تو اکیسورت یہ تھی کہ تیس دن روزہ رکھنے اور عبادت کرنے کے لئے قرار دیئے گئے اور دس روز تکے مناجات کے لئے تاکہ تورات ملے چنانچہ انہی دس دن میں تورات ملی اور یہی مفسرین نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا میں تیس دن بعد آؤں گا تاکہ وہ زیادہ پریشان نہ ہوں اور آسانی سے یہ زمانہ بغیر ان کے گزار دیں اس کے بعد دس اور زیادہ کر دیئے اس سے وعدہ خلافی تو نہیں ہوئی کیونکہ جو وعدہ تیس دن کا تھا وہ تو پہلے ہی پورا ہو گیا کیونکہ وہ قوم سے حسب وعدہ تیس دن غائب رہے اس قسم کی بہت ساری خبریں ہمارے یہاں بھی ہیں اور مخالفین کے یہاں بھی یہ اخبار بدایہ کہلاتے ہیں جن میں خدا اپنی مصلحت سے تغیر کر دیتا ہے میتقات کی میعاد و اوقتاً چالیس دن ہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے جو پہلے تیس دن کہے بعد کہ دس اور زیادہ کئے تو اس سے مقصود قوم کا امتحان تھا یا یہ کہ خدا نے وعدہ کیا چالیس دن کا اور حکم دیا موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ قوم سے مدت بیان کر دیں جو لوح محفوظات میں ہے پس امام علیہ السلام نے یہ دلیل دی اس بات کی کہ جائز ہے یہ کہ ہم قائم آل محمد کی بابت جو خبر دیتے ہیں اس کا تعلق لوح محفوظات سے ہوتا ہے اور علم الہی میں مشروط بشرط ہوتا ہے پس اللہ بھی سچا اور اللہ کی طرف سے خبر دینے والا بھی سچا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ أَجْبِهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: الشَّيْبَةُ تُرَبِّي بِالْأَمَانِي مُنْذُ مَا تَمَّتْ سَنَةٌ قَالَ: وَقَالَ يَقْطِينُ لِأَبْنِهِ عَلِيٍّ بْنِ يَقْطِينٍ: مَا بَالُنَا قِيلَ لَنَا فَكُنْ وَ قِيلَ لَكُمْ فَلَمْ يَكُنْ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ: إِنَّ الَّذِي قِيلَ لَنَا وَلَكُمْ كَانَ مِنْ مَخْرَجٍ وَاحِدٍ، غَيْرَ أَنَّ أَمْرَكُمْ حَصَرَ، فَأَعْطَيْتُمْ مَخَصَّهُ، فَكَانَ كَمَا قِيلَ لَكُمْ وَإِنَّ أَمْرَنَا لَمْ يَحْضُرْ، فَمَلَلْنَا بِالْأَمَانِي، فَلَوْ قِيلَ لَنَا: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَكُونُ إِلَّا إِلَى مَا تَمَّتْ سَنَةٌ أَوْ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً لَقَسَّتِ الْقُلُوبُ وَلرَجَعَ عَامَةً النَّاسِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ قَالُوا: مَا أَسْرَعَهُ وَمَا أَقْرَبَهُ تَأَلَّفًا لِقُلُوبِ النَّاسِ وَ تَقْرِيْبًا لِلْفَرَجِ.

۶۔ حسن بن علی بن یقظین نے اپنے بھائی حسین سے اس نے اپنے باپ علی بن یقظین سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیخ خوشحال ہوں گے اپنی آرزوؤں ۲۰۰ میں یقظین نے اپنے بیٹے علی بن یقظین سے

کہا یہ کیا بات ہے کہ ہم سے کہا گیا تھا کہ عباسی سلطنت فلان سال میں ہوگی لیکن ظہور ہمدی اس سال نہ ہوا۔ حسین نے کہا جو کچھ ہم سے تم سے کہا گیا۔ اس کا مخرج (آئندہ ہدی) ایک ہی ہے مگر یہ کہ تمہارا معاملہ موجود تھا پس تم کو حاصل ہو گیا اور جیسا کہا گیا تھا دیا ہوا۔ ہمارا معاملہ حاضر نہ تھا۔ پس ہم مشغول رکھے گئے آرزوؤں میں)

اگر ہم سے اور تم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ امر (ظہور امام ہمدی) نہیں ہوگا۔ مگر دو سو یا تین سو سال بعد تو لوگوں کے دل سخت ہو جاتے تو عوام الناس اسلام سے پلٹ جلتے اس لئے انھوں نے کہا کہ ظہور جلد ہوگا اور اس کا وقت قریب ہے کہ لوگوں کی تالیف قلب ہوا اور خوشی ان سے قریب رہے۔

اس حدیث سے یہ شبہ نہ ہو کہ ظہور امام ہمدی علیہ السلام سے متعلق لوگوں کو جلد اور قریب کہہ کر دھوکہ میں رکھا گیا۔ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق ایسا جا بجا ہے صبح وقت نہیں بتایا گیا لیکن جلد آنے والی اور قریب ہونے والی کہا گیا ہے۔ جیسے آفریتہ الساعۃ (قیامت قریب ہوگی) حالانکہ اب تک نہیں آئی یا حدیث نبوی ہے علی ان یکرن قریباً یا بین یدی الساعۃ۔ جس طرح قرب قیامت کا اظہار تخریف کے لئے ہے اسی طرح ظہور حضرت حجت کا قریب کہنا تشویش کے لئے ہے یہ روئے بعید اور اہ قریب (لوگ ظہور کو دور سمجھتے ہیں اور ہم قریب)

۷- الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ النَّبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَهُ مُلُوكَ آلِ فُلَانٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ مِنْ اسْتِعْجَالِهِمْ لِهَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ، إِنَّ لِهَذَا الْأَمْرِ غَايَةَ يَنْتَهِي إِلَيْهَا، فَلَوْ قَدَّ بَلَّغُواهَا لَمْ يَسْتَفِدِمُوا سَاعَةً وَلَمْ يَسْتَأْخِرُوا.

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حکومت نبی عباس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روز بروز ترقی کر رہی ہے اور امام ہمدی علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوتا، فرمایا لوگ اس معاملہ میں اپنی ہلاکت کا باعث نہ ہورہے ہیں اللہ تعالیٰ بسندوں کی طرح جلدی نہیں کرتا اس ظہور کے لئے ایک وقت ہے کہ اس سے گھری بھر بھی آگے نہ ہونہ گھڑی

## بیاسیواں باب

تجیص و امتحان خدا کا مومنین سے امر غیر خالص کو جدا کرنا اور امتحان لینا

(باب) ۸۲

التَّجْصِصُ وَالْإِمْتِحَانُ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ وَعَلِيٍّ بْنِ

رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَمَّا بُويعَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُمَانَ صَدِ الْمَنْبَرِ وَخَطَبَ بِخُطْبَةٍ - ذَكَرَهَا - يَقُولُ فِيهَا: أَلَا إِنَّ بَلِيَّتَكُمْ قَدْ عَادَتْ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ بَعَثَ اللَّهُ نَبِيَّهُ عليه السلام وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لِنُبُلِّغَنَّ بَلِيلَةَ وَلَنُغْرِبَنَّ عَرَبَ بَلَةَ، حَتَّى يَعُودَ أَشْفَلَكُمْ أَغْلَاكُمْ وَأَعْلَاكُمْ أَشْفَلَكُمْ وَلَيْسَبَنَّ سَبَاقُونَ ، كَانُوا قَصْرًا ، وَلَيَقْصِرَنَّ سَبَاقُونَ كَانُوا سَبَقُوا ، وَاللَّهُ مَا كُنْتُمْ وَنَسَمَةٌ وَلَا كَذَبَتْ كِذْبَةً ، وَلَقَدْ نَبِئْتُ بِهَذَا الْمَقَامِ وَهَذَا الْيَوْمِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بعد از عثمان جب امیر المؤمنین علیہ السلام کی بیعت کی گئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ میں فرمایا کہ تمہاری تکلیف لوٹ آئی۔ اسی طرح جیسے کہ وہ روز بعثت تمہاری طرف پلٹی تھی یعنی اس جماعت کو جو باطن تابع اہل فطرت تھے اسلام حقیقی کی دعوت دی جاتی ہے مگر اس ذات کی جس نے اپنے نبی کو حق پر بھیجا تمہارے دلوں میں شیطانی وسوسے ڈالے جائیں گے اور تمہارے اعمال کو اس طرح چھانا جائیگا جیسے چھلنی سے آٹا پھاس تک عہد رسول میں بلحاظ ایمان جو تم سے پست (جیسے عجم) وہ نہایت اونچی سہقت کرنے والے ہوں گے اور جو عہد رسول میں بلحاظ ایمان بہت آگے تھے (عرب) وہ پست ہو جائیں گے، میں کسی ایسی بادشاہت کو نہیں چھپایا جو بعد رسول ہوئی اور نہ میں نے کوئی جھوٹ بولا ہے

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَارِقِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: وَيْلٌ لِعُلَاةِ الْعَرَبِ، وَنَ أَمْرٍ قَدْ اقْتَرَبَ، قُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ كَمْ مَعَ الْقَائِمِ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: نَقَرٌ يَسِيرٌ قُلْتُ: وَاللَّهِ إِنَّ مَنْ يَصِفُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْهُمْ لَكَثِيرٌ، قَالَ: لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَنْ يُمَحَّصُوا وَ يُمَيَّزُوا يُغْرِبُوا وَ يُسْتَخْرَجَ فِي الْغُرَبَالِ حَلَقٌ كَثِيرٌ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ وہ نے ہوز سرکشان عرب پر اس معاملہ میں جو ہر ایک ہے (سرکشان عرب کا ہلاک کے لشکر سے قتل ہونا، بغداد میں یا بنی امیہ کی شکست عباسیوں کے ہاتھ سے) میں نے کہا تم آل محمد کے ساتھ عرب کے کتنے لوگ ہوں گے فرمایا: تھوڑے سے، میں نے کہا لوگ کہتے ہیں زیادہ ہوں گے فرمایا: ان کو کرے کھوٹے سے جدا کیا جائے گا ان میں اچھے برے کی تمیز کی جائے گی ان کو چھانا جائے گا اس طرح ایک بڑی تعداد کھوٹوں کا نکل جائے گی۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّرْفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

عَنْ الصَّقِيلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: يَا مَنْصُورُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَأْتِيكُمْ إِلَّا بَعْدَ إِيَابِ وَلَا وَاللَّهِ حَتَّى تُمَيِّزُوا، وَلَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمَحَّصُوا، وَلَا وَاللَّهِ حَتَّى يَشْفِي مَنْ يَشْفَى وَ يَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۳- منصور سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اے منصور! امام جعفری علیہ السلام کا چہرہ ہرگز لوگوں کے ایس ہو جانے کے بعد، قسم خدا کی ان کے درمیان تمیز کی جائے گی کھرے کو کھوٹے سے جدا کیا جائے گا اور ان کو اس کا نکھار جائے گا جیسے کوٹھالی میں سونے کو تپا کر نیکل کو دور کیا جاتا ہے۔

۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُنْزَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ» ثُمَّ قَالَ لِي: «مَا الْفِتْنَةُ؟» قُلْتُ: «جُمِلْتُ فِدَاكَ الَّذِي عِنْدَنَا الْفِتْنَةُ فِي الدِّينِ، فَقَالَ: يُفْتَنُونَ كَمَا يُفْتَنُ الذَّهَبُ، ثُمَّ قَالَ: يُخْلَصُونَ كَمَا يُخْلَصُ الذَّهَبُ.»

۴- کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا گیا ہے اس بات پر کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں حالانکہ کیا ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ پھر امام نے فرمایا فتنہ کیا چیز ہے تو راوی نے کہا۔ میں آپ پر خدا ہوں، یہ فتنہ دین میں ہے۔ امام نے سہرمایا، اب آزمائش کی جائے گی۔ جیسے سونے کو کوسوئی پر پڑھا جائے پھر اس میں سے خالص نکالا جائے۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ: إِنَّ حَدِيثَكُمْ هَذَا تَشْمِزُ مِنْهُ قُلُوبُ الرِّجَالِ، فَمَنْ أَقْرَبَ بِهِ فَرِيدُوهُ، وَمَنْ أَنْكَرَهُ فَدَرُوهُ، إِنَّهُ لَا بَدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِتْنَةً يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بَطَانَةٍ وَوَلِيَّةٍ حَتَّى يَسْقُطَ فِيهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَيْنِ، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا الْأَنْحُنُّ وَشَبِيعَتُنَا.

۵- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہماری بات جب لوگوں کے سامنے ہوتی ہے لوگوں کے دل اس سے دور رہتا چاہتے ہیں کیونکہ اس میں بیرونی ظن نہیں، پس جو لوگ اسے مان لیں ان سے تو اور زیادہ بیان کرو اور جو نہ مانیں انہیں چھوڑ دو کیونکہ ضروری ہے کہ اس میں آزمائش ہو تاکہ پتہ چل جائے باطنی کھوٹ کا اور غیر جنس کے داخلے کا تاکہ الگ ہو جائے جو کمال نیر کی دنیا سے موشگافی کرتا ہے اور اس جانچ پڑتال کے بعد باقی رہ جاتے ہم اور ہمارے شیعہ۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الصَّقِيلِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَالْحَارِثُ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا جُلُوسًا وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ



يَسْمَعُ كَلَامَنَا، فَقَالَ لَنَا: فِي أَيِّ شَيْءٍ أَنْتُمْ؟ هَيْهَاتَ، هَيْهَاتَ!! لَأَوَالَهُ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تَقْرَبُلُوا، لَأَوَالَهُ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُمَيِّزُوا، لَأَوَالَهُ مَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ إِلَّا بَعْدَ إِيَّاسٍ، لَأَوَالَهُ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى يَشْفَى مَنْ يَشْفَى وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا مکالمہ سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

## تراسیواں باب

### معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

۸۳ (باب)

أَنَّ مَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ جَرِيرِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: قَالَ:

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ زرارة سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و

تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «يَوْمَ نَدْعُوا

كُلَّ النَّاسِ بِإِمَامِهِمْ» قَالَ: يَا فَضِيلُ! أَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَ إِمَامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ

هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ

كَانَ قَاعِدًا فِي عَسْكَرِهِ، لِأَبْلِ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لِوَائِهِ، قَالَ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: بِسُرِّ لَوْ مَنِ

اسْتَشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے آسہ یوم ندو کے شعاق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جلتے تو اس کا مزید وہی ہوگا جو امام کے شکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہوا اور بعض اصحاب نے کہلے ہے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جُمِلْتُ قَدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! وَأَنْتَ وَمِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ فَقَدَفَوْا رَجْعَهُ لِيَنْتَظِرَهُ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر خدا ہوں کثادگی و امن (وقت ظہور حضرت حجت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خرچ کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحُرَازِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: وَأَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أَدْرِكُ الْقَائِمَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ وَأَنْتَ هُوَ۔ وَتَنَادَى يَدَهُ. فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا تَبَالِي يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَا تَكُونُ مُحْتَبِيًا بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآئنا ایک میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابو بصیر! تو اب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حمل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو)۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزَانَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ وَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدُّمُ هَذَا الْأَمْرِ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی موت مراد اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو امام آل محمد کے خیمہ میں ہو۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَلَوِيٍّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جَمْهُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا ضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِرًا لِأَمْرِنَا الْأَيَّمُوتُ فِي وَسْطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْأِمَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَصْرَكَ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ؛ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ»، فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظِرِ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچاننا، جب پہچان لیا تو تقدم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

## پہچور اسیواں باب

نااہل کا دعویٰ امامت کل کفر یا بعض کا منکر اور جو نااہل میں امامت ثابت کرے

(باب) ۸۴

مَنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ لَهَا يَآهْلٌ وَ مَنْ جَعَلَ الْأِيْمَةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَ مَنْ  
أَثَبَتِ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ لَهَا يَآهْلٌ

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن محمد بن سنان، عن أبي سلام، عن سورة بن كليب، عن

أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنَّنِي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا، قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کا لہے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں کہا چاہے وہ علوی ہو فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانَ، عَنِ الْفَضِيلِ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا۔ درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ قَدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ»، قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں۔ میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُرَكِّبُهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا.

سہ فرمایا۔ صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تذکرہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اول وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصور من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ سِيَانٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُدَيْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَدْعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَّ اللَّهُ عَمْرَهُ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال

بنادے گا۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللَّهِ ، كَانَ مُشْرِكًا بِاللَّهِ .

۶- ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصور من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درناخالیکہ خدا کی

طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَسْوُودِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَجُلٌ قَالَ لِي : اعْرِفِ الْآخِرِينَ الْأَيْمَةَ وَلَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ ، قَالَ : فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ هَذَا فَإِنِّي أَبْفِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عَرَفَ الْآخِرَ إِلَّا بِالْأَوَّلِ .

۷- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت

حاصل کرو اول والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا کیا وہ بغیر اول کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتے ہے۔

۸- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَنٍ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّيْخَ عليه السلام عَنِ الْأَيْمَةِ عليها السلام ، قَالَ : مَنْ أَنْكَرُوا أَحَدًا مِنَ الْأَخْيَارِ فَقَدْ أَنْكَرُوا الْأَمْوَاتَ .

۸- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا، آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں

میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْوُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً قَالُوا: وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرْنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ»، قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالزِّنَاءِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْمَحَارِمِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَا هُنَّ إِلَّا الْفَاجِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اللَّهُ أَعْلَمُ وَوَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هَذَا فِي أُمَّةِ الْجَوْرِ أَدْعُوا أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُمْ بِالْإِثْمِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْ اللَّهُ بِالْإِثْمِ بِهِمْ؛ فَردَّ اللَّهُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْ قَالُوا عَلَيْهِ الْكَيْدَ وَسَمَى ذَلِكَ مِنْهُمْ فَاجِشَةً.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے، جب انہوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آباؤ اعمام پر بایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسول ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کچھ نہیں ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (زانی) کیلئے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جور سے متعلق ہے جنہوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بنایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْوُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدًا صَالِحًا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أُمَّةٌ الْحَقُّ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أُمَّةٌ الْحَقُّ

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جور ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت میں ہیں باطن میں مراد آئمہ جور ہیں۔

**توضیح:** - مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہیں کی گئی ہے آئمہ جور کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کر کے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیکھا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بظاہر  
قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بخیران کی پیروی کے امور حلال کا کتاب کرنا مفید نہیں۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ  
ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ  
مِنَ دُونِ اللَّهِ أُنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ » قَالَ : هُمْ وَاللَّهُ أَوْلِيَاءُ فَلَانِ وَفَلَانِ ، اتَّخَذُوهُمْ أَيْمَةً دُونَ  
الإمام الذي جعله الله للناس إماماً ، فإذ ذلك قال : « ولو يرى الذين ظلموا إذ يرون العذاب أن  
القوة لله جميعاً وأن الله شديد العذاب » إذ تبرأ الذين اتبعوا من الذين اتبعوا ورأوا العذاب  
وتقطع بهم الأسباب » وقال الذين اتبعوا : لو أن لنا كرة فنتبرأ منهم كما تبتروا وإنما كذلك  
يربهم الله أعمالهم حسرات عليهم وما هم بخارجين من النار » ثم قال أبو جعفر عليه السلام : هم والله  
يا جابر ! أئمة الظلمة وأشياعهم ،

۱۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک  
قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم تمہوں نے ایسے  
لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے۔ اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنہوں  
نے ظلم کیا کہ وہ منلائے عذاب الہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب ہزاری  
کا نظار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے  
اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹنا دیکھیں تو ہم ان سے اسی طرح ہزار  
ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرت میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے  
فرمایا۔ لے جا بر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

۱۲ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ  
عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا  
يُرَبِّبُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَدَّ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ ، وَ مَنْ زَعَمَ  
أَنَّهُ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا .

۱۲۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کچھ سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اول وہ جس نے دعوتے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصور من اللہ سے انکار کیا تیسرے جس نے دعوتے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

## پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصور من اللہ عبادت خدا کی

(باب ۸۵)

فَيَمَنْ دَانَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنَ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، [عَنْ] بِنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ يُغَيِّرُ هُدَىٰ مِنَ اللَّهِ » قَالَ : يَعْنِي مَنْ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ ، بِغَيْرِ إِمَامٍ مِنْ أَيْمَةِ الْهُدَىٰ .

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آئیے اس سے زیادہ کن گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنا لے۔ بغیر منصور من اللہ امامت کی ہدایت کے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَىٰ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامًا لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَعِيَةٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ ، وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللَّهُ شَانِيءٌ لِأَعْمَالِهِ وَمِثْلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ صَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطَّعِيهَا ، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِمَةً يَوْمَهَا ، فَلَمَّا جَسَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطَّعِيٍّ مِنْ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا ، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبِيعَتِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطَّعِيَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطَّعِيَهَا ، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا كَقَطَّعِيٍّ ، فَبَصُرَتْ بِغَيْرِ رَاعِيهَا ، فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا ، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي : الْحَقِّي بِرَاعِيكَ وَقَطَّعِيكَ ، فَاتَّكَ تَائِبَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكَ وَقَطَّعِيكَ ، فَهَجَمَتْ ذَوْرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَةً لِارَاعِي لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرَعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا ، فَبَيَّنَّا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَمَّ الذُّئْبُ ضَيْعَهَا فَأَكَلَهَا ؛ وَكَذَلِكَ وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِإِمَامٍ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ



وَعَزَّ ظَاهِرًا عَادِلًا أَسْبَحَ ضَالًّا تَائِبًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةً كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا عُمَّارُ أَنَّ أُمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبَاعَهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَن دِينِ اللَّهِ ، قَدَّضَلُوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٌ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ وَمَا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوگئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہوگئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھکان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چنچا کر اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگا لے جائے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اشارے میں ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر بھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مرجلے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راوی کی مانند ہے جسے تیر اندھی کا جھونکا اڑا کر لے جائے وہ جو کچھ کہے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پران کا قابو نہیں اور یہ سب سے بُری گمراہی ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْتُمُونَ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَذَكَّرُونَ فُلَانًا وَفُلَانًا ، لِيَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٌ يَتَوَلَّوْنَهُمْ ، لَيْسَ لَهُمْ تِلْكَ الْأَمَانَةُ وَالرِّفَادُ الصِّدْقُ؟ قَالَ : فَاسْتَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام خَالِيسًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالغَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَأَدِينَنَّ مَنْ دَانَ لِي بِوَلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ ، وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ مِنْ دَانَ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ . فَلَمْ يَلِدِينَ لِأَوْلَائِكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَاءُ؟ قَالَ : نَعَمْ لِأَدِينَنَّ لِأَوْلَائِكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَاءُ .

ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، يَعْنِي [مِن] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِّنَ اللَّهِ وَ قَالَ : « وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ، إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِّنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفْرَانِ ، فَمَا وَلَيْتِكَ أَصْحَابِ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .

۳- ابی یعفر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربتِ ایزدی حاصل کرے منصفوں من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، یہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیطانی ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراویہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴ - وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ نَبِيٌّ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأَعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرِّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَا عَفْوَ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرِّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگار نہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْبِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةٌ تَقِيَّةٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَسْتَحْبِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللَّهِ ، إِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں جیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

## پچھیا سیواں باب

### جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مرگیا

(باب ۸۶)

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنَ أُمَّةِ الْهُدَى

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ (۱)

۱ - الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ الْفَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، فَقُلْتُ : قَالَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا، ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

۲۔ الْحَسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَمْرِو، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِثْنَتُهُمْ جَاهِلِيَّةٌ»، قَالَ: فَقُلْتُ: مِثْنَةُ كُفْرٍ؟ قَالَ: مِثْنَةُ ضَلَالٍ، قُلْتُ: فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِثْنَتُهُ مِثْنَةُ جَاهِلِيَّةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ، مَاتَ مِثْنَةَ جَاهِلِيَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: جَاهِلِيَّةٌ جَهْلَاءَ، أَوْ جَاهِلِيَّةٌ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةٌ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَضَلَالًا».

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا، جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

۴۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «مَنْ ذَانَ اللَّهَ بِغَيْرِ سَمَاعٍ عَنْ صَادِقِ الزَّمَانِ اللَّهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ وَمَنْ ادَّعَى سَمَاعًا مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللَّهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللَّهِ الْمَكْنُونِ».

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا! عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عناد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا جسے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

## ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

(باب) ۸۷

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَمْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد اہل بیت کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرِ النَّاسِ سِوَايَ فِي الْعِقَابِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : عَلَيْهِمْ ضِعْفَا الْعِقَابِ .

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد اہل بیت میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا۔ اس کو دو نوا عذاب ہوگا

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَيْمُونِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُنْكَرُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَعَيْرِهِمْ سِوَايَ ؟ فَقَالَ لِي : لَا تَقُلْ : الْمُنْكَرُ ، وَلَكِنْ قُلْ : الْجَاهِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَعَيْرِهِمْ ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ : فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ : «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ» .

۳۔ رادی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا تھی ہاشم سے ہو یا غیر ہاشم سے کیا عذاب میں برابر ہیں نہ فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو مجاہد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو نبی ہاشم وغیر نبی ہاشم میں میں نے فکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسفؑ نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ لَهُ : الْجَاهِدُ مِنْكُمْ وَ مِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ ؟ فَقَالَ : الْجَاهِدُ مِثْلَ لَهُ ذَنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ .

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو کسی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

## اٹھاسیواں باب

### وقت وفاتِ امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(باب) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ محمد بن یحییٰ ، عن محمد بن الحسن ، عن صفوان ، عن يعقوب بن شعيب قال : قلت لأبي عبد الله عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا حَدَّثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَّثْتُ ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ ؟ قَالَ : أَيْنَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : لَوْ لَوْلَا نَفَرٌ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلَيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ، قَالَ : هُمْ فِي عَذْرٍ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ ، وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عَذْرٍ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور ہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصولِ فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصولِ علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو رکھنا چاہیے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَادٌ

يَسْمَعُ كَلَامَنَا، فَقَالَ لَنَا: فِي أَيِّ شَيْءٍ أَنْتُمْ هَيِّبَاتٍ، هَيِّبَاتٍ!! لَأَوَاللهِ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تَغْرَبُوا، لَأَوَاللهِ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُمَيِّزُوا، لَأَوَاللهِ مَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ إِلَّا بَعْدَ إِيَّاسٍ، لَأَوَاللهِ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى يَشْقَى مَنْ يَشْقَى وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا کلام سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

## تراسیوال باب

### معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

۸۳ (باب)۔

أَنَّ مَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدُّمُ هَذَا الْأَمْرِ أَوْ تَأَخُّرُ

۱۔ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ جَرِيرِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدُّمُ هَذَا الْأَمْرِ أَوْ تَأَخُّرُ

۱۔ زراره سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲۔ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَقَالَ: يَا فَضِيلُ! أَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَ إِمَامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدُّمُ هَذَا الْأَمْرِ أَوْ تَأَخُّرُ، وَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ، كَانَ يَمُنُّ لِمَنْ كَانَ قَاعِدًا فِي عَسْكَرِهِ، لِأَبْلِ يَمُنُّ لِمَنْ قَعَدَ تَحْتَ لَوَائِهِ، قَالَ: وَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَسْتَرَلُ مَنْ

اسْتَشْهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے اسے یوم ندمو کے شعاق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جلتے تو اس کا مرتبہ وہی ہو گا جو امام کے شکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہوا اور بعض اصحاب نے کہلے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جُمِلْتُ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! وَأَنْتَ وَمِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ فَقَدَفَرَّ جَعْلَهُ لَا يَنْتَظِرُوهُ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں کشا دگی و امن روقت ظہور حضرت جنت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خرخر کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحُرَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أَدْرِكُ الْقَائِمَ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ وَأَنْتَ هُوَ۔ وَتَنَاقَلَ يَدَهُ۔ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَا تَكُونُ مُحْتَسِبًا بِسَيْفِكَ فِي طَلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ،

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآئیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ بچھو لیا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! تو اب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار حائل کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو)۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزَانَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ، وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَصْرُحْ تَقْدَمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.



۵۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی تہ میں اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو پہچانا تو تقدیم و تاخر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو کہ اسم آل محمد کے خیمہ میں ہو۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُطَوِّقِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْمُطِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسِينِيِّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَرَبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا ضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِرًا لِأَمْرِنَا الْأَيْمُوتَ فِي وَسْطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مر جائے اس کے لئے کوئی نقصان رسالت نہیں اگر وہ شمر کے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْأَئِمَّةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدُّمُ هَذَا الْأَمْرِ أَوْ تَأَخُّرَهُ؛ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچان لو، جب پہچان لیا تو تقدیم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

## پہچان اسیدواں باب

نا اہل کا دعویٰ امامت کل ائمہ یا بعض کا منکر اور جو نا اہل میں امامت ثابت کرے

(باب) ۸۴

مِنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ تَيْسَرُ لَهَا يَاهِلٍ وَمَنْ جَحَدَ الْأَئِمَّةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ  
أَثَبَتِ الْإِمَامَةَ لِمَنْ تَيْسَرُ لَهَا يَاهِلٍ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ سُوْرَةَ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا. قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کا لہے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانَ، عَنِ الْفَضِيلِ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا۔ درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ قَدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ» قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں۔ میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَعَدَ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا.

۴- فرمایا۔ صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اول وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

۵- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيَّانٍ ، عَنْ يَحْيَىٰ أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَدْرِيهِ عَيْرٌ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَّ اللَّهُ عَمْرَهُ .

۵- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نااہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَّانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللَّهِ ، كَسَانَ مَشْرِكًا بِاللَّهِ .

۶- ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درنحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَجُلٌ قَالَ لِي : اعْرِفِ الْآخِرِينَ مِنَ الْأَيْمَةِ وَلَا يَصْرَكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ ، قَالَ : فَقَالَ : لَعَنَ اللَّهُ هَذَا فَإِنِّي أَبْغَضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عَرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ .

۷- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کرو اول والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا، کیا وہ بغیر اول کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتے۔

۸- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَنٍ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّيْخَ عليه السلام عَنِ الْأَيْمَةِ عليه السلام ، قَالَ : مَنْ أَنْكَرُوا أَحَدًا مِنَ الْأَخْيَارِ فَقَدْ أَنْكَرُوا الْأَمْوَاتَ .

۸- راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا، آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْوُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً قَالُوا: وَحَدَّنَا عَلَيْهَا آبَاءُنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَمْلُونَ» قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالزَّوْنِ وَ شُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْحَاوِصِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَا هُنَّ إِلَّا الْفَاجِشَةُ الَّتِي يَدْعُونَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اللَّهُ أَعْلَمُ وَوَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هَذَا فِي أُمَّةِ الْجَوْرِ أَدْعُوا أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُمْ بِالْإِثْمِ بِقَوْمٍ لَمْ يَأْمُرْهُمْ اللَّهُ بِالْإِثْمِ بِهِنَّ؛ فَرَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْ قَالُوا عَلَيْهِ الْكُذْبَ وَسَمَى ذَلِكَ مِنْهُمْ فَاجِشَةً.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے، جب انہوں نے بدکاری کی تو کہا ہم نے اپنے آباؤ اعمام پر پایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسول ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کچھ نہ ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاجشہ (زانی) کیلئے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جو رسے متعلق ہے جنہوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنا لیا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاجشہ ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنْ أَبِي وَهَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْوُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدًا صَالِحًا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أُمَّةٌ الْجَوْرِ وَجَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أُمَّةٌ الْحَقِّ

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جو رسے اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت میں باطن میں سے مراد آئمہ حق ہیں۔

توضیح :- مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں یہی کی گئی ہے آئمہ جو رسے کی پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کر کے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیکھا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بظاہر  
قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بخیران کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

۱۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمِيْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ  
ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ  
مِنَ دُونِ اللَّهِ أُنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ » قَالَ : هُمْ وَاللَّهُ أَوْلِيَاءُ فَلَا يَنْفُلَانِ ، اتَّخَذُوهُمْ أَيْمَةً دُونَ  
الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ لِلنَّاسِ إِمَامًا ، فَلِذَلِكَ قَالَ : « وَلَوْ بَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ أَنَّ  
الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ » إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ تَبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ  
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابَ « وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا : لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةٌ فَنَتَبَرَّأُ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّأُوا مِنَّا كَذَلِكَ  
يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ » ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللَّهُ  
يَا جَابِرُ ، أَيْمَةَ الظُّلْمَةِ وَأَشْيَاعَهُمْ ،

۱۱۔ امام مہدی علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک  
قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شریکیت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم تمہوں نے ایسے  
لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے۔ اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنہوں  
نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب ہیزاری  
کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مردد کے  
اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹنا اذیے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح ہیزار  
ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرات میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے  
فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

۱۲ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ  
عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا  
يَزِيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ ، وَمَنْ زَعَمَ  
أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا .

۱۲۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اول وہ جس نے دعوتے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصور من اللہ سے انکار کیا، تیسرے جس نے دعوتے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

## بیچا سیوال باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصور من اللہ عبادت خدا کی

(باب ۸۵) /

فِيمَنْ دَانَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْيِرُ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، [عَنْ] بِنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَبَغْيَ هُدًى مِنَ اللَّهِ ، قَالَ : يَعْنِي مَنْ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ ، يَغْيِرُ إِمَامًا مِنَ أُمَّةِ الْهُدَى .

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آپ یہ اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنا لے۔ بغیر منصور من اللہ انہ کی ہدایت کے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامًا لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَمِعُهُ غَيْرُ مَقْبُولٍ . وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللَّهُ شَانِيءٌ لِأَعْمَالِهِ وَمِثْلُهُ كَمِثْلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِيعِهَا ، فَهَجَمَتْ ذَاهِمَةً وَجَائِمَةً يَوْمَهَا ، فَلَمَّا جَسَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مِنْ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا ، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبَّتَيْهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيهَا وَقَطِيعَهَا ، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيهَا كَقَطِيعِهَا ، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا ، فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا ، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي : الْحَقِّي بِرَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ ، فَإِنَّكَ تَأْتِيهِمْ مُتَحَيِّرَةً عَنْ رَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ ، فَهَجَمَتْ ذَاهِمَةً نَادَةً لِأَرَاعِي لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرَعَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا . فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَمَّ الذُّئْبُ صَيْعَتَهَا فَأَكَلَهَا ؛ وَكَذَلِكَ وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامًا لَهُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ

وَعَزَّ طَاهِرًا غَدِيلًا أَسْبَحَ ضَالًّا ثَائِبًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِثَّةَ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا عَمَّ ، أَنَّ أُمَّةَ الْجَوْرِ وَأَتْبَاعَهُمْ لَمَعُزُولُونَ عَنِ دِينِ اللَّهِ ، قَدَضَلُوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهَ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ وَمَا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بیزین منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور تیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوگئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہوگئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کہ اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگا لے جلے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اشار میں ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر بھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جو راہ ان کے تابعین، دین الہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہونے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راہ کی مانند ہے جسے تیز آندھی کا جھونکا اڑا کر لے جلے وہ جو کچھ کرچکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پران کا قابو نہیں اور یہ سب سے بُری گمراہی ہے۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْتُمُونَ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَذَلُّونَ لِي وَلَا يَتَوَلَّوْنَ فَلَانًا وَفُلَانًا ، لِيَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٌ يَتَوَلَّوْنَ سَمًّا لَيْسَ لِيَهُمْ نِيكَ أَمَانَةٌ وَلَا رِفَاءٌ وَالصِّدْقُ؟ قَالَ : فَاسْتَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَالِسًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْعَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَأَدِينُ مَنْ دَانَ لِيَهُ بِلَوْلَايَةِ إِمَامٍ حَاضِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ مِنْ دَانَ بِلَوْلَايَةِ إِمَامٍ غَائِبٍ مِنَ اللَّهِ . فَلَمْ يَدِينْ لِأَوْلِيكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَايَةِ؟ قَالَ : نَعَمْ لِأَدِينُ لِأَوْلِيكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَايَةِ.

ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، يَعْنِي [مِن] ظُلُمَاتِ الذُّنُوبِ إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِّنَ اللَّهِ وَ قَالَ : « وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ، إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِّنْ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفْرِ ، فَهَذَا وَلِيُّكَ أَصْحَابِ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .

۳- ابی یعفر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا نہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربت ایزدی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، یہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو اور پھر فرمایا جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیطانی ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراویہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴ - وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأَعَدِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرِّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَا عَقُونَ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرِّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے



ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگار نہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کرے گا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

۵۔ عَليُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُمَهُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْبِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةٌ تَقِيَّةٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَسْتَحْبِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں چاہتا کہ عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے، تحت ولایت محبت امام جابر چلے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کر لہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصور من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

## پچھیا سیواں باب

### جو شخص بغیر معرفت امام منصور من اللہ مر گیا

((باب ۸۶))

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنَ أُمَّةِ الْهُدَى

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ (۱)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَوْمًا وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتته مِيتة جاهليّة ، فَقُلْتُ : قَالَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتته مِيتة جاهليّة؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا۔ ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

۲۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : فَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِثْنَتُهُمْ جَاهِلِيَّةٌ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مِثْنَةٌ كُفْرٌ ؟ قَالَ : مِثْنَةٌ ضَلَالٍ ، قُلْتُ : فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ ، فَمِثْنَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ ، مَاتَ مِثْنَةً جَاهِلِيَّةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : جَاهِلِيَّةٌ جَهْلَاءَ ، أَوْ جَاهِلِيَّةٌ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةٌ كُفْرٌ وَنِفَاقٌ وَضَلَالٌ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

۴۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ ذَانَ اللَّهَ يَغْيِرُ سَمَاعَ عَنْ صَادِقِ الزَّيْمَةِ اللَّهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ وَمَنْ ادَّعَى سَمَاعاً مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللَّهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللَّهِ الْمَكْنُونِ .

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا! عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ

اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عذاب کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا جس کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

## تساویوں کا باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

(باب) ۸۷

فَمِمَّنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَمْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ .

۱۔ رادی کتابے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن محمد اللہ بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد اہل جنت کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَمَّنْ غَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرِ النَّاسِ سِوَاهُ فِي الْعِقَابِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : عَلَيْهِمْ ضِعْفًا الْعِقَابِ .

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد اہل جنت میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا۔ اس کو دونا عذاب ہوگا

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَيْسَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُنْكَرُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَعَبْرِهِمْ سِوَاهُ ؟ فَقَالَ لِي : لِأَتَقَلُّ : الْمُنْكَرُ ، وَلَكِنْ قُلْ : الْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَعَبْرِهِمْ ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ : فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ : وَفَعَّرْهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ .

سر راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا سنی ہاشم سے ہو یا غیر ہاشم سے کیا غدا ب میں برابر میں فرمایا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو جماد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو سنی ہاشم وغیر سنی ہاشم میں میں نے منکر کی۔ تو یوسف کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسف نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ لَهُ: الْجَاهِدُ مِنْكُمْ وَمِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ؟ فَقَالَ: الْجَاهِدُ مِثْلَ لَهْ ذَنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَاتَانِ.

۴ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو سنی کی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

## اٹھاسیواں باب

### وقت وفاتِ امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(باب) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شَعِيبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا حَدَّثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَّثْتُ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: آيُنَ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ، قَالَ: هُمْ فِي عُدْبِ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ، وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عُدْبِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور ہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصولِ فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصولِ علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکالنا چاہیے۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَادُ

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ قَوْلِ الْعَامَّةِ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِثَّةَ جَاهِلِيَّةٍ ، فَقَالَ : الْحَقُّ وَاللَّهِ ، قُلْتُ : فَإِنَّ إِمَامًا هَلَكَ وَرَجُلٌ بِخُرَاسَانَ لَا يَعْلَمُ مَنْ وَصِيهِ لَمْ يَسْعَهُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : لَا يَسْعُهُ إِنَّ الْأَمَامَ إِذَا هَلَكَ وَقَعَتْ حُجَّةٌ وَصِيَّهُ عَلَى مَنْ هُوَ مَعَهُ فِي الْبَلَدِ وَحَقُّ النَّفَرِ عَلَى مَنْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ إِذَا بَلَغَهُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَلَوْلَا نَفَرٌ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِمَتَّفِقُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْتَدُونَ» ، قُلْتُ : فَتَفَرَّقَ قَوْمٌ فَهَلْكَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَيَعْلَمَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ يَقُولُ : «وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ» ، قُلْتُ : فَبَلَغَ الْبَلَدَ بَعْضُهُمْ فَوَجَدَكَ مُغْلَقًا عَلَيْكَ بَابَكَ وَمُرَّخِي عَلَيْكَ سِتْرَكَ ، لَا تَدْعُوهُمْ إِلَى نَفْسِكَ وَلَا يَكُونُ مَنْ يَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ فِيمَا يَعْرِفُونَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : بِيَكْتَابِ اللَّهِ الْمَنْزِلِ ، قُلْتُ : فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ كَيْفَ ؟ قَالَ : أَرَأَيْكَ قَدْ تَكَلَّمْتَ فِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، قُلْتُ : أَجَلٌ ، قَالَ : فَذَكِّرْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي عَلِيِّ عليه السلام وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فِي حَسَنِ وَحُسَيْنِ عليهما السلام وَمَا حَصَرَ اللَّهُ بِهِ عَلِيًّا عليه السلام وَمَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ وَصِيَّتِهِ إِلَيْهِ وَنَصِيهِ إِيَّاهُ وَمَا يُصِيبُهُمْ وَإِقْرَارِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِذَلِكَ وَوَصِيَّتِهِ إِلَى الْحَسَنِ وَتَسْلِيمِ الْحُسَيْنِ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ : «الَّتِي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ» .

قُلْتُ : فَإِنَّ النَّاسَ تَكَلَّمُوا فِي أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَيَقُولُونَ : كَيْفَ تَخَطَّتْ مِنْ وُلْدِ أَبِيهِ مَنْ لَهُ مِثْلُ قَرَابَتِهِ وَمَنْ هُوَ أَسْنُ مِنْهُ وَقَصُرَتْ عَمَّنْ هُوَ أَصْفَرُ مِنْهُ ؟ فَقَالَ : يُعْرِفُ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ بِثَلَاثِ خِصَالٍ لِأَنْتَكُونُ فِي غَيْرِهِ : هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِالذِّبِّ قَبْلَهُ ، وَهُوَ وَصِيَّهُ ، وَعِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَوَصِيَّتُهُ وَذَلِكَ عِنْدِي ، لَا أَنْارِعُ فِيهِ ، قُلْتُ : إِنَّ ذَلِكَ مَسْتَوْرٌ مَخَافَةَ السُّلْطَانِ ؟ قَالَ : لَا يَكُونُ فِي سِتْرٍ إِلَّا وَلَهُ حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ ، إِنَّ أَبِي اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ : ادْعُ لِي شُهَدَاءَ فَدَعَوْتُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ نَافِعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اكِتُبْ :

هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ «يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ» وَأَوْصَى نَجْدًا بَنَ عَلِيٍّ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفِيَهُ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَالِي فِيهِ الْجَمْعَ وَأَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمَامَتِهِ وَأَنْ يُرْبِعَ قَبْرَهُ وَيُرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ ، ثُمَّ يَجْلِي عَنْهُ ، فَقَالَ :

اطْوَوْهُ، ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ: انصَرَفُوا رَحِمَكُمُ اللهُ، فَقُلْتُ بَعْدَمَا انصَرَفُوا: مَا كَانَ فِي هَذَا يَا أَبَتَانُ تَشْهَدَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يُوَصَّ، فَأَدَدْتُ أَنْ تَكُونُ لَكَ حُجَّةً؛ فَهُوَ الَّذِي إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ الْبَلَدَ قَالَ: مَنْ وَصَّيَ فُلَانٌ، قَبْلِي فُلَانٌ، قُلْتُ: فَإِنْ أَشْرَكَ فِي الْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: تَسْأَلُونَهُ فَإِنَّهُ سَيُبَيِّنُ لَكُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا۔ اس عام روایت کے متعلق کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا تو وہ جاہلیت کی موت مرا میں نے کہا کیسا یہ حق ہے فرمایا بے شک، میں نے کہا اگر امام مر جائے اور ایک شخص خراسان میں ہو وہ اس کے وصی کا علم نہیں رکھتا اور نہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو وہ کیا کرے فرمایا۔ اگر نہیں پہنچ سکتا تو امام کی وفات کے بعد ان کا وصی ہوا گا ان لوگوں پر جو اس کے شہر میں موجود ہوں اور جو موجود نہیں ان کو چاہیے جس وقت خبر ملے خدمت امام میں حاضر ہوں جیسا کہ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم نقد حاصل کریں اور جے میں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔

میں نے کہا کچھ فرض کیجئے چلے بھی اور وہ امام تک پہنچنے اور علم حاصل ہونے سے پہلے ہلاک ہو گئے تو فرمایا خدا فرماتا ہے جو اپنے گھر سے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کرنے کو نکلے اور ان کو راہ میں موت آگئی تو ان کا اجر اللہ پر ہے۔ میں نے کہا فرض کیجئے وہ شہر میں پہنچ بھی گیا۔ لیکن یا تو آپ کا دروازہ بند پایا، در پر پردہ پڑا ہوا پایا، اور کوئی آپ تک پہنچانے والا بھی نہیں، پھر کیا ہوگا کیسے پہنچیں گے فرمایا۔ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے، میں نے کہا خدا نے کیا فرمایا ہے فرمایا یہ سوال تم نے پہلے ہی کیا تھا۔ میں نے کہا ہاں۔ اس کے بعد وہ آیات بیان کیں جو علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئیں اور حسن و حسین کے بارے میں جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو علی سے مخصوص تھیں اور جو وصیت رسول اللہ صلعم نے ان کے متعلق فرمائی اور ان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جو مصائب ان پر نازل ہونے والے تھے اور حضرت علی کا امام حسن کے متعلق وصیت کرنا اور امام حسین کا۔ اس کو اس آیت کے تحت قبول کرنا بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں۔ خدا کی کتاب میں۔

میں نے کہا لوگ کلام کرتے ہیں۔ امامت امام محمد باقر علیہ السلام میں اور کہتے ہیں کہ امامت کیونکر تجسواؤزکر گئی اس شخص سے جو امام محمد باقر علیہ السلام کے باپ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا اور کیوں پہنچی اس کی طرف جو حسن میں چھوٹے تھے حضرت نے فرمایا امام کی شناخت میں چیزوں سے ہوتی ہے جو اس کے غیر میں نہیں ہوتیں اول یہ کہ وہ اپنے قبل امام کی طرح اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل و اولی ہوتا ہے دوسرے سابق امام کی وصیت ہوتی ہے تیسرے اس کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں اور اس کے متعلق وصیت ہوتی ہے یہ سب میرے لئے ہے اس میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں۔ میں نے کہا یہ چیزیں تو خوف سلطان سے ڈھکی چھپی ہیں فرمایا۔ یہ چیزیں چھپنے والی نہیں کیونکہ اس کے حجت ظاہر ہونے کا پتہ اور باتوں سے چل جاتا ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے یہ چیزیں میرے سپرد کر دی ہیں جب ان کی موت کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا میرے لئے گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار گواہ بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا۔ حضرت نے ان سے فرمایا۔ لکھو وہ کہ وصیت میں کہا تھا اس کے متعلق یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کہ لے میرے فرزند واللہ نے تہلکے لئے دین کو انتخاب کر لیا ہے پس تم مسلمان رہ کر ہی مرنا۔ محمد بن علی نے وصیت کی اپنے بیٹے جعفر بن محمد کو اور انھیں حکم دیا ہے کہ اس چادر کا کفن دین جس میں میں جمعہ کی نماز پڑھا کرتا تھا اور میرا ہی عمامہ باندھیں اور میری قبر بنائیں اور چار انگشت اونچا کریں۔ پھر فرمایا اس وصیت نامہ کو لپیٹ دو اور گواہوں سے کہا اب تم چلے جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ جب وہ لوگ چلے گئے۔ اے بابا جان ایسا آپ نے کیوں کیا اور اس وصیت پر گواہی کیوں لی۔ فرمایا میں نے اسے بڑا سمجھا کہ میرے بعد لوگ تم پر غلبہ حاصل کریں اور کہیں کہ ان کے لئے کوئی وصیت نہیں کی، پس میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو جائے پس جو کوئی شہر (مدینہ) میں وارد ہو اسے دریافت کرنا چاہیے کہ فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا۔ میں نے کہا اگر وصیت میں چند آدمیوں کو شریک کر لیا ہو تو کیا ہو۔ فرمایا۔ ان سے آیاتِ حکمت کے متعلق سوالات کیے جائیں۔ امر حق واضح ہو جائے گا۔

۳۔ نَعْمَانُ بْنُ بَحِيْبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ بَحِيْبِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَصْلَحَكَ اللَّهُ بَلَعْنَا شَكْوَاكَ وَ أَشْفَقْنَا ، فَلَوْ أَعْلَمْنَا أَوْ عَلِمْنَا مَنْ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ عَالِمًا وَالْعِلْمُ يَتَوَارَثُ ، فَلَا يَهْلِكُ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ ، قُلْتُ : أَفَيَسَعُ النَّاسَ إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ أَلَّا يَعْرِفُوا الَّذِي بَعْدَهُ ؟ فَقَالَ : أَمَا أَهْلُ هَذِهِ الْبَلَدَةِ فَلَا - يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ - وَأَمَا غَيْرُهَا مِنَ الْبُلْدَانِ فَيَقْدِرُ مَسِيرُهُمْ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : « وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرٌ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لَيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلَيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ » قَالَ قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : هُوَ يَمْنُزِلُهُ مِنْ حَرَجٍ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأِذَا قَدِمُوا بِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ صَاحِبَهُمْ ؟ قَالَ يُعْطَى السَّكِيْنَةَ وَالْوَفَارَ وَالْهَيْبَةَ .

۳۔ راوی نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ آپ کی حفاظت کرے ہیں آپ کی علالت کی خبر ملی ہے اور ہم آپ کی موت سے ڈرے ہوئے ہیں لہذا آگاہ کیجئے یا تعلیم دیجئے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام آیاتِ قرآنی کے عالم تھے اور علم میراث میں چلتا ہے اگر کوئی عالم مرتاہے تو اس کی جگہ اس جیسا علم رکھنے والا دوسرا آجاتا ہے یا جیسا اللہ چاہتا ہے۔ میں نے کہا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب عالم مرتاہے تو لوگ اس کے بعد والے کو نہ پہچانیں۔ فرمایا اس شہر

(مدینہ) والوں کے لئے معزت امام اسی وقت ضروری ہے لیکن دور کے شہر والوں کے لئے وقت ہوگا بقدر ان کی مسافت کے خدا فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں بلکہ ان کی ایک جماعت علم دین حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ تحصیل علم کے بعد لوگوں کو ڈرائیں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں تاکہ وہ گناہ سے ڈریں۔

میں نے کہا اگر اس کوشش کے درمیان مر جائے۔ فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہجرت کر کے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکلے اور راہ میں اسے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے کہا جو لوگ امام کے شہر میں پہنچ جائیں تو وہ کس طرح پہنچیں۔ فرمایا۔ امام کے سکینہ و وقت اور اس کی ہدایت سے۔

## نوا سیواں باب

امام کب جانتا ہے کہ امامت اس کی طرف آئی

باب ۸۹

فِي آتِ الْإِمَامَةِ مَتَى يَعْلَمُ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ صَارَ إِلَيْهِ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي جَبْرِ الْقُمِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتَ انْقِطَاعِي إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ إِلَيْكَ ، ثُمَّ حَلَفْتُ لَهُ - وَحَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَحَقَّ فَلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ - بَأْتُهُ لَا يَخْرُجُ مِنِّي مَا تَخْبِرُنِي بِهِ إِلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَبِيهِ أَحْيٌ هُوَ أَوْ مَيِّتٌ ؟ فَقَالَ : قَدْ وَالَلَّاهُ مَا تَقُولُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شِعْمَكَ يَرَوُونَ : أَنْ فِيهِ سُنَّةٌ أَرْبَعَةٌ أَتِيَاءُ ، قَالَ : قَدْ وَالَلَّ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْكَ ، قُلْتُ : هَلَاكَ عَيْبَةٌ أَوْ هَلَاكَ مَوْتٌ ؟ قَالَ : هَلَاكَ مَوْتٌ ، قُلْتُ : لَعَلَّكَ مِنِّي فِي تَقِيَّةٍ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ ، قُلْتُ : فَأَوْصِي إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَشْرَكَ مَعَكَ فِيهَا أَحَدًا ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَعَلَيْكَ مِنْ إِخْوَتِكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں جو حلوں مجھے آپ کے والد اور آپ سے

ہے آپ اس سے واقف ہیں میں قسم کھاتا ہوں حق رسول کی اور تمام ائمہ کے حق کی، آپ جو راز آپ مجھ سے بیان کریں گے میں اس کو کسی سے نہ کہوں گا۔ میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے والد (امام موسیٰ کاظم) زندہ ہیں یا مر گئے فرمایا واللہ ان کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کے شیعہ (واقفہ فرقہ والے) کہتے ہیں کہ ان میں جازئیوں کی سنت لایوسف، موسیٰ، خضر اور عیسیٰ



جو غائب ہیں یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ امام موسیٰ کاظم مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور غائب ہیں، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مر گئے۔ میں نے کہا غائب ہو گئے ہیں یا مر گئے۔ فرمایا۔ مر گئے۔ میں نے کہا شاید از روئے تفسیر کہہ رہے ہیں۔ فرمایا۔ سبحان اللہ یعنی ایسا نہیں۔

میں نے کہا تو انھوں نے آپ کے لئے وصیت کی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا تو آپ امام ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔

۲ - الْحَسَنِ بْنِ عَجَبٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَجَبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ رَجُلًا عَنَى أَخَاكَ إِبْرَاهِيمَ ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَاكَ فِي الْحَيَاةِ وَأَنَّكَ تَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ مَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا يَمُوتُ مُوسَى ! قَدْ وَاللَّهِ مَضَى كَمَا مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْذَقِبْصَ نَبِيِّهِ ﷺ هَلَمْ جَرَّ أَيْمَنُ بِهَذَا الدِّينِ عَلَيَّ أَوْلَادِ الْأَعْجِمِ وَيَصْرِفُهُ عَن قَرَابَةِ نَبِيِّهِ ﷺ هَلَمْ جَرَّ أَيْمَنُ هُوَ لَأَوْ لَا وَيَمْنَعُ هُوَ لَأَوْ ، لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ فِي هَالِالِ ذِي الْحِجَّةِ أَلْفَ دِينَارٍ بَعْدَ أَنْ أَشْفَى عَلَيَّ طَلَاقِ نِسَائِهِ وَعِنَقِي مَمَالِيكَهَ وَلَكِنْ قَدْ سَمِعْتُ مَا لَيْفِي يُوسُفُ مِنْ إِخْوَتِهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص (جواس برادر امام رضا علیہ السلام) نے آپ کے بھائی ابراہیم سے کہا تمہارے باپ زندہ ہیں پس آپ جانتے ہیں اس امر کو جسے وہ نہیں جانتا یعنی آپ کو اپنے باپ کی زندگی کا ان سے زیادہ علم ہے فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ مر جائیں اور موسیٰ نہ مرے گا تمہارے خیال میں یہ بات آتی ہے) واللہ رسول اللہ کی طرح وہ بھی مر گئے اور جب سے نبی کی روح قبض ہوئی یہ سلسلہ جاری رہا۔ خدا نے احسان کیا اس دین پر اولاد امام سے یعنی مسلمان جو ایرانی تھے وہ تو پُرِطُوسِ اِیْمَانِ لَاسَے اور روگردانی کی ان لوگوں نے جو قرابتداران رسول تھے (جواس وغیرہ) اور یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ خدا نے ان کو ایمان عطا کیا اور ان کو بازر کھا۔

میں نے ماہ ذی الحجہ میں اس ابراہیم کا قرض ادا کیا (اور اس کو قرض خواہوں کی سختی سے نجات دی) ایسی حالت میں جبکہ وہ تیار ہو گیا تھا اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو فروخت کرنے پر۔ لیکن تم نے سنا ہے کہ یوسف کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا کیا یعنی میں نے تو ان کے ساتھ یہ احسان کیا اور انھوں نے میری امانت سے انکار کیا یہاں نہ تراش کر میرے والد کی موت سے انکار کرنا کہ میرے جانشین ہونے کا سوال ہی نہ رہے۔

۳ - الْحَسَنِ بْنِ عَجَبٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَجَبٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّهُمْ رَوَّاعَتُكَ فِي مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ (۴) أَنْ رَجُلًا قَالَ لَكَ : عَلِمْتُ ذَلِكَ يَقُولُ سَعِيدٌ ، فَقَالَ : جَاءَ سَعِيدٌ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ بِهِ ، قَبْلَ مَجِيئِهِ ، قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : طَلَّقْتُ أُمَّ فَرْدَةَ بِنْتَ إِسْحَاقَ فِي رَجَبِ

بَعْدَ مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ ، فَلْتُ طَلَّقَتْهَا وَقَدْ عَلِمَتْ بِمَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ :  
قَبْلَ أَنْ يَفْدِمَ عَلَيْكَ سَعِيدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۳۔ وراثت کے بیان میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ سے وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ آپ کو وفات کا حال سعید سے جو بغداد سے آیا تھا معلوم ہوا تھا۔  
فرمایا میں تو سعید کے آنے سے پہلے ہی جروفات سنا چکا تھا اور یہ کہتے ہیں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ میں نے  
ام فروہ بنت اسحاق کو ماہِ رجب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے دن ہی خبر دی تھی میں نے کہا آپ کو موت کا  
حال معلوم ہو گیا تھا۔ فرمایا ہاں ، میں نے کہا سعید کے آنے سے پہلے فرمایا۔ ہاں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ دَعْوَانَ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبِرْنِي عَنْ  
الْإِمَامِ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ إِمَامٌ؟ حِينَ يَبْلُغُهُ أَنْ صَاحِبَهُ قَدَهُ مَضَى أَوْ حِينَ يَمُضِي؟ مِثْلَ أَبِي الْحَسَنِ قَبْلَ  
يَعْقُودُ وَأَنْتَ هَهُنَا؟ قَالَ : يَعْلَمُ ذَلِكَ حِينَ يَمُضِي صَاحِبَهُ ، قُلْتُ : بَأْتِي شَيْءٌ؟ قَالَ : يَلْمُهُ اللَّهُ ،

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے کہ امام کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امام ہو جائے اس کو یہ خبر  
معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مرگیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ موت کے وقت ہی۔ میں نے کہا۔ کیسے؟ فرمایا  
اللہ اس کو اہام کرتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الشَّهْبَانِيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ  
قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا  
إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَفَقِيلَ لَهُ : وَكَيْفَ عَرَفْتَهُ؟ قَالَ ، لِأَنَّهُ تَدَاخَلَنِي ذَلَّةُ اللَّهِ  
لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے روز وفات امام محمد تقی علیہ السلام (جو بغداد میں فوت ہوئے) امام علی نقی علیہ السلام کو  
دیکھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ، امام محمد تقی کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا میرے دل میں ایسی رقت  
اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ : أَمَرَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - حِينَ  
أُخْرِجَ بِهِ - أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَنَامَ عَلَيَّ بَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ أَبَدًا مَا كَانَ حَيًّا إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَبْرُهُ  
قَالَ : فَكُنَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نَعْرِشُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الدَّهْلِيْزِ ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَنَامُ ، فَإِذَا

أَصْبَحَ انصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ ، قَالَ : فَمَكَثَ عَلَيَّ هَذِهِ الْحَالِ أَرْبَعَ سِنِينَ ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي  
 أَبْطَأَعْنَا وَفَرِشَ لَهُ فَلَمْ يَأْتْ كَمَا كَانَ يَأْتِي ، فَاسْتَوْحَشَ الْعِيَالُ وَذَعَرُوا وَادْخَلْنَا أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ إِبْطَائِهِ  
 فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدَائَتِي الدَّارَ وَدَخَلَ إِلَى الْعِيَالِ وَقَصَدَ إِلَى أُمِّ أَحْمَدَ فَقَالَ لَهَا : هَاتِ الْبَنِي أَوْدَعِكَ  
 أَبِي ، فَصَرَحَتْ وَطَلَمَتْ وَجْهَهَا وَشَقَّتْ جَبْهَهَا وَقَالَتْ : مَاتَ وَاللَّهِ سَيِّدِي فَكَفَّتْهَا وَقَالَ لَهَا : لَا تُكَلِّمِي بَنِي  
 وَلَا تَنْظُرِيهِ ، حَتَّى يَجِيءَ الْخَبْرُ إِلَى الْوَالِي ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ سَفَطًا وَالْفَنِي دِينَارًا وَأَرْبَعَةَ آلِ فِدِينَارٍ ،  
 فَدَفَعَتْ ذَلِكَ أَجْمَعَ إِلَيْهِ دُونَ غَيْرِهِ وَقَالَتْ : إِنَّهُ قَالَ لِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ - وَكَانَتْ أَثِيرَةٌ عِنْدَهُ - :  
 احْتَفِظِي بِهَذِهِ الْوَدِيعَةِ عِنْدَكَ ، لَا تَطْلِعِي عَلَيْهَا أَحَدًا حَتَّى أَمُوتَ ، فَإِذَا مَضَيْتُ فَمَنْ أَتَاكَ مِنْ وَلَدِي  
 فَطَلَبَهَا مِنْكَ فَادْفَعِيهَا إِلَيْهِ ، وَأَعْلَمِي أَنِّي قَدِمْتُ وَقَدْ جَاءَتْنِي وَاللَّهِ عِلَامَةُ سَيِّدِي ، فَفَمَضَى ذَلِكَ مِنْهَا  
 وَأَمَرَهُمْ بِالْإِمْسَاكِ جَمِيعًا إِلَى أَنْ وَرَدَّ الْخَبْرُ ، وَانصَرَفَ فَلَمْ يَعُدْ لِشَيْءٍ مِنَ الْمَمِيَّتِ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ ،  
 فَمَا لَبِثْنَا إِلَّا أَيَّامًا يَسِيرَةً حَتَّى جَاءَتِ الْخَرْبَةُ بِنَعْبِهِ فَعَدَدْنَا الْأَيَّامَ وَتَقَفَدْنَا الْوَقْتَ فَإِذَا هُوَ قَدْ  
 مَاتَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا فَعَلَ ، مِنْ تَحَلُّفِهِ عَنِ الْمَمِيَّتِ وَاقْبَاضِهِ لِمَا قَبَضَ .

۶۔ مسافر کہتا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بجز بغداد کے جا رہے تھے تو انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو حکم  
 دیا کہ وہ ہر رات جب تک میرے مرنے کی خبر نہ آئے میرے گھر کے دروازے پر سویا کریں۔ یہ مسافر کہتا ہے۔ ہم ہر روز رات کو دہلیز  
 میں ان کے لئے فرش پکھلتے تھے وہ عشا کے بعد آتے اور سو رہتے اور اپنے گھر چلے جاتے۔ یہ صورت چار سال تک رہی۔ ایک رات  
 آئے میں تاخیر ہوئی۔ ہم نے فرش نکھا دیا۔ لیکن حسب معمول نہ آئے۔ سب گھروالے مفطرو پریشان تھے اور اس کو ایک عظیم مسیت  
 سمجھا کہ یہ تاخیر ہوئی کیوں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آئے اور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اور ام احمد سے کہا۔ جو چیز میرے باپ نے  
 تمہارے پاس امانت رکھی ہے وہ مجھے لے دو۔

یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ منہ پر ٹاپچے مارے اور گریبان پھاڑ دیا۔ اور کہنے لگیں۔ واللہ میرا آقا مر گیا۔ حضرت نے فرمایا  
 زبان سے کچھ نہ کہو اور کچھ ظاہر نہ کرو، جب تک حاکم مدینہ کے پاس سرکاری طور پر اطلاع نہ آجائے۔ پس ام احمد نے دو ہزار یا  
 چار ہزار دینار سے بھری قبلی نکالی اور حضرت کو دی اور حضرت کے سوا کسی اور کو نہ دی اور کہا۔ امام موسیٰ کاظم نے کہا تھا کہ میرے  
 اور ان کے درمیان ایک راز ہے اور ام احمد امام موسیٰ کاظم کے نزدیک عزیز و گرامی تھیں۔ حضرت نے ان سے کہا۔ اس امانت  
 کی حفاظت کرو۔ اپنے پاس رکھو اور میرے مرنے تک کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا۔ جب میں مرحاؤں تو میری اولاد میں سے جو کوئی  
 تمہارے پاس آئے اور تم سے مانگے تو اسے دے دینا اور سمجھ لینا کہ میں مر گیا۔ پس میرے پاس میرے آتے کے مرنے کی علامت  
 آگئی پس حضرت نے وہ امانت لے لی اور گھر والوں سے کہا اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں یہاں تک کہ حضرت کے مرنے کی باتا عدہ

خیر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے پس میت کے متعلق کوئی خبر نہیں صبح تک معلوم نہ ہوئی چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا علیہ السلام کے رات کو سونے کے لئے نہ آنے کا تھا اور ام احمد سے امانت لینے کا۔

## نویواں باب

### حالاتِ ائمہ علیہم السلام بلحاظ سن

(باب ۹۰)

حالاتِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي السِّنِّ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْكِنْدِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام : أَكَانَ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليها السلام حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةً [۱] اللَّهُ عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيًّا حُجَّةً [۱] اللَّهُ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قَالَ : «إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْمَنًا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا» قُلْتُ : فَكَانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلَّهِ عَلَى زَكْرِيَّا فِي تِلْكَ الْحَالِ وَهُوَ فِي الْمَهْدِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَيْسَى فِي تِلْكَ الْحَالِ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَ اللَّهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْهَا وَكَانَ نَبِيًّا حُجَّةً عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامَهُ فِي تِلْكَ الْحَالِ ، ثُمَّ صَمَّتْ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى مَضَتْ لَهُ سَنَتَانِ وَكَانَ زَكْرِيَّا مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ صَمَّتِ عَيْسَى بِسِنَّتَيْنِ ثُمَّ مَاتَ زَكْرِيَّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ ، أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ، فَلَمَّا بَلَغَ عَيْسَى عليه السلام سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنَّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ حِينَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ ، فَكَانَ عَيْسَى الْحُجَّةَ عَلَى يَحْيَى وَعَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يَا أَبَا خَالِدٍ يَوْمًا وَاجِدًا بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عليه السلام وَأَسْكَنَهُ الْأَرْضَ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَكَانَ عَلَى عليه السلام حُجَّةً مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلوات الله عليه ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَوْمَ أَقَامَهُ لِلنَّاسِ وَنَبَّهَهُ عَلِمًا وَدَعَاهُمْ إِلَى وِلَايَتِهِ وَأَمْرَهُمْ بِطَاعَتِهِ ، قُلْتُ : وَكَانَتْ طَاعَةُ عَلِيِّ عليه السلام وَاجِبَةً عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلوات الله عليه وَبَعْدَ وَفَاتِهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَلِكِنَّهُ صَمَّتْ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

۱۹/۳

مرح

۱۹/۱۲

وَكَانَتِ الطَّاعَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ وَعَلَى عَلِيٍّ ؑ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
وَكَانَتِ الطَّاعَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ رَسُولِهِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ لِعَلِيِّ ؑ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ عَلِيُّ  
ؑ حَكِيمًا عَالِمًا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جب ہمد میں کلام کیا تو اپنے اہل  
زمانہ پر حجت خدا تھے۔ فرمایا بے شک وہ نبی اور حجت خدا تھے رسول نہ تھے کیا تم نے ان کا قول نہ سنا۔ میں اللہ کا بندہ  
ہوں مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنا لیا ہے اور مجھے مبارک قرار دیا ہے جہاں کہیں بھی رہوں اور مجھے ہدایت کی ہے کہ جب  
مک میں زندہ رہوں، نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ میں نے کہا اس حالت میں وہ جناب ذکر کیا پر حجت خدا تھے جبکہ  
گہوارہ میں تھے۔ فرمایا۔ عیسیٰ اس حالت میں لوگوں کے لئے اللہ کی آیت تھے اور رحمت تھے اللہ کی طرف سے مریم کے لئے جب انھوں نے  
کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برأت پیش کی۔ وہ نبی اور حجت تھے اس شخص کے لئے جس نے ان کا کلام سنا اس حال میں،  
اس کے بعد حضرت عیسیٰ خاموش ہو گئے اور دو سال تک کوئی کلام نہ کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دو سال خاموش رہنے کے زمانہ میں ذکر کیا علیہ السلام لوگوں پر حجت خدا تھے ان کے مرنے کے بعد  
کتاب و حکمت کے وارث ان کے بیٹے یحییٰ ہوئے درآسمان لیکہ وہ کم سن تھے جب عیسیٰ علیہ السلام سات سال کے ہو گئے تو انھوں  
نے کلام کیا نبوت و رسالت کے بارے میں جبکہ خدا نے ان پر وحی کی پس عیسیٰ حجت تھے یحییٰ پر اور تمام لوگوں پر اور اے ابوحنبلہ  
زمین بجز حجت خدا کے ایک دن بھی خالی نہیں رہتی، جب سے خدا نے آدم کو پیدا کیا اور روئے زمین پر انھیں ساکن کیا میں نے کہا  
میں آپ پر فدا ہوں کیا علی علیہ السلام خدا اور رسول کی طرف سے اس امت پر خدا کی حجت تھے حیات رسول میں فرمایا جب  
سے کہ رسول نے اپنا قائم مقام بنایا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

میں نے کہا کیا حیات رسول میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی واجب تھی فرمایا۔ ہاں۔ لیکن علی ساکت رہے اور  
امرونبی الہی میں رسول کی موجودگی میں کوئی بات نہ کی۔ رسول اللہ کی اطاعت ان کی زندگی میں تمام امت پر جس طرح واجب تھی  
اسی طرح علی پر تھی اور بعد وفات رسول تمام لوگوں پر خدا اور رسول کی طرف سے علی کی اطاعت واجب تھی اور علی حکیم و عظیم تھے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : قَالَتْ لِلرِّضَا  
ؑ : قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللَّهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ فَكُنْتَ تَقُولُ : يَهَبُ اللَّهُ لِي غُلَامًا ، فَقَدْ  
وَهَبَ اللَّهُ لَكَ فَقَرَّ عِيُونُنَا ، فَلَا أَدَانَا اللَّهُ يَوْمَكَ ، فَإِنْ كَانَ كَوْنُ قَالِي مَنْ ؛ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى  
أَبِي جَعْفَرٍ ؑ وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ ؛ قَالَ : وَمَا يَصْرُفُ  
مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ، قَدْ قَامَ عِيسَى [بْنُ مَرْيَمَ] ؑ بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ [أَقَلِّ مِنْ] ثَلَاثِ سِنِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میرے امام رضا علیہ السلام سے کہا قبیل امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کے ہم نے آپ سے آپ کے جانشین کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لا کادیکہ چنانچہ خدا نے مجھے دیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا آپ کی موت کا دن نہ دکھلائے لیکن اگر ایسا ہوتا تو آپ کا جانشین کون ہوگا حضرت نے اپنے ہاتھ سے امام محمد تقی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ سامنے کھڑے تھے میں نے کہا یہ تو ابھی میں ہی برس کے ہیں فرمایا۔ کم سنی مانع امامت نہیں۔ عیسیٰ تین ہی سال کے تھے کہ حجت خدا قرار پائے۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ النَّشَابِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي حَدِيثِكَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ دَاوُدَ أَنْ يَسْتَخْلِفَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَرَعَى الْغَنَمَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَبَادُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ دَاوُدَ رضي الله عنه أَنْ خُذْ عَصِي الْمَتَكَلِّمِينَ وَعَصَاسِلَهُنَّ وَأَجْعَلْهَا فِي بَيْتٍ وَأَحْتَمْ عَلَيْهَا بِحَوَاتِيمِ الْقَوْمِ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعِدِّ، فَمَنْ كَانَتْ عَصَاهُ قَدْ أَوْرَقَتْ وَأَثْمَرَتْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ، فَأَخْبَرَهُمْ دَاوُدُ رضي الله عنه، فَقَالُوا: قَدَرَضِينَا وَسَلَّمْنَا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ کی کم سنی کی وجہ سے چرمیگوئیاں کر رہے ہیں خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ سلیمان کو اپنا خلیفہ بنا میں در آسما لیکہ وہ بچے تھے اور بکریاں چراتے تھے بنی اسرائیل کے ماہروں اور عالموں نے اس سے انکار کیا۔ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ان معترضوں سے ایک لاشٹی لو، اور ایک سلیمان سے لو اور دونوں کو ایک گھر میں رکھ دو اور قوم کی مہر بن گادو۔ دوسرے روز دیکھو جس کی لاشٹی میں پتے لگے ہوں اور پھل بھی ہو وہی خلیفہ ہے داؤد علیہ السلام نے اس کی خبر قوم کو دی وہ راضی ہو گئی اور اس خدائی فیصلہ کو مان لیا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُضْعَبٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: دَخَلْتُ إِلَيْهِ وَمَعِيَ غُلَامٌ يَقُودُنِي حُمَائِي لَمْ يَبْلُغْ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّيهِ. [أَوْ قَالَ: سَيْلِي عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّيهِ].

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نماز میں آیا۔ ایک بچہ سا لڑکا میری انگلی پکڑے ہوئے تھا جو بالغ نہ تھا حضرت نے فرمایا کیا جواب ہوگا تمہارا۔ جب لوگ تم پر حجت لائیں گے اسی عمر کے متعلق اشارہ ہے حضرت حجت کے متعلق جو بچہ سال کی عمر میں غائب ہوئے

۵۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْرِيَّازٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ - يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام - عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْإِمَامِ، فَقُلْتُ: يَكُونُ الْإِمَامُ ابْنَ أَقَلِّ مِنْ سَبْعِ سِنِينَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَأَقَلُّ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ، فَقَالَ سَهْلٌ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْرِيَّازٍ بِهَذَا فِي سَنَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا امام کے متعلق آپ نے فرمایا امام سات برس سے بھی کم عمر کا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں پانچ سال سے بھی کم۔ یہ روایت کی علی بن مہر یاز نے ۲۲۱ھ میں۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخُرَّاسَانَ، فَقَالَ لِقَائِلِي: يَا سَيِّدِي! إِنْ كَانَ كَوْنُ قَالِي مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي، فَكَانَ الْقَائِلُ اسْتَصْعَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام رَسُولًا، نَبِيًّا، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِيهِ أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام علیہ السلام کے پاس ٹھہرا ہوا تھا میں نے کہا اے میرے سردار اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ میرا بیٹا ابو جعفر راوی کی نظر میں امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی کی وجہ سے قابل امامت نہ تھے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے عیسیٰ کو رسول نبی بنایا ایسے سن میں جو ابو جعفر کے سن سے بھی کم تھا۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَ قَدْ خَرَجَ عَلِيٌّ فَأَخَذْتُ النَّظْرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ وَرَجَلَيْهِ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ فَبَيَّنَا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! إِنْ اللَّهُ أَحْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا أَحْتَجَّ بِهِ فِي النَّبُوَّةِ فَقَالَ: «وَأَتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا» «وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ» «وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً» فَقَدَّ يَجُورُ أَنْ يُوتَى الْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ وَ يَجُورُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

۷۔ علی بن اسباط نے کہا کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے غور سے انکے سر پر نظر ڈالی تاکہ میں مصر میں اپنے اصحاب سے آپ کے قد و قامت بیان کروں حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی حجت رکھی ہے جو نبوت میں ہے اس نے فرمایا ہے ہم نے اس کو حکومت کیچین میں دے دی اور جب پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ پین چپین میں دینا جائز ہے جس طرح چالیس برس بعد حضرت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت یا امامت کا انحصار کسی

بوسفا  
۱۱/۱۲  
بوسفا  
۱۱/۱۲  
بوسفا  
۱۱/۱۲

سن پر نہیں تکیجی یحییٰ میں نبی ہوئے۔ یوسف چالیس سال بعد۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا سَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِكَ، فَقَالَ: وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ عليه السلام: «قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» قَوْلَ اللَّهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيُّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعِ سِنِينَ.

۸۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ کی کم سنی کی وجہ سے آپ کی امامت سے انکار کرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس قول خدا سے انکار کرتے ہیں اس نے اپنے نبی سے فرمایا تم لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور میرا پیرو۔ خدا کی بصیرت کے ساتھ بلاتے ہیں یہی میرا راستہ ہے پس خدا کی قسم تم لوگوں نے نوسال کی عمر میں پیروی رسول کی تھی اور اب میں بھی نوسال کا ہوں۔

## اکیانوہواں باب امام کو غسل میت امام ہی دیتا ہے

باب ۹۱

أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُغْسَلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نُهَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَا يَقُولُونَ: إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغْسَلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ قَالَ: فَقَالَ: مَا يُدْرِيهِمْ مَنْ غَسَلَهُ، فَمَا قُلْتَ لَهُمْ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: جُعِلَتْ فُذَاكَ قُلْتُ لَهُمْ: إِنَّ قَالَ مَوْلَايَ إِنَّهُ غَسَلَهُ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَّقَ وَإِنْ قَالَ: غَسَلَهُ فِي تَخْوِمِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَّقَ، قَالَ: لَاهُكَذَا [قَالَ] فَقُلْتُ: فَمَا أَقُولُ لَهُمْ؟ قَالَ: قُلْ لَهُمْ: إِنِّي غَسَلْتُهُ، فَقُلْتُ: أَقُولُ لَهُمْ: إِنَّكَ غَسَلْتَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

۱۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ واقفہ فرقہ والے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی موت کے قائل نہیں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ امام کو غسل نہیں دیتا مگر امام لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو تو کسی امام نے غسل دینا بیان نہیں کیا۔ لہذا وہ نہیں مرے۔ فرمایا۔ انھوں نے کیے جانا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل نہیں دیا گیا آخر تم نے



ان سے کیا کہا میں نے ان سے کہا۔ اگر میرا امام یہ کہے کہ ان کو عرش کے نیچے غسل دیا گیا تو سچ ہے۔ فرمایا یہ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کیا کہوں۔ فرمایا ان سے کہو میں دامام نے ان کو غسل دلیے۔ میں نے کہا میں ہی کہوں گا کہ آپ نے ان کو غسل دیا فرمایا۔ ہاں۔ (معتبر روایت یہ ہے کہ امام علیہ السلام باعجاز بغداد اپنے آپ کو غسل دیا۔)

۲۔ الْحَسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرَّضَا عليه السلام عَنِ الْإِمَامِ يُغَسِّلُهُ الْإِمَامُ؟ قَالَ : سُنَّةُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام :

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کو امام غسل دیتا ہے۔ فرمایا۔ تم ان سے کہو میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل دیا ہے میں نے کہا میں ہی کہوں گا کہ آپ نے غسل دیا ہے فرمایا، ہاں۔  
میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا یہ سنت موسیٰ ہے یعنی یہ طریقہ زمانہ موسیٰ سے چلا آ رہا ہے متسوخ نہیں ہوا۔ انھوں نے وادی تہ میں اپنے وصی کو غسل دیا۔

۳۔ وَعَنْهُ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ : قُلْتُ لِلرَّضَا عليه السلام : إِنَّ الْإِمَامَ لَا يُغَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ؟ فَقَالَ : أَمَا تَدْرُونَ مَنْ حَضَرَ لِفُسَيْلِهِ؟ قَدْ حَضَرَهُ خَيْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ، الَّذِينَ حَضَرُوا يُونُسَ فِي الْجَبِّ حِينَ غَابَ عَنْهُ أَبُوهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا جو مسکر ہیں وہ جلتے ہیں کہ وہاں غسل کے لئے کون حاضر تھا وہ تھے (ملا نگر رحمت) جو غائب ہونے والوں (ملا نگر عذاب سے) بہتر ہیں یہ وہی ہیں جو آئے تھے یونس کے پاس کنوئیں میں جبکہ ان کے ماں باپ اور گھر والے موجود نہ تھے۔ یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو میں نے غسل دیا مدینہ میں اور جبیر نے بغداد میں۔ لفظ امام عام ہے فرشتہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

## بانویواں باب

### موالید الامم علیہم السلام

(باب) ۹۲

#### موالید الامم علیہم السلام

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الرَّزَائِمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَلِيمَانَ الدَّيْلَمِيَّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : حَجَجْنَا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا ابْنُهُ مُوسَى عليه السلام ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْأُبُوَاءَ وَوَضَعَ لَنَا الْعِدَاءُ وَكَانَ إِذَا وَضَعَ الطَّعَامَ لِأَصْحَابِهِ أَكْثَرَ وَأَطَابَ ، قَالَ : قَبِينَا نَحْنُ نَأْكُلُ إِذَا آتَاهُ رَسُولٌ حَمِيدَةٌ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ حَمِيدَةَ تَقُولُ : قَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي وَقَدْ وَجَدْتُ مَا كُنْتُ أَحَدٌ إِذَا حَضَرَتْ وِلَادَتِي وَقَدْ أَمَرْتَنِي أَنْ لَا أُسْتَيْفَكَ بِإِبْنِكَ هَذَا ، فَقَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَانْطَلَقَ مَعَ الرَّسُولِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ : سَرَّكَ اللَّهُ وَجَعَلْنَا فِدَاكَ فَمَا أَنْتَ صَنَعْتَ مِنْ حَمِيدَةَ ؟ قَالَ : سَلِمَهَا اللَّهُ وَقَدَّوْهَبِلِي غُلَامًا وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ بَرِّ اللَّهِ فِي خَلْفِهِ وَلَقَدْ أَخْبَرْتَنِي حَمِيدَةُ عَنْهُ بِأَمْرٍ ظَلَمْتُ أَبِي لِأَعْرِفُهُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهَا ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا الَّذِي أَخْبَرْتَنِي بِهِ حَمِيدَةُ عَنْهُ ؟ قَالَ : ذَكَرْتُ أَنَّهُ سَقَطَ مِنْ بَطْنِهَا جِينٌ سَقَطَ وَاحِدًا يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ، رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَأَخْبَرْتَهَا أَنَّ ذَلِكَ أَمَارَةُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَمَارَةُ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ .

فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا هَذَا مِنْ أَمَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَمَارَةِ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ ؟ فَقَالَ لِي : إِنَّهُ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بَجْدِي أَنِّي آتٍ جَدِّي أَبِي بِكَاسٍ فِيهِ شَرْبَةٌ أَرْقُ مِنَ الْمَاءِ وَاللَّيْنُ مِنَ الرَّبْدِ وَأَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ وَأَبْرَدُ مِنَ النَّجْجِ وَأَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، فَسَقَاهُ إِيَّاهُ وَأَمَرَهُ بِالْجَمَاعِ ، فَقَامَ فَجَامَعَ ، فَعُلِقَ بَجْدِي وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بِأَبِي أَنِّي آتٍ جَدِّي فَسَقَاهُ كَمَا سَقَى جَدِّي أَبِي وَأَمَرَهُ بِبَيْتِ الَّذِي أَمَرَهُ فَجَامَعَ ، فَعُلِقَ بِأَبِي ، وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بِبِي أَنِّي آتٍ أَبِي فَسَقَاهُ بِمَا سَقَاهُمْ وَأَمَرَهُ بِالَّذِي أَمَرَهُمْ بِهِ فَجَامَعَ فَعُلِقَ بِي وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بِإِبْنِي أَتَانِي آتٍ كَمَا أَتَاهُمْ ، فَفَعَلَ بِي كَمَا فَعَلَ بِهِمْ فَقَمْتُ بِعِوَالِ اللَّهِ وَإِنِّي مُسْرَدَرٌ بِمَا يَهَبُ اللَّهُ لِي ، فَجَامَعْتُ فَعُلِقَ بِإِبْنِي هَذَا الْمَوْلُودِ فَدُونَكُمْ ، فَهُوَ وَاللَّهُ صَاحِبِكُمْ مِنْ بَعْدِي ،

إِنَّ نُظْفَةَ الْأَمَامِ مِمَّا أَخْبَرْتُكَ وَإِذَا سَكَنَتِ النُّظْفَةُ فِي الرَّجِيمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأَنْشِيءَ فِيهَا الرُّوحَ بِعَثَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا يُقَالُ لَهُ حَيَوَانٌ ، فَكَتَبَ عَلَى عَضْدِهِ الْأَيْمَنِ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَأَمْبَدِلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَإِذَا وَقَعَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ وَاحِدًا يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَمَا وَضَعَهُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يُفْبِضُ كُلَّ عِلْمٍ اللَّهُ أَنْزَلَهُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَمَّا رَفَعَهُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنَّ مَنَادِيًا يُنَادِي بِهِ مِنْ بَطْنِ الْعَرْشِ مِنْ قَبْلِ رَبِّ الْعِزَّةِ

مِنَ الْأَفُقِ الْأَعْلَى بِاسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ يَقُولُ : يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ! اثْبُتْ تَنْبِتًا (۲) فَلَ عَظِيمٍ مَا خَلَقْتُكَ ،  
أَنْتَ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي وَمَوْضِعُ سِرِّي وَعَيْنِي عَلَيَّ وَأَمِينِي عَلَى وَحْيِي وَخَلِيفَتِي فِي أَرْضِي ، لَكَ  
وَلِمَنْ تَوْلَاكَ أَوْجِبَتْ رَحْمَتِي وَمَنْحَتْ جَنَابِي وَأَحْلَلَتْ جَوَابِي ، ثُمَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا صَالِيْنَ مَنْ  
عَاذَكَ أَشَدَّ عَذَابِي وَإِنْ وَسَعَتْ عَلَيْهِ فِي دُنْيَايَ مِنْ سَعَةِ رِزْقِي .

فَإِذَا انْقَضَى الصَّوْتُ - صَوْتُ الْمُنَادِي - أَجَابَهُ هُوَ وَاضْعًا يَدَيْهِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ :  
وَشَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ، قَالَ :  
فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أَعْظَاهُ اللَّهُ الْعِلْمَ الْأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْآخِرَ وَاسْتَحَقَّ زِيَادَةَ الرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قُلْتُ :  
جُعِلْتُ فِدَاكَ الرُّوحَ لَيْسَ هُوَ جِبْرَائِيلُ ؟ قَالَ الرُّوحُ هُوَ أَعْظَمُ مِنْ جِبْرَائِيلَ ، إِنَّ جِبْرَائِيلَ مِنَ  
الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّ الرُّوحَ هُوَ خَلْقُ أَعْظَمَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :  
وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ ؟

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَاحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ  
زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ مِثْلَهُ .

ار ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر فرمایا کیا جس سال ان کے فرزند امام موسیٰ  
کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے جب ہم مقام البوا میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی ، ہم سب کے  
سائے رکھا گیا تو حمیدہ دما در امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا قاصد آیا اور کہا حمیدہ کہتی ہیں کیا آپ نے عالم غربت میں مجھے  
بھلا دیا۔ میں وہ آثار پارسی ہوں جو میں وقت ولادت پایا کرتی ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے  
بے خبر نہ رکھنا یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا خدا  
آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا۔ خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس  
اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسے امر کی خبر دی جسے انھوں نے سمجھا میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے  
زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے کہا حمیدہ نے کیا بات بتائی فرمایا۔ انھوں نے کہا جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو اپنے دونوں  
ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں نے حمیدہ سے کہا یہ علامت ہے رسول اور اس کے بعد  
کے وصی کی ہیں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسول اور وصی رسول سے ہے فرمایا جب وہ رات آئی جس میں میرے  
پر داد کا لطف قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایک پیالہ میں ایسا شربت لے کر آیا جو پانی سے زیادہ رقیق مسک سے  
زیادہ نرم ، شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور دو حصے سے زیادہ سفید ، وہ ان کو پلایا اور جماع کا

عراق

۳/۱۸

القدر

۹۴/۴

حکم دیا۔ پس انھوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا لطف قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا لطف قرار پایا تو آنے والا فرستہ میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پر دادا کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلایا جو پر دادا کو پلایا تھا اور وہی حکم دیا۔ پس انھوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا لطف قرار پایا، اور جب وہ رات آئی جس میں میرا لطف قرار پایا اور میرے باپ کو کبھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو وہی صورت میرے لئے پیش آئی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بیٹا دیکھا۔ پس میں نے جماع کیا میرے اس بیٹے کا حمل قرار پایا، پس یہ تمہارا امام ہے۔

امام کے استقرارِ عمل کی یہ صورت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ جب لطف قرار پاتا ہے تو وہ رحم میں چار ماہ ساکن رہتا ہے پھر اس میں ریح پڑ جاتی ہے پھر خدا حیوانِ نافع فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس کے دلہنے بازو پر یہ آیت لکھتا ہے از روئے صدق و عدل اللہ کا کلمہ تمام ہو گیا۔ خدا کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں وسیع و عظیم ہے۔

اور جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے جب ہاتھ زمین پر رکھتا ہے تو قبضہ میں کرتا ہے ہر اس علم کو جو خدا نے نازل کیا ہے آسمان سے زمین پر اور جب آسمان کی طرف سر اٹھاتا ہے تو اللہ کی طرف سے ایک منادی افقِ اعلیٰ سے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر ندا کرتا ہے اے فلاں بن فلاں تو امرِ دین میں ثابت قدم رہ تاکہ تجھے ثابت قدم رکھا جائے۔ میں نے تجھے کا عظیم کے لئے خلق کیا ہے تو میری مخلوق کا خلاصہ ہے میرے اسرار کا امین ہے میرے علم کا خزانہ ہے میری وحی کا امین ہے اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔

میں نے تیرے لئے اور تجھ سے محبت کرنے والوں کے لئے اپنی محبت کو واجب کیا اور اپنی جنت کو عطا کیا۔

اور میں نے اپنا جو دار اس کے لئے جائز کیا۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو تجھ سے عداوت رکھے گا اسے سخت عذاب دلا گا اگرچہ دنیا میں میں نے اسے فارغ البالی دی ہو۔ جب منادی کی یہ آواز رک جائے گی تو وہ جواب دیکھا میں گواہی دیتا ہوں گواہی دی اللہ نے اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی معبودِ گمراہ اور ملائکہ اور صحابانِ علم نے گواہی دی کہ وہ واحد و یکتا ہے اور عدل کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز و حکیم ہے۔

جب وہ یہ کہے گا تو خدا اس کو علمِ اولین و آخرین عطا فرمائے گا اور شب قدر میں زیارتِ روح کا مستحق ہو گا۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں کیا۔ جس میں روح نہیں ہیں فرمایا۔ جو بریل ملائکہ سے ہیں اور روحِ مخلوقِ عظیم ہے جس کا مرتبہ ملائکہ سے زیادہ ہے کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور روحِ دینی اگر ملائکہ اور روحِ جدا جدا نہ ہوتے تو ان کو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ کیا جاتا۔

۲ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ أَنْ يَخْلُقَ

الإمام أمر ملكاً فأخذ شربةً من ماءٍ تحت العرشِ ، فاستقيها أباهُ ، فمن ذلك يخلقُ الإمامُ ، فممكَّتْ أربعين يوماً وليلةً في بطنِ أمِّه لا يسمعُ الصوتَ ، ثم يسمعُ بعد ذلك الكلامَ ، فإذا وُلِدَ بعثَ ذلك الملكُ فيكتبُ بين عينيه: «وتمت كلمة ربك صدقاً وعدلاً لا مبدلَ لكلماته وهو السميعُ العليمُ» ، فإذا مضى الإمامُ الذي كان قبله رُفِعَ لهذا منارٌ من نورٍ ينظرُ به إلى أعمالِ الخلاقِ ، فهذا يحسُّ اللهُ على خلقه .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ تخت عرش سے پانی لے جا کر اسے پلائے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے امام چالیس دن رات اس طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کواڑ نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سننے لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ثمت کلمتہ ربک صدقاً وعدلاً الخ جب پہلا امام مر جاتا ہے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمالِ خلاق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے حجت تمام کرتا ہے۔

۳۔ عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن حديد، عن منصور بن يونس، عن يونس بن طيبان قال: سمعتُ أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن الله عزَّ وجلَّ إذا أراد أن يخلق الإمامَ من الماءِ بعثَ ملكاً فأخذ شربةً من ماءٍ تحت العرشِ ثم أوقفها أودفعها إلى الإمامِ ، فشرَّبها فممكَّتْ في الرِّحِمِ أربعين يوماً لا يسمعُ الكلامَ ، ثم يسمعُ الكلامَ بعد ذلك ، فإذا وضعتْ أمُّه بعثَ اللهُ إليه ذلك الملكَ الذي أخذ الشربةَ ، فكتبَ على عَصِيهِ الأيمنِ «وتمت كلمة ربك صدقاً وعدلاً لا مبدلَ لكلماته» فإذا قام بهذا الأمرِ رَفَعَ اللهُ له في كلِّ بلدةٍ مناراً ينظرُ به إلى أعمالِ العبادِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب اللہ ارادہ کرتا ہے کہ امام سے امام کو پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تخت عرش سے پانی لاکر پلائے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا۔ اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو خدا اسی فرشتے کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے داہنے بازو پر لکھتا ہے آمیہ ثمت کلمتہ ربک صدقاً وعدلاً الخ جب وہ صاحب امر امامت بنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارہ نور پیدا کرتا ہے جس کے ذریعے سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْمَسْلُوبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْإِمَامَ لَيَسْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا وُلِدَ حُطَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ «وتمت كلمة ربك صدقاً وعدلاً لا مبدلَ لكلماته وهو السميعُ العليمُ» ، فإذا صار

الْأَمْرُ إِلَيْدِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ عَمُوداً مِنْ نُورٍ، يُبْصِرُ بِهِ مَا يَعْمَلُ أَهْلُ كُلِّ بَلَدَةٍ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنی ماں کے پیٹ میں کلام سننا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے دونوں شانوں پر لکھتا ہے آسہ۔ تمت کلمتہ ربک الخ جب امر امامت اس کی طرف منتقل ہوتا ہے تو خدا اس کے لئے عمود نور پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہر شہر کے لوگوں کا اعمال دیکھتا ہے۔

۵۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: الْأَوْصِيَاءُ إِذَا حَمَلَتْ بِهِمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَصَابَهَا قَتْرَةٌ شَبَهُ الْعَشِيَّةَ، فَأَقَامَتْ فِي ذَلِكَ يَوْمَهَا ذَلِكَ، إِنْ كَانَ نَهَاراً أَوْ لَيْلَتَهَا إِنْ كَانَ لَيْلاً، ثُمَّ تَرَى فِي مَنَامِهَا رَجُلًا يُشِيرُهَا بِغَلَامٍ، عَلِيمٍ، حَلِيمٍ، فَتَفْرَحُ لِذَلِكَ، ثُمَّ تَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهَا، فَتَسْمَعُ مِنْ جَانِبِهَا الْأَيْمَنِ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ صَوْتًا يَقُولُ: حَمَلْتَ بِخَيْرٍ وَتَصِيرِينَ إِلَى خَيْرٍ وَجِئْتِ بِخَيْرٍ، أَبْشِرِي بِغَلَامٍ، حَلِيمٍ، عَلِيمٍ، وَتَجِدِ خِصَّةً فِي بَدَنِهَا ثُمَّ لَمْ تَجِدِ بَعْدَ ذَلِكَ امْتِنَاعاً مِنْ جَنْبِهَا وَبَطْنِهَا فَإِذَا كَانَ لَيْسَ مِنْ شَهْرِهَا سَمِعَتْ فِي الْبَيْتِ حِسّاً شَدِيداً، فَإِذَا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِدُ فِيهَا ظَهَرَ لَهَا فِي الْبَيْتِ نُورٌ تَرَاهُ لَا يَرَاهُ غَيْرُهَا إِلَّا أَبُوهُ، فَإِذَا وَلَدَتْهُ وَلَدَتْهُ قَاعِداً وَتَفْتَحَتْ لَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مُتَرَبِّعاً يَسْتَدِيرُ بَعْدَ وَقُوعِهِ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يُخْطِيهِ الْقَبِيلَةَ حَيْثُ كَانَتْ يُوَجِّهُهُ، ثُمَّ يَعْطِسُ ثَلَاثاً يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ بِالْتَحْمِيدِ وَيَقَعُ مَسْرُوراً مَحْتَوِناً وَرَبَاعِيَةً مِنْ قُوَيْدٍ أَسْفَلَ وَنَابَاهُ وَضَاحِكاً، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِثْلُ سَبِكَّةِ الذَّهَبِ نُورٌ وَيَقِيمُ يَوْمَهُ وَلَيْلَتَهُ تَسْبِيلُ يَدَاهُ ذَهَباً وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا وُلِدُوا وَإِنَّمَا الْأَوْصِيَاءُ أَعْلَاقُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

۵۔ ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی جلتی لاحق ہوتی ہے اگر لطف دن میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رستی ہے اور اگر رات میں مستقر ہوتا ہے تو تمام رات۔ پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک عظیم و حلیم لڑکے کی۔ پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے گھر کے دہشتی طرف سے ایک آواز سنائی دیتی تم کو عظیم و حلیم لڑکے کی بشارت ہو۔ اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کٹا دگی محسوس کرتی ہے جب نواہ گزر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھنکا محسوس کرتی ہے جسے وہ دیکھتی ہے اور سوچا آپ کے اور کوئی نہیں دیکھتا۔ جب اس کو جنتی ہے تو بیٹھ کر اللہ اس کے بدن میں کٹا دگی پیدا کرتا ہے اور امام سیدھا پیدا ہوتا ہے زمین پر آنے کے بعد گھوم جاتا ہے اور قبلہ سے منحرف نہیں ہوتا چلے کسی طرف۔ اس کا رخ ہو۔

پھر میں بار چھینکتا ہے اور اپنی انگلی سے عہد الہی کا اشارہ کرتا ہے وہ مسرور و مسرتوں پیدا ہوتا ہے اور اس کے چار دانت اوپر کے حصہ میں ہوتے ہیں اور دو دانت ادھر ادھر اور ایسے ہی چھ دانت نیچے ہوتے ہیں اور اس کے سامنے کا حصہ نکھرے سونے کی طرح چمکتا ہے دن میں پیدا ہو یا رات میں اور جب انبیا پیدا ہوتے ہیں تو یہی صورت ان کے لئے ہوتی ہے اور اوصیاء اور انبیاء کا تشریحی تعلق ہے۔

۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ ؛ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَلَّاجٍ قَالَ : رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ قَالَ : لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الْأِمَامِ فَإِنَّ الْأِمَامَ يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَهُوَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا وَضَعَتْهُ كَتَبَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، فَإِذَا قَامَ بِالْأَمْرِ رُفِعَ لَهُ فِي كُلِّ بَلَدَةٍ مَنَارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ .

الانعام  
۶/۱۱۵

۶- ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ امام کے متعلق کلام نہ کرو کیونکہ امام بطن مادر میں کلام کرتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے آسہ نمت کلمتہ ربک الخ جب عہد امامت پر فائز ہوتا ہے تو ہر شہر میں اس کے لئے ایک نورانی منار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

۷- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَابْنُ فَضَالٍ جُلُوسًا إِذْ أَقْبَلَ يُونُسُ فَقَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْعَمُودِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا يُونُسُ مَا تَرَاهُ ، أَتَرَاهُ عَمُودًا مِنْ حَدِيدٍ يَرْفَعُ لِصَاحِبِكَ؟ قَالَ : قُلْتُ : مَا أَدْرِي ، قَالَ : لِكَيْتَهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِكُلِّ بَلَدَةٍ يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ أَعْمَالَ تِلْكَ الْبَلَدَةِ ، قَالَ : فَقَامَ ابْنُ فَضَالٍ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَرَأَى تَجِيءُ بِالْحَدِيثِ الْحَقِّ الَّذِي يَقْرَعُ اللَّهُ بِهِ عُنَا .

۷- راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اکثر لوگ عمود کے بارے میں سوال کیا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اے یونس! تم نے کیا سمجھا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ستون لڑیے کلے جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا۔ فرمایا۔ وہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ہر شہر پر متعین ہے جس کے ذریعہ سے خدا ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا ہے جس کو امام دیکھتا ہے۔ پس کو ابن فضال نے حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا۔ اے ابو محمد! اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن سے ہمیں خوشی حاصل ہو۔

۸- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَرَبِ بْنِ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لِلْإِمَامِ عَشْرُ عَلَامَاتٍ : يُوَلَّدُ مُطَهَّرًا ، وَإِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَعَ عَلَى رَأْسِهِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ ، وَلَا يَجْنُبُ ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ، وَلَا يَتَنَابَّ وَلَا يَتَمَطَّى ، وَيَرَى مِنْ حَلْفِهِ كَمَا يَرَى مِنْ أُمَّامِهِ ، وَنَجْوُهُ كَرَائِحَةِ الْمَسْكِ ، وَالْأَرْضُ مُوَكَّلَةٌ بِسِتْرِهِ وَإِتْبَاعِهِ وَإِذَا لَيْسَ دَرَجَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عَلَيْهِ وَفَقًا وَإِذْ أَلَسَهَا غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ طَوَّلَهُمْ وَقَصَبَرَهُمْ زَادَتْ عَلَيْهِ شَبْرًا ، وَهُوَ مُحَدَّثٌ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ أَيَّامُهُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کی بارہ علامتیں ہیں اول یہ کہ وہ پاک و طہر پیدا ہوتا ہے۔ ختنہ کیا ہوا ہوتا ہے جب شکم مادر سے نکلتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادتیں پڑھتا ہے، جنب نہیں ہوتا۔ نہ وہ جمہا ہی لیتا ہے نہ انگڑائی۔ وہ آگے سے جس طرح دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہے اس کے فضل میں شک کی سبب ہوتی ہے اور زمین اس کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ اسے چھپائے اور نکل جلتے اور جب وہ زندہ رسول پہننے تو اس کے جسم پر ٹھیک ہو اور اگر اس کا غیر سینے تو چاہے لیا ہو یا پست۔ تو ایک بانٹ اس سے زیادہ ہو اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے فرشتہ اس سے کلام کرتا ہے۔

## تراویح والی باب

آئمہ علیہم السلام کے ابدان، ارواح و قلوب کی خلقت

(باب) ۹۳

خَلَقَ آبْدَانِ الْاِئِمَّةِ وَارْوَاِحِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ اَبِي يَحْيَى الْوَاِسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ عَلِيِّينَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذَلِكَ وَخَلَقَ اَرْوَاحَ شَيْعَتِنَا مِنْ عَلِيِّينَ وَخَلَقَ اجْسَادَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ ، فَمِنْ اَجْلِ ذَلِكَ الْقَرَابَةِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ تَحِنُّ اِلَيْنَا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق نے ہماری خلقت علیہم سے ہے اور ہماری روح کی خلقت ان کے مافوق اور ہمارے شیعوں کی ارواح کی خلقت علیہم سے ہے۔

اور ان کے اجساد کی خلقت دوسری چیز سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان قربت ہے اور ان کے قلوب ہماری



طرف مائل ہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّعْفَرَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ نُورٍ عَظَمِيهِ ، ثُمَّ صَوَّرَ خَلْقَنَا مِنْ طِينَةٍ مَخْرُونَةٍ ، مَكْنُونَةٍ ، مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَأَسْكَنَ ذَلِكَ النُّورَ فِيهِ ، فَكُنَّا نَحْنُ خَلْقًا وَبَشَرًا نُورَانِيَيْنِ ، لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الذَّنْبِي خَلْقًا مِنْهُ نَصِيبًا وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شَيْعَتِنَا مِنْ طِينَتِنَا وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ طِينَةٍ مَخْرُونَةٍ مَكْنُونَةٍ ، أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ الطِّينَةِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الذَّنْبِي خَلْفَهُمْ مِنْهُ نَصِيبًا إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلِذَلِكَ صِرْنَا نَحْنُ وَهُمْ النَّاسُ ، وَصَارَ سَائِرُ النَّاسِ هَمَجًا لِلنَّارِ وَالِإِلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ہم کو اپنے نور عظمیٰ سے پیدا کیا۔ پھر ہماری صورت بنائی اس طینت مخروونہ سے جو تحت عرش تھی پس اس نور کو اس میں ساکن کیا اور ہم خدا کی ایک مخلوق اور نورانی بشر بن گئے جس چیز سے ہم پیہاہرے اور کسی مخلوق کو اس میں حصہ نہیں ملا اور ہماری طینت سے ہمارے شیعوں کی ارواح خلق ہوئیں اور ان کے بدن اس طینت مخروونہ سے خلق ہوئے جو اس طینت کے اسفل میں تھی سوائے انبیاء کے کسی کو اس طینت میں حصہ نہیں ملا اسی لئے ہم اور وہ ایک ہیں اور باقی لوگ تو جہنم کا ایندھن ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، وَوَحْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَّابٍ رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ لِلَّهِ نَهْرًا دُونَ عَرْشِهِ وَدُونَ النَّهْرِ الَّذِي دُونَ عَرْشِهِ نُورٌ نُورُهُ وَإِنْ فِي حَافَتِي الشَّهْرِ رُوحَيْنِ مَخْلُوقَيْنِ : رُوحُ الْقُدُسِ وَرُوحُ مَنْ أَمَرَهُ ، وَإِنَّ لِلَّهِ عَشْرَ طِينَاتٍ ، حَمْسَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَحَمْسَةٌ مِنَ الْأَرْضِ ، فَفَسَّرَ الْجَنَانَ وَقَسَّرَ الْأَرْضَ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مَلِكٍ مِنْ بَعْدِهِ جَلَلَهُ إِلَّا تَفَخَّ فِيهِ مِنْ إِحْدَى الرَّوْحَيْنِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ عليه السلام مِنْ إِحْدَى الطِّينَتَيْنِ۔ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : مَا الْجَبَلُ ؟ فَقَالَ : الْخَلْقُ۔ غَيْرُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنَ الْعَشْرِ طِينَاتِ وَتَفَخَّ فِيْنَا مِنَ الرَّوْحَيْنِ جَمِيعًا فَأَطِيبَ بِهَا طَبِيبًا .

وَرَوَى غَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْقَتَامِتِ قَالَ : طِينُ الْجَنَانَ جَمْعُ عَدْنٍ وَجَمْعُ الْمَاوِي وَجَمْعُ النَّبِيمِ وَالْفِرْدَوْسُ وَالْخُلْدُ ؛ وَطِينُ الْأَرْضِ مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ وَالْكَوْفَةُ وَبَيْتُ الْمُقَدَّسِ وَالْحَائِرُ .

۳۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: عرش الہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنایا اور اس نہر کے دونوں طرف دو دروہیں ملق فرمائی ہیں۔ روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے ہیں پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا مرستہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روحوں میں سے ایک رُوح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک رُوح سے نبی بنایا جاتا ہے اور رادی کہنت ہے جس نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جبیل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت سے غیر کی خلقت بدلے خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دونوں دروہیں چھوڑی ہیں اور ان کو پوری پاکیزگی عطا کی ہے ابوصامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن، جنت نعیم، جنت المادوی، جنت الفردوس اور جنت الخلد ہے اور طینت ارض سے مراد مکہ، مدینہ، کوفہ بیت المقدس اور حائد (کربلا) ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي ذَهَبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَىٰ عِلْيَيْنَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِعْتِنَا مِمَّا خَلَقْنَا وَخَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ ، فَقَلَبَهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خَلَقْنَا مِنْهُ ، ثُمَّ تَلَاهُوهَ الْآيَةَ : « كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلْيَيْنَ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا عِلْيُونَ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمَقَرَّبُونَ وَخَلَقَ عِدْوًا مِّنْ سِجِّينَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِعْتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ ، فَقَلَبَهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ ، لِأَنَّهَا خُلِقَتْ مِمَّا خَلَقُوا مِنْهُ ، ثُمَّ تَلَاهُوهَ الْآيَةَ : « كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينَ وَ مَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينُ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ »

۴۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہمیں طینتوں سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں پھر یہ آیت تلاوت کی۔ نیکیوں کی کتاب طینتوں میں ہے اور تم کیا جانو۔ طینتوں سے پیدا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مفترب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن سحین سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے مردوں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدین اور مٹی سے، اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں پھر یہ آیت پڑھی کتاب فجار سحین میں ہے اور تم کیا جانو سحین کیلئے وہ کتاب مرقوم ہے۔

تستقیف  
۸۳/۶

# چورالویواں باب

## تسلیم اور فضیلت مسلمان

(باب) ۹۴

التَّسْلِيمُ وَفَضْلُ الْمُتَسَلِّمِينَ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي سَيَانَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ رضي الله عنه : إِنِّي تَرَكْتُ مَوَالِيكَ مُخْتَلِفِينَ، يَتَبَرَّأُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَالَ : فَقَالَ : وَمَا أَنْتَ وَذَلِكَ، إِنَّمَا كَلَّفَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ : مَعْرِفَةَ الْأُمَّةِ وَالتَّسْلِيمَ لَهُمْ فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ وَالتَّرَدُّ إِلَيْهِمْ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ .

۱- سدید سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد یا قرطبیہ السلام سے کہا کہ آپ کے دوست بلحاظ عقائد مختلف ہیں اور ایک دوسرے سے ہزار میں فرمایا تمہارا اس سے کیا مطلب ہے لوگ بلحاظ تکلیف تین طرح کے ہیں اول وہ ہیں جو معرفت آکر رکھتے ہیں دوسرے وہ ہیں کہ ان اموال کو قبول کرتے ہیں جو ان سے وارد ہیں تیسرے وہ ہیں جو ان سے روگردانی کرتے ہیں ان سے اختلاف کرتے ہیں

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه : لَوْ أَنَّ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ وَحَدَهُ لِأَشْرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَتَوْا الزَّكَاةَ وَحَجَّجُوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِيَشِيءُ صَنَعَهُ اللَّهُ أَوْصَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم : أَلَا صَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ « فَلَا وَرَيْكَ لَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلَمُوا تَسْلِيمًا » ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه : عَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ .

۲- فرمایا۔ ابو جعد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی قوم خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور خانہ کعبہ کاج کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر کہے۔ کہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے تدبیر کی ہے اس کے خلاف انھوں نے کیوں نہ کیا۔ یعنی فعل خدا اور رسول پر اعتراض کرے یا اس کے دل میں بھی اس قسم کا خیال گزرے تو وہ مشرک ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ تیرے رب کا قسم وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اے رسول تم کو اپنے ذاتی اختلافات میں حکم قرار نہ دیں

اور پھر تمہارے فیصلے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور تمہارے فیصلہ کو پوری طرح تسلیم نہ کریں، پھر حضرت نے فرمایا: تمہارے اوپر خدا اور رسول کے احکام کا تسلیم کرنا واجب ہے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عِنْدَنَا رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: كَلْبُ، فَلَا يَجِيءُ عَنْكُمْ شَيْءٌ إِلَّا قَالَ: أَنَا أُسَلِّمُ، فَسَمِعْنَاهُ كَلْبًا تَسْلِمًا، قَالَ: فَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا التَّسْلِيمُ؟ فَسَكَّنَا، فَقَالَ: هُوَ وَاللَّهِ الْأِحْبَابُ، قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَحْبَبُوا إِلَى رَبِّهِمْ» ۝

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا: ہمارے قریب ایک شخص ہے جس کا نام کلب ہے آپ کی جو بات اس سے بیان کی جاتی ہے وہ کہتا ہے میں نے تسلیم کیا اس لئے ہم نے اس کا نام کلب تسلیم رکھ دیا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ تم جانتے ہو تسلیم کیا ہے ہم خاموش ہو گئے فرمایا: وہ قول خدا کے سامنے فروتنی و عاجزی کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور اپنے رب کے سامنے فروتنی کی۔

۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِي بَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا» قَالَ: الْاِقْتِرَافُ التَّسْلِيمُ لَنَا وَالصِّدْقُ عَلَيْنَا وَالْاَلَا يَكْذِبُ عَلَيْنَا

۴۔ فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اس کی نیکی کو زیادہ کریں گے اس آیت کے متعلق اس میں اقرار سے مراد ہے ہماری بات کو تسلیم کرنا اور ہمارے قول کی تصدیق کرنا۔ اور ہم پر چھوٹ نہ بولنا۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بَشِيرِ الدَّهَّانِ، عَنْ كَامِلِ التَّمَّارِ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ» أَتَدْرِي مَنْ هُمْ؟ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُسْلِمُونَ، إِنَّ الْمُسْلِمِينَ هُمُ الْعَجَبَاءُ، فَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فَطَوْبَى لِلْمُغْرَبَاءِ

۵۔ فرمایا: امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آپ یہ قد افسح المؤمنون کے متعلق کیا جانتے ہو۔ وہ مومن کون ہے راوی نے کہا آپ بہتر جانتے ہیں مگر فرمایا: فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو ہمسارہ احاد کو تسلیم کرنے والے ہیں یہ تسلیم کرنے

والتی بجا کہلاتے ہیں پس مومن غریب ہے یعنی اپنے اصلی وطن سے دوران کی تعداد کم ہے وہ یہاں بیگانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں پس خوشخبری جنت کی ان غربا کے لئے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْخَشَّابِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَاهِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ الْمُسَلِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلْ : الْقَوْلُ مِنْبِي فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ قَوْلُ آلِ مُحَمَّدٍ ، فِيمَا أَسْرُوا وَمَا أَعْلَنُوا وَفِيمَا بَلَّغَنِي عَنْهُمْ وَفِيمَا لَمْ يَبْلُغَنِي .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی خوش ہونا چاہتا ہے اس پر کہ اس کا ایمان کامل ہو تو اس کو چاہیے کہ آل محمد کے تمام اقوال کے متعلق میرا قول قبول کرے خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر اور وہ کہ جو مجھ تک ان سے پہنچا ہے اور وہ جو مجھ تک نہیں پہنچا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ أَوْ بَرِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ : لَقَدْ خَاطَبَ اللَّهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي كِتَابِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فِي أَيِّ مَوْضِعٍ ؟ قَالَ : فِي قَوْلِهِ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاوَوْكَ فَاسْتَعْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا» فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (فِيمَا تَعَاقدُوا عَلَيْهِ لَئِنْ آمَنَّا اللَّهُ حُنُودًا أَلَّا يَرُدُّوا هَذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ) ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ (عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَتْلِ أَوْ الْعَفْوِ) وَيَسْلِمُوا تَسْلِيمًا

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے اپنی کتاب میں امیر المؤمنین علیہ السلام سے خطاب کیا ہے راوی کہتے ہیں نے پوچھا کہاں فرمایا سورہ نساء کی اس آیت میں اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے تیرے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسول بھی اسکے لئے استغفار کرے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کریں والا اور کزیر الایمان کے قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنے نزاعی معاملات میں لے رسول بھیجے اپنا حکم نہ نبالیں ان معاملات میں جن کا عہد کیا ہے اگر خدا محمد کو مار دے تو یہ امر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ آنے دیں گے اور اس سے اپنے نفسوں میں کوئی تنگی نہ پائیں گے اس امر میں کہ جو تو نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے اور دن تنگ ہوں گے اس سے جو تو نے فیصلہ کیا ہے قتل یا عفو کا اور یہ کہ تیرے حکم پوری طرح مانیں۔

۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقَبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ :

«الَّذِينَ يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» إِلَى آخِرِ آيَةِ قَالَ : هُمُ الْمُسْلِمُونَ لِأَلِ مُحَمَّدٍ ، الَّذِينَ إِذَا سَمِعُوا الْحَدِيثَ لَمْ يَنْبَدُوا فِيهِ وَلَمْ يَنْفَعُوا مِنْهُ ، جَاءُوا بِهِ كَمَا سَمِعُوهُ .

۸۔ البرصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ وہ لوگ بات کو سنتے ہیں اور ڈال چیں ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو احادیث آلِ محمد کو تسلیم کرتے ہیں اور جو سنتے ہیں اس میں کمی کرتے ہیں نہ زیادتی۔ جو انھوں نے سنا وہی بیان کیا۔

## پچانو یواں باب

جب لوگ اعمال حج سے فارغ ہوں تو ان پر واجب ہے کہ امام کی خدمت میں حاضر ہوں اور مسائل دین معلوم کریں اور انکی محبت و ولایت کا اظہار کریں

(باب) ۹۵

أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ مَا يَقْضُونَ مَنَاسِكَهُمْ أَنْ يَأْتُوا الْإِمَامَ فَيَسْأَلُوهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيَعْلَمُونَ نَهْجَهُ وَلَا يَتَّخِذُوا مَوَدَّةَ تَرْبِهِمْ لَهُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : نَظَرْتُ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : هَكَذَا كَانُوا يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ !! إِنَّمَا أُمِرُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَنْفِرُوا إِلَيْنَا ، فَيَعْلَمُونَ نَهْجَنَا وَلَا يَتَّخِذُوا مَوَدَّةَ تَرْبِهِمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نَصْرَتَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ «فَاجْعَلْ أَفْتِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ» .

۱۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا یہ لوگ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے انھیں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کا طواف کر کے ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و محبت ہمارے لئے ظاہر کریں اور اپنی نصرت کو ہم پر پیش کریں تب ان کا حج قبول ہوگا، پھر یہ آیت پڑھی (ابراہیم نے خانہ کعبہ بناتے وقت خدا سے دعا کی۔ لوگوں کا دل میری ذریت کی طرف جھکا دینا یعنی ان کے دلوں میں محبت دے دینا)

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّدِّيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، وَنَجْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَالِ جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ

قال: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ دَاخِلٌ وَأَنَا خَارِجٌ وَأَخَذَ بِيَدِي، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ: يَا سَدِيرُ إِنَّمَا أَمْرُ النَّاسِ أَنْ يَأْتُوا هَذِهِ الْأَحْجَارَ فَيَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُوا فَيَعْلَمُونَ وَلَا يَتَّبِعُونَ لَنَا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ: «وَأَنْتَ لَعَفَا رُ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى» ثُمَّ أَوْ مَا يَبْدُوهُ إِلَى صَدْرِهِ: إِلَى وَلَا يَتَّبِعْنَا، ثُمَّ قَالَ يَا سَدِيرُ فَأَرْبِكَ الصَّادِقِينَ عَنْ دِينِ اللَّهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَسَفِيَانَ التَّوْرِيِّ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ وَهُمْ حَلَقٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: هَؤُلَاءِ الصَّادِقُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ بِإِلْهَادِي مِنَ اللَّهِ وَلَا كِتَابٍ مُبِينٍ، إِنَّ هَؤُلَاءِ الْأَخَابِثَ لَوْ جَلَسُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَجَالَ النَّاسُ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا يُخْبِرُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَنْ رَسُولِهِ ﷺ حَتَّى يَأْتُوا فَنُخْرِهُمُ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْ رَسُولِهِ ﷺ.

۲۔ سدیر نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ جبکہ میں خانہ کعبہ سے نکل رہا تھا اور وہ داخل ہو رہے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر کعبہ کے سامنے آئے اور فرمایا۔ اے سدیر لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں کے پاس آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی محبت کا اظہار کریں۔ خدا فرماتا ہے میں گناہوں کا بخشنے والا مہربان اس کا جو توبہ کرے اور عمل صالح کرے اور ہدایت یافتہ ہو۔ پھر اپنے داپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ہماری ولایت کی طرف آئیں پھر فرمایا۔ اے سدیر میں تم کو دکھائوں دینِ خدا سے روکنے والے کو، پھر ابوحنیفہ اور سفیان توری کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ اس زمانہ میں یہ ہیں مسجدوں میں بیٹھے ہیں فرمایا۔ یہ ہیں دینِ خدا سے روکنے والے، بغیر اللہ اور کتابِ حسین کی ہدایت کے۔ یہ اخابث جب اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی بتا سکتے ہیں نہ رسول کے متعلق۔

۳۔ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ نُجَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النَّعْمَانِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام - وَرَأَى النَّاسَ بِمَكَّةَ - مَا يَعْمَلُونَ قَالَ: - فَقَالَ: فِعَالِ الْجَاهِلِيَّةِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَمْرُوا بِهَا دَوْمًا أَمْرُوا إِلَّا أَنْ يَقْضُوا تَقْضَهُمْ وَلِيُؤْفُوا نُدُورَهُمْ فَيَمْرُوا بِنَا فَيَجِيرُونَا بِوَلَايَتِهِمْ وَيَعْرِتُوا عَلَيْنَا نَصْرَتِهِمْ

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسکِ حج بجا لانے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرز عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم ان کو نہیں دیا گیا۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کی لذت دور کریں اپنی نذروں کو فاکریں ہمارے پاس آئیں۔ ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے لئے پیش کریں۔

## پچھالو یواں باب

ملائکہ آئمہ علیہم السلام کے گھر میں آتے ہیں ان کے فرش پر قدم

رکھے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

(باب) ۹۶

أَنَّ الْأَيَّمَةَ تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتَهُمْ وَتَطَأُ بُسْطَرَهُمْ وَتَأْتِيهِمْ  
بِالْأَخْبَارِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ وَسْمَعِ بْنِ كِرْدِينَ الْبَصْرِيِّ قَالَ : كُنْتُ لَا أُرِيدُ عَلَى أَكْلَةٍ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، فَرَبِّمَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَجِدُ الْمَائِدَةَ قَدْ رُقِعَتْ ، لِعَلِّي لَا أُرَاهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَإِذَا دَخَلْتُ دَعَا بِهَا فَأَصِيبَ مَعَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا أَتَأَذَى بِذَلِكَ وَإِذَا عَقَبْتُ بِالطَّعَامِ عِنْدَ غَيْرِهِ لَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَنْ أَقْرَءَ لَمْ أَنْمَ مِنَ النَّفْحَةِ ، فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَأَخْبَرْتُهُ بِأَنْبِي إِذَا أَكَلْتُ عِنْدَهُ لَمْ أَتَأَذَى بِهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا سَبَّارٍ ! إِنَّكَ تَأْكُلُ طَعَامَ قَوْمٍ صَالِحِينَ ، تُصَافِحُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِهِمْ ، قَالَ : قُلْتُ وَيَطْهَرُونَ لَكُمْ ؟ قَالَ : فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَى بَعْضِ صِيبَانِهِ ، فَقَالَ : هُمْ أَلْطَفُ بِصِيبَانِنَا مِنَّا بِهِمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایسے وقت میں جاتا جب دسترخوان اُٹھ گیا ہوا اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت میں آیا تو آپ نے دسترخوان پھودایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن اگر کسی اور کے ساتھ کھا لیتا تو بے چین رہتا اور نفع کی وجہ سے تین دن آتی۔ اس کی خبر میں نے حضرت کو دی۔ فرمایا۔ اے ابوسببار تم کھانے ہو ان لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرش پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے ہیں یہ سن کر حضرت امام علیہ السلام نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ ہرمانی کرتے ہیں۔

توضیح :- باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آئمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے۔ اور اس حدیث سے



ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآة العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے۔

۲- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْمَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: يَا حُسَيْنُ - وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى مَسَاوِرِ فِي الْبَيْتِ - مَسَاوِرٌ طَالَ مَا اتَّكَتْ عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَرَبَّتَمَا التَّقَطْنَا مِنْ رُغَبِهَا.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حسین! اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا: یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چسپا ہے۔

۳- مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَطِيَّةَ الْأَحْمَسِيُّ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَأَحْتَسِبْتُ فِي الدَّارِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَهُوَ يَلْتَقِطُ شَيْئًا وَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ وَرَاءِ الْبَيْتِ فَنَاولَهُ مِنْ كَأَن فِي الْبَيْتِ، فَقُلْتُ: جُمِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي أَرَاكَ تَلْتَقِطُهُ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَقَالَ: فَضْلَةٌ مِنْ رُغَبِ الْمَلَائِكَةِ نَجْمَعُهُ إِذَا حَلَوْنَا، نَجْمَعُهُ سَيْحًا لِأَوْلَادِنَا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنَّهُمْ لَيَأْتُونَكُمْ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْرَةَ إِنَّهُمْ لَيَزَاجِمُونَا عَلَى تَكَاثُبِنَا.

۳۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھے باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا: کیا چیز آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پروں کے ریشے ہیں ان کے جلنے کے بعد جب ہم غلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں۔ میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنی تکیوں سے حرکت نہیں کر پاتے کہ وہ آجائے ہیں۔

۴- مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ مَلَكٍ يُهَيِّطُهُ اللَّهُ فِي أَمْرِ مَا يُهَيِّطُهُ إِلَّا بَدَأَ بِالْإِمَامِ، فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَإِنْ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جو رشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام

وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔

## ستانو یواں باب

جن آئمہ علیہم السلام کے پاس آتے ہیں ان سے احکام دین دریافت کرتے ہیں اور ان کے کام انجام دیتے ہیں

(باب) ۹۷

أَنَّ الْجِنَّ يَأْتِيهِمْ فَيَسْأَلُونَهُمْ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيَتَوَجَّهُونَ فِي أُمُورِهِمْ  
 ۱ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ نَجَّارِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنْ سَعْدِ الْأَشْكَافِ قَالَ :  
 أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَعْضِ مَا أَتَيْتَهُ فُجِعَلٌ يَقُولُ : لَا تَعْجَلْ حَتَّى حَمِيَتْ الشَّمْسُ عَلَيَّ وَجَعَلْتُ  
 أَتَّبِعُ الْأَقْبَاءَ ، فَمَا لَيْتَ أَنْ خَرَجَ عَلَيَّ قَوْمٌ كَأَنَّهُمْ الْجِرَادُ الصُّفْرُ ، عَلَيْهِمُ الْبَنُوتُ قِدَانَتُهُمْ  
 الْعِبَادَةَ ، قَالَ : فَوَاللَّهِ لَأَنْسَابِي مَا كُنْتُ فِيهِ مِنْ حُسْنِ هَيْئَةِ الْقَوْمِ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي :  
 أَرَأَيْتَ قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْكَ ، قُلْتُ : أَجَلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْسَابِي مَا كُنْتُ فِيهِ ، قَوْمٌ مَرُّوا بِي لَمَّا دَقُّوهُمَا أَحْسَنَ  
 هَيْئَةً مِنْهُمْ فِي زِيٍّ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، كَأَنَّ الْأَوَانَهُمُ الْجِرَادُ الصُّفْرُ ، قِدَانَتُهُمْ الْعِبَادَةَ فَقَالَ :  
 يَا سَعْدُ رَأَيْتَهُمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَوْلَيْكَ إِخْوَانُكَ مِنَ الْجِنِّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا تَوْنُكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ  
 يَا تَوْنُكَ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ  
 يَا تَوْنُكَ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ  
 يَا تَوْنُكَ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ  
 يَا تَوْنُكَ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ يَا سَعْدُ

۱. سعد الاشکاف سے مروی ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا سچاؤ  
 اتنی دیر گزری کہ میرے پاؤں پر دھوپ آگئی اور میں ادھر ادھر سالیوں میں اپنے آپ کو بٹھاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوم میری  
 طرف سے گذری۔ گویا وہ لامیری میں زرد رنگ ٹڈیوں کی طرح تھے ان پر چادریں پڑی تھیں عبادت نے ان کو انتہائی کمزور  
 بنا دیا تھا اس قوم کے جن صورت نے مجھے اپنی حالت سے غافل بنا دیا تھا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا میں نے  
 تم کو تکلیف دی۔ میں نے کہا میں تو سب تکلیف بھول گیا ان لوگوں کی اچھی صورت دیکھ کر جو میری طرف سے گزرے ٹڈیوں  
 کی طرح ان کے پیلے رنگ تھے اور عبادت نے ان کو لاغر بنا دیا تھا فرمایا وہ تمہارے بھائی مومن تھے میں نے کہا وہ آپ

کے پاس آتے ہیں فرمایا۔ ہاں آتے ہیں ہم سے مسائل دین اور حرام و حلال کو دریافت کرتے ہیں۔

۲ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ بَنِي جَبَلٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُنَّا بِبَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ أَشْبَاهُ الزُّطِّ عَلَيْهِمْ أُرُؤٌ وَ أَكْسِيَةٌ ، فَسَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْهُمْ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ .

۲- راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر تھے کہ ہماری طرف سے ایک قوم گزری، جاؤں کی صورت کی اذاریں پہنے اور چادریں اوڑھے۔ پس ہم نے امام سے ان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں۔ قوم جن سے۔

۳ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْكَافٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام أُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْكَ ، فَإِذَا رِحَالُ إِبِلٍ عَلَى الْبَابِ مَصْفُوفَةٌ ، وَإِذَا الْأَصْوَاتُ قَدِ ارْتَفَعَتْ ، ثُمَّ حَرَجَ قَوْمٌ مُعْتَمِنِينَ بِالْعَمَائِمِ يُشْبِهُونَ الزُّطَّ ، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَبَطًا إِذْنُكَ عَلَيَّ الْيَوْمَ وَ رَأَيْتُ قَوْمًا حَرَجُوا عَلَيَّ مُعْتَمِنِينَ بِالْعَمَائِمِ فَأَنْكَرْتُهُمْ ؟ فَقَالَ : أَوْ تَدْرِي مَنْ أُولَئِكَ يَا سَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا ، قَالَ : فَأُولَئِكَ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ يَأْتُونَنَا فَيَسْأَلُونَنَا عَنْ حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ وَ مَعَالِمِ دِينِهِمْ .

سخیر الإسکاف راوی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے دروازہ پر آیا اور اذن دخول چاہا۔ ناگاہ کچھ اونٹ قطاروں میں نظر آئے اور اذاریں بلند ہوئیں پھر کچھ لوگ جاؤں سے مشابہ تھروں پر جمائے باندھے نکلے۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو آپ نے کہا آج آپ نے اذن میں بڑی تاخیر کی اور میں نے ایک قوم کو نکلنے ہوئے دیکھا جو جمائے باندھے تھے میں نے ان کو نہ پہچانا۔ فرمایا اے سعد کیا تم نے نہیں سمجھا کہ وہ کون تھے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ وہ تمہارے بھائی تو ہیں جن سے تھے جو تمہارے پاس اپنے حرام و حلال اور دینی مسائل کو پوچھنے آتے تھے۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَدِ ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ الصَّرِيفِيِّ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بِحَوَائِجِ لَهْ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجْتُ ، فَبَيْنَا أَنَا بَيْنَ فَجِّ الرَّوْحَاءِ عَلَى رَاحِلَتِي إِذَا إِنْسَانٌ يَلْوِي تَوْبَةً قَالَ : قَمِئْتُ إِلَيْهِ وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ عَطْشَانٌ فَأَوْلَتْهُ الْأَدَاةَ فَقَالَ لِي : لِأَحَاجَةٍ لِي بِهَا وَ نَوَالَتِي كِتَابًا بِإِيْنِهِ رَطْبٌ ، قَالَ : فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ إِذَا خَاتَمُ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقُلْتُ : مَتَى عَهْدُكَ بِصَاحِبِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : السَّاعَةَ وَإِذَا فِي الْكِتَابِ أَشْيَاءُ يَأْمُرُنِي بِهَا ، ثُمَّ التَفْتُ فَإِذَا

لَسَ عِنْدِي أَحَدٌ ، قَالَ : ثُمَّ قَدِمَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَقِيْتُهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَنَابِي  
بِكِتَابِكَ وَ طَبِيئُهُ رَطْبٌ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ ! إِنَّ لَنَا خَدَمًا مِنَ الْيَحْنِ فَإِذَا أَرَدْنَا السَّرْعَةَ بَعَثْنَاهُمْ .  
وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : إِنَّ لَنَا أَتْبَاعًا مِنَ الْيَحْنِ ، كَمَا أَنَّ لَنَا أَتْبَاعًا مِنَ الْإِنْسِ ، فَإِذَا  
أَرَدْنَا أَمْرًا بَعَثْنَاهُمْ .

۴۔ سدیر القصر سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کچھ ضرورتوں کے لئے مدینہ بھیجا میں مکہ سے چلا۔ جب  
وڑھ رو جا پہنچا۔ تو میں اپنے اونٹ پر تھا کہ ایک آدمی کو کپڑوں میں پٹنا ہوا دیکھا میں نے گمان کیا کہ شاید وہ پیاسا ہے میں نے  
طرف آب اس کی طرف بڑھایا اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، اس نے مجھے تحریر دکھائی جس کی مہرتازہ تھی میں نے ہر پر نظر  
ڈالی تو وہ امام محمد باقر علیہ السلام کی مہرتھی میں نے اس سے کہا۔ تم نے اس تحریر والے سے کب ملاقات کی تھی اس نے کہا۔ ابھی اس  
تحریر میں کچھ باتیں ہیں جن کے متعلق تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام  
کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا کہ ایک شخص میرے پاس آپ کی تحریر لایا جس پر آپ کی تازہ مہرتھی فرمایا۔ اسے سد پر ہمارے  
کچھ خدمتگار جن ہیں جب جلدی کا کوئی کام ہوتا ہے تو ہم ان کو بھیجتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ہمارے پیروجن بھی اسی طرح ہیں جیسے انسان، جب ہم چاہتے ہیں تو ان  
کو بھی کسی کام کے لئے بھیج دیتے ہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ تَجْرِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ  
قَالَ : حَدَّثَنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ مُوسَى عَلَيْهَا السَّلَامُ قَالَتْ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقفاً على بابِ بَيْتِ الْحَطَبِ وَ هُوَ  
يُنَاجِي وَ لَسْتُ أَرَى أَحَدًا ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي لِمَنْ تُنَاجِي ؟ فَقَالَ : هَذَا عَامِرُ الزَّهْرَائِي أَنَابِي  
يَسْأَلُنِي وَ يَشْكُو إِلَيَّ ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَحِبَّ أَنْ أَسْمَعَ كَلَامَهُ ، فَقَالَ لِي : إِنَّكَ إِنْ سَمِعْتَ  
بِدِ حُمُومٍ سَنَةً ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَحِبَّ أَنْ أَسْمَعَهُ ، فَقَالَ لِي : إِيَّامِي ، فَاسْتَمَعْتُ فَسَمِعْتُ شَيْئًا  
الْقَفِيرِ وَ رَكِبْتَنِي الْحُمُومِي فَحُمُومْتُ سَنَةً .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ بنتِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو کنگڑی کی مثال  
کے دروازہ پر کنگڑا دیکھا۔ آپ کسی سے بات چیت کر رہے تھے مگر مخاطب نظر نہ آتا تھا میں نے کہا آپ کس سے بات کر رہے  
ہیں فرمایا یہ عامر زہرائی ہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ رہا ہے اور شکایت کر رہا ہے میں نے کہا۔ میں اس کا کلام بھی سننا چاہتی ہوں  
فرمایا۔ اگر تم نے سننا تو ایک سال تک تم کو بخوار کرے گا۔ میں نے کہا۔ میں تو سننا ہی چاہتی ہوں۔ فرمایا۔ اچھا سنو۔ میں

نے بسبل کی سی باریک آواز سنی اور مجھے بخارا آیا جو ایک سال تک رہا۔

٦ - عُمَرُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَمْرٍو  
ابْنِ عُمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ:  
بَيْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) عَلَى الْمِنْبَرِ إِذْ أَقْبَلَ ثَعْبَانُ مِنْ نَاحِيَةِ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَهَمَّ  
النَّاسُ أَنْ يَتَقَلَّبُوا، فَأَرْسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) أَنْ كَفُّوا، فَكَفُّوا وَأَقْبَلَ الثَّعْبَانُ بِسَابِ (ع) حَتَّى  
انْتَهَى إِلَى الْمِنْبَرِ فَتَطَاوَلَ، فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) فَأَشَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع) إِلَيْهِ أَنْ  
يَقِفَ حَتَّى يَفْرُعَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ خُطْبَتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: عَمْرُؤُ بْنُ  
عُمَانَ خَلِيفَتِكَ عَلَى الْحِجْنَ وَإِنْ أَبِي مَاتَ وَأَوْصَانِي أَنْ آتِيكَ فَاسْتَطِيعَ رَأْيِكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ، فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ وَمَا تَرَى؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع): أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَنْ تَنْصَرِفَ  
فَتَقُومَ مَقَامَ أَبِيكَ فِي الْحِجْنَ، فَإِنَّكَ خَلِيفَتِي عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَوَدَّعَ عَمْرُؤُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ  
(ع) وَأَنْصَرَفَ، فَهُوَ خَلِيفَتُهُ عَلَى الْحِجْنَ، فَقُلْتُ لَهُ: جَعَلْتُكَ فِدَاكَ فَبَاتَيْتُكَ عَمْرُؤُ، وَذَاكَ الْوَاجِبُ  
عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

٤- جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المؤمنین علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اتر ہا مسجد کے ایک دروازہ سے آتا دکھائی دیا۔ لوگوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے روکا۔ لوگ رک گئے۔ اتر ہا سیدھا منبر کے پاس آیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام پر سلام کیا۔ حضرت نے اس کو ٹھہرانے کا اشارہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خطبہ سے فارغ ہوں جب فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عمرو بن عثمان آپ کا خلیفہ ہوں تو من جن پر میرا باپ مر گیا ہے اور اس نے وصیت کی کہ میں آپ کے پاس آؤں اور آپ کی رائے معلوم کروں۔ پس آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں اور تو اپنے باپ کا قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کر۔ تو ان پر میرا خلیفہ ہے۔ پس وہ حضرت سے رخصت ہو کر چلا گیا اور قوم جن میں حضرت کا خلیفہ قرار پایا۔ میں نے کہا کیا عمرو پر یہ واجب تھا کہ وہ آپ کے پاس آئے۔ فرمایا۔ ہاں۔

٧ - عَلِيُّ بْنُ حَسَنٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ ثَعْبَانَ بْنِ أَوْرَمَةَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ  
الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَهْلِ الْجَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجَعْفِيِّ، فَلَمَّا أَنْ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ دَخَلَ عَلِيُّ  
أَبِي جَعْفَرٍ (ع) فَوَدَّعَهُ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مَسْرُورٌ حَتَّى وَرَدْنَا الْأَخْيَرِجَةَ أَوَّلَ مَنْزِلٍ نَعْدِلُ  
مِنْ قَيْدِ (ع) إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَصَلَّيْنَا الرَّوَالِ، فَلَمَّا نَهَضَ بِنَا الْبَعِيرَ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ طَوَالِ آدَمَ

عَمَّا كَتَبَ . فَأَرَادَهُ جَابِرًا . فَتَمَادَاهُ فَمَسَّكَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَإِذَا هُوَ : مِنْ شَرِّ بْنِ عَلِيٍّ إِلَى  
 > بْنِ زَيْدٍ . عَلَيْهِ سَلْبٌ مِنْ أَسْوَدَ وَكُنْتُ . فَقَالَ لَهُ : مَتَى عَمْدُكَ بِسَيْدِي ؟ فَقَالَ : الشَّاعَةَ فَقَالَ لَهُ :  
 قَبْلَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ : بَعْدَ الصَّلَاةِ ، فَكَفَّ الخَاتِمَ وَأَقْبَلَ يَقْرُؤُهُ وَيَقْبِضُ وَجْهَهُ حَتَّى  
 أَتَى عَلَى آخِرِهِ ، ثُمَّ أَمْسَكَ الْكِتَابَ فَمَا رَأَيْتُهُ ضَاحِكًا وَلَا مَسْرُورًا حَتَّى وَافَى الْكُوفَةَ ، فَلَمَّا  
 وَاقِمْنَا الْكُوفَةَ لَيْلًا بَتُّ لَيْلَتِي ، فَلَمَّا أَصْبَحَتْ أَتَيْتُهُ إِعْظَامًا لَهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ عَلَيَّ وَفِي عُنُقِهِ  
 كِمَابٌ ، قَدْ عَلَقَهَا وَقَدْ رَكِبَ قَصَبَةً وَهُوَ يَقُولُ : «أَجِدُ مَنْصُورَ بْنِ جُمُهورٍ أَمِيرًا غَيْرَ مَأْمُورٍ وَ  
 أَيْتَانًا مِنْ نَحْوِ هَذَا فَنَظَرْتُ فِي وَجْهِهِ وَنَظَرْتُ فِي وَجْهِهِ فَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا وَلَمْ أَقُلْ لَهُ وَأَقْبَلْتُ أَبْكِي  
 لِمَا رَأَيْتُهُ ، وَاجْتَمَعَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ الصَّبِيانُ وَالنَّاسُ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ الرَّحْبَةَ وَأَقْبَلَ يَدُورٌ مَعَ الصَّبِيانِ  
 وَالنَّاسِ يَقُولُونَ : جَنَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ . جَنَّ

فَوَاللَّهِ مَا مَضَتْ أَيَّامٌ حَتَّى وَرَدَ كِتَابُ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَيَّ وَالِيهِ أَنْ أَنْظُرَ رَجُلًا  
 يُقَالُ لَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ الْجُعْفِيُّ فَأَضْرَبَ عُنُقَهُ وَأَبْعَثَ إِلَيَّ بِرَأْسِهِ ، فَالْتَفَتْتُ إِلَيَّ جُلَسَاءِي فَقَالَ  
 لَهُمْ : مَنْ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ الْجُعْفِيُّ ؟ قَالُوا : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَانَ رَجُلًا لَهُ عِلْمٌ وَفَضْلٌ وَحَدِيثٌ وَحَجٌّ  
 فَجَنَّ وَهُودًا فِي الرَّحْبَةِ مَعَ الصَّبِيانِ عَلَى الْقَصَبِ يَلْعَبُ مَعَهُمْ قَالَ : فَاشْرَفَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مَعَ  
 الصَّبِيانِ يَلْعَبُ عَلَى الْقَصَبِ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِنْ قَتْلِهِ ، قَالَ : وَلَمْ تَمُضِ أَيَّامٌ  
 حَتَّى دَخَلَ مَنْصُورُ بْنُ جُمُهورٍ الْكُوفَةَ وَصَنَعَ مَا كَانَ يَقُولُ جَابِرٌ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں اور جابر بن زید جعفی سفر حج پر ایک ہی اونٹ پر تھے جب ہم مدینہ پہنچے تو جابر امام محمد باقر  
 علیہ السلام سے ملنے گئے جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو خوش و خرم تھے جب ہم منزل انبیرہ پر پہنچے جو اتنی ہی دور ہے جیسے مکہ مکرمہ  
 سے منزل نید، مدینہ کی طرف جمعہ کا دن تھا۔ ہم نے نماز ظہر پڑھی اور جب اونٹ پر بیٹھ کر چلنے لگے تو ایک شخص بڑے لمبے قد کا آیا  
 جس کے پاس ایک حط تھا جو اس نے جابر کو دیا۔ جابر نے اسے کر لے چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ یہ حط امام محمد باقر علیہ السلام  
 کا تھا جس پر تازہ مہر لگی ہوئی تھی جابر نے اس سے پوچھا تم امام کے پاس سے کب پلے تھے۔ اس نے کہا ابھی ابھی (یہ قاصد قوم جن  
 سے تھا) جابر نے کہا۔ قبل نماز یا بعد نماز اس نے کہا۔ بعد نماز جابر نے مہر توڑی اور حط پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے سے پریشانی  
 کا اظہار ہوا تھا اس نے حط کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس کے بعد میں نے اس کو ہنستے ہوئے اور خوش ہوتے پھر نہ دیکھا اس  
 کے بعد ہم کوفہ کی طرف پلے۔ جب کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے مقام پر رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو میں جابر کو سلام کرنے کے لئے  
 گیا۔ میں نے اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے گلے میں ایک تھیلی لٹکے ہوئے اور لکڑی پر سوار ہے اور کہہ رہا ہے منصور بن جہم

کوئیں دیکھ رہا ہوں۔ ایسا میر جس پر کسی کا حکم نہیں اور اسی مضمون کے کچھ اشعار پڑھ رہا تھا اس نے مجھے دیکھا اور میں نے اس کو۔ لیکن اس نے مجھ سے کچھ کہا نہیں اور نہ میں نے کوئی بات کی۔

میں اس حال میں انھیں دیکھ کر رونے لگا۔ میرے پاس اور جابر کے پاس بہت سے لڑکے اور بڑے جمع ہو گئے اور لوگ کہہ رہے تھے جابر دلولتے ہو گئے وہ اسی حال میں کوفہ کے محلہ رجبہ میں پہنچے اور لڑکوں اور آدمیوں کے ساتھ ادھر ادھر گھومنے لگے چند روز نہ گزرے تھے کہ ہشام بن عبد المطلب نے وائی کوفہ کو لکھا کہ جابر کو تلاش کرو اور قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دو۔ اس نے اپنے درباریوں سے پوچھا یہ جابر کون ہے انھوں نے کہا یہ شخص صاحب علم و فضل ہے عالم حدیث ہے اور حاجی ہے لیکن مجنوں ہو گیا ہے کوفہ کے محلہ رجبہ میں لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیلتا سہرا ہے ماکم کوفہ یہ سن کر بغرض تصدیق رجبہ میں پہنچا تو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ اپنے لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے یہ دیکھ کر اس نے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان کے قتل سے بچا لیا۔ چند روز نہ گزرے تھے کہ منصور عباسی (غالبا کاتب نے ابن عمرو غنطلی سے لکھا ہے) کوفہ میں داخل ہوا اور اس نے وہی کیا جو جابر نے کہا تھا۔

## امثالویال باب

امیر علیہم السلام انبی حکومت میں داؤد و سلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر ہینہ فیصلہ کرتے ہیں

(باب) ۹۸

(فِي الْأَيَّامِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا ظَهَرَ أَمْرُهُمْ حَكَمُوا بِحُكْمِ دَاوُدَ وَ آلِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُونَ الْبَيِّنَةَ ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ)

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابيه، عن ابن أبي عمير، عن منصور، عن فضيل الأعور، عن أبي عبيدة الحداد قال: كنا زمان أبي جعفر عليه السلام حين قبض نمرود كالغنم لاراعي لها، فلقينا سالم بن أبي حفصة، فقال لي: يا أبا عبيدة من إمامك؟ فقلت: أئمتي آل محمد فقال: هلكت وأهلكت أما سمعت أنا وانت أبا جعفر عليه السلام يقول: من مات وليس عليه إمام مات ميتة جاهلية؟ فقلت: بلى لعمري ولقد كان قبل ذلك ثلاث أو نحوها دخلت على أبي عبدالله عليه السلام فرزق الله المعرفة، فقلت لأبي عبدالله عليه السلام: إن سالما قال لي كذا وكذا، قال: فقال: يا أبا عبيدة إنه لا يموت ميتة حتى يخلف من بعده من يعمل بمثل عمله، ويسير بسيرته، ويدعو إلى مادعا إليه، يا أبا عبيدة إنه لم يمتع ما أعطي داود أن أعطي سليمان، ثم قال: يا أبا عبيدة إذا قام قائم آل محمد عليه السلام

حَكْمٌ بِحُكْمِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ [وَأَلَيْسَ لَ بَيِّنَةٌ

۱۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میں موجود تھا۔ ہم اس طرح متروک تھے جیسے وہ بکری جس کا چروا یا نہ ہو۔ اور ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ مجھ سے کہنے لگا۔ اب تمہارا امام کون ہے میں نے کہا۔ آل محمد کے امام، اس نے کہا۔ تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا اپنی جان کی قسم فرودا ایسا ہی ہے اور اس سے پہلے بھی۔ وہ دو تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے فرمایا۔ اے ابو عبیدہ ہم سے جو کوئی مرنا ہے تو ضرور اپنے بعد ایسے شخص کو چھوڑے جس کی مثل عمل کرنے والا ہو اور اسی کی سی سیرت رکھتا ہو۔ اسی کی طرح خدا کی طرف بلانے والا ہو۔ اے ابو عبیدہ! جو داؤد کو خدائے عطا کیا تھا۔ اس کے بانی میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داؤد سلیمان علیہما السلام کی طرح نبیہر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کریں گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ ، عَنْ أَبِيَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِثِّي يَحْكُمُ بِحُكْمِ آلِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُ بَيِّنَةً ، يُعْطِي كُلَّ نَفْسٍ حَقَّهَا .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ سے پہلے ظاہر ہوگا جو آل داؤد کی طرح حکومت کرے گا اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق دے گا۔

۳۔ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابِاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : بِمَا تَحْكُمُونَ إِذَا حَكَمْتُمْ ؟ قَالَ : بِحُكْمِ اللَّهِ وَحُكْمِ دَاوُدَ فَإِذَا وَرَدَعَيْنَا الشَّيْءَ الَّذِي لَيْسَ عِنْدَنَا ، تَلَقَّانَا بِهِ رُوحَ الْفَدُوسِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ جب آپ کسی قضیہ کا فیصلہ کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں فرمایا حکم خدا سے اس طرح جیسے داؤد علیہ السلام کرتے تھے جب کوئی ایسا معاملہ سامنے آتا ہے جس کا حکم ہم کو نہ ہو تو روح القدس ہم کو بتا دیتی ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ



بْنِ أَعْيُنٍ ، عَنْ جُبَيْدِ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ سَأَلْتُهُ بِأَيِّ حُكْمٍ تَحْكُمُونَ ، قَالَ : حُكْمَ آلِ دَاوُدَ ، فَإِنْ أَعْيَانَا شِئْنَا ، تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین سے پوچھا کہ آپ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں فرمایا آل داؤد کی طرح، اور جب ہم کسی چیز سے عاجز ہوتے ہیں تو روح القدس کے ذریعہ بتا دیا جاتا ہے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابِطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مَنَزِلَةُ الْأَئِمَّةِ؟ قَالَ : كَمَنَزِلَةِ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَ كَمَنَزِلَةِ يُوشَعَ وَ كَمَنَزِلَةِ آصَفَ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : فِيمَا تَحْكُمُونَ؟ قَالَ : بِحُكْمِ اللَّهِ وَ حُكْمِ آلِ دَاوُدَ وَ حُكْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ يَتَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ائمہ کی منزلت کیا ہے فرمایا وہی جو ذوالقرنین کی ہے یا یوشع کی یا آصف وزیر سلیمان کی۔ راوی نے کہا آپ قضا کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں فرمایا جو حکم اللہ ہوتا ہے اس کے مطابق اور آل داؤد کے مطابق اور محمد مصطفیٰ کے فیصلے کے مطابق اور ہماری تلقین روح القدس سے ہوتی ہے۔

## سنائیوں کا باب

آل محمد علیہم السلام سر حشیمہ علم ہیں جس سے لوگ سیراب ہوتے ہیں

(باب ۹۹)

أَنْ مَسْتَقَى الْعِلْمَ مِنْ بَيْتِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الدَّيْلَمِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ - وَ عِنْدَهُ أَنَسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ - : عَجِبًا لِلنَّاسِ أَنَّهُمْ أَخَذُوا عِلْمَهُمْ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَعَمِلُوا بِهِ وَ اهْتَدَوْا وَ يَرُونَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَأْخُذُوا عِلْمَهُ وَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَ ذُرِّيَّتُهُ ، فِي مَنَازِلِنَا نَزَلَ الْوَحْيُ وَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ الْعِلْمُ إِلَيْهِمْ ، أَفَيْرُونَ أَنَّهُمْ عَمِلُوا وَ اهْتَدَوْا وَ جِهَلْنَا نَحْنُ وَ ضَلَلْنَا ، إِنَّ هَذَا لَمَحَالٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ کے پاس کچھ لوگ کوفہ کے بیٹھے ہوئے تھے مجھے

تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کل علم حاصل کیا رسول اللہ سے اور اس پر عمل کیا اور ہدایت پائی اور آنحضرت کے اہل بیت نے ان کا علم حاصل نہ کیا۔ دراصل انہیں ہم حضرت کے اہل بیت اور ان کی ذریت ہیں ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوئی اور لوگوں کو علم ہمارے گھر سے حاصل ہوا کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے تو علم حاصل کیا اور ہدایت پائی اور ہم جاہل رہے اور گمراہ ہوئے۔ یہ امر محال ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ سَبَّاحِ الْمُرَبِّيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حُصَيْرَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: لَقِيَ رَجُلًا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْقَلْبِيِّ وَهُوَ يُرِيدُ كَرْبَلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنْ أَيِّ الْبِلَادِ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ لَوْ لَقَيْتَكَ بِالْمَدِينَةِ لَأَرَيْتَكَ أَثَرَ جِبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَارِنَا وَنُزُولِهِ بِالْوَحْيِ عَلَيَّ جَدِّي، يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ أَفَمَسْتَقَى النَّاسِ الْعِلْمَ مِنْ عِنْدِنَا، فَعَلِمُوا وَجِئْنَا؟ هَذَا مَا لَا يَكُونُ.

۲۔ راوی کہتا ہے منزل ثعلبیر پر ایک شخص امام حسین علیہ السلام سے ملا جبکہ آپ کو بلا جا رہے تھے جب وہ حضرت کے پاس آیا تو سلام کیا۔ حضرت نے پوچھا تم کس شہر کے رہنے والے ہو۔ اس نے کہا۔ میں کوفہ کا باشندہ ہوں فرمایا۔ اے کوفی بھائی اگر تجھے مدینہ میں ملتا تو میں تجھ کو اپنے گھر میں جبرئیل کا وہ نشان اور میرے جد پر وحی آنے کی جگہ دکھاتا۔ اے مرد کوفی لوگوں نے ہمارے سر حشیرہ علم سے سیرابی حاصل کی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ تو عالم ہو جائیں اور ہم جاہل رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔

## سواں باب

جو امر حق لوگوں کے پاس ہے وہ ان کو آئمہ طہیمہ السلام سے

ملا ہے اور جو ان سے نہیں وہ باطل ہے

(باب) ۱۰۰

أَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْحَقِّ فِي يَدِ النَّاسِ إِلَّا مَا حَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْأَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ بَاطِلٌ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَقٌّ وَلَا صَوَابٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقْضِي بِقَضَاءِ حَقٍّ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْهَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَإِذَا تَشَعَّبَتْ بِهِمُ الْأُمُورُ كَانَ الْخَطَاءُ مِنْهُمْ وَالصَّوَابُ مِنْ عَلِيِّ عليه السلام .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ نہیں ہے کسی کے پاس حق اور صواب اور نہ کسی نے حکم خدا کے مطابق حق کا فیصلہ کیا مگر یہ کہ ہم اہلبیت ہی سے اس کو ملتا ہے اور جب ایسے امور ان سے شائع ہوں تو ان میں جو مبنی برخطا ہوں گے وہ ان کی طرف سے ہوں گے اور جو مبنی برثواب ہوں گے وہ علی علیہ السلام کی طرف سے ہوں گے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُنْشَى ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنبَأْتُكُمْ بِهِ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَهُ عِلْمٌ شَيْءٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَلْيَنْهَبِ النَّاسُ حَيْثُ شَاؤُوا ، فَوَاللَّهِ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا مِنْ هُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى بَيْتِهِ .

۲۔ زرادہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا جبکہ ایک مرد کوئی نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے اس قول کے متعلق سوال کیا۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پس جو تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کے متعلق تم کو خبر دوں گا فرمایا جس کے پاس جو علم ہے وہ امیر المؤمنین ہی سے اس کو حاصل ہوا ہے لوگ جہر جاہیں چلے جائیں واللہ جو کچھ نکلا ہے یہاں سے نکلا ہے اور اشارہ کیا اپنے گھر کی طرف۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَائِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لِسَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ : شَرٌّ قَا وَ عَرِّبَا فَلَا تَجِدَانِ عِلْمًا صَاحِبًا إِلَّا شَيْئًا خَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا أَهْلُ الْبَيْتِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے سلمہ اور حکم سے فرمایا کہ مشرق ہو یا مغرب، جہاں کہیں علم صحیح پایا جائے گا وہ ہم اہلبیت ہی سے لوگوں کو ملتا ہوگا۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي : إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عَتِيْبَةَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» فَلْيَسِّرْ قِي الْحَكَمَ وَ

لُعْرَبٍ . أَمَا وَاللَّهِ لَا يَسِيْبُ الْعِلْمَ إِلَّا مَنْ أَهْلَ بَيْتِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جِبْرَائِيلُ ﷺ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لائے آئے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں حکم مشرق میں ہو یا مغرب میں واللہ نہیں پہنچے گا علم اس کو مگر ہم اہلبیت سے جن پر جبرئیل نازل ہوئے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ عَنْ شَهَادَةِ وَالدَّالِّ نَا تَجُورُ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عَتِيْبَةَ يَزْعُمُ أَنَّهَا تَجُورُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا تَقْفِرْ ذَنْبَهُ مَا قَالَ اللَّهُ لِلْحَكَمِ « إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ » فَلْيَذْهَبِ الْحَكَمُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ، فَوَاللَّهِ لَا يُؤُ الْعِلْمُ إِلَّا مَنْ أَهْلَ بَيْتِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جِبْرَائِيلُ ﷺ .

۵۔ عمر ای قسم خاں نہیں ہوگا۔ الا اہلبیت نبوت، جن کے اوپر جبرئیل نازل ہوئے۔

۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : حَدَّثَنِي سَلَامٌ أَبُو عَلِيٍّ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْرُومِيِّ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ غَايِدُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَابْنُ شَرِيْحٍ فَقِيْهُ أَهْلِ مَكَّةَ وَعِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ مِمْمُونُ الْقَدَّاحُ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ ، فَسَأَلَهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فِي كَمْ تَوْبٍ كَفَى رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ : فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَابٍ : تَوْبِيْنِ صُحَارِيْبِيْنَ وَتَوْبِ جِبْرَةِ؟ وَكَانَ فِي الْبُرْدِ قَلَّةٌ فَكَانَتْ مَا أَزُوْرَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ نَخْلَةَ مَرِيَمَ ﷺ إِذَا كَانَتْ عَجْوَةً وَنَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَمَا نَبَتَ مِنْ أَصْلِهَا كَانَ عَجْوَةً وَمَا كَانَ مِنْ لُقْطِهَا (هَا) ، فَهُوَ لَوْ ، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ لِابْنِ شَرِيْحٍ : وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هَذَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبَهُ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ، فَقَالَ ابْنُ شَرِيْحٍ : هَذَا الْغُلَامُ يُخْبِرُكَ فَاتَّهَ مِنْهُمْ - يَعْنِي مِمْمُونًا - فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِمْمُونٌ : أَمَا تَعْلَمُ مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ ، قَالَ : إِنَّهُ ضَرَبَ لَكَ مَثَلٌ نَفْسِهِ فَأَخْبَرَكَ أَنَّهُ وُلِدَ مِنْ وُلْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ وَعَلِمَ رَسُوْلُ اللَّهِ عِنْدَهُمْ ، فَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ صَوَابٌ وَمَا

جَاءَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِهِمْ فَهُوَ لِقَاطٌ

۶۔ سعید مخرومی سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ عباد بن کثیر عابد بصرہ اور ابن شریح فقیہ مکہ بھی آگئے اس وقت آپ کی خدمت میں میمون غلام امام محمد باقر علیہ السلام بھی موجود تھا۔ عباد بن کثیر نے حضرت سے پوچھا۔ رسول اللہ کو کتنے پارچوں میں کفن دیا گیا۔ آپ نے فرمایا تین کپڑوں میں دو صحاری (ایک قسم کا کپڑا) اور ایک جسرہ (نام ایک کپڑے کا) چونکہ چادر کم تھی اس لئے دو کپڑے اور شامل کئے گئے۔ عباد بن کثیر نے اس کو نہ مانا۔ حضرت نے فرمایا مریم کے لئے جس درخت سے خرما گرے تھے وہ عجوہ خرما تھا اور یہ تخم آسمان سے اترتا تھا پس فرق ہے اس درخت کے خرما میں جو اس کے تخم سے اگا ہوا اور اس درخت کے خرما میں جو گرے ہوئے خرما کی گٹھلی سے پیدا ہوئے کہ اس میں صرف رنگ ہی ہوتا ہے عباد نے شریح سے کہا یہ مثال ہماری سمجھ میں تو نہیں آئی۔ بن شریح نے کہا۔ اس غلام سے پوچھو یعنی میمون سے، جب اس سے پوچھا تو میمون نے کہا کیا تم نہیں سمجھے حضرت نے کیا فرمایا۔ اس نے کہا نہیں میمون نے کہا۔ حضرت نے یہ مثال دی ہے اپنے نفس سے اور تمہیں بتایا ہے کہ میں اولاد سے ہوں اور یہ کہ ہمارے پاس علم رسول ہے جو ہم سے لیلہ ہے وہ صواب ہے اور جو ہمارے غیر سے لیا جائے وہ نفل ہے یعنی نیچے گرا ہوا اور چٹنا ہوا۔

## ایک سو ایکواں باب

### کلام آئمہ علیہم السلام مشکل اور نہایت مشکل ہے

((باب ۱۰۱))

فِيمَا جَاءَ أَنَّ حَدِيثَهُمْ صَعْبٌ مُسْتَضَعٌ

۱۔ عن جابر بن يحيى . عن محمد بن الحسين . عن محمد بن يمان . عن عمارة بن مروان . عن جابر قال : قال أبو جعفر عليه السلام : قال رسول الله ﷺ : إِنْ حَدِيثَ آلِ مُحَمَّدٍ صَعْبٌ مُسْتَضَعٌ لَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا هُنَّكَ مَقَرَّبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ أَمِنَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ، فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ فَارْتَدُّوا لَهُ قُلُوبُكُمْ وَعَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ ، وَ مَا سَمَّازَتْ مِنْهُ قُلُوبُكُمْ وَأَنْكَرْتُمُوهُ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى الْعَالَمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ إِنَّمَا الْهَالِكُ أَنْ يُحَدِّثَ أَحَدَكُمْ بِشَيْءٍ مِنْهُ لَا يَحْتَمِلُهُ ، فَيَقُولُ : وَاللَّهِ مَا كَانَ هَذَا ، وَاللَّهِ مَا كَانَ هَذَا ، وَالْإِنكَارُ هُوَ الْكُفْرُ ،

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیث آل محمد مشکل سے مشکل تر ہے (کیونکہ اس میں ظن و قیاس کو

داخل نہیں) پس اس پر نہیں ایمان لائے گا۔ مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندہ مومن جس کے ایمان قلب کا امتحان خدا نے لے لیا ہو۔ اگر کوئی حدیث آل محمد تمہارے سامنے آئے اور اس سے تمہارے قلوب میں نرمی اور شناسائی ہو تو اسے قبول کرو اور اس سے دل گرفتگی ہو اور اجنبی سی معلوم ہو تو اس کو اللہ اور رسول اور عالم آل محمد کے اقوال کی طرف رجوع کرو اور یعنی ان کے موافق ہو تو مان لو، جہنمی ہے وہ شخص جو تم سے کوئی حدیث ایسی بیان کرے جو آل محمد سے متعلق نہیں، ایسا نہیں ہے واللہ ایسا نہیں ہے کہ ان سے غلط حدیث بیان کی جائے اور ان کی صحیح حدیث سے انکار کفر ہے۔

۲ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بِنِ صَدْفَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَصَلِيِّ قَالَ ذُكِرَتِ التَّقِيَّةُ يَوْمًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ : وَ اللَّهِ لَوْ عَلِمَ أَبُو دَرٍّ مَا فِي قَلْبِ سَلْمَانَ لَقَتَلَهُ وَلَقَدْ آخَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِسَائِرِ الْخَلْقِ ، إِنَّ عِلْمَ الْعُلَمَاءِ صَعْبٌ مُسْتَضَعَبٌ ، لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ، فَقَالَ : وَ إِنَّمَا صَارَ سَلْمَانٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ امْرُؤٌ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ ، فَلِذَلِكَ سَبَّهُ إِلَى الْعُلَمَاءِ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے تفسیر کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا، اگر ابوذر جان جاتے کہ سلمان کے دل میں کیل ہے تو ان کو قتل کر دیتے۔ دراصل ایک رسول اللہ نے ان کے درمیان بھائی چارہ بھی قائم کر دیا تھا تمام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے بے شک علما کا علم صعب و متضعب ہے نہیں برداشت کر سکتا۔ اس کو مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مرد مومن جس کے قلب کا خدا نے امتحان لے لیا ہو۔ سلمان علماء میں سے تھا اور وہ ہم اہلبیت میں سے تھے اسی لئے ان کی نسبت علماء سے ہے۔

مذکورہ بالا دو حدیثوں کے متعلق علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآة العقول میں تحریر فرمایا ہے۔

صعب سے مراد وہ چیز جو فی نفسہ دشوار ہو اور متضعب وہ ہے جس کو لوگ دشوار سمجھیں

## توضیح

۱۔ اس حدیث کے متعلق ہماری حدیث صعب و متضعب ہے جس کا تحمل نہیں کرتا۔ ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مرد مومن جس کے ایمان کا اللہ نے امتحان کر لیا ہے بھائی چارہ میں عمیر کوئی سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں کی جاسکتی، رسول کی تعریف نہیں کی جاسکتی، مومن کی تعریف نہیں کی جاسکتی پس جو کوئی ان کی حدیث برداشت کرے گا اس نے گویا ان کی حدیث سُن کی۔ اس نے ان کا وصف کیا اور جس نے ان کے کسان کی تعریف کی اس نے گویا ان کا احاطہ کر لیا اور ان سے زیادہ عالم بن گیا اور عمیر نے کہا کہ ہم ان کے ماسوا سے قطع تعلق کر کے انہیں کی بات پر کتفا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ ان کی احادیث کا حمل ہر شخص پر دشوار ہے صعب وہی ہے

جس پر کوئی تابو نہ پائے اور اگر پائے تو وہ صعب نہیں ہوگی۔

بہ روایت مفضل، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہماری حدیث صعب و ذکوان دستصعب واجود ہے نہیں برداشت کرتا اس کو مگر مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا خدا نے امتحان کر لیا ہو صعب وہ ہے جس پر قابو نہ ہو اور دستصعب وہ ہے جس کو دیکھ کر بھاگا جائے ذکوان سے مراد ذکاوت مومن ہے اور اجود وہ ہے کہ نہ تعلق ہو انسان کا اپنے سامنے یا پیچھے کی چیز سے۔ خدا نے فرمایا ہے۔ نزل احسن الحدیث اور احسن حدیث ہماری حدیث ہے کہ مخلوق میں کوئی اس کے کمال امر کا تحمل نہیں کر سکتا اور نہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کی حد بندی کر سکے کیونکہ جو ایسا کرے گا تو اس سے بڑا ثابت ہو جائے گا ہمارے آئمہ کی احادیث میں اکثر ایسی ہیں جن میں عجیب اسرار بیان کئے گئے ہیں اور نوادر احوال پر مشتمل ہیں اور ان کے معجزات کی حامل ہیں اور ان میں دقیق مسائل ہیں ہدا و معاد اور قضا و قدر وغیرہ کے متعلق عام لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں اور انکی گہرائیوں تک نہیں جاسکتیں اور چونکہ ان کی نظر ظاہر پر ہوتی ہے لہذا وہ گھرا جاتے ہیں اور اہل بدعت کی غلط بیانیوں میں آکر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بجائے آئمہ حق کے آئمہ باطل کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں لیکن جو لوگ مومنین کاملین ہیں اور ان اصرار و غوامض تک رسائی حاصل کر کے ان کا تحمل کرتے ہیں اور ان کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ جو ہماری کہلے کہ جب کوئی حدیث معصوم سمجھ میں نہ آئے اور دل گرفتہ ہو تو قرآن اور محمد اور آل محمد کی احادیث سے اس کا حل تلاش کر دو جہاں ہماری فہم کی رسائی نہ ہو اور جو مسئلہ ہماری حدود عقل سے باہر ہو تو اس کے متعلق آئمہ حق سے سوال کرو وہ تمہیں سمجھا دیں گے جس سے تمہارا قلبی اضطراب دور ہو جائے گا اسی طرف اس آیت کی دلالت ہے **ذُكُورٌ وَهُوَ اِلٰی الرَّسُولِ وَاِلٰی اُولٰٓئِکَ مِنْہُمْ نَعْلَمُ الَّذِیْنَ یَسْتَشِیْطُوْنَ مِنْہُمْ ۗ اُولٰٓئِکَ یُبَـَٔسُوْنَ** میں ہے کہ وہ شقی ہلاک ہو گا باوجود یہ جاننے کے کہ یہ حدیث معصوم ہے اس سے انکار کر دے۔ اس سے انکار کرنے والا کافر ہو گا اور کفر سے مراد یہاں مقابل کمال ایمان ہے اور ایمان سے تسلیم نام ہے یعنی قول معصوم کو پوری طرح تسلیم کرنا۔

بصائر میں ہے کہ سفیان بن سمط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اگر ایک شخص آپ کی طرف سے ہماری طرف آئے اور ہم کو ایک ایسے امر عظیم کی خبر دے جس سے ہمارے سینوں میں تنگی پیدا ہو اور ہم اس کی تکذیب کر دیں۔ تو کیا یہ درست ہو گا حضرت نے فرمایا۔ کیا وہ ہماری حدیث کہہ کر بیان کرتا ہے فرمایا۔ جی ہاں، فرمایا۔ کیا وہ دن کو رات اور رات کو دن کہتا ہے میں نے کہا۔ اب تو نہیں ہے آپ نے فرمایا۔ تو اس بات کو ہم سے پہلے پوچھو۔ اگر بے پوچھے ہی تم نے تکذیب کر دی تو گویا ہماری تکذیب کی۔

صدوق علیہ الرحمہ نے مسل میں باسناد صحیح ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا مت

جھٹلاؤ اس حدیث کو جو تم سے کوئی مرجیہ یا قدریہ یا خارجی ہماری طرف منسوب کر کے بیان کرے۔ کیونکہ تم کیسا جانو نہ سید اس میں کوئی بات حق ہو ایسی صورت میں تم اللہ کو جھٹلاؤ گے، لیکن محض اپنی رائے سے تکذیب نہ کرنی چاہیے تا وقتیکہ اس کی تطبیق آیات اور اخبار متواترہ سے نہ کرنی جائے فرق ہے روخبر و اس کی تکذیب میں اور اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں، معافی الاخبار میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص اپنے فرش پر تکیہ لگا بیٹھا ہوا میری تکذیب کرے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ وہ کون ہے جو آپ کی تکذیب کرتا ہے فرمایا یہ وہ ہے کہ جو میری حدیث سن کر کہتا ہے۔ رسول اللہ نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ پس جو میری حدیث تم تک پہنچے۔ اگر وہ موافق حق ہے تو میری اور اگر موافق حق نہیں تو میری نہیں میں حق کے خلاف کبھی نہ کہوں گا۔

حدیث دوم علامہ محاسبی علیہ الرحمۃ نے مرآة المعقول میں اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

قلب سلمان سے مراد یہ ہے کہ ان کے دل میں جو مراتب معرفت اللہ و رسول اللہ اور آئینہ کے متعلق ہیں اگر سلمان ان میں سے کچھ ظاہر کر دیتے تو لوگ اس کا تحمل نہ کرتے اور جھوٹ اور اتنا درپمچول کرتے اور ان کے علوم اور اعمال عجیبہ کو سمجھ کر ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے یا ان کا اعلان و افشا کرتے تو قتل سلمان کا سبب بن جاتے اور اگر ابوذر سے بیان کرتے اور پوشیدہ رکھنے پر زور دیتے تو ابوذر شدت صبر سے مر جاتے یا حفاظت کی تاب نہ لا کر ظاہر کر بیٹھتے اور اس صورت میں لوگ ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے اور ان کی فضیلت سے انکار کرتے۔ چنانچہ علامہ کشفی نے بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابوذر سلمان سے ملنے آئے سلمان اس وقت ہانڈی پکارا ہے تھے باتوں کے درمیان چولھے پر سے ہانڈی الٹ گئی۔ لیکن اس میں سے نہ شور باگرا اور نہ جو اس کے اندر تھا ابوذر کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا ارسلان نے اس ہانڈی کو اٹھا کر کپڑے پر چڑھا دیا اور باتیں کرنے لگے ہانڈی پھر لوٹ گئی اور اس میں سے کچھ بھی نہ گرا۔ ابوذر وہاں سے خوف زدہ ہو کر نکل آئے۔ دروازہ میں امیر المؤمنین سے ملاقات ہوئی آپ نے ان کی پریشانی دیکھ کر فرمایا۔ اے ابوذر تم سلمان کے پاس سے کیوں اٹھ آئے اور تم پریشان کیوں ہو۔ ابوذر نے کہا میں نے ایسا ایسا دیکھا ہے مجھے تعجب ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابوذر اگر تم سے وہ سب بیان کر دیں جو وہ جانتے ہیں تو تم گھبرا کر کہہ دو گے اللہ تعالیٰ سلمان پر رحم کرے۔ اے ابوذر سلمان روئے زمین پر باب اللہ میں جن لوگوں نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہیں اور جنہوں نے ان کی فضیلت کا انکار کیا وہ کافر ہیں سلمان ہم اہل بیت سے ہیں۔

مروی ہے کہ سلمان نے ایک خطبہ میں کہا مجھے علم کثیر دیا گیا ہے اگر میں تم کو وہ سب بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو ایک گروہ مجھے مجنون کہنے لگے گا ایک گروہ مجھ کا خداقتل سلمان پر رحم کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو علم پوشیدہ ہے اس کا حاصل ہونا بڑا دشوار ہے اس تک پہنچنے سے بڑے بڑے علماء قاصر



رہے ہیں جاہلوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اسی لئے ظواہر شروع سے جمہور کو مخاطب کیا گیا ہے اور بالا جمال باتوں سے اس کا تعلق ہے نہ کہ اسرار و غوامض سے۔ اس لئے کہ ان امور کے اور اک سے ان کا بار اٹھانے کے لئے ان کے حوصلے تنگ ہیں چونکہ عوام ظاہر و باطن دونوں کی گنجائش نہیں رکھتے۔ لہذا وہ مخالفت کرنے لگتے ہیں اور انکار کر کے کافر ہو جاتے ہیں اور صاحبان اسرار الہیہ کو قتل کر ڈالتے ہیں

کسی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنا علم مفقود پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں اور اے مفقود اگر تم مسلمان پر پیش کرو تو وہ کافر ہو جائیں یعنی ہر ایک کی علمی طاقت اور اسرار کی خصوصیت جدا گانہ ہے دوسرے کو اس کا علم نہیں۔

۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْبَرَقِيِّ ، عَنِ ابْنِ سَيَانَ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ حَدِيثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ ، لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا صُدُورٌ مُنِيرَةٌ ، أَوْ قُلُوبٌ سَلِيمَةٌ أَوْ أَخْلَاقٌ حَسَنَةٌ ، إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِنْ شَيْعِنَا الْمِيثَاقَ كَمَا أَخَذَ عَلَى بَنِي آدَمَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفَى لَنَا وَفَى اللَّهُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَ مَنْ أَبْعَضَنَا وَلَمْ يُؤَدِّ إِلَيْنَا حَقًّا فَيَمِي الشَّارِ خَالِدًا مُخَلَّدًا .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے۔ نہیں برداشت کرتے مگر اس کو روشن سینے اور راستی پسند دل اور اچھے اخلاق والے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اسی طرح عہد لیا جس طرح بنی آدم سے روز اُلسنت عہد لیا تھا پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا۔ خدا نے اس کو جنت دینے کا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض کیا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

۴ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام : جُمِعَتْ قَدَاكُ مَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام : « حَدِيثُنَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ » فَجَاءَ الْجَوَابُ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عليه السلام - أَي لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ وَلَا نَبِيٌّ وَلَا مُؤْمِنٌ - إِنَّ الْمَلَكَ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مَلِكٍ غَيْرِهِ وَالنَّبِيَّ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى نَبِيِّ غَيْرِهِ وَالْمُؤْمِنَ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مُؤْمِنٍ غَيْرِهِ ، وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ جَدِّي عليه السلام

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو ایک خط لکھا اور اس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس حدیث کے معنی پوچھے، ہماری حدیث کا تحمل نہیں ہو سکتا، ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان خدا

نے لیا ہو (یہ سوال اس بنا پر کیا گیا کہ سابقہ حدیث میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہماری حدیث کا تمہل نہیں ہو سکتا۔ مگر ملک مقرب نبی مرسل اور مومن کامل۔ اس حدیث میں ہے کہ یہ لوگ بھی تمہل نہیں ہو سکتے بیان میں یہ تضاد کیوں ہے) امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس بیان کے متعلق امام علی نقی علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ صادق آل محمد نے فرمایا ہے کہ فرشتہ بھی دوسرے فرشتہ سے کچے اور نبی بغیر دوسرے نبی سے کچے اور مومن بغیر دوسرے مومن سے کچے نہ رہے گا یعنی جب ایسے کامل الایمان اور اپنے نفسوں پر قابو رکھنے والے بغیر کچے نہیں رہ سکتے تو عام لوگ تو ان اسرار مخفیہ اور دیعات الہیہ کا تمہل قطعاً کر ہی نہیں سکتے اور جب ہماری بات ان کی سمجھ میں نہ آئے گی تو ضرور ہماری تکذیب کریں گے۔

۵ - أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ وَ أَبِي بَسِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا حَمزة إِنَّ عِنْدَنَا وَاللَّهِ سِرَّ أَمْنِ سِرِّ اللَّهِ وَ عِلْمًا مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَ اللَّهُ مَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَ لَأَنْبِيَّ مُرْسَلٌ وَ لَأَمُومٍ إِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ اللَّهُمَا كَلَّمَ اللَّهُ ذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَنَا وَ لَأَسْتَعْبِدَ بِذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَنَا وَ إِنَّ عِنْدَنَا سِرَّ أَمْنِ سِرِّ اللَّهِ وَ عِلْمًا مِنْ عِلْمِ اللَّهِ، أَمَرْنَا اللَّهَ بِتَبْلِيغِهِ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا أَمَرْنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا وَ لَأَهْلًا وَ لَأَحْمَالَ يَحْتَمِلُونَهُ حَتَّى خَلَقَ اللَّهُ لِدَٰلِكَ أَقْوَامًا خَلَقُوا مِنْ طِينِهِ خَلِقَ مِنْهَا مُحَمَّدٌ وَ آلُهُ وَ ذُرِّيَّتُهُ، وَ مِنْ نُورِ خَلْقِ اللَّهِ مِنْهُ مُحَمَّدٌ وَ ذُرِّيَّتُهُ، وَ صَنَعَهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الَّتِي صَنَعَ مِنْهَا مُحَمَّدًا وَ ذُرِّيَّتَهُ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ مَا أَمَرْنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَاقْبَلُوهُ وَ اخْتَمِلُوا ذَلِكَ [ فَبَلَّغْنَاهُمْ ذَلِكَ عَمَّا فَاقْبَلُوهُ وَ اخْتَمِلُوهُ ] وَ بَلَّغْنَاهُمْ ذِكْرَنَا فَمَا لَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِنَا وَ حَدِيثِنَا، فَلَوْلَا أَنْتُمْ خَلِقُوا مِنْ هَذَا، لَمَا كَانُوا كَذَلِكَ، لَأَوَّلَهُ مَا اخْتَمَلُوهُ،

ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ أَقْوَامًا لِحَبَّتِهِمُ وَ النَّارِ، فَأَمَرْنَا أَنْ نُبَلِّغَهُمْ كَمَا بَلَّغْنَاهُمْ وَ أَشْهَارًا وَ مِنْ ذَلِكَ وَ تَفَرَّتْ قُلُوبُهُمْ وَ رَدَّتْ عَلَيْنَا وَ لَمْ يَحْتَمِلُوهُ وَ كَذَّبُوا بِهِ وَ قَالُوا : سَاحِرٌ كَذَّابٌ، فَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَ أَنْسَاهُمْ ذَلِكَ، ثُمَّ أَطْلَقَ اللَّهُ لِسَانَهُمْ بِبَعْضِ الْحَقِّ، فَهُمْ يَنْطِقُونَ بِهِ وَ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ، لِيَكُونَ ذَلِكَ دَفْعًا عَنِ أَوْلِيَائِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ، وَ لَوْلَا ذَلِكَ مَا عْبَدَ اللَّهُ فِي أَرْضِهِ، فَأَمَرْنَا بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَ السَّرِّ وَ الْكَيْفَانِ، فَكُنْتُمْ أَعْمَى أَمْرًا اللَّهُ بِالْكَفِّ عَنْهُ وَ اسْتَرَوْا عَمَّنْ أَمْرًا اللَّهُ بِالسَّرِّ وَ الْكَيْفَانِ عَنْهُ، قَالَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَ بَكَى وَ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشَرِيكَةٌ قَلْبِلُونَ فَاجْعَلْ مَحْبَابَنَا مَحْبَابَهُمْ وَ مَمَاتَنَا مَمَاتَهُمْ وَ لَأَنْسَاطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّكَ أَلَكْ فَصَجِّعْنَا بِهِمْ، فَإِنَّكَ إِنْ أَفْجَعْتَنَا بِهِمْ لَمْ نُعْبَدْ أَبَدًا فِي أَرْضِكَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا.

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے پاس ایک بھید ہے خدا کے بھیدوں سے اور ایک علم ہے خدا کے علم سے، واللہ اس کا تحمل نہیں کر سکتا ملک و قریب نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان اللہ نے لیا ہو۔ واللہ اس کی تکلیف ہمارے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی اور نہ ہمارے غیر نے اس کے ساتھ عبادت کی، ہمارے پاس سب راہیں اور علم الہی ہے۔ خدا نے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے اس کی تبلیغ کی لیکن ہم نے اس کے لئے مناسب جگہ نہ پائی اور نہ ایسے اہل لوگ پائے جو ہماری تعلیم کے تحمل ہو سکتے۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خلقت اسی طینت سے ہوئی تھی جو محمد و آل محمد اور ان کی ذریت کی تھی اور بنایا ان کو اس نور سے جس سے محمد و آل محمد کو پیدا کیا تھا اور اپنی رحمت سے ان کی خلقت میں وہی کیا جو کیا تھا محمد اور ان کی ذریت کے ساتھ پس جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے ان کو تبلیغ کی انھوں نے اسے قبول کیا اور اس کے متحمل ہوئے پس ہم سے ان کو جو تقسیم حاصل ہوئی اُسے قبول کرتے اور متحمل ہوتے رہے اس طرح ہمارا ذکر ان تک پہنچا اور ان کے دل ہماری معرفت اور ہماری حدیث کی طرف مائل ہوئے اگر وہ اس طرح پیدا نہ کئے گئے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ واللہ وہ ہماری حدیث کا تحمل نہ کر پاتے۔ پھر فرمایا۔ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جو سستی چہتم تھے اور ہمیں ان کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا۔ جیسے کہ پہلے گروہ کے لئے حکم دیا گیا تھا ہم نے تبلیغ کی تو وہ اس سے دل گرفتہ ہوئے امدان کے قلوب نے قبول کرنے سے نفرت کی اور ہماری طرف رد کر دیا اس کا تحمل نہ کر سکے اور انھوں نے ہماری حدیث کو جھٹلایا اور ہمارے لئے کہا یہ جادو گرا اور جھوٹے ہیں خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ہماری تعلیم کو سبھول گئے پھر خدا نے بعض حق باتیں ان کی زبان پر جاری کر دیں وہ ان کو بیان کر گئے دراصل ان کے قلوب نے نکار کر پھینکے اور بیاس لئے ہوا کہ اس صورت میں اویا خدا اور اہل اطاعت کے لئے اعتراض کا دفعیہ نہ ہوا اگر ایسا نہ ہوتا تو روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ پھر ہم کو حکم دیا گیا کہ اپنی تعلیم کو ان سے روکیں اور پوشیدہ رکھیں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور روئے خدا فرمایا۔ خداوندیہ مومن لوگ بہت کم ہیں ان کی زندگی ہماری سی زندگی اور ان کی موت ہماری سی موت قرار دے اور دشمنوں کو ان پر سلطنت کر، یہ امر ہمارے لئے دردناک ہو گا اگر تو نے ان کی وجہ سے ہمیں دردناک کیا تو زمین پر تیری عبادت پھر کبھی نہ ہوگی اور درد و سلام ہو محمد و آل محمد پر۔

## ایک سو دو واں باب

امت نبی کا حکم آئمہ سے خلوص رکھنے اور ان کی جماعتیں استقلال سے رہیں اور یہ کہ وہ کون ہیں

(باب ۲۰۱)

مَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِأُمَّةٍ أَلْمَسِيْمِينَ  
وَاللَّزُومِ لِجَمَاعَتِهِمْ وَمَنْ هُمْ؟

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ

أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ . عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَقَالَ : نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاها وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْها ، فَوَرِّتْ حَامِلٌ فَمَقْدُ عَيْرٍ فَمَقْدُ فَوَرِّتْ حَامِلٌ فَمَقْدُ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْنَهُنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ : إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ ، وَالتَّسْبِيحُ لِأُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ ، وَاللِّزْوَمُ لِجَمَاعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مَنْ وَرَائِهِمْ ، الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَمَكَّفُوا دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِدَقَمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ .

وَرَوَاهُ أَيْضًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ : وَهُمْ يَدُّ عَلَيَّ مِنْ سِوَاهُمْ . وَذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ خَطَبَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ بِبَنِي فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضرت رسول خدا نے مسجد خیف میں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا نعمت دے گا یا خوش رکھے گا اللہ اس بندہ کو جس نے میرے قول کو سنا اور یاد رکھا اور حفظ کر لیا اور پہنچایا اس شخص تک جس نے اس کو نہیں سنا۔ بہت سے فقہ جاننے والے ایسے ہیں جو درحقیقت فقیہ نہیں اور بہت فقہ والے ایسے ہیں جو نقل کرتے ہیں ایسے لوگوں سے جو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں یعنی آئمہ علیہم السلام میں صورتیں ہیں جن میں دل کے اندر کوئی نہیں پائی جاتی اور شہادت کو راہ نہیں ہوتی۔ اول اس مرد مسلم کا دل جس کا عمل خالص اللہ کے لئے ہو اور آئمہ مسلمین کے لئے ہو رکھا ہو اور ان کی جماعت میں مستقل شامل رہے کیونکہ آئمہ مسلمین کے لئے اپنی رعایا میں انتظام معاش کرنا ہے ان کے لئے جو تابع اور بیوں اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان کا خون برابر ہے اور حوجان میں پست درجہ کے ہیں یعنی فقرا ہیں ان کی معاش کا انتظام دوسرے مسلمان بھائیوں پر ہے ابن یعقوب نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ وہ مسلمان مددگار ہوں رحمانوں کے مقابل اور یہ کہ رسول اللہ نے یہ خطبہ حجۃ الوداع میں بنی کی مسجد خیف میں بیان فرمایا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَرِيشٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ : قَالَ سَفِيَانُ النَّوْدِيُّ : إِذْ هَبْتُ بِنَا إِلَى جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ قَدَرَكَيْتِ دَابَّتَهُ . فَقَالَ لَهُ سَفِيَانُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ حَدِّثْنَا بِحَدِيثِ خُطْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، قَالَ : دَعَنِي حَتَّى أَذْهَبَ فِي حَاجَتِي فَإِنِّي قَدْ رَكِبْتُ فَإِذَا حَيْثُ حَدَّثْتُكَ ، فَقَالَ : أَسَأَلُكَ بِقُرْبَانِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا حَدَّثْتَنِي . قَالَ : فَتَرَلَّ ، فَقَالَ لَهُ سَفِيَانُ : مَرْنِي بِدَوَاةٍ وَقِرْطَاسٍ حَتَّى أَتِمُّهُ ، قَدَعَا بِهِ ثُمَّ قَالَ : أَكْتُبُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ :

« نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاها وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْها يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ

الغائب . قَرَبَ حَامِلٌ فَنَدَى لَيْسَ بِقَمِيذٍ وَرَدَتْ حَامِلٌ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلَاثٌ لَا يُعْلَمُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ : إِخْلَاسُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِأَيِّمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَالذُّرُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مَنْ وَرَائِهِمْ . الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَفَّأُ بِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى بِدَعْوَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ، فَكُنْهُ سَفِيَانٌ ثُمَّ عَرَضَهُ عَلَيْهِ وَرَكَبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثَ أَنَا وَسَفِيَانٌ . فَلَمَّا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ لِي : كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ، فَقُلْتُ لَهُ : قَدَوَاللهِ أَلَزَمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ رَقَبَتِكَ شَيْئًا لَا يَدَهُبُ مِنْ رَقَبَتِكَ أَبَدًا فَقَالَ : وَآيُ شَيْءٍ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ لَهُ : ثَلَاثٌ لَا يُعْلَمُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاسُ الْعَمَلِ لِلَّهِ قَدَعَرَفْنَاهُ وَالنَّصِيحَةُ لِأَيِّمَّةِ الْمُسْلِمِينَ مَنْ هُوَ لِأَيِّمَّةِ الَّذِينَ تَحِبُّ عَلَيْنَا نَصِيحَتَهُمْ ؟ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَفِيَانَ وَيَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَكُلَّ مَنْ لَانَجُورُ شَهَادَتُهُ عِنْدَنَا وَلَانَجُورُ الصَّلَاةِ خَلْفَهُمْ ؛ وَقَوْلُهُ : وَالذُّرُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ ، فَآيُ الْجَمَاعَةِ ؟ مَرْجِيٌّ ، يَقُولُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَسْمُ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةِ وَهَدَمَ الْكَعْبَةَ وَنَكَحَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ عَلَى إِيْمَانٍ حَبْرَيْلٍ وَمِمْكَائِيلَ ؟ أَوْ قَدْرِيٌّ يَقُولُ : لَا يَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ مَا شَاءَ ، إِبْلِيسُ ؛ أَوْ حَرْوَرِيٌّ يَبْرَأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكَفْرِ ؛ أَوْ جَهْمِيٌّ يَقُولُ : إِنَّمَا هِيَ مَعْرِفَةُ اللهِ وَخَدَمُهُ لَيْسَ الْإِيْمَانُ شَيْءٌ غَيْرُهَا ؛ قَالَ : وَيَحْكُ وَأَيُّ شَيْءٍ يَقُولُونَ ؟ فَقُلْتُ : يَقُولُونَ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ وَاللهُ الْأَمَامُ الَّذِي يَحِبُّ عَلَيْنَا نَصِيحَتَهُ وَلِذُرُومٍ جَمَاعَتِهِمْ أَهْلُ بَيْتِهِ ، قَالَ : فَأَخَذَ الْكِتَابَ فَخَرَقَهُ ثُمَّ : قَالَ لَانَحِيْرَ بِهَا أَحَدًا .

۲۔ مکہ کے ایک قریشی نے سفیان ثوری سے کہا۔ مجھے جعفر بن محمد کے پاس لے چلیے۔ سفیان کہتا ہے میں حضرت کے پاس لے گیا۔ حضرت اس وقت گھوڑے پر سوار ہو چکے تھے میں نے کہا۔ اے ابو عبد اللہ مجھ سے وہ حدیث بیان کیجئے جو رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں مسجد حنیف میں بیان فرمائی تھی حضرت نے فرمایا۔ اب تو میں ایک ضرورت کے لئے جا رہا ہوں جب لوگوں کا تو تم سے بیان کر دوں گا۔ سفیان نے کہا واسطہ قرابت رسول کا آپ ابھی بیان فرما دیجئے حضرت سواری سے اتر پڑے سفیان نے کہا۔ ذرا سٹھریے تاکہ غار دو ات لے لیں تاکہ لکھ لیا جائے۔ جب یہ چیزیں آگئیں تو فرمایا۔ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم ، مسجد حنیف میں رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہجرت و مسرت عطا کرے گا خدا اپنے اس بندہ کو جو میری بات سنے ، اسے یاد رکھے اور محفوظ رکھے اور پہنچا دے ان لوگوں تک جن تک نہیں پہنچی ، لوگوں جو تم میں اس وقت موجود ہیں وہ ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں آگاہ ہو کہ بہت سے عالم دین ایسے ہیں جو حقیقتاً عالم نہیں اور بہت سے علم والے ایسے ہیں جو جوعر کرتے ہیں اس شخص کی طرف جو ان سے زیادہ عالم ہے تین باتیں ہیں جن سے مرد مسلم کا دل بیگانگی نہیں کرتا۔ اول خدا کی عبارت میں اخلاص عمل، دوسرے

آئمہ مسلمین سے خلوص، تیسرے ان کی جماعت میں رہنا، اپنے اور پر لازم کرنا، کیونکہ اپنی مطیع رعایا کے لئے معاش مہیا کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے۔ یومین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں ان کے خون برابر ہیں وہ مددگار میں مخالفوں کے مقابل اور ذمہ دار ہیں اپنے سے پست درجہ والوں یعنی فخرار کے لئے کوشش کرنے کے سفیان نے لکھ کر حضرت کو دکھلا بھی دیا۔ اس کے بعد حضرت سوار ہو کر تشریف لے گئے راوی کہتا ہے میں اور ابوسفیان جب راستہ میں تھے تو اس نے مجھ سے کہا۔ خدا ٹھہرنا کہ ہم اس حدیث پر غور کریں۔ میں نے کہا واللہ حضرت ابو عبد اللہ نے تیری گردن پر ایسا بوجھ رکھ دیا ہے جس کو تو کبھی نہیں اتار سکتا اس نے کہا وہ کیا ہے میں نے کہا وہی ہیں بائیں۔ اللہ سے خلوص عمل، اسے تو خیر سمجھتے ہیں، دوسرے آئمہ مسلمین سے خلوص، بتا یہ کون ہیں جن سے فالص ارادت و محبت رکھنا ہم پر واجب ہے کیا ان سے مراد معاویہ و یزید و مروان ہیں؟ ان کی گواہی ہمارے نزدیک جائز نہیں۔ (کیونکہ یہ عادل نہیں) ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، تیسرے ان کی جماعت میں شامل رہنا، تو یہ کون سی جماعت ہے کیا یہ مرجعہ شریعت کی جماعت ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا اور غسل جنابت نہیں کرتا، اور کعبہ کو ڈھلے اور اپنی ماں سے نکاح کرے تو بھی وہ ایمان میں جبریں و میکائیل کے برابر ہو گا یا قدریہ جماعت۔ مراد ہے جو کہتے ہیں۔ جو اللہ جانتا ہے وہ نہیں ہوتا اور جو شیطان جانتا ہے وہ ہوتا ہے یا حوری جماعت ہے جو علی ابن ابی طالب پر تیرا کرتی ہے اور ان کے کفر کی گواہی دیتی ہے یا جنہی جماعت ہے جو کہتی ہے کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت کا نام ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس نے کہا یہ تم نے عجیب بات کہی۔ اور یہ بتاؤ شیعوں کو کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب ایسے امام ہیں جن سے فالص محبت رکھنا واجب ہے اور ان کی جماعت میں جو اہل بیت ہیں شامل رہنا ضروری ہے یہ سن کر اس نے اس تحریر کو مجھ سے لے لیا اور جاک کر ڈالا اور مجھ سے کہنے لگا اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَنَعْمَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَمِيلًا ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا نَظَرَ اللَّهُ عَدُوًّا وَجَلَّ إِلَى وَلِيِّهِ لَمْ يَجْهَدْ نَفْسَهُ بِالطَّاعَةِ لِإِمَامِهِ وَالتَّسْبِيحَةِ إِلَّا كَانَ مَعْنًا فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى .

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جن نے مسلمانوں میں ایک باشت برابر بھی جدا ہی ڈالی اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال پھینکی۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ أَبِي حَمِيلَةَ ، عَنْ نَعْمَانَ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ قَيْدٌ شَبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْعَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ .

۱ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَنَكَتَ صَفْقَةَ  
الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْدَمَ.

۲ - فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے جماعت مسلمین میں نافر توڑ ڈالا اور امام کے معاہدہ کو توڑ دیا تو  
خدا کے سامنے مجزوم ہو کر آئے گا۔

## ایک ستونین والی باب

رعایا پر کیا حق امام واجب ہے اور امام پر رعایا کا حق

(باب) ۱۰۳ |

مَا يَجِبُ مِنْ حَقِّ الْإِمَامِ عَلَى الرَّعِيَّةِ وَحَقِّ الرَّعِيَّةِ عَلَى الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُوهْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي  
حَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مَا حَقُّ الْأِمَامِ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: حَقُّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ  
وَيَطِيعُوا، قُلْتُ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يَقْسِمُ بَيْنَهُمُ بِالسَّوِيَّةِ وَيَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، فَإِذَا كَانَ  
ذَلِكَ فِي النَّاسِ فَلَا يُبَالِي مِنْ أَخَذِ هُنَا وَهُنَا.

۱- ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کا حق لوگوں پر کیا ہے؟ فرمایا لوگ  
اس کا کلام سنیں اور اطاعت کریں اور رعایا کا حق امام پر یہ ہے کہ وہ مال و قیمت وغیرہ اپنی رعیت میں مساوی تقسیم کرے  
اور صل کرے اور جب امام ایسا ہو تو کوئی خوف نہیں کہ کوئی یہاں جائے یا وہاں جائے مفاہب مختلفہ کی ضلالت کا  
کوئی اثر نہ ہوگا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ  
يُوسُفَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا  
يَعْنِي [مِنْ] بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۲- ابو حمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ چار مرتبہ آپ نے فرمایا ہنگدائے چپے

مخالفت سامنے سے ہو یا پیچھے سے راہی طرف سے ہو یا بائیں طرف سے۔

۳۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَا تَخْتَانُوا وَلَا تَكْتُمُوا وَلَا تَغْتَابُوا هَذَا تَكْتُمُوا وَلَا تَجْهَلُوا أَيْمَتَكُمْ وَلَا تَصَدَّعُوا عَنْ حَبْلِكُمْ فَتَنْفَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ، وَعَلَى هَذَا فَلْيَكُنْ تَأْسِيسُ أُمُورِكُمْ وَالزَّمُوا هَذِهِ الطَّرِيقَةَ، فَإِنَّكُمْ لَوْ غَايَبْتُمْ مَا غَايَبَ مَنْ قَدَّمَاتٍ مِنْكُمْ مِمَّنْ خَالَفَ مَا قَدَّتْ دَعْوَى إِلَيْهِ لَبَدَّتُمْ وَخَرَجْتُمْ وَلَسَمِعْتُمْ وَلَكِنْ مَحْجُوبٌ عَنْكُمْ مَا قَدَّ غَايَبُوا وَ قَرِيبًا مَا يُطْرَحُ الْحِجَابُ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے والیان امر سے خیانت نہ کرو اور اپنے رہنماؤں سے نا انصافی نہ کرو اور اپنے اماموں سے جاہل نہ رہو اور اپنی رسی سے جدا نہ ہو ورنہ سست پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا خیزی ہو جائے گی تمہارے امور کی بنیاد اسی پر ہوئی چاہیے اور اسی طریقہ سے قائم رہو۔ کاش تم دیکھتے اس غدا ب کو جو تمہیں سے ان مرنے والوں نے دیکھا جنہوں نے مخالفت کی اس امر کی۔ جس کی طرف آئمہ علیہ السلام تم کو بلاتے ہیں اور البتہ منافی قول کے جہاد کی طرف نکلنے میں جلدی کرتے۔ لیکن جو انہوں نے دیکھا وہ تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے اور وقت قریب ہے کہ یہ پردہ تمہاری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جائے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ وَعَيْرِهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ النَّبَطِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: نُعِيَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله نَفْسُهُ وَهُوَ صَبِيحٌ لَيْسَ بِهِ وَجَعٌ۔ قَالَ: نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ۔ قَالَ: فَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَأَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ بِالسَّلَاحِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَسَعَدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله الْمُنْبَرِ فَقَعَى إِلَيْهِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «أَذْكُرُ اللَّهَ الْوَالِيَّ مِنْ بَعْدِي عَلَى النَّبِيِّ لَا يَزِيحُ عَلَيَّ عَلَى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَأَجَلُ كَيْبَرَهُمْ وَرَجِيمُ صَبِيحَهُمْ وَوَقَرَّ عَالَمُهُمْ وَلَمْ يَسْتَبِيحُوا بِهِمْ فَيَدْلَسُهُمْ وَلَمْ يُقْفِرْهُمْ فَيُكْفِرْهُمْ وَلَمْ يُفْلِقْ بَابَهُ دُونَهُمْ فَيَأْكُلْ قَوِيَهُمْ صَبِيحَهُمْ وَلَمْ يَخِيَرْهُمْ فِي بُعُوثِهِمْ وَقَبْطَمَ نَسْلَ أُمَّتِي، ثُمَّ قَالَ: [قَدْ] بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ فَأَشْهَدُ،»  
وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: هَذَا آخِرُ كَلَامٍ تَكَلَّمُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى مُنْبَرِهِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل نے نبی سلم کو خبر مرگ دی۔ وہ نماز ایک حضور زندرست تھے۔ اور کوئی تکلیف آپ کو نہ تھی حضرت نے نماز جماعت کے لئے نماز کرائی اور ہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ بدن پر ہتھیار سج کر آئیں۔



اشکر اسامی میں شامل ہونے کے لئے، لوگ جمع ہو گئے آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے مرنے کی خبر لوگوں کو سنائی پھر فرمایا میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اس والی کو جو میرے بعد ہو گا کہ وہ کوئی کام نہ کرے بلکہ یہ کہ مسلمانوں کی جماعت پر رحم کرے ان کے بڑوں کی عزت کرے، کمزوروں پر رحم کرے اور ان کے عالموں کو صاحب وقار جلنے۔ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے جس سے وہ ذلیل ہوں اور انھیں محتاج نہ بنائے کہ وہ کافر ہو جائیں اور اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔

پس اس صورت میں قوی لوگ فسینوں کو کھا جائیں گے اور ان کی بنیاد نہ اکھاڑو۔ انھیں جہاد پر بھیج کر اس صورت میں میری امت کی نسل منقطع ہو جائے گی پھر فرمایا۔ میں نے تسلیغ کر دی اور سبھار دیا۔ گواہ رہنا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آخری کلام تھا جو رسول اللہ نے منبر پر کیا۔

۵۔ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ وَعَبْرُهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَسَلٌ وَ تَبْنٌ مِنْ هَمْدَانَ وَ حُلْوَانٍ فَأَمَرَ الْعُرْفَاءَ أَنْ يَأْتُوا بِاللِّتَامِي، فَأَمَكَّتَهُمْ مِنْ دُرُوسِ الْأَرْفَاقِ يَلْمَقُونَهَا وَ هُوَ يَفْسِمُهَا لِلنَّاسِ قَدْحًا، قَدْحًا، فَقَبِلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَهُمْ يَلْمَقُونَهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْأِمَامَ أَبُو الْبَتَامِي وَ إِنَّمَا الْمَقْسَمُ هَذَا بِرِغَايَةِ الْأَبَا.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین کے پاس شہد اور انجیر ہمدان و حلوان سے آئے۔ آپ نے فرمایا وہ لوگ جنہیں شہر کے لوگوں کا پتہ رہتا ہے، کو حکم دیا کہ تینوں کو لائیں جب وہ آئے تو آپ نے ان کو شہد کی مشکوں کے دہانوں پر بٹھا دیا تاکہ وہ شہد کو چائیں اور دوسرے لوگوں کو پیالوں میں بھر بھر کر دیا۔ لوگوں نے کہا اسے امیر المؤمنین ان کو چائے کے لئے کیوں اجازت دی۔ فرمایا امام پیپوں کا باپ ہوتا ہے بر ان بچوں کے باپ کی رعایت سے چاٹ رہے ہیں یعنی اگر ان کے باپ کے پاس شہد آتا تو وہ اسی طرح بے تکلفی سے چاٹتے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَرْقِيٍّ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَحْبَهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ وَعَلِيٌّ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْدِي، فَقَبِلَ لَهُ: مَا مَعْنَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: قَوْلُ النَّبِيِّ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَيَّْ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، فَالْتَّ حُلٌّ لِنَفْسِكَ لِعَلَى نَفْسِهِ وَإِلَايَةٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَلَيْسَ لَهُ عَلَيَّ عِيَالٌ أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ إِذَا لَمْ يُجْرِ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ مَا كَانَ سَبَبَ إِسْلَامِ عَامَّةِ الْيَهُودِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ هَذَا الْقَوْلِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَأَنْتُمْ أَمِنُوا عَلَيَّ أَنْفُسِهِمْ وَعَلَى عِيَالِهِمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ میں ہر مومن کے نفس سے اولی ہوں اور میرے بعد اولی ہیں کسی نے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص قرضہ چھوڑے یا عیال بے معاش چھوڑے تو اس کا بار میرے اوپر ہے اور جو کوئی مال چھوڑے تو اس کا مالک اس کے ورثہ ہوں گے پس ایسا شخص جس کو مال بے سبب نہ ہونے کے اپنے اوپر قابو نہ ہو اور وہ دوسرے کا محتاج ہو اور اپنے اہل و عیال کے نفقہ کا کفیل نہ ہو تو نبی اور امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کے بعد میں ہونے والے امام ان کے کفیل ہوں گے اس طرح وہ لوگوں کے نفسوں سے اولی ہوں گے رسول کا یہی قول عام یہودیوں کے اسلام لانے کا سبب بنا۔ وہ خود بھی ایمان لائے اور ان کے اہل و عیال بھی۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ صَبَاحِ بْنِ سَبَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَوْ مُسْلِمٍ مَاتَ وَتَرَكَ دَيْنًا لَمْ يَكُنْ فِي قَسَادٍ وَلَا إِسْرَافٍ فَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ لَمْ يَقْضِهِ فَعَلَيْهِ إِنْ ذَلِكَ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : « إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ » <sup>(۱)</sup> الْآيَةَ فَهُوَ مِنَ الْغَارِمِينَ وَلَهُمْ مِنْ عِنْدِ الْإِمَامِ فَإِنْ حَبَسَهُ فَأْتَمَّهُ عَلَيْهِ .

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی مومن یا مسلم مر جائے اور وہ اپنے اوپر قرضہ چھوڑ جائے بشرطیکہ وہ قرضہ لغویات و فضول خرچی میں نہ ہو اور تو امام کا فرض ہے کہ اس کو ادا کرے اور اگر ادا نہ کرے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے کہ صدقات کے مستحق فقراء و مساکین ہیں۔ پس چونکہ وہ مومن مقروض ہے لہذا امام کے پاس اس کا حصہ ہے اس کو دنیا چاہیے اور اگر اس کو روک لے گا تو گنہگار ہوگا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّدِّيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حَنَانِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَصْلُحُ الْأِمَامَةُ إِلَّا لِرَجُلٍ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : وَرَعٌ يَحْجِرُهُ عَنْ مَنَاصِي اللَّهِ وَحِلْمٌ يَمْلِكُ بِهِ غَضَبَهُ وَحُسْنُ الْوَلَايَةِ عَلَى مَنْ يَلِي حَتَّى يَكُونَ لَهُمْ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى حَتَّى يَكُونَ لِلرَّعِيَةِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مگر وہ شخص جس میں تین خصلتیں ہوں اول پرہیزگاری جو اسے بچائے گناہ کرنے سے دوسرے حلم جس سے وہ اپنے غصہ پر قابو پائے تیسرے لوگوں پر اچھی حکومت کرے اور اپنے متعلقین سے اس طرح ملے جیسے باپ اپنی اولاد سے ملتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس طرح برتاؤ کرے جیسے ہر باپ اپنی رعایا سے۔

۹- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ طَبَرِ سَنَانَ يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ - قَالَ : قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَلَقِيتُ الطَّبْرِيَّ مُحَمَّدًا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَخْبَرَ نِي - قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام يَقُولُ الْمَغْرَمُ إِذَا تَدَيَّنَ أَوْ اسْتَدَانَ فِي حَقِّ - الْوَهْمُ مِنْ مُعَاوِيَةَ - أَحِلَّ سَنَةً فَإِنْ اتَّسَعَ وَإِلَّا قَضَى عَنْهُ الْإِمَامُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ .

۹- راوی معاویہ بن الحکم کہتا ہے۔ میں نے ملاقات کی ایک مرد طبرستانی سے جسے محمد کہتے تھے اس نے بیان کیا کہ مجھ سے بیان کیا امام رضا علیہ السلام نے کہ اگر غیر باطل امور میں کوئی مقروض ہے یا اس سے قرض طلب کیا گیا (تدین اور استدال میں شک کا تعلق معاویہ سے ہے کہ اس نے ان دونوں نظموں میں کون لفظ سنا تھا) تو اسے ایک سال کی حلت دی جائے گی اگر اس مدت میں وہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو خود دے۔ ورنہ امام یہ قرض بیت المال سے چکائے گا۔

## ایک سو چارواں باب

### تمام روئے زمین کا مالک امام ہے

(باب) ۱۰۴

أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام وَأَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْثَقْنَا اللَّهُ الْأَرْضَ وَنَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَالْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا ، فَمَنْ أَحْيَا أَرْضًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَلْيُؤَدِّ حَرَاجِبَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَ كَهَا أَوْ أَحْرَبَهَا وَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَ أَحْيَاهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَ كَهَا . يُؤَدِّي حَرَاجِبَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَظْهَرَ الْقَائِمُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ ، فَيَحْوِيهَا وَيَمْنَعُهَا وَيُخْرِجُهُمْ مِنْهَا ، كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَمَنْعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِبَعَتِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَبْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ .

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ میں حضرت علی کی ایک تحریر میں دیکھا کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں

میں جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے مجھے اور میرے اہل بیت کو اللہ نے زمین کا مالک بنا یا ہے ہم متقی ہیں اور زمین سب ہمارے لئے ہے مسلمانوں میں جو کوئی زمین حاصل کرے وہ اس کو آباد کرے تو اس کو چلپیے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اس کو خراج (ٹیکس و لگان) دے اور باقی کو خود کھائے پیے لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے یا اس کو تباہ و برباد کر دے اور ایک دوسرا مسلمان اس پر قابض ہو کر اسے آباد کرے تو وہ اس سے زیادہ مستحق ہے جس نے اسے چھوڑ دیا تھا اس مالک کو چاہیے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اسے خراج ادا کرے اور باقی وہ کھائے بہا تک کہ تمام آل محمد جہاد باسیف کریں اور زمین کو احاطہ کریں اور شرکوں اور کافروں کو نکال باہر کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرہ نماز سے نکال باہر کیا تھا البتہ جو مالک ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہو گا ان کو انہی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَمَّنْ رَوَاهُ قَالَ : الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ وَكَانَا ، فَمَنْ غَلَبَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْهَا فَلْيَسِّقِ اللَّهُ وَلْيُوَدِّحْ حَقَّ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلْيَبْرِقْ إِخْوَانَهُ ، فَإِنْ كَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَاللَّهُ وَرَسُولُهُ وَنَحْنُ بَرَاءٌ مِنْهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا۔ دنیا و ما فیہا اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے پس جو کسی حصہ زمین پر قابض ہو اس کو چلپیے۔ اللہ سے ڈرے اور اس کا حق ادا کرے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ اور اس کا رسول اور ہم اس سے الگ ہیں۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرِيدٍ قَالَ : رَأَيْتُ مَسْمَعًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَالًا فَرَدَّهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ : إِنِّي كُنْتُ وَوَلَيْتُ الْبَحْرَيْنِ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعِمِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَقَدْ جُنْتُ بِخُمْسِهَا بِمِائَتَيْ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَكَرِهْتُ أَنْ أَحْسِبَهَا عَنْكَ وَأَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَهِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا ، فَقَالَ : أَوْ مَالِنَا مِنَ الْأَرْضِ وَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا إِلَّا الْخُمْسُ؟ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا ، فَقُلْتُ لَهُ : وَأَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا سَيَّارٍ : قَدْ طَيَّبْنَا لَكَ وَأَخْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَسَمِّ إِلَيْكَ مَالَكَ ، وَكُلْ مَا فِي أَيْدِي شِعْتِنَا مِنَ الْأَرْضِ فَمَنْ فِيهِمْ مَحْلُومٌ حَتَّى يَقُومَ فَأْتِمْنَا فَيَجِيبِيهِمْ طَسُقْ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرِكْ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَأَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ فَأْتِمْنَا .

فَبَاخَذَ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَيُخْرِجُهُمْ مَعْرَةً قَالَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ : فَقَالَ لِي أَبُو سَيَّارٍ : مَا أَرَى أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ الصِّيَاعِ وَلَا مِمَّنْ يَلِي الْأَعْمَالَ يَأْكُلُ حَلَالًا غَيْرِي إِلَّا مَنْ طَيَّبُوا لَهُ ذَلِكَ .

۳۔ عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے مسیح کو مدینہ میں کہتے سنا کہ میں اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس لے گیا آپ نے اسے رد کر دیا۔ میں نے پوچھا کیوں رد کیا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میں بحرین میں غوط خوری پر مامور ہوا اور وہاں سے میں نے چار لاکھ درہم کے موتی حاصل کئے جس کا نمس انہی ہزار درہم آپ کی خدمت میں لایا ہوں میں نے اس امر کو برا سمجھا کہ جو آپ کا حق ہے اسے روکوں اور روگردانی کروں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اموال میں اس حق کو مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا زمین اور اس کی پیداوار میں ہمارا حق میں جس ہی ہے اسے ابوسایار تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے۔

جو کچھ ان زمینوں سے پیدا ہو وہ سب ہمارے لئے ہے میں نے کہا میں کن مال حافر کروں۔ فرمایا اے ابوسایار ہم نے اس کو تمہارے لئے پاک قرار دیا اور حلال و جائز کیا اس کو اپنے مال میں شامل کرو۔ ہمارے شیعوں کے پاس جو کچھ از قسم زمین ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جب تک قائم آل محمد کا ظہور ہو وہ دشمنوں سے زمین کو نکال لیں گے اور ان کو دولت سے باہر کر دیں گے عمر بن یزید کہتا ہے ابوسایار نے کہا میرے سوا حلال کھانے والے زمینوں کی پیداوار سے اور ان کے حاملوں میں کوئی نہیں ہاں صرف وہ لوگ جن کے لئے آئندہ حلال کر دیا ہو۔

۴۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَمَا عَلَى الْأِمَامِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَحَلَّتْ يَا أَبَانُ ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لِلْأِمَامِ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَيَدْفَعُهَا إِلَى مَنْ يَشَاءُ ، جَائِزٌ لَهُ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ ، إِنَّ الْأِمَامَ يَا أَبَانُ ! لَا يَبِيتُ لَيْلَةً أَبَدًا وَرَبُّهُ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يَسْأَلُهُ عَنْهُ .

۴۔ ابولصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا امام پر بھی زکوٰۃ ہے فرمایا۔ اے ابو محمد تم نے اوروں کا قیاس ہم پر کیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت امام کے ہے وہ جہاں چاہتا ہے اس کو رکھتا ہے اور جس کو چاہتا دے ڈالتا ہے یہ اللہ کی طرف سے امام کے لئے جائز ہے اے ابو محمد امام نہیں گزارتا کوئی ایسی رات کہ اس کی گردن پر کوئی ایسا حق ہو جس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے۔

۵۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْثَانِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَوِ الْمُعَلَّى ابْنِ حُنَيْسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا لَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ ؟ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ جِبْرَائِيلَ

وَأَمْرُهُ أَنْ يَحْرِقَ بِإِنْفَامِهِ ثَمَانِيَةَ أَنْهَارٍ فِي الْأَرْضِ ، مِنْهَا سَبْعَانُ وَحَبِخَانُ وَهُوَ نَهْرٌ بَلِيحٌ  
وَالْحَشْوَعُ وَهُوَ نَهْرُ الشَّاشِ (۱) وَمَهْرَانُ وَهُوَ نَهْرُ الْهِنْدِ وَنَبْلُ مِصْرَ وَ دِجْلَةُ وَالْفُرَاتُ ، فَمَا سَقَّتْ أَوْ  
اسْتَقَّتْ فَهِيَ لَنَا وَمَا كَانَ لَنَا فَهِيَ لِشِيعَتِنَا وَكَأَيُّ لَعْدُ وَنَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَصَبَ عَلَيْهِ وَإِنَّ وَ لِسْنَا لِنَبِي  
أَوْسَعَ فَمَا بَيْنَ ذِهِ إِلَى ذِهِ - يَعْنِي بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - ثُمَّ تَلَاهُهَا آيَةَ : وَقُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (الْمَعْصُومِينَ عَلَيْهَا) خَالِصَةً (لَهُمْ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بِإِلَّا غَصَبَ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا۔ اس زمین پر آپ کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر حضرت مسکرائے فرمایا۔ اللہ  
نے جبرئیل کو اس حکم کی تعمیل کو بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر اٹھ نہریں بہا دیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں سب جہاں یہ  
بلخ میں ہیں شروع یہ دریا برف پوش ہے ہر ان دریا کے کنارے گنگا جو ہندوستان میں ہے نیل مصر میں ہے اور دجلہ اور فرات  
اور ہر وہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیراب ہوتے ہیں یا ڈول اور رسی کے ذریعہ سے، پس وہ پانی ہمارا ہے اور  
جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے ہمارے دشمن کا اس میں کوئی حق نہیں۔ مگر غاصب بن کر ہمارا دوست مالک ہے جو اس کے اور  
اس کے درمیان ہے یعنی مابین زمین و آسمان، پھر یہ آیت پڑھی۔ ان لوگوں سے کہہ دو جو اس دنیا میں ایمان لائے ہیں اور ان  
کا حق چھینا گیا ہے) روز قیامت وہ سب خاص ان کا ہو گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ : كُنْتُ  
إِلَى الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جَعَلْتُ فِذَاكَ رُؤْيِي لَنَا أَنْ لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا الْخُمْسُ ، فَجَاءَ  
الْجَوَابُ : أَنَّ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۶۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ ہم سے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں سوائے خمس کے رسول کا  
اور کوئی حق نہیں حضرت امام نے جواب میں لکھا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے رسول اللہ کا ہے

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَأَقْطَعَهُ الدُّنْيَا قَطِيعَةً ، فَمَا كَانَ لِآدَمَ ﷺ فَلِرَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ ، وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ لِلْأُمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ .

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو تمام روئے زمین کا ان کو مالک بنا دیا۔ پس جو کچھ  
آدم کے لئے تھا وہ سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے  
وہ سب آئمہ آل محمد کے لئے ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقَضْلِ بْنِ شَادَانَ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرَائِيلَ عليه السلام كَرَّمِي بِرَجُلِهِ خَمْسَةَ أَنْهَارٍ وَلِسَانُ الْمَاءِ يَتَّبِعُهُ : الْفُرَاتَ وَدِجْلَةَ وَنَهْلَ مِصْرَ وَمَهْرَانَ وَنَهْرَ بَلْخَ فَمَا سَقَتْ أَوْسَمِي مِنْهَا فَلِلْإِمَامِ وَالْبَحْرِ الْمُطَيِّفِ بِالْدُّنْيَا [لِلْإِمَامِ] .

عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ السَّرِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ : لَمْ يَكُنْ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ يَعْدِلُ بِهَشَامِ بْنِ الْحَكَمِ شَيْئًا وَكَانَ لَا يَغِيبُ إِتْيَانُهُ ، ثُمَّ انْقَطَعَ عَنْهُ وَخَالَفَهُ وَكَانَ سَبَبُ ذَلِكَ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ أَحَدَ رِجَالِ هِشَامٍ وَوَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مُلَاحَاةٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِمَامَةِ ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ : الدُّنْيَا كُلُّهَا لِلْإِمَامِ عليه السلام عَلَى جِهَةِ الْمَلِكِ وَأَنَّهُ أَوْلَى بِهَا مِنَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمْ وَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ : [لَيْسَ] كَذَلِكَ ، أَمْلاؤُكَ النَّاسَ لِمَهُ إِلَّا مَا حَكَمَ اللَّهُ بِهِ لِلْإِمَامِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْخُمْسِ وَالْمَغْنَمِ فَذَلِكَ لَهُ وَ ذَلِكَ أَيْضًا قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ لِلْإِمَامِ أَيْنَ يَضَعُهُ ؟ وَ كَيْفَ يَضَعُهُ ؟ فَتَرَا صَبَا بِهَشَامِ بْنِ الْحَكَمِ وَ صَارَا إِلَيْهِ ، فَحَكَمَ هِشَامٌ لِأَبِي مَالِكٍ عَلَى ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ فَقَضَيْتُ ابْنَ أَبِي عُمَيْرٍ وَ هَجَرَ هِشَامًا بَعْدَ ذَلِكَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین پر جبرئیل نے پانچ دریا پیدا کئے جن سے فرات و دجلہ و نیل و دھران و ہیران و جھوٹ نیکے پل سے یہ سب اور جہاں سے لوگ ہانی جیتے ہیں امام کے لئے ہے اور وہ سمندر و دنیا کو گھیرے ہوئے ہے امام کا ہے۔  
سری بن ربیع سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر ہشام ابن حکم کی برابری کو نہیں جانتا تھا اور کسی دن اس کے پاس آنے سے نہیں رکتا تھا پھر قطعاً تعلق کر لیا اور اس کا مخالف ہو گیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ابومالک خضرمی ہشام کا خاص آدمی تھا اس کے اور ابی عمیر کے درمیان امر امامت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ابن ابی عمیر کہتا تھا کہ دوئے زمین کی ہر تھک امام ہے وہ ان سب سے اول ہے جو مالک زمین بنے ہوئے ہیں اور ابومالک کہتا تھا ایسا نہیں ہے جس چیز کا جہاں تک ہے وہ اسی کا ہے سوائے اس کے جس کا حکم خدا نے امام کے لئے دیا ہے۔ جیسے مال نئے جس اور غنیمت، یہ چیزیں بے شک امام کی ہیں اسے اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ آخر دونوں اس پر راضی ہو گئے کہ ہشام سے دریافت کریں چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آئے۔ ہشام نے ابن مالک کے قول سے موافقت کی۔ اس پر ابن ابی عمیر کو غصہ آیا اور ہشام سے اس کے بدلنا بدلنا ترک کر دیا۔

# ایک سو پانچواں باب

## جب امام علیہ السلام ولی امر ہو تو اس کی سیرت اور طعام و لباس

(باب) ۱۰۵

سیرة الإمام فی نفسه و فی المطعم و الملبس إذا ولی الأمر

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حَمِيدٍ وَ جَابِرِ الْمَدِينِيِّ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي إِمَامًا لِخَلْقِهِ، فَفَرَسَ عَلِيٌّ التَّقْدِيرَ فِي نَفْسِي وَ مَطْعَمِي وَ مَشْرَبِي وَ مَلْبَسِي كَضَعْفَاءِ النَّاسِ، كَيْ يَتَقَدَّرَ الْفَقِيرُ بِفَقْرِي وَلَا يُطْفِي الْقَنِيَّ غِنَاهُ.

۱۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے خدانے مجھے خلق کا امام بنایا ہے پس میرے لئے ایک مقدار معین کر دی ہے کھانے پینے اور پہننے کی ضعیف اور کمزور آدمیوں کی طرح تاکہ فقیر میرے فقر کی پیروی کرے اور غنی اس سے سرکشی نہ کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَوْمًا: جُعِلَتْ فِدَاكَ ذَكَرْتُ آلَ فُلَانٍ وَ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ التَّعَبِ فَقُلْتَ: لَوْ كَانَ هَذَا إِلَيْكُمْ لَعَشْنَا مَعَكُمْ، فَقَالَ: هَيْهَاتَ يَا مُعَلَّى أَمَا اللَّهُ أَنْ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَ إِلَّا سِيَّاسَةَ اللَّيْلِ وَ سِيَاحَةَ النَّهَارِ وَ لَبَسَ الْحَشِينَ وَ أَكَلَ الْجَشِيبَ، فَزَوَى ذَلِكَ عَمَّا، فَهَلْ رَأَيْتَ ظُلَامَةً قَطُّ صَبَّرَهَا اللَّهُ تَعَالَى نِعْمَةً إِلَّا هَذِهِ.

۲۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک دن کہا کہ مجھے ایک دن خیال آیا۔ نبی عباس کی حکومت و دولت و عیش و عشرت کا میں نے دل میں کہا۔ اگر یہ حکومت آپ کے لئے ہوتی تو ہم بھی عیش سے زندگی بسر کرتے حضرت نے فرمایا ولے ہو تم پر اسے معلیٰ اگر ایسا ہوتا تو ہم راتوں کو عبادت کرتے اور دنوں میں لوگوں کی خبر گیری کا کام انجام دیتے مونا کپڑا پہنتے، گھٹیا قسم کا کھانا، کھاتے، خدانے ہمیں اس دولت سے دور رکھا یہ ظلم نعمت بن گیا ہے ہمارے لئے (اس نعمت دلے اپنے ظلم کے باعث عذاب الہی میں گرفتار ہوں گے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍاءَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَمْرِوهُمَا



بِأَسَانِيدٍ مُخْتَلِفَةٍ فِي اخْتِجَاحِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِيَّ عَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ حِينَ لَيْسَ الْعَبَاءُ وَتَرَكَ الْمَلَائِكَةَ  
 وَشَكَاهُ أَحْوَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ زِيَادٍ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَدْ غَمَّ أَهْلَهُ وَأَحْزَنَ وَلَدَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ  
 أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلِيُّ بْنُ عَاصِمِ بْنِ زِيَادٍ ، فَجِيءَ بِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ عَبَسَ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا  
 اسْتَحْيَيْتَ مَنْ أَهْلَكَ ؟ أَمَا رَحِمْتَ وَلَدَكَ ؟ أَتَرَى اللَّهَ أَحَلَّ لَكَ الطَّيِّبَاتِ وَهُوَ يَتَكْرَهُ أَخْذَكَ مِنْهَا ، أَنْتَ  
 أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ لَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ : «وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ فَفِيهَا فَكَيْهٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ  
 الْأُكْمَامِ» أَوْ لَيْسَ [الله] يَقُولُ : «مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ (إِلَى قَوْلِهِ) يَخْرُجُ  
 مِنْهُمَا اللَّوْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ» فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَبْدَأُ نِعَمَ اللَّهِ بِالْقَعَالِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ ابْتِدَائِهَا بِالْمَقَالِ وَقَدْ قَالَ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا نِيعْمَةٌ رَبِّكَ فَحَدِّثْ» فَقَالَ عَاصِمٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْنِي مَا اقْتَصَرْتَ فِي  
 مَطْعَمِكَ عَلَى الْجُشُوبَةِ وَفِي مَلْبَسِكَ عَلَى الْحُشُونَةِ ؟ فَقَالَ : وَيْحَكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَمَ عَلَى  
 أُمَّةٍ الْمَدْلِ أَنْ يَقْدَرُوا أَنْفُسَهُمْ بِضَعْفَةِ النَّاسِ ، كَيْلًا يَتَّبِعَ بِالْفَقِيرِ فَقْرَهُ ، فَالْقَى عَاصِمٌ بْنُ زِيَادٍ  
 الْعَبَاءَ وَلَيْسَ الْمَلَائِكَةَ .

۳۔ عاصم بن زیاد کے متعلق اس کے بھائی ربیع بن زیاد نے امیر المؤمنین سے یہ شکایت کی کہ اس نے موتے کپڑے کا  
 لباس پہننے اور نرم کپڑا پہننا ترک کر دیا ہے اس کے بال بچے اور اس کا باپ تارک دنیا ہونے کی بنا پر سخت پریشان ہے حضرت  
 نے فرمایا۔ عاصم کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ کے چہرے پر آثار غضب نمایاں ہوئے حضرت نے فرمایا۔ تجھے اپنے اہل و  
 عیال سے شرم نہیں آتی، کیا تجھے اپنی اولاد پر رحم نہیں آتا جس خدا نے پائیزہ چیزوں کو تیرے لئے حلال کر دیا ہے کیا تو اس کے  
 استعمال کو بڑا جانے کا خدا کے نزدیک تیرا یہ عمل سست و ضعیف ہے۔

اسے عاصم کیا خدا یہ نہیں فرماتا۔ اور زمین کو ہم نے لوگوں کے لئے بیوسے اور گھوڑوں کے خوشوں پر غلات ہوتے ہیں۔  
 پیدا کئے کیا خدا یہ نہیں فرماتا کہ دو دریا (کھاری اور ٹیٹے) ملتے ہیں اور ان کے درمیان ایک روک ہے جس سے وہ ایک دوسرے  
 کی طرف نہیں بڑھتے تا انیک فرمایا ان کے اندر موتی اور مونچھے نکلتے ہیں پس لوگو خدا کے لئے خدا کی نعمتوں کا عملی طور پر کام میں لانا  
 اس سے زیادہ محبوب خدا ہے، صرف زبانی ذکر کرنے اور ان کے استعمال سے اجتناب کرنے سے۔ لیکن ذکر بھی کرنا چاہیے۔ جیسا کہ فرماتا  
 ہے اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ عاصم نے کہا۔ اے امیر المؤمنین پھر آپ کیوں کمتر قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ وائے ہو  
 تجھ پر خدا نے آتم عدل پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو غریب لوگوں جیسا نفس بنا لیں تاکہ فقیر اپنے فقر کے صدمے سے ہلاک  
 نہ ہو۔ عاصم نے اپنی گڈری اتار ڈالی اور نرم لباس پہن لیا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقِبَ بْنِ الْحَزْنِ بْنِ

عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع وَرَأَيْتُ فِي رَأْيِي فِي ذَلِكَ يَوْمٍ بَنِي أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخَشِينَ ، يَلْبَسُونَ الْبَسَّ الْبَسَّ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْبَسُ فِي ذَلِكَ فِي رَمَانٍ لَا يُسْكِرُ [عَلَيْهِ] وَلَوْ بَسَّ مِثْلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَهْرًا بِهِ ، فَخَيْرٌ لِبَاسٍ كُلِّ رَمَانٍ لِبَاسِ أَهْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّ قَائِمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ نَبَسَ نَبَاتَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَارَ بِسِيرَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے سوال کیا حضرت علی تو بہت گھٹیا لباس پہنتے تھے یعنی چادر ہم تمیٹ کی قمیص اور آپ قمیٹی لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تھے جب وہ برا نہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ صحیح معنی میں اسلامی حکومت تھی، اگر ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تو ہر طرف سے مذمت ہونے لگتی جب ہمارے قائم ظہور فرمائیں گے تو حضرت علی کا لباس پہنے ہوں گے اور انہی کی سیرت پر عامل ہوں گے۔

## ایک سو چھ واں باب

### نادر

(بَابُ نَادِرٍ) ۱۰۶

۱ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنَجِّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ : قَالَ : عَطَسَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا يُقَالُ لِلْإِمَامِ إِذَا عَطَسَ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ (۱) : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ .

۱۔ راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی۔ میں نے پوچھا۔ جب امام کو چھینک آئے تو کہنا چاہیے۔ فرمایا۔ یوں کہیں۔ اللہ کا تم پر درود ہو۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبْيُورِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ الْقَائِمِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : لَا ، ذَاكَ اسْمُ سَمَى اللَّهِ بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، لَمْ يُسَمَّ بِهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَا يُسَمَّى بِهِ بَعْدَهُ إِلَّا كَافِرٌ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : بَقِيَّةَ

اللَّهِ خَيْرَ أَعْمَالِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ» (۱)

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قائم آل محمد کو امیر المؤمنین کہہ سکتے ہیں۔ فرمایا۔ نہیں یہ نام اللہ نے امیر المؤمنین کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم نہ ہوگا مگر کافر میں نے کہا۔ پھر قائم آل محمد کے لئے کیا کہیں۔ فرمایا۔ السلام علیک یا بقیۃ اللہ۔ پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لائے والے ہو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ، أَمَا سَمِعْتَ فِي كِتَابِ اللَّهِ «وَنَمِيرُ أَهْلَنَا». وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ: لِأَنَّ مِيرَةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِنْدِهِ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ.

۳۔ مومنین کا توشہ علم ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ أَبِي الرَّبِيعِ الْقَرْنِيِّ عَنِ جَابِرٍ. عَنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: اللَّهُ سَمَّاهُ، وَهَكَذَا أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ: «وَإِذَا حَدَّ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولِي وَأَنَّ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

۴۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المؤمنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں یونہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔  
توضیح: قرآن میں امیر المؤمنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ جامع القرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث تدریسی ہے۔

## ایک سو سوال و جواب

### ولایت کے متعلق نکات و لطائف

(باب ۱۰۷)

فِيهِ نَكَاتٌ وَنُتْفَةٌ مِنَ التَّنْزِيلِ فِي الْوَلَايَةِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ بَعْضِ أَصْحَابِنَا

عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدْبٍ، عَنْ سَالِمِ الْحَنَاطِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ» قَالَ : هِيَ الْوَلَايَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر، تاکہ تو صاف عربی زبان میں لوگوں کو ڈراتے۔ فرمایا یہ امیر المؤمنین کی ولایت کے بارے میں ہے۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْكِينٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا» قَالَ : هِيَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آسیہ روہم نے امانت کو آسمان وزمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ دراصل کیا کہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔ فرمایا یہ امانت ولایت امیر المؤمنین ہے۔

۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْحَشَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ : بِمَا جَاءَهُ مُحَمَّدٌ عليه السلام مِنَ الْوَلَايَةِ وَلَمْ يَخْلُطُوهَا بِوَلَايَةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ ، فَهَوَ الْمُتَلَبِّسُ بِالظُّلْمِ .

۳۔ راوی نے کہا، یہ جو لوگ ہم پر ایمان لائے۔ اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔ کیا مطلب ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسول لے کر آئے اور اس سے اپنے ایمان کو فلاں فلاں کی ولایت سے مخلوط نہ کیا۔ کیونکہ وہ ظلم سے مخلوط ہوتا ہے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمِ الصَّحَّافِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَبِمَا كَفَرْتُمْ كُفِرْتُمْ بِهِ» فَقَالَ : عَرَفَ اللَّهُ إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وَكَفَرَهُمْ بِهَا ، يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَيْثَاقَ فِي صَلْبِ آدَمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَهُمْ ذُرَّ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر، فرمایا۔ خدا عزت کرے، ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے، اور اس سے انکار کرنے والوں کی، جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلبِ آدم میں بصورتِ ذرہ تھے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « يَوْمُونَ بِالنَّذْرِ » قَالَ : يَوْمُونَ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ مِنْ وِلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آسے یوفون بالنذر کے متعلق مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا نَزَلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ » قَالَ : الْوَلَايَةُ .

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ توبت و انجیل پڑھتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا) فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ الْمُتَنَّبِيِّ ، عَنْ رِزَاةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « قُلْ لَأَسْأَلَنَّكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام .

۷۔ آسے قل لا استلکم کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اجر ہم آئمہ کی محبت ہے جو ذوی القربی رسول ہیں۔

۸۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (فِي وِلَايَةِ عَلِيِّ) وَوَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ ) فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا » هَكَذَا نَزَلَتْ .

۸۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت من یطع اللہ ورسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر ائمہ کی ولایت ہے پس اس کو پوری پوری کامیابی ہوئی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا رَسُولَ اللَّهِ » فِي عَلِيٍّ وَالْأئِمَّةِ وَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّ اللَّهُ مِنْهَا قَالُوا ۝

۹۔ راوی نے آئمہ کی اسناد سے بیان کیلئے کہ آیت "تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلعم کو اذیت دو (علی اور آئمہ کے بارے میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰ کو امت موسیٰ نے (گو سالہ پرستی میں وصی موسیٰ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کرے کہ پس بری ہے اللہ اس چیز سے جو انہوں نے بیان کیا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ السَّيَّارِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « فَمَنْ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلَّ وَلَا يَشْقَى » قَالَ : مَنْ قَالَ بِالْأئِمَّةِ وَاتَّبَعَ أَمْرَهُمْ وَلَمْ يَجِرْ طَاعَتَهُمْ ۝

۱۰۔ راوی کہتے ہیں کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ گمراہ نہ ہوا اور نہ شقی ہوا، امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے آئمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوا۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَهُ » قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا وَلَدَهُ مِنَ الْأئِمَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝

۱۱۔ راوی نے آیت قسم کھانا ہوں میں اس شہر کی درناں کیا تم اس میں چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی۔ امام سے دریافت کیا۔ فرمایا والد سے مراد ہیں امیر المؤمنین اور ما والد سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَوْرَمَةَ وَجَدَّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : « وَاعْلَمُوا أَنْتُمْ عَنِ اللَّهِ حُسْنًا وَلِلَّهِ حُكْمُهُ وَاللَّهُ سَوَّلَ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَلِلَّذِينَ آمَنُوا وَالْأئِمَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۝

۱۲- آیت "جان لوجومال قیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربی کا ہے" کے متعلق امام سے سوال کیا گیا۔ فرمایا۔ ذوی القربی سے مراد ہیں امیر المؤمنین اور دیگر آئمہ۔

۱۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ مِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ يَعْدِلُونَ » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ .

۱۳- راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت - ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۱۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَرْزَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَنْبَرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ » قَالَ : أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَئِمَّةُ « وَ آخَرُ مُتَشَابِهَاتٍ » قَالَ : فَلَانٌ وَ فَلَانٌ « فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ » أَصْحَابُهُمْ وَ أَهْلُ وَ لَا يَتَّبِعُونَ مَا نَشَأَبَهُ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّاكِعُونَ فِي الْعِلْمِ ، أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۴- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت - وہ، وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں، فرمایا۔ اس سے مراد ہیں امیر المؤمنین اور آئمہ ہیں اور باقی متشابہات ہیں۔ فرمایا۔ ان سے مراد فلاں فلاں اور جن لوگوں کے دلوں میں کمی ہے اس سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست۔ جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں۔ فتنہ کی خواہش کرتے ہیں اور اس کی تاویل کرنے کے لئے۔

اور نہیں جانتے اس کی تاویل، مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور اس سے مراد امیر المؤمنین اور دیگر آئمہ۔

۱۵ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنِ الْمُتَنَسِّي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِجَنَّةٍ » يَعْنِي بِالْمُؤْمِنِينَ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَمْ يَتَّخِذُوا الْوَلَايَةَ مِنْ دُونِهِمْ .

الاعراب  
4/181اعراب  
3/6توبہ  
9/14

۱۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آبیہ کیا۔ تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم لوہی چھوڑ دے جاؤ گے۔ اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا۔ جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا راز دار نہیں بنایا دینے امیر المومنین علیہ السلام اور ان لوگوں نے آئمہ کے سوا کسی کو راز دار نہیں بنایا۔

۱۶۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُوهْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنِ الْحَلِيجِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا» [قَالَ] قُلْتُ: مَا السَّلْمُ؟ قَالَ: الدُّخُولُ فِي أَمْرِنَا

۱۶۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آبیہ۔ اگر وہ کفار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کرو۔ راوی کہتے ہیں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا۔ ہمارے امر میں داخل ہونا۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «لَنْزَكُمَنْ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ» قَالَ يَأْذُرَادَةُ أَوْلَمْ تَرَ كَبَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَيْبِهَا طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ فِي أَمْرِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ .

۱۷۔ آبیہ۔ تم فرد ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں پھنسو گے، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں فلاں کے پھندے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنسی

۱۸۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُوهْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنْدَبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (ع) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ وَصَّيْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ» قَالَ : إِمَامٌ إِلَى إِمَامٍ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آبیہ۔ ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنِ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا» قَالَ : إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ جَرَتْ بَعْدَهُمْ فِي الْأُمَّةِ كَالْحَيَّةِ ، ثُمَّ يَرْجِعُ الْقَوْلُ مِنَ اللَّهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ : «فَإِنْ آمَنُوا (بِعَنَى النَّاسِ) بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ (بِعَنَى



عَلَيْتَا وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَيْمَةَ عَلَيْهَا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۝

۱۹۔ آئیہ ”کہو ہم ایمان لائے اللہ پر، اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے“ فرمایا۔ اس سے مراد ہیں علی و فاطمہ جسٹ حسین اور جاری ہو ایہ امر بعد میں آئمہ علیہم السلام کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہونے سے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لئے یعنی علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور دیگر آئمہ علیہم السلام تو وہ ہرایت یافتہ ہوں گے اور اگر انھوں نے روگردانی کی تو یہ بدبختی اور تفرقہ پردازی ہوگی۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُهَذَّبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَجَلَانِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هَذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: هُمُ الْأَيْمَةُ عَلَيْهَا وَ مَنِ اتَّبَعَهُمْ.

۲۰۔ آئیہ۔ ان اولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا والذین آمنوا سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے ان کا اتباع کیا۔

۲۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنِ ابْنِ أُدَيْبَةَ، عَنْ مَالِكِ الْجَهَنِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ: قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَ أَوْحِي إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنَ لِأَنِّي نَزِدُكُمْ بِهِ وَ مَنِ بَلَغَ» قَالَ: مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَامًا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَمَنْ يُنَزِّدُ بِالْقُرْآنِ كَمَا أَنْزَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ اوحی الی الخ کے متعلق فرمایا کہ من بلغ سے مراد یہ ہے کہ آل محمد سے ہر زمانہ میں ایک امام ہو جو لوگوں کو فذاب خدا سے اسی طرح ڈرانے جیسے رسول خدا نے ڈرایا تھا

۲۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُغْضَلِ بْنِ مَالِجٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَلَقَدْ عَاهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسَى وَ لَمْ يَجِدْ لَهُ عَزْمًا» قَالَ: عَاهَدْنَا إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَيْمَةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَتَرَكَ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنَّهُمْ هَكَذَا وَ إِنَّمَا سُمِّيَ أَوْلَى الْعَزْمِ لِأَنَّهُ عَاهَدَ إِلَيْهِمْ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَ الْمُهَدِيِّ وَ سِبْرَتِهِ وَ أَجْمَعَ عَزْمُهُمْ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ وَ الْأَقْوَارِ بِهِ.

۲۲۔ آئیے، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کہ متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا یعنی محمد اور آل محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی اور اولو العزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے حضرت رسول خدا اور ان کے اوصیاء اور امام ہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

۲۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهَدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ (كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْأئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ دَرَجَاتِهِمْ) فَتَسِيءُ» هَكَذَا وَاللَّهُ نَزَلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیے نقد عہدنا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد و آل محمد و ائمتہ اور حسن و حسین اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد پر یونہی نازل آیت ہوا۔

۲۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ، عَنِ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ «فَأَسْتَمِسُكَ بِالَّذِي أَوْحَى إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ: إِنَّكَ عَلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ.

۲۴۔ آئیے۔ اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم پر ہو، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم رہو اور علی صراطِ مستقیم ہیں۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْدَانَ، عَنْ مُنْجَلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَكَذَا: «بِسْمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ (فِي عَلِيٍّ) نَبِيًّا».

۲۵۔ آئیے، ہر اے جو انھوں نے خرید اپنے نفسوں کے لئے بائیں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی۔ اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔

۲۶ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنْجِلٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ هَكَذَا: «وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا (فِي عَلِيِّ) فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ».

۲۶- راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے (علی کے بارے میں) تو تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ۔

۲۷ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنْجِلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا نَزَّلْنَا (فِي عَلِيِّ) نُورًا مُبِينًا».

۲۷- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کجبرئیل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ اسے وہ لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے علی کے بارے میں، بصورت نور مبین۔

۲۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَّارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيِّ) لَكُنَّ خَيْرَ أُمَّةٍ».

۲۸- فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، اگر وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارے میں) تو یہ ان کے لئے بہتر امت ہے۔

۲۹ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَائِ، عَنْ مَنْسِيِّ الْحَنَاطِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ» قَالَ: فِي وَلايَتِنَا.

۲۹- فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، اے ایمان لانے والو، سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ یہ آیت ہماری ولایت کے متعلق

۳۰۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ  
عَنِ الْمُنْذَلِيِّ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ «بَلْ تُؤْتِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا»  
قَالَ: «وَلَا يَتَمُّوهُمُ» وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى» قَالَ: «وَلَا يَتَمُّوهُمُ» وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى» قَالَ: «وَلَا يَتَمُّوهُمُ» وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى» قَالَ: «وَلَا يَتَمُّوهُمُ»  
الْأُولَى ۞ مُحَمَّدٌ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى»

۳۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئید۔ انھوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کر کے) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اس سے مراد ولایت امیر المؤمنین ہے یہی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں تھا

۳۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: «أَفْكَلَمَا جَاءَكُمْ مُحَمَّدٌ (مُحَمَّدٌ) بِمَا لَاتَهُوْا أَنْفُسَكُمْ (بِمَوَالِيهِ)  
عَلَيْهِ (فَأَسْتَكْبِرْتُمْ فَفَرِّقُوا (مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ) كَذَّبْتُمْ وَفَرِّقُوا تَقْتُلُونَ»

۳۱۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کے متعلق۔ جب لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبت علی) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آل محمد سے) تم نے جھٹلایا۔ اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔

۳۲۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ  
الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ» بِوَلَايَةِ عَلِيِّ عليه السلام «مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ» يَا أَيُّهَا مَنْ  
وَلَايَةِ عَلِيِّ عليه السلام هَكَذَا فِي الْكِتَابِ مَخْطُوطَةٌ.

۳۲۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ دشوار ہے مشرکین پر (امرو ولایت علی) جس کی طرف تم نے بلایا۔ دے محمد کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

۳۳۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ هَالِلٍ، عَنْ أَبِي  
عَنْ أَبِي السَّفَاتِيحِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ» فَقَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ بِالنَّبِيِّ عليه السلام وَ  
بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ وَوَلَدِهِ عليهم السلام فَيُنْصَبُونَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَتْهُمْ شِعْمُهُمْ قَالُوا: «الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ» يَعْنِي هَدَانَا اللَّهُ فِي وِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ

مِنْ وُلْدِهِ ۖ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

۳۳۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آئیہ۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی، اگر خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلا یا جلے گا نبی و امیر المؤمنین اور ان آئمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پس ان کے شیعہ کہیں گے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے، جس نے دین حق کی ہدایت کی۔ اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ یعنی خدا نے ہم کو ولایت امیر المؤمنین اور دیگر آئمہ کی طرف ہدایت کی۔

۳۴۔ الْحَسْبُ بِنُحَيْبٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نُجَيْبٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَوْرَمَةَ وَخُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۚ عَنِ النَّبَأِ الْعَظِيمِ» قَالَ: النَّبَأُ الْعَظِيمُ الْوَلَايَةُ، وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: «هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ» قَالَ: الْوَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۳۴۔ آئیہ۔ لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ بنا علیہم سے مراد ولایت علی ہے میں نے سوال کیا۔ ولایت خدا مراد نہیں۔ فرمایا۔ ولایت امیر المؤمنین مراد ہے۔

توضیح:- اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیر المؤمنین کو ولی ماننا ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسول کی معرنت اور ان پر عمل صحیح بدون ولایت علی کو تسلیم کئے ممکن نہیں ہوگا ولایت امیر المؤمنین کو تسلیم کرنا، خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو شخص اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ در حقیقت بادشاہ وقت کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔

۳۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّيْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا» قَالَ: هِيَ الْوَلَايَةُ.

۳۵۔ آئیہ۔ اسے رسول دین صیغہ پر ثابت قدم رہو۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

۳۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْمَدَائِنِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۳۶۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسہ ہم روز قیامت عدل کی ترازو میں رکھیں گے۔ کے متعلق فرمایا۔ یہ انبیاء اور اوصیاء انبیاء ہیں۔

**توضیح :-** روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازو جیسی نہ ہوگی ہر شے کے تولنے کی ایک جہد اگانہ میزان ہوتی ہے لکڑی کے تولنے کی ترازو اور پے فلہ تولنے کی اور پے اور سونا چاندی تولنے کی اور، بال جیسی چیزوں کو تولنے کی میزان الگ ہے اگر سجاد تولنا ہو تو اس کی میزان تھوڑا میٹر ہے اگر کسی شعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان الفاظ ہیں اور اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی امت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہوگی آنحضرت کے امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر ائمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل، عملی رسول ہے اسی لئے رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی انت میزان الاعمال وانت صراط المستقیم۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْمُصَلِّ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : **وَأَمَّا بَقَرَاتٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ** ، قَالَ : **فَالُوا : أَوْ بَدِّلْ عَلَيْنَا** عليه السلام .

۳۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا یا تو اس قرآن کے علاوہ دوسرا سماں لاؤ یا اس کو بدل دو۔ فرمایا امام نے کہ لوگوں نے اس کے جواب میں کہا کہ اے رسول! علی کو بدل دو (ہمیں تو عداوت انہی سے ہے)

۳۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْحَسَنِ الْقَاسِمِيِّ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ : **وَمَا سَأَلَكُمُ فِي سَفَرٍ قَالُوا : لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ** ، قَالَ : **عَنَى بِهَا لَمْ نَكُ مِنَ أَتْبَاعِ الْأُئِمَّةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِمْ : «وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ»** ، **أَمَا تَرَى النَّاسَ يُسَمُّونَ الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّيًا** ، فَذَلِكَ الَّذِي عَنَى حَيْثُ قَالَ : **«لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ»** ، لَمْ نَكُ مِنَ أَتْبَاعِ السَّابِقِينَ .

۳۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی جنت والے روز حیدوں سے پوچھیں گے

تہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی۔ وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپ نے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان ائمہ کے پیروں نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے نبی کی طرف سبقت کرنے والے، سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق راگلے گھوڑے کی سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو متصل کہا جاتا ہے پس

مراد یہ ہے کہ وہ کہیں کے کہیں سابقین کے پیرو نہ تھے۔

۳۹۔ أَحْمَدُ بْنُ وَهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَنْ لَوْ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا » يَقُولُ : لَا أَسْرُبْنَا قُلُوبَهُمْ الْأَيْمَانَ . وَالطَّرِيقَةُ هِيَ وَلايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام .

۳۹۔ آیب۔ اگر وہ صحیح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آبِ خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے ، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد یہ علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کی ولایت ۔

۴۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمَهْوَرٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا » ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اسْتَقَامُوا عَلَى الْأَيْمَةِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ « تَنَزَّلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ » .

۴۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس سے ، وہ لوگ صحفوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے ، کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر۔ ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیتے جلتے ہو اس جنت کی۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

۴۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَائِءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : « قُلْ إِنَّمَا أَعْظَمُكُمْ بِوَاحِدَةٍ » ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَعْظَمُكُمْ بِوَلايَةِ عَلِيِّ عليه السلام هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : « إِنَّمَا أَعْظَمُكُمْ بِوَاحِدَةٍ » .

۴۱۔ آیب۔ میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں ، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

۴۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَوْرَمَةَ ، وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ

۱۶/۱۶

نصبت  
۳۱/۳۱سبأ  
۳۳/۳۳

عَلِيٍّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ، ثُمَّ أذَادُوا كُفْرَهُمْ ، لَنَ تَقْبَلُ تَوْبَهُمْ» ، قَالَ : نَزَلَتْ فِي فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ ، آمَنُوا بِالنَّبِيِّ عليه السلام فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ وَكَفَرُوا حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْوَلَايَةُ ، حِينَ قَالَ النَّبِيُّ عليه السلام : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، ثُمَّ آمَنُوا بِالْبَيْعَةِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ كَفَرُوا حَيْثُ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم ، فَلَمْ يَقْرَأُوا بِالْبَيْعَةِ ، ثُمَّ أذَادُوا كُفْرَهُمْ بِأَخْذِهِمْ مَنْ بَايَعَهُ بِالْبَيْعَةِ لَهُمْ فَهِيَ الْوَلَايَةُ لَمْ يَبْقَ فِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ .

۲۷۲۔ آئیہ جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پہلے توبہ نہی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان لائے اور امیر المؤمنین کی بیعت کرنی۔ لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا۔ پھر بیعت علی کرنے والوں کی بکڑ دکھا کر اپنے کفر کو اور بڑھا لیا۔ لہذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

۲۳ - وَبَدَأَ الْإِسْنَادُ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «إِنَّ الَّذِينَ أذْتَدُوا عَلِيٍّ أذْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى» ، فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ ، أذْتَدُوا عَنِ الْإِيمَانِ فِي تَرْكِ وِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قُلْتُ : قَوْلُهُ تَعَالَى : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنَطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ : نَزَلَتْ وَاللَّهُ فِيهِمَا وَفِي أَتْبَاعِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي نَزَلَ بِهِ حِينَ نَبَأَ عليه السلام عَلِيٌّ عليه السلام : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ (فِي عَلِيِّ عليه السلام) سَنَطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ» قَالَ : دَعَوْا بَنِي أُمَيَّةَ إِلَى مِشَافِهِمْ أَلَّا يُسَبِّرُوا الْأَمْرَ فَبْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَلَا يُعْطُونَا مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا وَقَالُوا : إِنْ أَعْطَيْنَاهُمْ إِيَّاهُ ، لَمْ يَحْتَاجُوا إِلَى شَيْءٍ وَلَمْ يُبَالُوا أَنْ لَا يَكُونَ الْأَمْرُ فِيهِمْ ، فَقَالُوا سَنَطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ الَّذِي دَعَوْتُمُونَا إِلَيْهِ وَهُوَ الْخُمْسُ أَلَّا نَعْطِيَهُمْ مِنْهُ شَيْئًا وَقَوْلُهُ : «كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ» وَالَّذِي نَزَلَ اللَّهُ مَا فَتَرَسَ عَلَيَّ خَلْفَهُ مِنْ وِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَانَ مَعَهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ وَكَانَ كَاتِبَهُمْ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ «أَمْ أُبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرَمُونَ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سَرَّهُمْ فَجَوَابُهُمْ ... الْآيَةُ» (۵)

۲۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی



کر گئے فلاں فلاں انھوں نے ترک ولایت امیر المؤمنین کر کے ایمان سے روگردانی کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا سورہ محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انھوں نے کہا۔ ان لوگوں نے جنہوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت کی۔ ہم اطاعت کریں گے۔ بعض امر میں امام نے فرمایا۔ یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے تابعین کے بارے میں اور جبریل امین رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے۔ ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسول پر (علی کے بارے میں) نازل کیا تھا انھوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے۔ انھوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا۔ اگر ہم ان کو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر امامت کو اپنی طرف آنے کی پروا نہ کریں گے انھوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور یہ کہ ہم اہلبیت کو خمس میں سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا انھوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی کا فرض کرنا۔ ابو عبیدہ اس وقت ان کے ساتھ تھا اور ان کا نائب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (ذخرف) انھوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔ ہم بھی ان کے لئے داخلہ جہنم کو مضبوط کرنے والے ہیں وہ جو کچھ سرگوشیاں کرتے ہیں ہم ان کو سننے والے ہیں۔

۴۴۰۔ وَبِذَلِكَ الْإِنشَاءِ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَاكِمِ يُظْلَمِ» قَالَ : نَزَلَتْ فِيهِمْ حَيْثُ دَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَمَتَّاهَدُوا وَتَعَاوَدُوا عَلَى كُفْرِهِمْ وَجُحُودِهِمْ بِمَا نَزَلَتْ فِي أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ . فَأَلْحَدُوا فِي الْبَيْتِ بِظُلْمِهِمُ الرَّسُولَ وَوَلِيَّهُ قَبْعُدَا لِيَقُومَ الظَّالِمِينَ .

۴۴۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق؛ وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد و ظلم کا؛ فرمایا۔ یہ انہی لوگوں کے بارے میں ہے۔ جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور معاہدہ کیا۔ آپس میں کہ ہم انکار کریں گے۔ ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارے میں پس یقیناً انھوں نے خدا کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا۔ رسول اور ان کے ولی پر اور ہلاکت ہو ظالم قوم کے لئے۔

۴۴۱۔ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاهٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَسْتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي صَلَاتِ مُبِينٍ ، يَا مَعْشَرَ الْمُكذِّبِينَ حَيْثُ أَنْبَأْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي فِي وِلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَيْمَةِ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ بَعْدِهِ « مَنْ هُوَ فِي صَلَاتِ مُبِينٍ » كَذَا أَنْزَلَتْ وَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « إِنْ تَلَوْا أَوْ تَعْرَضُوا » فَقَالَ : « إِنْ تَلَوْا الْأَمْرَ وَتَعْرَضُوا عَمَّا أَمَرْتُمْ بِهِ » فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ، وَ فِي قَوْلِهِ : فَلَنْدَبِقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (بِتَرْكِهِمْ وَوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَذَابًا شَدِيدًا (فِي الدُّنْيَا) وَلَنْجَزِيَنَّهُمْ

۲۲/۲۵

۶۶/۲۱

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ»

۳۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آسہ، عنقریب تم جان لوگے کہ کھلی گراہی میں کون ہے۔ اسے جھوٹوں کے گردہ تم کو میں نے ولایت علی کی اپنے بعد آنے کی خبر دی تھی اب کھلی گراہی میں کون ہے، کے متعلق یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آسہ ”تم نے سچیدہ کیا اور اعراض کیا“ کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دھرپٹا اور اس سے روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آسہ جن لوگوں نے انکار کیا ہے، کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیر المؤمنین سے ان کے سخت عذاب ہے دنیا میں اور جو کچھ عمل کیلئے انھوں نے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دینے

۶۶۔ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ (وَأَهْلَ الْوَلَايَةِ) كَفَرْتُمْ ۝

۳۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق، یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم زنجار کرتے تھے کہ اس میں وحدہ کے بعد اہل ولایت بھی تھا۔

۴۷۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِلْكَافِرِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝» ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا وَ اللَّهُ نَزَلَ بِهَا جَبْرَائِيلُ عليه السلام عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَالْمَلَائِكَةُ.

۳۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی جب ایک سائل نے سوال کیا۔ ایسے عذاب کا جو واقعہ ہونے والا تھا (ولایت علی کے) منکر وں پر، اور جس کا کوئی دافع کرنے والا نہ تھا امام نے فرمایا۔ واللہ رسول پر یہ اسی طرح یعنی بولایت علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

۴۸۔ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ (فِي أَمْرِ الْوَلَايَةِ) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ۝ فَالَّذِي مَنْ أُفِكَ عَنِ الْوَلَايَةِ أَفَكَ عَنِ الْجَنَّةِ».

۳۸۔ سورہ الذاریات کی آیت کے متعلق (وہ اہل مکہ) تم لوگ مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جائے گا جو گمراہ ہوگا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت۔ یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت

علی اور یہ بھی فرمایا کہ جو ام ولایت سے پھرا۔ وہ جنت سے پھرا۔

۴۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَيَّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا أَفْتَحَمَ الْعَقْبَةَ وَمَا أَذْكَ مَا الْعَقْبَةُ ۝ فَكَ رَقِبَةٌ ۝ يَعْنِي يَقُولُهُ: هَ فَكَ رَقِبَةٌ، وَوَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنَّ ذَلِكَ فَكَ رَقِبَةٌ.

۴۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ بلد کی اس آیت کے متعلق پھر وہ گھائی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھائی کیلپے گردن کا آزاد کر دینا، امام علیہ السلام نے فرمایا۔ فک رقبہ سے مراد ہے۔ ولایت امیر المؤمنین

پوری آیت یہ ہے۔ مَا نَجْعَلُ لَهُ عَجْنِينَ وَلَا سَنَانًا وَشَفِئِينَ وَهَدِينَا هَ النُّجْدَ بَيْنَ تَوْضِيحٍ:- فَلَا اتَّخَمَ الْعَقْبَةَ وَمَا أَدْرَيْتُكَ مَا الْعَقْبَةُ فَكَ رَقِبَةٌ وَأَطْعَامَ فِي يَوْمٍ ذَمَعِ

مَسْخَبَةٌ وَيَتِيمًا ذَا مَغْرِبَةٍ وَمَسْكِينًا ذَا مَتْرِبَةٍ۔ (کیا ہم نے اسے دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے ضرور دیئے) اور اس کو ابھی بُری دونوں راہیں بھی دکھادیں۔ پھر وہ گھائی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھائی کیلپے۔ کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار تقسیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا) ظاہر معنی تو یہی ہیں جو اوپر دیئے گئے ہیں لیکن باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں قریش کے منافقوں کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول کی اطاعت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طلب حکومت میں بہت سا مال صرف کیا۔ خدا نے ان کو دو آنکھیں دی تھیں کہ وہ شواہد عقلیہ ربوبیت پر نظر کر کے گراہی سے بچتے دوسروں کو بچالتے اور زبان اور ہونٹ دیتے تاکہ وہ ہادی زمانہ سے سوال کر کے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے۔ پس وہ اس گھائی سے کیوں نہ گزرے۔ یعنی ولایت امیر المؤمنین سے کیوں گریزی اور لوگوں کی گردن کو نارہم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو حوکم علم کے بھوکے تھے یا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشان حال تھے کیوں نہ بچایا۔

۵۰۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۝ فِي قَوْلِهِ تَمَلَّلِي: «بَشِيرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَهُمْ قَدَمٌ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ» قَالَ: وَوَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

۵۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ «بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورہ یونس) یعنی ولایت امیر المؤمنین کو تسلیم کر لینے میں انھوں نے ماہ راست پر اپنا قدم رکھا۔ خدا نے فرمایا ہے کہ تو اسیح العاقبتین یعنی امیر المؤمنین اور آسمانہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہو گئے۔

۵۱ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَضِي ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « هَذَا نَحْصَانٍ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) قَطَعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ »

۵۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔ تو جن لوگوں نے انکار کیا (ولایت علی سے) ان کے لئے آگ کا لباس ہے"۔

سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم ہو۔ احکام الہی اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسول کے بعد امت میں اجتہاد کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے یہ گروہ چونکہ محکم خدا اور رسول جو ولایت علی کے لئے ہے۔ اس کا منکر ہے لہذا اس کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا۔

۵۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : « هَذَا نَحْصَانٍ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) قَطَعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ » قَالَ : « وَوَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ »

۵۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیر المومنین ہے۔

۵۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ « صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً » قَالَ : « صَبَّغَ الْمُؤْمِنِينَ بِالْوَلَايَةِ فِي الْمَيْثَاقِ »

۵۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے (سورہ بقرہ) کہ اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت کے ساتھ روز ميثاق عالم دین میں۔

۵۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَرَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْهِ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا » يَعْنِي الْوَلَايَةَ ، مَنْ دَخَلَ فِي الْوَلَايَةِ دَخَلَ فِي بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَقَوْلُهُ : « إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا »

يَعْنِي الْأَيْمَةَ وَالصَّلَاةَ وَوَلَايَتَهُمْ مَنْ دَخَلَ فِيهَا دَخَلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۴- فرمایا، ابو عبد اللہ علیہ السلام نے (سورہ نوح) پالنے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو یعنی جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آئیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہل بیت سے مراد یہی ائمہ علیہم السلام اور جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

۵۵ - وَبِهَذَا الْإِسْنَارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ ، عَنْ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ : «قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ» قَالَ : «بِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُ هَؤُلَاءِ مِنْ دُنْيَاهُمْ»

۵۵- راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (ہدایت پانا) اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور چاہے خوش ہونے والے اس سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے لوگ جمع کرتے ہیں۔ امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے یہ لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

۵۶ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَّامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «وَنَحْنُ فِي الطَّرِيقِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ - أَقْرَأُ فَإِنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ قَرَأْنَا ، فَقَرَأْتُ : «إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ (كَانَ) مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ يَوْمَ لَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّي عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ» ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «نَحْنُ وَاللَّهِ الَّذِي رَحِمَ اللَّهُ وَنَحْنُ وَاللَّهِ الَّذِي اسْتَنْشَى اللَّهُ وَلَكِنَّا نَعْنِي عَنْهُمْ»

۵۶- راوی کہتا ہے کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمسفر تھے۔ راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے پوچھا کہ کیا فرمایا و قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورہ دخان شریف کی جب اس آیت پر پہنچا حق و باطل کے فیصلہ کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی، حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا واللہ ہم ہیں واللہ نے ہمارا ہی استثنیٰ کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرر کر سکیں گے۔

۵۷ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : «لَمَّا نَزَلَتْ : «وَتَعْيَبَهَا أُذُنٌ وَاعْيَبَهَا» ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «هِيَ أُذُنُكَ يَا عَلِيُّ»

۵۷- فرمایا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آئیہ تعیبها اذن و اعیبها اور محفوظ رکھتا ہے محفوظ رکھنے والا کان

توحفرت رسول خدا نے فرمایا۔ اے علی وہ تمہارا کان ہے۔

۵۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَكَذَا: «فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَتْسِفُونَ».

۵۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل حضرت رسول خدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمد کا حق غصب کیا) انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر (جنھوں نے آل محمد کا حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے۔

۵۹۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا: «إِنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا» ثُمَّ قَالَ: «بِأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلايَةِ عَلِيِّ) فَأَمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا (بِوَلايَةِ عَلِيِّ) فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ».

۵۹۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جبرئیل اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ جن لوگوں نے ظلم کیا (آل محمد کے حق پر خدا انھیں نہیں بخشے گا اور وہ سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ ان کو نہ دکھائے گا وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

پھر فرمایا۔ اے لوگو! رسول تمہارے رب کی طرف سے ولایت علی کے بارے میں حق بات ہے کہ ایل ہے پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت) سے انکار کرو گے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

۶۰۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ - رَحِمَهُ اللَّهُ - عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ، عَنْ بَشَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ هَكَذَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيِّ) لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ».

۶۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی کے بارے میں) ان کو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۶۱۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ ابْنِ أَدِيْمَةَ . عَنْ مَالِكِ الْجَهَنِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «وَأَوْحَى إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنَ لِأَنْ تُنذِرَ كُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ» قَالَ : مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَامًا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يُنذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا يُنذِرُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله .

۶۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سن کر عذاب خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جس کو اس کی تبلیغ پر مامور رہو۔ یعنی آل محمد میں سے امام ہوتا کہ وہ بھی قرآن سن کر اسی طرح ڈرائے جن رسول درتے تھے۔

۶۲۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مِيْسَاجٍ . عَمْرُو أَخْبَرَهُ قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «قُلْ أَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» فَقَالَ : لَيْسَ هَكَذَا هِيَ إِسْمَاءُ هِيَ وَالْمَأْمُونُونَ . فَمَجَنُّ الْمَأْمُونُونَ .

۶۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی «عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنین کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنی ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتویٰ وغیر سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسول کے ساتھ، عام لوگ رویت اعمال خلاق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہوا اور وہ سولے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

۶۳۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : « هَذَا صِرَاطُ عَلِيِّ مُسْتَقِيمٍ » .

۶۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت بول ہے ہذا صراط علی مستقیم لیکن آیت کا نزول بول ہوا ہذا صراط علی مستقیم۔

۶۴۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَسْبُورِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا : «فَأَبَى أَكْثَرُ النَّاسِ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) إِلَّا كُفُّوا» قَالَ : وَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا : «وَقَوْلِ الْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ) فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

اشان  
۱۹/۹توبہ  
۱۰/۹اسرار  
۱۴/۸۹

فَلْيَكْفُرُوا . إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ (آلِ مَكِّيٍّ) نَارًا ۝

۶۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جبریل۔ یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ پس انکار کیا لوگوں نے (ولایت ملی) سے پورا پورا انکار جبریل نے فرمایا۔ یہ آیت یوں نازل ہوئی، حق تمہارے رب کی طرف سے ہے دولت علی میں، پس جس کا دل پہلے ایمان لے آئے اور جس کا دل پہلے کافر ہو جائے۔ ہم نے ظالمین (آلِ مَكِّيٍّ) کے لئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی

۶۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ : «وَ أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا» قَالَ هُمْ الْأَوْصِيَاءُ .

۶۵۔ فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق مساجد اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ العقول میں فرماتے ہیں اس حدیث کے مضمون کے متعلق اخبار کثیرہ وارد۔

**توضیح**۔ ہوتے ہیں محمد بن عباس نے بہ اسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا، ہم میں اوصیاء آئمہ ایک کے بعد دوسرے لہذا تم ان کے غیر کو نہ بلاؤ ورنہ تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں۔ علی ابن ابیہم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں میں کتباً ہوں مفسرین نے ان مساجد کے متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے بعض نے کہلے مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں اس پر بعض احادیث وال ہیں۔ بعض نے کہلے مراد مساجد سبعہ میں (سات مسجدیں) جن میں سجدہ کیا جاتا ہے بعض نے کہلے اس سے مراد نمازیں ہیں ان احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ حضرات آئمہ کے بیوت دیشاہد ہیں۔ خدا نے ان کو محل سجود یعنی حضور و تذلّل اطاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت میں تعیم ہو گئی ہے یعنی تمام مقامات مقدسہ مراد ہوں گے یہ ذکر اشارت افراد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے بیوت معنویہ مراد ہیں اور ان کے اہل ہی حقیقتاً اہل مساجد ہیں جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے انما یبغی المساجد اللہ مرنے آمنے بالقبول ہمیں لاندعو مع اللہ احد اے مرنے یہ ہوں گے کہ خلیفہ اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔ کیونکہ ان کا پکارنا یا یاد کرنا درحقیقت اللہ کو پکارنا ہے اور ان کے غیر کو پکارنا یا بلانا شرک ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کا عمل اللہ کا عمل ہے یہ آیت ان الذین یشاءون انما یشاءون اللہ . راے رسول جو تم سے بیوت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔



۶۶ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ الْأَحْوَلِ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُشْتَبِرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي » قَالَ : ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ .

۶۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا: "اے رسول کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے میں دانشمندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی۔ اس سے مراد حضرت رسول خدا اور امیر المؤمنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیاء ہیں۔"

۶۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ ، عَنْ سَالِمِ الْحَسَّاطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فَاخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ » وَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : آلُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَبْقَ فِيهَا غَيْرُهُمْ .

۶۷۔ روای کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورہ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا کہ ہم نے اس قریب سے مومنین کو (مذاب نازل کرنے سے پہلے) نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر مہابت خلق کے لئے دنیا میں نہیں۔

۶۸ - الْحَسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيحِ ، عَنْ رِزَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ » قَالَ : هَذِهِ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ عَمِلُوا مَا عَمِلُوا يَرُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي أَعْيُنِ الْأَمَّا كُنِ لَهُمْ فَيْسِيءٌ وَجُوهُهُمْ وَيُقَالُ لَهُمْ : « هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ » الَّذِي اتَّحَلَّمْتُمْ اسْمَهُ .

۶۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ الملک کی اس آیت کے متعلق جب انھوں نے (مذاب کو) دیکھا قریب تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔ ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے، فرمایا کہ یہ آیت امیر المؤمنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارے میں ہے جنھوں نے کیا جو کچھ کیا۔ جب یہ روز قیامت امیر المؤمنین کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل ضبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکار رہے جلتے تھے یعنی لوگ تم کو امیر المؤمنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوٹا تھا۔

۶۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَحْطَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَشَهِيدٌ وَمَشْهُودٌ » ، قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ

۶۹ سورہ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود دو گواہ اور جس کی گواہی دی جائے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیر المؤمنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا۔

۷۰۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَدَّادِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « فَأَذِّنْ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ » ، قَالَ : الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ

۷۰ سورہ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں مؤذن سے مراد ہیں امیر المؤمنین۔

۷۱۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ » ، قَالَ : ذَلِكَ حَمْرَةٌ وَجَعْفَرٌ وَعَبِيدَةُ وَسَلْمَانٌ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعَمَّارٌ هُدُوا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ ، وَقَوْلُهُ : « حَبَّتْ إِلَيْكُمْ الْإِيمَانُ وَذَرَبَتْ فِي قُلُوبِكُمْ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ) وَكَرَّهَ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ » الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّلَاثُ .

۷۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق یہ ان کی رہنمائی کی گئی توں پاک و پاکیزہ کی طرف۔ اور وہ ہدایت کئے گئے سورہ صراط کی طرف، فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابو ذر اور مقداد بن الاسود اور عمار اور ان کی رہنمائی کی گئی امیر المؤمنین کی طرف۔

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور تمہارے دلوں کی زینت بنایا اور ایمان سے امیر المؤمنین ہیں، اور برقرار دیا تمہارے لئے کفر و فسق و عصیان کو۔ اس سے مراد ہیں فلاں فلاں فلاں

۷۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « إِنِّي نَبِيٌّ بَكِنَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا لَوْ أَنَا ذَرْتُمْ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ »

قَالَ: عَنِّي بِالْكِتَابِ الْمَوَازَاةَ وَالْإِنْجِيلَ. وَأَنَارَةٌ مِنْ عِلْمٍ فَانْتَمَا عَنِّي بِذَلِكَ عِلْمٌ أَوْصِيَاءَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 ۷۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ لاؤ تم میں سے پہلے کی کتاب اور  
 علمی آثار اگر تم سچے ہو، اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آنا رعلیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء علیہم  
 السلام کا علم۔

۷۳- الْحَسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ عَمِيْنٍ، عَنْ أَحْبَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا دَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَيْمًا وَعَدِيَّتًا وَبَنِي أُمَيَّةَ يَرُكِبُونَ مِنْبِرَهُ أَفْطَعُهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُرْآنًا يَنْتَاشِي بِهِ: «وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى، ثُمَّ أَوْحَى  
 إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَمَرْتُ فَلَمْ أَطْعِ، فَلَا تَجْرَعِ أَنْتَ إِذَا أَمَرْتُ فَلَمْ تُطْعِ فِي وَصِيكَ».

۷۳- حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلعم نے خواب میں بنی تیم و عدی و بنی امیہ کو اپنے منبر  
 پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل کی۔ جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا  
 حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا۔ مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔ پھر وحی کی اسے محمد میں نے حکم دیا تھا۔ مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم  
 نمکین نہ ہو اسی طرح جب تم اپنے وحی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔

۷۴- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ  
 قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ: «فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَهِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» فَقَالَ: عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 إِيمَانَهُمْ بِمَوَالِينَا وَكُفْرَهُمْ بِهَا يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَهُمْ دَرُّ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ سَأَلْتُ  
 عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ»  
 فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ حَتَّى يَقُومَ فَأُفْتِنَا عَلَيْهِ إِلَّا فِي تَرْكِ  
 وَلَايَتِنَا وَجُحُودِ حَقِّنَا وَمَا حَلَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى أَلَزَمَ رِقَابَ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقِّنَا  
 وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.

۷۴- ایسے درتم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی، فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلب  
 آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری موالات کی پس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔

رادی کہتا ہے میں نے ایسے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو،  
 اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو کھلم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے کے متعلق امام جعفر صادق سے

پوچھا۔ فرمایا اللہ بھلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور تم آل محمد کے طور تک جہنمی نہیں گے لوگ اس بنا پر کہ انہوں نے ہاری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ذیل سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس امت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراطِ مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

۷۵ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَحْمَدِ مُوسَى بْنِ أَبِي قَالٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَبَشِّرِ الْمُعْتَظِلَةَ وَالْقَصْرَ الْمَشْهُدَ وَالْأَمَامَ الشَّاطِقُ» قَالَ: «وَبَشِّرِ الْمُعْتَظِلَةَ وَالْقَصْرَ الْمَشْهُدَ وَالْأَمَامَ الشَّاطِقُ» وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ.

۷۵۔ سورہ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنواں (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) سے مراد امام صامت ہے دیکھیں جس کا زمانہ امامت شروع نہیں ہوا اور قصر مشیر سے مراد امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

۷۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بَهْلُولٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَلَقَدْ أَوْجِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكَ كَتَّ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ» قَالَ: «يَعْنِي إِنْ أَشْرَكَ كَتَّ فِي الْوَلَايَةِ غَيْرُهُ» بَلَى اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ «يَعْنِي بَلَى اللَّهُ فَاعْبُدْ بِالطَّاعَةِ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَنْ عَصَيْتُكَ يَا حَبِيبَكَ وَابْنَ عَمِّكَ»

۷۶۔ سورہ زمر کی اس آیت کے متعلق امیر رسول اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائیگا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شرک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ یعنی اللہ ہی کی عبادت اس کی اطاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ مفسوب بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو۔

۷۷ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَيْسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» قَالَ: «لَمَّا نَزَلَتْ: «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا: الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ ذَاكِعُونَ» اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ:

إِنْ كَفَرْنَا بِهِمْ إِلَّا بِمَا كَفَرُوا بِسَائِرِهَا وَإِنْ آمَنَّا فَإِنَّ هَذَا كُلَّ حِينٍ يُسَلِّطُ عَلَيْنَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ،  
فَقَالُوا : قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ مُحَمَّدًا صَادِقٌ فِيمَا يَقُولُ وَ لَكِنَّا نَمُوتُ وَلَا نَطْمَعُ عَلَيْهَا فِيمَا آمَنَّا ، قَالَ :  
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : « يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا » يَعْرِفُونَ يَعْنِي وِلَايَةَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ  
أَكْثَرَهُمُ الْكَافِرُونَ بِالْوِلَايَةِ .

۷۷- امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق، وہ نعمت خدا  
پر چھانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں، روایت کی ہے کہ جب امیر انما و لیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں صحابہ  
رسول جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو ایک نے کہا کہ اگر اس آیت سے انکار  
کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے کہ علی ابن ابیطالب کو ہم پر مسلط  
کر دیا گیا ہے اور کہا ہم جانتے ہیں کہ محمد سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے جن کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت  
نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی کو اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔

۷۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّعْمَانِ ،  
عَنْ سَلَامٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا » قَالَ : هُمُ  
الْأَوْصِيَاءُ مِنْ مَخَافَةِ عَدُوِّهِمْ .

۷۸- سورہ الفرقان کی اس آیت کے متعلق، وہ زمین پر دبے دبے چلتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے  
وہ اوصیائے رسول ہیں جو دشمنوں کے خون سے ایسا کہتے ہیں۔

۷۹ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَطَاءِ بْنِ مَرَّةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانَ  
عَنْ أَبِيهِمْ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ سَعْدِ الْأَشْكَافِ ، عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ : أَنَّهُ  
سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَهِيَ الْمَصِيرُ » ، فَقَالَ : الْوَالِدَانِ  
الَّذَانِ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمَا الشُّكْرَ ، هُمَا الْإِذَانِ وَكَذَلِكَ الْعَلَمُ وَوَرِثَا الْحُكْمِ وَأَمْرَ النَّاسِ بِطَاعَتِهِمَا ، ثُمَّ  
قَالَ اللَّهُ : « إِلَهِيَ الْمَصِيرُ » فَمَصِيرُ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ الْوَالِدَانِ ، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى  
ابْنِ حَنَنَةَ وَمَاجِدٍ ، فَقَالَ فِي الْخَاصِّ وَالْعَامِّ : « وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي ، يَقُولُ فِي الْوَصِيَّةِ وَ  
تَعْدِلُ عَمَّنْ أَمَرْتَ بِطَاعَتِهِ فَلَا تُطِعْهُمَا وَلَا تَسْمَعْ قَوْلَهُمَا ، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ : « وَ  
صَاحِبَهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا » يَقُولُ : عَرَّفَ النَّاسَ فَصَلِّهُمَا وَادْعُ إِلَى سَبِيلِهِمَا وَذَلِكَ قَوْلُهُ : « وَاتَّبِعْ

سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ ۖ فَقَالَ: إِلَى اللَّهِ ثُمَّ إِلَيْنَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَعْصُوا الْوَالِدِينَ قَانَ  
رِضَاهُمَا رَضَى اللَّهُ بِكُفْرِهِمَا حَطَّ اللَّهُ

۷۹۔ اصبح بن نہات نے امیر المومنین سے سورہ لقمان کی اس آیت کے متعلق، شکر کرو میرا اور اپنے والدین اور باپ  
گنت میری ہی طرف ہے فرمایا وہ والدین جن کا شکر اللہ نے واجب کیلئے وہ وہ ہیں جنہوں نے علم کو دیا اور حکمت کا وارث بنایا  
اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا۔ بازگشت میری طرف ہے۔ پس یہ مصیر الی اللہ دلیل ہے ان ہی والدین کی  
طرف پھر آپ نے کلام کا رخ بدلا ابی جنتیتمہ اور اس کے ساتھی کی طرف اور پھر فرمایا حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ  
کی طرف تھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کر اور ان کی بات نہ سن، پھر والدین کے متعلق فرمایا۔ دنیا میں ان کے ساتھ  
رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو۔ خدا نے ان کی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونوں کے دعلم و حکمت  
دینے والے، راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے۔ تمہاری بازگشت  
میری طرف ہے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا، میری طرف۔

پس اللہ سے ڈرو، اور ان والدین کا جو تم کو علم و حکمت کا درس دے کہ ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو  
اگر وہ راضی ہو گئے تو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو پھر خدا بھی ناراض ہے۔ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی  
صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں۔

۸۰۔ عَدَّةٌ مِنْ أَمْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ  
حَرِيثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ»  
قَالَ: فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْلُهَا وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرْعُهَا وَالْأَيْمَةُ مِنْ ذُرِّيَّتَيْهَا أَعْصَانُهَا وَ  
عِلْمُ الْأَيْمَةِ نَمْرُهَا وَشَبَعُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَرَفْعُهَا، هَلْ فِيهَا فَضْلٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ، قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ  
الْمُؤْمِنَ لَيُؤَلِّدُ فَنُورُ رِقَّةٍ فِيهَا وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَمُوتُ فَتَسْقُطُ رِقَّةٌ مِنْهَا.

۸۰۔ ابن حریث نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس یہ کلمہ طیبہ کی مثال شجر طیبہ کی سی ہے  
جس کی اصل اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان پر ہے یہ کام طلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اصل سے  
مراد ہیں حضرت رسول خدا اور فرع ہیں امیر المومنین اور ان کی اولاد سے جو آئمہ ہیں وہ شاخیں ہیں اور علم آئمہ اس  
کا پھل ہیں اور ان کے شیعہ مومنین اس درخت کے پتے ہیں جب کوئی مومن مر جاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ  
گر جاتا ہے۔  
توضیح :- روز فتح مکہ جب حضرت علی السلام نے شانہ رسول پر کھڑے ہو کر بت سکنی کی تو رسول اللہ

نے پوچھا ہے علی تم اپنے آپ کو کہاں پاتے ہو۔ فرمایا اتنا بلند کہ اگر چاہوں تو اپنے ہاتھ سے آسمان چھو لوں۔ پس یہ مطلب ہے شاخ کے آسمان تک بلند ہونے کا کہ حضرات ائمہ علیہم السلام کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی یا نہیں سکتا۔ ان کا دست تصرف زمین سے آسمان تک ہے۔

۸۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبَ، عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيِّ، عَنْ مَيْبَعِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (يَعْنِي فِي الْمِيثَاقِ) أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا»، قَالَ: الْأَقْرَابُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ، وَآمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاصَّةً، قَالَ: لَا يَنْفَعُ إِيْمَانُهَا لِأَنَّهَا سُلِبَتْ. ۸۱۔ ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورہ الانعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا، نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان جب تک پہلے سے دینے روز میثاق ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ذریعہ کسب خیر نہ کیا ہو۔ امام نے فرمایا اس سے مراد ہے انبیاء اور اوصیاء بالخصوص امیر المؤمنین کا اقرار اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا ایمان بغیر اس کے فائدہ نہ دے گا کیونکہ سلب کر لیا گیا ہوگا۔

۸۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ صَبَاحِ الْمُزَنِّيِّ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: «بَلَى مَنْ كَسَبَتْ سَيِّئَةٌ وَأَخَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتَهُ»، قَالَ: إِذَا جَحَدَ إِمَامَةً آمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ»،

۸۲۔ ابو حمزہ نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے سورہ بقرہ کی اس آیت کی تفسیر پوچھی: "ہاں جس نے گناہ کیا اور اس کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے کہ جن لوگوں نے امامت امیر المؤمنین سے انکار کیا وہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

۸۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْإِسْطِطَاعَةِ وَقَوْلِ النَّاسِ، فَقَالَ: «وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقْتَهُمْ»، يَا أَبَا عُبَيْدَةَ! النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي إِصَابَةِ الْقَوْلِ وَكُلُّهُمْ هَالِكٌ، قَالَ قُلْتُ: قَوْلُهُ: «إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ»، قَالَ: «هُمْ سَمِعْنَا وَلِرَحْمَتِهِ خَلَقْتَهُمْ وَهُوَ قَوْلُهُ: «وَلِذَلِكَ خَلَقْتَهُمْ»، يَقُولُ: لِطَاعَةِ الْأِمَامِ الرَّحْمَةِ الَّتِي يَقُولُ: «وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ»، يَقُولُ: عِلْمُ الْأِمَامِ، وَوَسِعَ عِلْمُهُ الَّذِي هُوَ مِنْ عِلْمِهِ كُلُّ شَيْءٍ هُمْ سَمِعْنَا ثُمَّ قَالَ: «فَسَا كَتَبْنَا لِلدِّينِ بِتَقْوَى» يَعْنِي وَلَايَةَ غَيْرِ الْأِمَامِ وَطَاعَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: «يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا»

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ، يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْوَصِيَّ وَالْقَائِمَ بِأَمْرِهِم بِالْمَعْرُوفِ (إِذَا قَامَ) وَبَيْنَهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَالْمُنْكَرُ مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَ الْأِمَامِ وَجَحَدَهُ وَوَجَلَّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ، أَحَدًا لِعِلْمِهِمْ مِنْ أَهْلِهِ، وَيَحْتَرِمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ، وَالْخَبَائِثُ قَوْلٌ مَنْ خَالَفَ وَوَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ، وَهِيَ الذُّنُوبُ الَّتِي كَانُوا فِيهَا قَبْلَ مَعْرِفَتِهِمْ فَضْلَ الْأِمَامِ، وَالْأَغْلَالُ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ، وَالْأَغْلَالُ مَا كَانُوا يَقُولُونَ مِمَّا لَمْ يَكُونُوا أَمْرًا بِهِ مِنْ تَرْكِ فَضْلِ الْأِمَامِ، فَلَمَّا عَرَفُوا فَضْلَ الْأِمَامِ وَوَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْإِصْرُ الذَّنْبُ وَهِيَ الْأِصْرُ، ثُمَّ نَسِبَهُمْ فَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ (يَعْنِي بِالْإِمَامِ) وَعَزَّ رُؤُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي نَزَلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» يَعْنِي الَّذِينَ اجْتَنَبُوا الْحَبِثَ وَالطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُواهَا وَالْحَبِثَ وَالطَّاغُوتَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَالْعِبَادَةُ طَاعَةُ النَّاسِ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَنْبِئُوا إِلَيَّ رِبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ» ثُمَّ جَزَاهُمْ فَقَالَ: «لَهُمُ الشَّرْحُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ، وَالْإِمَامُ يُبَشِّرُهُمْ بِقِيَامِ الْقَائِمِ وَيَبْظُورُهُ وَيَقْتُلُ أَعْدَائِهِمْ وَبِالنَّجَاةِ فِي الْآخِرَةِ وَالرُّؤُودِ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الصَّادِقِينَ - عَلَيَّ الْحَوْضِ.

۸۳- ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے استطاعت کے معنی پوچھے اور قدریہ کے عقیدے کو جن

میں اکثر معتزلہ میں معلوم کیا اس استطاعت سے مراد یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ بندہ کا جو ارادہ ہوتا ہے وہ ارادہ الہی کے خلاف نہیں ہوتا اور الناس سے مراد قدریہ ہیں جو کہتے ہیں کہ بندہ مکلف بہ امر پر قادر بالاستقلال ہے کافر ایمان کی استطاعت رکھتا خدا کی مشیت اس کے ایمان کے تعلق ہوتی ہے لیکن مشیت الہی کے مطابق وہ ایمان نہیں لاتا بلکہ شیطان کی مشیت کے مطابق اس سے صدور فعل ہوتا ہے اور یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو مشیت خدا ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اور کہتے ہیں اللہ توفیق پر قادر نہیں ہے (یہ تھا وہ مسئلہ جن کو سائل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے قدریہ کے ابطال میں سورہ ہود کی یہ آیت بیان فرمائی۔ وَنُوحًا إِذْ رَاكَ كَجَاهِلٍ سَائِلٍ لِمَا لَمْ يَخْلُقْهُ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَنَمَّنَّا بِهِمْ لِنُلَذِّقَهُمْ مِنْ فَضْلِنَا إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ) اجماعی ہے۔ اگر تیرا رب چاہتا تو سب لوگ ایک ہی امت کے ہوتے اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہتے۔ مگر وہ جن پر تیرا رب ہے اور اس لئے ان کو پیدا کیا اور تیرے رب کی بات تمام ہوتی اور میں جنوں اور لوگوں سے جہنم کو بھردوں گا۔ لے ابو عبیدہ اصابت قول میں لوگوں کا اختلاف ہے وہ ظن و قیاس سے کام لیتے ہوتے مرض ہلاکت میں ہیں میں نے کہا۔ الامنہ رحمہ ربکے کون ہیں پھر فرمایا جن پر اللہ رحم کرے گا وہ شیعہ ہوں گے ان کو اس رحمت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور اطاعت امام وہ رحمت ہے جس کے بارے میں اس نے فرمایا ہے تمہارے رب کی رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے، اور علم امام کے بارے میں فرمایا ہے اور چھا گیا ہے اس کا وہ علم جو علم باری تعالیٰ سے ہے وہ ہمارے شیعہ میں پھر فدانے فرمایا



عقرب ہم لکھ لیں گے اس چیز کو جس سے وہ بچتے ہیں یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت۔ پھر خدا نے فرمایا وہ اس کو اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وحی اور قائم آل محمد جو امر بالمعروف و نہی من المنکر کرنے والے ہیں اور منکر و ہبے جو انکار کرے فصیلت امام کا اور اس کی اُمت کا۔

اور آئیہ: **يُحِبُّونَهُمْ الطَّيِّبَاتِ** (حلال کتاب ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہل سے لیا جائے اور **يُحِبُّونَهُمْ عَلَيْهِمُ الْحَبَائِشُ** کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول امام اور بیعت عنہم امر ہم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فصیلت امام کی معرفت سے پہلے تھا۔ واللہ اعلم بالصواب القہ کانت علیہم سے مراد وہ طوق لعنت ہیں جو ان کے اس قول کی بنا پر تھے کہ ترک فصیلت امام کے خلاف انھیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انھوں نے فصیلت امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا اصل کے معنی میں گناہ، پھر خدا نے فرمایا: **الذِّينَ آمَنُوا بِهِ** یعنی امام پر ایمان لائے **وَعَدُّوا كُرُوهًا وَمَنْعُوا السَّمَّ** یعنی پھر انھوں نے عورت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یعنی جو لوگ محبت و طاعت کی عبادت سے بچے اور محبت و طاعت نفل فلال فلال ہیں اور عبادت سے مراد ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے انیسویں **رَبِّكُمْ** و **اسلموا لہ** یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار بنو، پھر خدا نے ان کی جزا بتائی، بشارت ہوا ان کے لئے جات و دنیا و آخرت میں۔

اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی اور ان کے دشمنوں کو قتل اور نجات آخرت کی اور حوض کوثر پر صادقین و اسمائے دروہ کی۔

**توضیح** اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنی مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور امر دین کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ اس لئے وہ اپنے عقائد میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی۔ کافر کا خدا ان اور مومن کی توفیق خدا کی طرف سے ہے اور اس کے اختیار میں ہے لوگوں کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے مسائل دین میں بھلے امام برحق کی طرف رجوع کرنے کے اپنے ذاتی اجتہاد سے کام لیا۔ یہ اختلاف کرنے والے سب جہنمی ہیں، ہاں جن پر خدا رحم کرنے والا ہے وہ ہمارے شیوعہ ہیں خدا نے ان کو امام برحق کی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے خدا نے امام کے علم کو وسعت دی ہے علم امام علم الہی سے ہے اور ہر مسئلہ اور ہر حادثہ جو دنیا میں روز اول سے آخر دن تک ہونے والا ہے وہ امام کے علم میں ہے پس جو لوگ اتباع امام برحق کرتے ہیں اور ان کے سوا کسی دوسرے کی پیروی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے حنات کو نفل میں رکھتا ہے سورہ اعراف میں ہے۔ **الذِّينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الَّذِي جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُكَفِّرُونَ** اللہ تعالیٰ ان کے حنات کو نفل میں رکھتا ہے سورہ اعراف میں ہے۔ **الذِّينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الَّذِي جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُكَفِّرُونَ** اللہ تعالیٰ ان کے حنات کو نفل میں رکھتا ہے سورہ اعراف میں ہے۔ **الذِّينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الَّذِي جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُكَفِّرُونَ** اللہ تعالیٰ ان کے حنات کو نفل میں رکھتا ہے سورہ اعراف میں ہے۔

(وہ لوگ جنہوں نے اتباع کیا یعنی بنی اسرائیل) حضور کے ظہور سے پہلے رسول کا جو نبی امی ہے اور جس کا ذکر انہوں نے اپنی کتابوں اور ریت میں پایا (اس میں ایسے امام کی تصدیق کا بھی حکم ہے گا جو تمام احکام الہی کا جملنے والا ہو) یہ رسول حلال کرتے کلمات پاکیزہ کو اور حرام کرتے کلمات ناپاکیزہ کو (بظاہر تو یہ مطلب ہے کہ پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام لیکن باطنی معنی یہ ہیں۔ یہ امام برحق کی پیروی کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام مفضل کی پیروی کو ناجائز، لیکن جو باطن کو چھوڑ کر راہ حق پر آجاتے ہیں ان کے گناہ کا بوجھ پہلے ان کے سر سے اتار دیتا ہے اور فضیلت کے طوق سے رہائی دیتا ہے جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس رسول کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو رسول کے ساتھ نازل ہوا یعنی امیر المؤمنین اور دیگر ائمہ علیہم السلام، جن کی خلقت ایک ہی نور سے ہے اور ایک ہی ساتھ اصحاب و ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ پس وہی لوگ صلاح پانے والے ہیں۔

۸۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو الشَّابَّاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَقَمْنَا تَبَعَ رِضْوَانِ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطِ اللَّهِ وَمَا وَاهُ جَهَنَّمَ وَيُنْسِ الْمَصِيرُ» هُمْ دَرَجَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ، فَقَالَ: الَّذِينَ اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ هُمُ الْأَيْمَةُ وَهُمْ وَاللَّهُ يَا عَمْرُو دَرَجَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَوْلَايَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ إِنَّا نِيُضَاعَفُ اللَّهُ لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَيَرْفَعُ اللَّهُ لَهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى.

۸۴- عمار سا باطنی کہلے۔ میں نے سوال کیا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق، جس نے پیروی کی مرضی الہی کی کیا وہ اس کی طرح ہے جس نے خدا کو غضب ناک کیا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بڑی جگہ ہے اللہ کے نزدیک درجات ہیں فرمایا جن لوگوں نے پیروی کی مرضی الہی کی وہ ائمہ ہیں اور واللہ نے عماران مؤمنین کے لئے درجات ہیں ان کی ولایت اور ہماری معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ کرتا ہے اور ان کے اعلیٰ درجات کو بلند کرتا ہے

۸۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ عَنِ عَمْرِو الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ» وَلَا يَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ - وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ - فَمَنْ لَمْ يَتَوَلَّنَا لَمْ يَرْفَعْ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا.

۸۵- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمات اور نیک اعمال کو وہ بلند کرتے ہیں اور اعمال نیک ہم اہل بیت کی ولایت ہیں اور اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر فرمایا جس نے ہم کو دوست نہ رکھا اللہ اس کے

عمل کو بلند نہ کرے گا۔

۸۶ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الثَّضَرِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ» قَالَ : الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام «وَيَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ» قَالَ : إِمَامٌ تَأْتَمُّونَ بِهِ .

۸۶ - فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ مدید کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے برابر کرے گا، کہ کفیلین سے مراد حسن و حسین ہیں اور فرمایا۔ خدا تمہارے لئے ایسا نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم پلو پھرو تم اس کو امام مانو۔

۸۷ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقُّ هُوَ» قَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ «قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ» .

۸۷ - سورہ یونس کی اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ اے رسول تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے امام نے راوی سے فرمایا۔ تم مل کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ خدا نے فرمایا۔ اپنے رسول سے تم ران سوال کرنے والوں سے کہہ دو خدا کی قسم ولایت علی، حق ہے اور تم اپنے انکار سے ہمیں عاجز کرنے والے نہیں۔

۸۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُهُ : «فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ» ؟ فَقَالَ : مَنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ بُولَاتِنَا فَقَدْ جَارَ الْعَقَبَةَ ، وَنَحْنُ نِلْكَ الْعَقَبَةُ الَّتِي مِنْ اقْتِحَمَهَا نَجَا ، قَالَ فَسَكَتَ فَقَالَ لِي : فَهَلَّا أَفِيدُكَ حَرْفًا خَيْرٌ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : قَوْلُهُ : «فَكَ رَقَبَةً» ثُمَّ قَالَ : النَّاسُ كُلُّهُمْ عَبِيدُ النَّارِ غَيْرُكَ وَأَصْحَابِكَ فَإِنَّ اللَّهَ فَكَ رِقَابِكُمْ مِنَ النَّارِ بُولَاتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ .

۸۸ - راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابلیہ کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ پس وہ گھائی سے کہیں نہ گزرا، فرمایا جس کو خدا نے فلذا ہماری ولایت سے وہ گھائی سے گزر گیا اور ہم ہی وہ گھائی ہیں وہ اس سے گزر گیا اس نے نجات

پائی، میں خاموش ہو گیا۔ پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو تمہارے لئے بہتر ہو، دنیا اور مایہا میں  
میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ خدا نے فرمایا ہے کہ تم نے دُوبیہ دسی کو آزاد کرنا، پس تمام آدمی جہنم کے کندے  
ہیں سوائے ہمارے اصحاب کے۔ تم کو ہماری ولایت کی وجہ سے نابہنم سے آزاد کر دیا گیا۔

۸۹ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام  
فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ : « وَأَوْفُوا بِعَهْدِي » قَالَ : بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام « أَوْفِ بِعَهْدِكُمْ ،  
أَوْفِ لَكُمْ بِالْحِجَّةِ .

۸۹- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسے تم میرا عہد وفا کرو۔ ولایت علی کے بارے میں میں تمہیں جنت  
دے کر اپنا وعدہ پورا کروں گا۔

۹۰ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا  
بَيِّنَاتٍ قَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا : أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدْبًا » قَالَ : كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم دَعَا فُرَيْشًا إِلَى وِلَايَتِنَا فَفَرَّوْا وَأَنْكَرُوا ، فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ فُرَيْشِ الَّذِينَ  
آمَنُوا : - الَّذِينَ أَقْرَأُوا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ - أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدْبًا  
تَعْبِيرًا مِنْهُمْ ، فَقَالَ اللَّهُ رَدًّا عَلَيْهِمْ : « وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ ( مِنَ الْأَمَمِ السَّالِفَةِ ) هُمْ أَحْسَنُ  
أَثَانًا وَرَبِيًّا » قُلْتُ : قَوْلُهُ : « مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدَدًا » قَالَ : كَلِمَةٌ كَانُوا  
فِي الضَّلَالَةِ لَا يُؤْمِنُونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَلَا بِوَلَايَتِنَا فَكَانُوا ضَالِّينَ مُضِلِّينَ ، فَيَمْدُدْ لَهُمْ فِي صَلَاتِنَاهُمْ  
وَطُعْنَانِهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا فَيَصِيرَهُمُ اللَّهُ شَرًّا مَكَانًا وَأَضْعَفَ جُنْدًا ، قُلْتُ : قَوْلُهُ : « حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ  
أَمَّا الْعَذَابَ وَإِنَّمَا السَّاعَةُ . فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرُّ مَكَانًا وَأَضْعَفَ جُنْدًا » قَالَ : أَمَا قَوْلُهُ : « حَتَّى  
إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ » فَهُوَ خُرُوجُ الْقَائِمِ وَهُوَ السَّاعَةُ ، فَسَيَعْلَمُونَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَمَا نَزَلَ بِهِمْ مِنَ اللَّهِ  
عَلَى يَدَيْ فَائِدِهِ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : « مَنْ هُوَ شَرُّ مَكَانًا ( يَعْنِي عِنْدَ الْقَائِمِ ) وَأَضْعَفَ جُنْدًا » قُلْتُ : قَوْلُهُ :  
« وَيُرِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى » قَالَ : يَرِيدُهُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ هُدًى عَلَى هُدًى بِاتِّبَاعِهِمُ الْقَائِمَ حَيْثُ  
لَا يَجْحَدُونَهُ وَلَا يُنْكِرُونَهُ ، قُلْتُ : قَوْلُهُ : « لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ،  
قَالَ : إِلاَّ مَنْ ذَانَ اللَّهُ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأَيْمَةَ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ الْعَهْدُ عِنْدَ اللَّهِ قُلْتُ : قَوْلُهُ :

وَإِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۖ قَالَ : وَوَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ الْوُدُّ الَّذِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ، قُلْتُ : «فَأَتَمَّ يَسَّرَ نَاهُ بِلِسَانِكَ لِيُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ۖ قَالَ : إِنَّمَا يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيَّ لِسَانِهِ حِينَ أَقَامَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ عَلِمًا ، فَبَشَّرَ بِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْذَرَ بِهِ الْكَافِرِينَ وَهُمْ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ لُدًّا أَيُّ كُفَّارًا ، قَالَ : وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ : «لِيُنذِرَ قَوْمًا مَّا نُنذِرُ آبَاؤَهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ» قَالَ : لِيُنذِرَ الْقَوْمَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِمْ كَمَا نُنذِرُ آبَاؤَهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ عَنِ اللَّهِ وَعَنِ رَسُولِهِ وَعَنْ وَعِبْدِهِ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَيَّ أَكْثَرَهُمْ (مِمَّنْ لَا يَتَّقُونَ وَبِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْأَيْمَةَ مِنْ بَعْدِهِ) فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ، بِإِمَامَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلَمَّا لَمْ يَقْرَأُوا كَانَتْ عُقُوبَتُهُمْ مَا ذَكَرَ اللَّهُ «إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ» فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : «وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ» عُقُوبَةُ مِنْهُ لَهُمْ حَيْثُ أَنْكَرُوا وَوَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْأَيْمَةَ مِنْ بَعْدِهِ هَذَا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مُقْمَحُونَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! «وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْتَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» بِاللَّهِ وَبِوَلَايَةِ عَلِيِّ وَمَنْ بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ : «إِنَّمَا تُنذِرُ مَنْ اتَّبَعَ الذِّكْرَ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ) وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فَبَشَّرَهُ (يَا مُحَمَّدُ) بِمَغْفِرَةٍ وَ أَجْرٍ كَرِيمٍ ۖ»

۹۰۔ ابو بصیر نے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورتہ مریم کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔

جب ہماری روشن آیات ان پر تلاوت کی گئیں تو منکرین ولایت ملنے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے بتاؤ ہم دونوں فرق میں از روئے مقام محفل کون اچھا۔ یہ یعنی ہماری جماعت بھی زیادہ ہے اور ہمارے عالم بھی بہت ہیں دولت اور حکومت بھی ہمارے پاس ہے اور تم گنتی کے چند آدمی ہو جو کسی سی کی زندگی بسر کر رہے ہو۔ تمہیں بتاؤ تم دونوں میں کون بہتر ہے) حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت کی دعوت دی انہوں نے انہار نفرت کیا اور انکار کر دیا۔ پس انکار کرنے والے قریش نے یومنین سے کہا۔ تم نے امیر المؤمنین اور ہم اہلبیت کی ولایت کا اقرار کو کر لیا۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فرق میں از روئے مقام اور عیش و راحت اچھا کون رہا اور ان کو عیب لگایا۔ خدا نے ان کی تردید میں فرمایا (اور پہلی صدیوں میں ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کر دیا۔ سابق امتیں، حالانکہ وہ ساز و سامان اور ظاہری نمود میں ان سے زیادہ تھیں۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا جو کوئی گمراہی میں ہے تو خدا اس کے لئے ڈھیل چھوڑ دیتا ہے امام نے فرمایا وہ لوگ گمراہی میں تھے اور امیر المؤمنین کی ولایت پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور

دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ پس یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اسی حالت میں مرے، خدا نے اس طرح ان کو بدترین مکان میں پہنچا دیا اور ان کے لشکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے کہا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے، جب وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب ان کو پتہ چلے گا کہ بگمراہی جگہ میں کون ہے اور کس گروہ کمزور ہے۔

فرمایا یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دیکھیں گے اس سے مراد خروج قائم آل محمد ہے ساعت سے یہی مراد ہے وہ اس وقت جانیں گے کہ یہی وہ دن ہے اور قائم آل محمد کے ہاتھوں جو ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اس کا بھی پتہ چل جائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہ جان لیں گے کہ از روئے بدترین مقام اور کمزور گروہ کون ہے۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا اور اللہ زیادہ کرتا ہے ان لوگوں کی ہدایت کو فرمایا جنہوں نے قائم آل محمد کا اتباع کیا۔ حضرت کے تشریح کے وقت پھر کسی کو انکار کرتے نہیں پڑے گی۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے نہیں ہوں گے مالک شفاعت کے مگر وہی لوگ جنہوں نے خدا سے عہد کیا ہوگا حضرت نے فرمایا جنہوں نے ولایت امیر المؤمنین اور ان کے بعد کے ائمہ سے قربت خدا حاصل کی۔ مراد ہے اور یہی وہ عہد ہے جو میں خدا اللہ ہے۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ خدا اپنی محبت ان کے لئے قرار دے گا فرمایا جس دو کا ذکر خدا نے کیا ہے وہ ولایت امیر المؤمنین ہے

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے ہم نے اسے رسول تیری زبان پر ان کو آسان کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو بشارت دے اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو اس سے ڈرنے۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسول کی زبان پر آسانی سے جاری کیا قرآن کو جبکہ آپ نے روز فدیہ میں اپنا قائم مقام بنایا۔ پس بشارت دی اس کی مومنین کو، اور ڈر دیا اس سے کافروں کو، پس کتاب خدا میں جن کو قوم لڈا (جھگڑا) لوتی) کہا گیا ہے وہی منکرین ولایت امیر المؤمنین مراد ہیں۔

پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا یہ تاکہ لے رسول! تو اس قوم کو ڈلنے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور وہ مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لے رسول! اس قوم کو ڈرا جس میں تم ہو جیسے کہ تم سے پہلے انبیاء و مرسلین نے ان کو ڈرایا تھا مگر وہ خدا اور اس کے رسول اور اس وعدہ خدا سے غافل ہی رہے حالانکہ ان کے اکثر پر حق بات واضح ہو گئی تھی ان لوگوں پر جنہوں نے ولایت امیر المؤمنین کا اور دیگر ائمہ کا اقرار نہیں کیا۔

یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے، امامت امیر المؤمنین اور ان کے اوصیاء پر، پس جب انہوں نے اقرار نہ کیا تو

قُلْتُ : « أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ » قَالَ :  
 إِنَّ اللَّهَ صَرَّبَ مَمْلَ مِنْ حَادٍ عَنْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ كَمَنْ يَمْشِي عَلَىٰ وَجْهِهِ لَا يَهْتَدِي لِأَمْرِهِ وَجَعَلَ مَنْ تَبِعَهُ  
 سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

قَالَ : قَوْلُهُ : « إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ » ؛ قَالَ : يَعْنِي جَبْرِئِيلَ عَنِ اللَّهِ فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ  
عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : « وَمَاهُو بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُوْمِنُونَ » ؛ قَالَ : قَالُوا : إِنَّ نَجْدًا كَذَّابٌ عَلَىٰ  
 رَبِّهِ وَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهَذَا فِي عَلِيٍّ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بِذَلِكَ قُرْآنًا فَقَالَ : « إِنَّ ( وِلَايَةَ عَلِيٍّ ) تَنْزِيلٌ مِنْ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ \* وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا ( نَجْدًا ) بَعْضُ الْأَقْوِيلِ \* لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ \* ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ \*  
 ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ فَقَالَ : « إِنَّ ( وِلَايَةَ عَلِيٍّ ) لَتَذَكُّرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ \* ( لِلْعَالَمِينَ ) وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ  
 مُكذِّبِينَ \* وَإِنَّ ( عَلِيًّا ) لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ \* وَإِنَّ ( وِلَايَتَهُ ) لَحَقُّ الْيَقِينِ \* فَسَبِّحْ بِحَمْدِ بِنْتِ  
 رَبِّكَ الْعَظِيمِ » يَقُولُ اشْكُرْ رَبِّكَ الْعَظِيمَ الَّذِي أَعْطَاكَ هَذَا الْفَضْلَ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : « لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ » ؛ قَالَ : الْهُدَى الْوِلَايَةُ ، آمَنَّا بِمَوْلَانَا فَمَنْ  
 آمَنَ بِوِلَايَةِ مَوْلَانَا فَقَلَّ يَخَافُ بِخَسَا وَلَا رَهَقًا قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : لَأَنَا وَبِئْسَ قَوْلُهُ : « لَا أَمْلِكُ  
 لَكُمْ صِرًّا وَلَا رَشْدًا » قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَوَّعَا النَّاسَ إِلَى الْوِلَايَةِ بِسَبْعِ آيَاتٍ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ  
 فَقَالُوا : يَا نَجْدُ أَعْفِنَا مِنْ هَذَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَذَا إِلَى اللَّهِ لَيْسَ إِلَيَّ ، فَاتَّهَمُوهُ وَخَرَجُوا  
 مِنْ عِنْدِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ : « قُلْ إِنِّي لَأَمْلِكُ لَكُمْ صِرًّا وَلَا رَشْدًا قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ ( إِنْ عَصَيْتُهُ )  
 أَحَدٌ وَلَنْ أَحِدٌ مِنْ دُونِي مُلْتَحِدًا إِلَّا بِلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَةً ( فِي عَلِيٍّ ) » قُلْتُ : هَذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ :  
 نَعَمْ ثُمَّ قَالَ تَوَكَّيْدًا : « وَمَنْ يَعْسِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ( فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ ) فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا  
 أَبَدًا » قُلْتُ : « حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَمَسِعِلْمُهُمْ مَنْ آصَعَتْ نَاصِرًا وَ أَوَّلُ عُدْدَا » يَعْنِي بِذَلِكَ  
 الْقَائِمَ وَأَنْصَارَهُ .

قُلْتُ : « فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ » ؛ قَالَ : يَقُولُونَ فِيكَ « وَاعْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا وَ ذَرْنِي  
 ( يَا نَجْدُ ) وَالْمُكذِّبِينَ ( بِوَصِيَّتِكَ ) أُولِي النِّعْمَةِ وَمَسَلَّتْهُمْ قَلِيلًا » قُلْتُ : إِنَّ هَذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ  
 قُلْتُ : « لِيَسْتَمِيعَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ » ؛ قَالَ : يَسْتَمِيعُونَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَوَصِيَّتَهُ حَقٌّ ،  
 قُلْتُ : « وَيَزِدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا » ؛ قَالَ : وَيَزِدَادُونَ بِوِلَايَةِ الْوَصِيِّ إِيمَانًا ، قُلْتُ : « وَلَا يَرْتَابَ  
 الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ » ؛ قَالَ : بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام قُلْتُ : مَا هَذَا الْأَرْتَابُ ؟ قَالَ : يَعْنِي

٦٤/٢٢

٦٩/٣٠

٦٩/٣٩

٤٢/٢١

٤٢/٢٧

٣/٣١

ان کی سزا کا ذکر خدا نے یوں کیلئے ہے کہ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک ان کے پیچھے، پھر اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ اب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انھوں نے ولایت امیر المؤمنین اور دیگر ائمہ علیہم السلام سے انکار کیلئے یہ تو دنیا کی سزا ہے (کہ وہ ذلیل ہیں) اور آخرت میں جہنم کی آگ ان کے لئے ہے ہی۔ اور فرمایا اے محمد تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے (ولایت علی پر نہیں) پھر خدا فرمائے اسے رسول تم تو اسی کو ڈراؤ گے جو ذکر (امیر المؤمنین کی بیروی کرے اور اللہ سے ڈرے، غیب کے متعلق (اے محمد) اسے بشارت دے دو، مغفرت اور بہت بڑے اجر کی۔

۹۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاجِئِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ : يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وَوَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَفْوَاهِهِمْ ، قُلْتُ : «وَاللَّهِ مَتَمُّ نُورِهِ» قَالَ : وَاللَّهِ مَتَمُّ الْإِمَامَةِ ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَالنُّورُ هُوَ الْإِمَامُ ، قُلْتُ : «هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ» قَالَ : هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لِوَصِيِّهِ وَوَلَايَةَ هِيَ دِينُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : «لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ» قَالَ : يُظْهِرُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَذْيَانِ عِنْدَ يَوْمِ النَّارِ ، قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ : «وَاللَّهِ مَتَمُّ نُورِهِ» : وَوَلَايَةَ الْقَائِمِ «وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ» ، بِوَلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قُلْتُ : هَذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَمَا هَذَا الْحَرْفُ فَتَنْزِيلٌ وَأَمَّا غَيْرُهُ فَتَأْوِيلٌ .

قُلْتُ : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا» قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَمَّى مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ رَسُولَهُ فِي وِلَايَةِ وَصِيِّهِ مُنَافِقِينَ وَجَعَلَ مَنْ جَحَدَ وَصِيَّتَهُ وَإِمَامَتَهُ كَمَنْ جَحَدَ تَعَالَى وَأَنْزَلَ بِذَلِكَ قُرْآنًا فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ (بِوَلَايَةِ وَصِيَّتِكَ) قَالُوا : نَشَهِدُ إِنَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لِرَسُولِهِ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ) لَكَذِبُونَ ، اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ حُجَّةً فَصَدَّوْا عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ (وَالسَّبِيلُ هُوَ الْوَصِيُّ) إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ، ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا (بِرِسَالَتِكَ) وَكَفَرُوا (بِوَلَايَةِ وَصِيَّتِكَ) فَطَمَعَ (اللَّهُ) عَلَى قُلُوبِهِمْ ، فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ، قُلْتُ : مَا مَعْنَى لَا يَفْقَهُونَ ؟ قَالَ : يَقُولُ : لَا يَفْقَهُونَ سُبُوتَكَ قُلْتُ : «وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ : تَمَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ» ؟ قَالَ : وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ارْجِعُوا إِلَى وِلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ النَّبِيُّ مِنْ ذُنُوبِكُمْ «لَوْ وَارَوْوَسْهُمْ» قَالَ اللَّهُ : «وَرَأَيْتُمْ يَصَدُّونَ» (عَنْ وِلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ عَافَى الْقَوْلَ مِنَ اللَّهِ بِمَعْرِفَتِهِ بِهِمْ فَقَالَ : «سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ، لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ» يَقُولُ : الظَّالِمِينَ لِوَصِيَّتِكَ .

اصف  
۶۱/۸تفہیم  
۶۵/۲  
۶/۳۲شانقور  
۶۳/۳توبہ  
۶/۸۷شانقور  
۱۳/۵بقرہ  
۲/۱۰۸



بِذَلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ فَقَالَ: وَلَا يَرْتَابُونَ فِي الْوَلَايَةِ، قُلْتُ: «وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرِي لِلْبَشَرِ»؟ قَالَ: نَعَمْ وَوَلَايَةُ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ: «إِنَّهَا لَا حُدَى الْكُبْرَى»؟ قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ»؟ قَالَ: مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى وِلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ سَقَرٍ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَى سَقَرٍ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ<sup>(٦)</sup>؟ قَالَ: هُمْ وَاللَّهِ شِعْبُنَا، قُلْتُ: «لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ»؟ قَالَ: إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ نَحْنُ وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَا يَصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ»؟ قَالَ: عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّهَا تَذْكَرَةٌ»؟ قَالَ: الْوَلَايَةُ.

مدثر  
٤٣/٣٥

قُلْتُ: قَوْلُهُ: «يُؤْفُونَ بِالنَّذْرِ»؟ قَالَ: يُؤْفُونَ لِلَّهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَحَدَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ وِلَايَتِنَا، قُلْتُ: «إِنَّا نَحْنُ نَزَّ لَنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ نَزِيلًا»؟ قَالَ: بِوَلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزِيلًا، قُلْتُ: هَذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ دَأْتَاوِيلُ، قُلْتُ: «إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ»؟ قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «وَيَدْخُلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ»؟ قَالَ: فِي وِلَايَتِنَا، قَالَ: «وَ الظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا» أَلَا تَرَى أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَى ظُلْمٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ خَلَطْنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظَلَمْنَا ظَلْمَهُ وَوِلَايَتِنَا وَوَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذَلِكَ قُرْآنًا عَلَى نَبِيِّهِ فَقَالَ: «وَمَا ظَلَمْنَا هُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ»<sup>(١١)</sup>، قُلْتُ: هَذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

مدثر  
٤٤/

قُلْتُ: «وَيَلِ نَ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ» قَالَ: يَقُولُ: وَيَلِ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا نَحْنُ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ مِنْ وِلَايَةِ عَلِيِّ [ابن أبي طالب] عَلَيْهِ السَّلَامُ «أَلَمْ نُهَبِكِ الْأَوَّلِينَ» ثُمَّ نَتَّبِعُهُمُ الْآخِرِينَ، قَالَ: الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ كَذَّبُوا الرَّسُولَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ «كَذَلِكَ تَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ» قَالَ: مَنْ أُجْرِمَ إِلَى آلِ نَحْنُ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا رَكِبَ، قُلْتُ: «إِنَّ الْمُتَّقِينَ»؟ قَالَ: نَحْنُ وَاللَّهِ وَ شِعْبُنَا لَيْسَ عَلَيَّ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِنَا وَسَائِرِ النَّاسِ مِنْهَا بُرَاءٌ، قُلْتُ: «يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ...»<sup>(١٢)</sup> قَالَ: نَحْنُ وَاللَّهِ الْمَادُونَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَابًا، قُلْتُ: مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ؟ قَالَ: نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَى نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِعْبَتِنَا، فَلَا يَرُدُّ نَارُ رَبَّنَا، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ» قَالَ: هُمْ الَّذِينَ فَجَّرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَاعْتَدُوا عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «وَمَنْ يَقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ»؟ قَالَ: يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ: تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

طه  
٥٢/١١

النساء  
٤٨/٣٨

سجدة  
٨٣/٤

۹۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ چلپتے ہیں کہ نور خدا کو سچوں لوگوں سے بچھا دیں۔ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے نور ولایت امیر المؤمنین کو بچھانا چلپتے ہیں۔ میں نے پوچھا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ اللہ اس کے نور کو پورا کر دے گا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہے امامت کی تکمیل جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اس نور پر بھی جن کو ہم نے نازل کیا۔ پس یہاں نور سے مراد امام ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کے لئے بھیجا فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے رسول کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا اور ولایت ہمارے دین برحق ہے۔ میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے تاکہ وہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ قائم آل محمد کے ظہور کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خدا فرماتا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کرنے والا ہے؛ یعنی ولایت قائم کا، اگرچہ کافر لوگ ولایت علی کو ناپسند کریں۔

میں نے کہا یہ الفاظ تنزیل ہیں فرمایا پہلی آیت میں یسوس و نسیطنوار الخ میں تنزیل ہے اور دوسری آیت

لیسطہرہ میں تاویل ہے

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا وہ ایمان لائے پھر کفر کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین میں ان لوگوں کو جنہوں نے اتباع نہ کیا۔ خدا کے رسول کا، ان کے وصی کی ولایت کے متعلق اور خدا نے ان لوگوں کو جنہوں نے ولایت وصی سے انکار کیا شیخ ان لوگوں کے قرار دیے جنہوں نے محمد کی نبوت سے انکار کیا اور تائید میں فرمایا۔ اے محمد! جب منافقین تمہارے پاس رہا کرتے وصی کے بارے میں کچھ کہتے آئیں اور کہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (ولایت علی کو ماننے کے متعلق) جھوٹے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دیا ہے اس لئے وہ نہیں سمجھتے یعنی تمہاری نبوت ہی کو نہیں سمجھتے۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے اور تاکہ رسول خدا تمہارے لئے استغفار کریں تو حضرت نے فرمایا۔ جب ان سے کہا گیا کہ ولایت علی کی طرف رجوع کرو تاکہ رسول تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں تو انہوں نے سر جھکائے، خدا فرماتا ہے اے رسول تم نے دیکھا کہ وہ (ولایت علی) روگردانی کر رہے ہیں اور وہ ٹکڑ کر رہے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کا رخ بدل کر کہا اے رسول تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرے اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ خدا قوم بدکار کی ہدایت نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے رسول یہ تمہارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔

میں نے کہا کیا مطلب ہے سورۃ الملک کی اس آیت کا، کیا وہ شخص جو از حد سے زیادہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر راستہ چلتا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ اللہ نے ختم دی ہے اس شخص کی جو ولایت علی کا منکر ہو اس

بِذَلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ فَقَالَ: وَلَا يَرْثَا بُونَ فِي الْوَلَايَةِ، قُلْتُ: «وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرِي لِلْبَشَرِ؟» قَالَ: نَعَمْ وَوَلَايَةُ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قُلْتُ: «إِنَّهَا لِأَخِي الْكَبِيرِ؟» قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ؟» قَالَ: مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى وِلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ سَقَرٍ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَى سَقَرٍ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ<sup>(١)</sup>؛ قَالَ: هُمْ وَاللَّهُ شَهِعُنَا، قُلْتُ: «لَمْ تَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ؟» قَالَ: إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيِّي نَحْمًا وَالْأَوْصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ؟» قَالَ: عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّهَا تَذْكَرَةٌ؟» قَالَ: الْوَلَايَةُ.

قُلْتُ: قَوْلُهُ: «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ؟» قَالَ: يُوفُونَ لِلَّهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ وِلَايَتِنَا، قُلْتُ: «إِنَّا نَحْنُ نَزَّ لَنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا<sup>(٢)</sup>؟» قَالَ: بِوَلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَنْزِيلًا، قُلْتُ: هَذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ذَاتَاوِيلٌ، قُلْتُ: «إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ؟» قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «يُدْخِلُ مَنْ بَشَاءَ فِي رَحْمَتِهِ؟» قَالَ: فِي وِلَايَتِنَا، قَالَ: «وَ الظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا، أَلَا تَرَى أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلَمَ أَوْ يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَى ظُلْمٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَلَطْنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظَلَمْنَا ظَلَمَهُ وَوِلَايَتِنَا وَوَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذَلِكَ قُرْآنًا عَلَى نَبِيِّهِ فَقَالَ: «وَمَا ظَلَمْنَا هُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ»<sup>(٣)</sup>، قُلْتُ: هَذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قُلْتُ: «وَيَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ» قَالَ: يَقُولُ: وَيَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا مُحَمَّدُ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ مِنْ وِلَايَةِ عَلِيِّ [بن أبي طالب] عَلَيْهِ السَّلَامُ «أَلَمْ نُهَبِكِ الْأَوَّلِينَ» ثُمَّ نَسَّعَهُمُ الْآخِرِينَ، قَالَ: الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ «كَذَلِكَ نَفَعُ بِالْمُجْرِمِينَ» قَالَ: مَنْ أَجْرَمَ إِلَى آلِ عَلِيٍّ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيهِ مَا رَكِبَ، قُلْتُ: «إِنَّ الْمُتَّقِينَ؟» قَالَ: نَحْنُ وَاللَّهُ وَشِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِنَا وَسَائِرِ النَّاسِ مِنْهَا بَرَاءً، قُلْتُ: «يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ...» الْآيَةَ «قَالَ: نَحْنُ وَاللَّهُ الْمَادُونَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَابًا، قُلْتُ: مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ؟» قَالَ: نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَى نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا، فَلَا يَرُدُّ نَارَ رَبَّنَا، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ» قَالَ: هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَيْمَةِ وَاعْتَدُوا عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «تُمْ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَكْذِبُونَ؟» قَالَ: يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ: تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

مشهد  
٤٢/٣٥

مشهد  
٤٢/

مشهد  
٥٢/١١

مشهد  
٥٨/٣٨

مشهد  
٨٢/٤

سے اوندھے منہ چلے اور ان کے امر سے ہدایت یافتہ نہ ہو اور دوسرا شخص وہ ہے جو صراطِ مستقیم پر چلے اور صراطِ مستقیم علی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ یہ قول رسول کریم ہے فرمایا جو خدا کی طرف سے لئے کہ ولایت علی کے بارے میں میں نے کہا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ وہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے کہ تم اس پر کم ایمان لئے فرمایا۔ لوگوں نے کہا محمد نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے۔ خدا نے علی کے بارے میں ایسا نہیں کہا پس خدا نے قرآن میں نازل فرمایا (ولایت علی) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے اگر محمد بعض باتوں میں غلط بیانی کرتے تو ہم کو داپنے ہاتھ سے پکڑ لینے۔ پھر ان کی رگ گردن کاٹ دیتے (الحاقہ) پھر کلام کا رخ بدل کر کہا ہے شک (ولایت علی) متقیوں کے لئے تذکرہ ہے (تمام عالموں میں) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں اور بے شک علی کے بارے میں حرمت ہے کافروں کے لئے اور بے شک (ولایت علی) حق الیقین ہے (پس (لے محمد) تم ربِ عظیم کے نام کی بیخ پر پھوسو یعنی فرمائیے کہ اپنے اس ربِ عظیم کا شکر کرو جس نے تم کو یہ فضیلت عطا کی۔

میں نے کہا۔ سورہ جن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ جب ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ امام نے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جو اپنے سولاک و ولایت پر ایمان لے آیا۔ اسے نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا۔ میں نے کہا کیا یہ الفاظ داخل تفسیر ہیں فرمایا نہیں داخل تاویل ہیں۔ میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ میں نہیں قدرت رکھتا تمہارے ضرر یا ہدایت پر فرمایا۔ امام علیہم السلام نے کہ رسول اللہ نے لوگوں کو ولایت علی کی طرف دعوت دی۔ قریش نے جمع ہو کر کہا۔ لے محمد آپ اس سے ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت نے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے میری طرف سے نہیں۔ انھوں نے تہمت لگائی اور حضرت کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ اور فرمایا۔ تم ان سے یہ بھی کہو اگر میں خدا کی نافرمانی کروں) تو مجھے کون پناہ دے گا کوئی بھی نہ دے گا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں (لَا يَلْعَابُونَ اللَّهَ بِكَلِمَاتٍ مِّنْهُ لِيُضِلَّكُمْ سُبُلًا) یعنی میں تو خدا کی طرف سے اس کا پیغام پہنچانے کا ذمہ دار ہوں (سورہ جن) میں نے کہا یہ تنزیل ہیں۔ فرمایا ہاں۔ پھر خدا نے تاکید یہ بھی فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی (ولایت علی کے بارے میں) کریگا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ میں نے کہا جب وہ خدائی وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے تو اس وقت جانیں گے کہ بلحاظ نصرت کون کمزور ہے اور بلحاظ تعداد کون کم ہے یعنی یہ وعدہ پورا ہو گا حضرت حجت اور ان کے انصار کے ظہور کے وقت۔

میں نے کہا۔ اس آیت کا کیا مطلب ہے (مزل) لے رسول ان لوگوں کے گھنے پر صبر کرو۔ فرمایا جو کچھ تمہارے بارے میں کہتے ہیں اور ان کو بعنوان شائستہ اپنے سے الگ رکھو اور (لے محمد) مجھے ان لوگوں سے جو تمہارے وصی کو جھٹلاتے ہیں نمٹ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں۔

میں نے کہا سورہ المدثر کی اس آیت کا مطلب کیا ہے (پوری آیت یہ ہے جہنم پر اس میں فرشتے معین ہیں اور ہم نے تو جہنم کا تکبران بس فرشتوں کو بتایا ہے اور ان کا یہ شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ اہل کتاب (فورا) یقین کر لیں دیکھو ان کی کتاب میں ایسا ہی ہے) اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو۔ امام نے فرمایا۔ تاکہ مومنین یقین کر لیں کہ خدا اور رسول اور رسول کا

وصی کا حق ہیں میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو فرمایا۔ ولایت وصی سے ایمان زیادہ ہو گا میں نے کہا اور اس کا کیا مطلب ہے اہل کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں فرمایا۔ اہل کی ولایت میں، میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا یہ شک اہل کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے متعلق نہیں۔ کیونکہ ان کی ولایت میں شک نہیں تھا۔

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ نہیں ہے یہ مگر ان کے لئے نصیحت، فرمایا اس سے مراد ولایت علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے۔ یہ ایک بہت بڑی ہے۔ فرمایا اس سے مراد ولایت ہے۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے۔ تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا موخر، فرمایا جس نے سہقت کی۔ ہماری ولایت کی طرف

وہ روک دیا گیا۔ جہنم سے اور جو پیچھے رہا۔ ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔

میں نے پوچھا۔ اصحاب میں سے کون مراد ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں میں نے پوچھا ہم نہیں تھے تو تمہیں

سے کون مراد ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جنہوں نے ولایت کو وصی محمد اور ان کے بعد والے اوصیاء کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوة نہ

بھیجی۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ ذکرہ سے روگردانی کرتے ہے میرے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے، ابے شک وہ نصیحت

ہے۔ فرمایا ولایت مراد ہے۔

میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے۔ وہ نذر کو ف کر تے ہیں۔ فرمایا۔ نذر سے مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت

کے متعلق تھی۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا۔ فرمایا۔ اس سے نازل ولایت مراد ہے۔ میں نے کہا کیا یہ

نازل ہے۔ فرمایا ہاں لیکن بتاؤ میں نے جہاں ہے آیات سابقہ کے متعلق۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا ذکرہ سے مراد ہے ولایت۔

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنی رحمت میں ہے۔ چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت اور

خدا نے فرمایا۔ اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے کیا تم (راوی) نہیں خود کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انہوں نے ہم پر ظلم نہیں

کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے ظلم کی طرف اس کو

نسبت دی جائے لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری

ولایت کو اپنی ولایت ہمایا ہے پھر اپنے نبی پر فتور کیا اور فرمایا۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا

میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ نازل ہے فرمایا ہاں۔

۹۲ - عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ

بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ

ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا » قَالَ : يَعْنِي بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : « وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ

الْآخِرَةِ » قَالَ : « نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »

میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ نازل ہے فرمایا ہاں۔

الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۚ قَالَ : يَعْنِي أَعْمَى الْبَصَرَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى الْقَلْبَ فِي الدُّنْيَا عَنْ وِلَايَةِ أَمِيرِ  
 الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : وَهُوَ مُتَحَيِّرٌ فِي الْقِيَامَةِ يَقُولُ : وَلِمَ حَسَرْتَنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ :  
 كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ، قَالَ : الْآيَاتُ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ «فَنَسِيتَهَا» وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى ، يَعْنِي  
 تَرَكَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُتْرَكُ فِي النَّارِ كَمَا تَرَكَتِ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَلَمْ تَطْعَ أَمْرَهُمْ وَلَمْ تَسْمَعْ  
 قَوْلَهُمْ ، قُلْتَ : « وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْغَى ۚ  
 قَالَ : يَعْنِي مَنْ أَشْرَكَ بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَيْرُهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَ تَرَكَ الْأَيْمَةَ  
 مُعَانِدَةً فَلَمْ يَسْمَعْ آثَارَهُمْ وَلَمْ يَقُولْهُمْ ، قُلْتَ : « اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۚ » قَالَ : وَوِلَايَةُ  
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قُلْتَ : « فَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَزَنَ الْآخِرَةِ ۚ » قَالَ : مَعْرِفَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَالْأَيْمَةَ « تَزِيدُهُ فِي حَرْتِهِ ۚ » قَالَ : تَزِيدُهُ مِنْهَا ، قَالَ : يَسْتَوْفِي نَصِيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ « وَ مَنْ كَانَ  
 يُرِيدُ حَزَنَ الدُّنْيَا نُؤْتِيهِ مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۚ » قَالَ : لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ  
 الْقَائِمِ نَصِيبٌ .

۹۲- میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں پر۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ لے محمد ولایت علی کے  
 بارے میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا۔ پھر فرماتا ہے کیا ہم نے اولین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک  
 نہیں کیا اولین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ادھیار کی اطاعت میں مسلمان کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے  
 ہیں پھر حضرت نے فرمایا۔ مجرم سے مراد مجرم آل محمد ہیں جنہوں نے آنحضرت کے وحی کے ساتھ کیا جو کہا۔

میں نے پوچھا منتقین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ ہم اور ہمارے مشیعہ، ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر  
 نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

میں نے کہا۔ سورہ نسا کی اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اس روز روح اور ملائکہ صف بہ صف کھڑے ہوں گے الخ۔  
 فرمایا امام علیہ السلام نے، اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے  
 میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا۔ ہم خدا کی حمد و تعظیم کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور  
 اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ ہمارا رب اس کو رد نہ کرے گا۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب نجا رحیمین میں ہے۔ فرمایا یہ  
 نجا رحیم لوگ ہیں جنہوں نے حق آئمہ غضب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے  
 فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیر المؤمنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

ابو بصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ جس نے میرے ذکر سے دو گردانی کی تو بے شک  
 اس کی روزی تنگ ہوگی۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المؤمنین سے دو گردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے

ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ آخرت میں وہ اندھا محسوس ہوگا اور دنیا میں دل کا اندھا بنا رہے گا ولایت علی کو نہ ملنے کی وجہ سے اور قیامت میں وہ متحیر ہوگا اور کچھ گا خدا زندا تو نے مجھے اندھا کیوں محسوس کیا۔ خدا کچھ کا تو نے ہماری آیات کو سبلا یا تمھارا۔ فرمایا امام نے وہ آیات آئمہ علیہم السلام ہیں تو نے ان کو چھوڑا ہے آج تو جہنم میں ڈالا جائے گا کیوں کہ تو نے آئمہ کی ولایت کو ترک کیا تمھارا تو نے ان کے حکم کی اطاعت نہ کی اور ان کی بات کو کان لگا کر سنا نہیں۔

ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں اس کو جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور عذاب آخرت بہت سخت اور دائمی ہے اور اس نے آئمہ کو از روئے عداوت ترک کیا۔ ان کے آثار کی پیروی نہ کی اور انھیں دوست نہ رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے فرمایا یہ رزق ولایت امیر المؤمنین ہے میرے سچے آیت پڑھی جو کوئی آخرت کے فائدے کو چاہتا ہے فرمایا۔ جو ولایت امیر المؤمنین حاصل کرتا ہے ہم اس کے فائدے میں زیادتی کر دیتے ہیں یعنی اس کے دینی ثواب کو بڑھا دیتے ہیں اور جو دینی فائدہ چاہتا ہے ہم اسے وہی دیتے ہیں اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یعنی دولت حق میں قائم آل محمد کے ساتھ اسے کوئی حقہ نہ ملے گا۔

**توضیح:** آئمہ کی رسائی نہیں یہ تو خدا نے اپنے رسول کو بتایا اور ان کے بعد یہ تفسیر اکیلا امام نے دوسرے کو بتائی بعض آیات کے متعلق سائل نے اس مفہوم کو جو امام نے بیان کیا۔ یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ تنزیل ہے امام نے فرمایا ہاں یہ تنزیل ہے لیکن موجودہ قرآن میں یہ الفاظ نہیں ہیں یا تو یہ کہا جائے کہ قرآن جمع کرنے والوں نے ان الفاظ کو ساقط کر دیا ہے لیکن محول علما کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ موجودہ قرآن سے کچھ کم نہیں ہوا۔ لہذا دوسری صورت یہ ہوگی کہ اس مفہوم کا رسول کو القا ہوا تنزیل ہوئی لیکن وہ الفاظ جزو آیت نہیں تھے بلکہ بطور تفسیر یا تاویل کے تھے چونکہ رسول نے ان کو اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا۔ لہذا تنزیلی صورت میں تو رہے لیکن آیات کا جزو نہیں کچھ جلتے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## ایک سو آٹھواں باب

### وہ لطائف کلمات جو جامع روایات ولایت میں

(باب) ۱۰۸

فِيهِ نَفْ وَجَوَامِعُ مِنَ الرَّوَايَةِ فِي الْوَلَايَةِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكَلْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ ابْنِ رَبِيعٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ

أَخَذَ مِيثَاقَ شِبَعْنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ دَرَسٌ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الدَّرِّ وَالْإِفْرَازِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ  
بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ بِالنَّبِيِّ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم  
ذریعہ تھے اس نے ان سے اسی وقت اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا۔

۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ ، عَنْ مَالِجِ بْنِ  
عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : وَعَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ :  
إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَخَلَقَ مَا أَحَبَّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَا أَبْغَضَ  
مِمَّا أَبْغَضَ ، وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ النَّارِ ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظَّلَالِ : فَقُلْتُ : وَأَيُّ شَيْءٍ الظَّلَالُ ؟  
قَالَ : أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ عَوْلِسَ بِشَيْءٍ ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِمُ النَّبِيَّ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِفْرَازِ  
بِاللَّهِ وَهُوَ قَوْلُهُ : «وَلَكِن سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لِيَقُولُوا لِلَّهِ» ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْإِفْرَازِ بِالنَّبِيِّينَ ، فَأَقْرَبَ بَعْضَهُمْ  
وَأَنْكَرَ بَعْضَهُمْ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقْرَبَ بِهَا وَاللَّهِ مَنْ أَحَبَّ وَانْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ :  
«فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَانَ التَّكْذِيبُ ثُمَّ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔ پس پہلے پیدا کیا۔ ان کو جس کو وہ دوست رکھتا  
اور جن کو وہ دوست رکھتا تھا ان کو پیدا کیا۔ طینت جنت سے اور جن کو وہ دشمن رکھتا تھا۔ انہیں پیدا کیا اس چیز سے جسے  
وہ دوست نہ رکھتا تھا یعنی ان کو پیدا کیا طینت نار سے۔ پھر ان دونوں کو سایہ میں رکھا۔ میں نے کہا سایہ کیا چیز ہے کیا تم  
نے اپنے سایہ کو دھوپ میں نہیں دیکھا وہ کوئی شے ہے لیکن وہ کوئی شے نہیں ہے یعنی اس کی حقیقت کو جو پوشیدہ ہے نہیں  
سمجھ سکتے۔ وہ ایک غیر مادی چیز ہے پھر خدا نے نبیوں کو ان کے پاس بھیجا اور انہوں نے اقرار باللہ کی دعوت دی۔ جیسا کہ خدا نے  
فرمایا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے پھر ان کو نبیوں کے اقرار کی دعوت دی گئی بعض نے اقرار  
کیا اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ہماری ولایت کی دعوت دی گئی پس جنہوں نے ہمیں دوست رکھا۔ انہوں نے اقرار کیا اور جنہوں نے ہم سے  
بغض رکھا انہوں نے انکار کیا اور وہ لوگ ایمان نہ لائے جنہوں نے اول روز ہی ہماری تکذیب کر دی تھی پھر امام نے فرمایا یہ  
تکذیب وہیں ہوئی تھی

۳۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ غَاوِرٍ  
عَنْ أَحْمَدَ بْنِ رِزْقِ الْعُمَشَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : وَلَا يَتَنَا  
وَلَا يَهُ اللَّهُ النَّبِيُّ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا بِهَا .



۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہماری ولایت ہے خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ فَطَأَ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا وَتَفْضِيلِنَا عَلَى مَنْ سِوَانَا .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نہیں آیا۔ مگر اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيْعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْقَبَّاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللَّهِ إِنْ فِي السَّمَاءِ لَسَبْعِينَ مِثْقَالًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْضُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا أَحْمَدُوهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَدِينُونَ بِوَلَايَتِنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ واللہ آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام ابن زمین جمع ہو کر شکر کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : وَلَايَةُ عَلِيِّ عليه السلام مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ رَسُولًا إِلَّا بِوَسِيَّةِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَوَسِيَّةِ عَلِيِّ عليه السلام .

۶۔ فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے کہ تمام صحف انبیاء میں ولایت علی کا ذکر تھا خدا نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو نبوت محمد اور وصایت علی کا مقرر نہ ہو۔

۷۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْقُضَيْلِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عليه السلام عِلْمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكًا وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے علی کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے۔ نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا۔

۸۔ الْحَسِينُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِينَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابٌ فَتَحَهُ اللَّهُ ، فَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ التَّالِيَةِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لِي فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ .

۸۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ علی وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں ہے جس کے متعلق خدا نے کہلے کہ اس کے لئے میری مشیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ لَنَا وَهُمْ ذُرِّيَّةُ يَوْمٍ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّارِ ، بِالْأَقْرَارِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالسَّبُوتِ وَعَرَضَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُمَّتَهُ فِي الطَّيْنِ وَهُمْ أَظْلَمَةٌ وَخَلَقَهُمْ مِنَ الطَّيْنَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا قَبْلَ أَبْدَانِهِمْ بِالْقَبْرِ غَامٍ وَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ وَعَرَّ فَمَنْ رَسُوهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَرَّ فَمَنْ عَلِيًّا وَنَحْنُ نَعْرِفُهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ .

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے، میرے اور میرے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد لیا اور اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا اور خدا نے پیش کیا امت محمد کو مٹی کی صورت میں دیا تھا ایک وہ سایہ میں تھے اور پیدا کیا ان کو اس مٹی سے جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اور ہمارے شیعوں کی رُوح کو۔ ان کے ابدان کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور ان کو آنحضرت پر پیش کیا اور رسول اللہ کا تعارف ان سے کرایا اور علی علیہ السلام کو بھی پہچنوا یا اور ہم اپنے شیعوں کو ان کے طرز کلام سے پہچان لیتے ہیں۔

## ایک سو نوواں باب

ائمہ علیہم السلام کا اپنے دوستوں پر چاٹنا اور وقتی مصالحت کے لحاظ سے ہدایت کی ناک

(باب) ۱۰۹

فِي مَعْرِفَتِهِمْ أَوْلِيَاءَهُمْ وَالتَّفْوِضِ إِلَيْهِمْ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَنَا وَاللَّهِ أُحِبُّكَ وَأَتَوَلَّاكَ ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : كَذَبْتَ ، قَالَ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي أُحِبُّكَ وَأَتَوَلَّاكَ ، فَكَرَّرَ ثَلَاثًا . فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : كَذَبْتَ ، مَا أَنْتَ كَمَا قُلْتَ ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْأَزْوَاحَ فَبَلَ الْأَبْدَانِ بِالْقَمِيِّ عَامٌ ثُمَّ عَرَضَ عَلَيْنَا الْمُحِبِّ لَنَا ، فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رُوْحَكَ فِيمَنْ عَرَضَ ، فَأَيْنَ كُنْتَ ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ عِنْدَ ذَلِكَ وَلَمْ يُرَاجِعْهُ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ فِي الشَّارِ

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص چند ساتھیوں کو لے کر امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ کا دوست ہوں امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے اڑھ کو پیدا کیا پھر ہمارے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے خدا کی قسم ان میں سے میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ آیا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّا نَتَعَرَّفُ الرَّجُلَ إِذَا دَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَحَقِيقَةِ النِّفَاقِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے

یا صاحب نفاق۔

۳ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَحَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ : فَوَضَّ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا قَوْمٌ مَنَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا وَسَأَلَهُ آخَرَ عَنْ تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَأَلَهُ آخَرَ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : « هَذَا عَظَاؤُنَا فَاْمُنُّنْ أَوْ ( أَعْطِ ) بِغَيْرِ حِسَابٍ » وَهَكَذَا هِيَ فِي فِرَاقَةِ عَلِيِّ عليه السلام ، قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَحِينَ أَجَابَهُمْ بِهَذَا الْجَوَابِ يَعْرِفُهُمُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَا تَسْمَعُ اللَّهُ يَقُولُ : « إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ » وَهُمْ الْأَيُّمَةُ وَآيَاتُهَا لَيْسَبِيلٌ مَقِيمٌ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَبَدًا ، ثُمَّ قَالَ لِي : نَعَمْ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى الرَّجُلِ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ لُونَهُ وَ إِنْ سَمِعَ كَلَامَهُ مِنْ خَلْفِ حَائِطٍ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ مَا هُوَ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : « وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ » وَهُمْ الْعُلَمَاءُ ، فَأَيْسَ سَمِعُ شَيْئًا مِنَ الْأَمْرِ يَنْطَلِقُ بِهِ إِلَّا عَرَفَهُ ، نَاجِ أَوْهَالِكِ ، فَلِذَلِكَ يُجِيبُهُم بِاللَّذِي يُجِيبُهُمُ

۳۔ راوی کہنتے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا۔ اللہ نے امام کو وہی علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داؤد کے سپرد تھا فرمایا ہاں راوی کہنتے یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا دوسرے نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو پہلے جواب سے ملکہ جواب دیا۔ تو وہ پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورہ ص کی تلاوت فرمائی (خدا نے سلیمان سے کہا) یہ ہماری عطیہ ہے پس کل دے دو یا بغیر حساب کے کچھ دے دو قرأت علی میں یوں ہے جب یہ سنا تو میں نے اللہ کی حفاظت کرے، جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیئے تو انہوں نے امام کو پوچھا۔ تو توضیح: سورہ ص میں آیت یوں ہے فامنتہ اوامسک اس میں اعط نہیں۔ امام نے جو یہ فرمایا کہ قرأت علی میں یہی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ علی نے اس کی تفسیر اعط فرمائی اور مراد ہے بعض کو دینا اور بعض کو نہ دینا۔ بالکل نہ دینا مراد نہیں۔

امام نے فرمایا سبحان اللہ خدا کا یہ قول تم نے نہیں سنا ہے شک اس میں صاحبان فرست کے لئے نشانیاں ہیں اس آیت میں متوسس سے مراد تمہیں اور یہی قائم رہنے والا راستہ ہے اور یہ راستہ ہمارے استنباط سے کبھی نہیں نکلتا۔ امام نے پھر فرمایا۔ امام جب کسی شخص کی طرف دیکھتے تو اس کو پہچان لیتے ہے اور اس کی ماہیت سے واقف ہوتا ہے خدا فرماتا ہے اور اس آیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوگوں کی مختلف زبانیں قرار دیں مختلف رنگ عطا کئے، جنگ اس میں مالمین کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں فرمایا یہ لوگ علماء راستہ جو کوئی کچھ بولتے وہ اس کو پہچان لیتے ہیں کہ یہ ناجی ہے یا ہلاک ہونی والا ہے لہذا اسی کے لحاظ سے اس کا جواب دیتے ہیں۔

حتم شد

